سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر اہم ترین تصنیف
خصائصِ کبریٰ
از
حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
جلد 02
حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور ۲

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر اہم ترین تصنیف

خصائصِ کبریٰ

حصہ دوم

از

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

راجہ رشید محمود، ایم اے

سید حامد لطیف

نظرِ ثانی و تہذیب

محمد عالم مختار حق

فرید بک سٹال ۳۸-اردو بازار، لاہور

نام کتاب ---------- الخصائص الکبریٰ فی معجزات خیر الوریٰ

مصنف ---------- علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ

مطبع ---------- رومی پرنٹرز لاہور

حواشی و تخریج آیات ---------- محمد عالم مختار حق

ناشر ---------- حامد اینڈ کمپنی ۳۸ اُردو بازار لاہور

قیمت ---------- مکمل سیٹ روپے

تصحیح و اضافہ شدہ ایڈیشن ---- دسمبر ۱۹۸۹ء

فہرست مضامین

باب نمبرا

ان معجزات کا ذکر جو بادشاہوں کو خطوط ارسال کرتے وقت ظاہر ہوئے

بخاری اور مسلم نے حضرت حسن سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر بڑے بادشاہ کو خط لکھا جس میں آپؐ نے اسے اللہ کے دین کی دعوت دی (یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر آپ نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔)

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قاصد چار بڑے بادشاہوں کے پاس روانہ کیے۔ کسریٰ قیصر، اور مقوقس اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کے پاس بھیجا، یہ قاصد جہاں بھیجے گئے تھے اسی قوم کی زبان میں بات کرتے تھے۔

ابن سعد نے بریدہ، زہری اور یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس بھیجی۔ تاکہ وہ انہیں خدا کی طرف دعوت دیں۔ یہ جماعت جس قوم کے پاس بھیجی گئی تھی، اسی قوم کی زبان میں گفتگو کرتی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا کہ جن لوگوں کو بھیجا گیا انہوں نے اس قوم کی زبان میں بات کی تو آپؐ نے فرمایا، اللہ کے بندوں کی خاطر جو اللہ کا حق ان پر عائد تھا یہ امر اس سے بھی عظیم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوسفیان نے خبر دی کہ جس مدت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور قریش کو مہلت دی تھی، ہرقل نے ابوسفیان کے پاس کسی کو بھیجا۔ ابوسفیان قریش کی جماعت میں شام میں تھے، یہ قریشی لوگ ہرقل کے پاس آئے۔ اس وقت وہ لوگ ایلیا میں تھے۔ اس نے قریش کو اپنی مجلس میں بلایا اس وقت ہرقل کے اطراف میں روم کے بڑے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہرقل نے قریش کو اور اپنے ترجمان کو بلایا اور قریش سے معلوم کیا کہ تم لوگوں میں سے کون شخص نسبًا اس نبی سے زیادہ قریب ہے ابوسفیان نے کہا میں نسب میں زیادہ قریب ہوں اس پر ہرقل نے انہیں اپنے قریب بلالیا۔ اور قریش کے لوگوں کو بھی ابوسفیان کے پیچھے بٹھادیا۔ پھر قریش سے کہا میں ابوسفیان سے کچھ سوالات کروں گا اگر کہیں یہ جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کرنا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ قسم بخدا اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ قریش میری تکذیب کریں گے تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہر بات جھوٹ کہتا۔ ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگوں میں اس کا نسب کیسا ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ ہم میں صاحب نسب ہے۔ ہرقل نے پوچھا کہ ان سے پہلے بھی کسی نے دعویٰ نبوت کیا تھا؟ ابوسفیان بولے، نہیں، ہرقل نے پوچھا، اس نبی کے باپ دادا میں کوئی

بادشاہ گزرا ہے؟ ابوسفیان نے کہا، نہیں۔ ہرقل نے پوچھا، اس نبی کی اتباع قوم کے بااثر لوگ کر رہے ہیں یا کمزور لوگ، ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ کمزور لوگ اتباع کر رہے ہیں، ہرقل نے پوچھا، متبعین کی تعداد میں زیادتی ہو رہی ہے یا وہ کم ہوتے جا رہے ہیں۔ میں نے کہا، زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا، جو لوگ اس دین کو قبول کرتے ہیں کیا ان میں سے کوئی بعد میں پھر بھی جاتا ہے۔ میں نے کہا، نہیں۔ ہرقل نے پوچھا کہ کیا نبوت کے دعوے سے قبل تم لوگ اس شخص کو جھوٹا سمجھتے تھے، میں نے کہا، نہیں۔ ہرقل نے پوچھا کیا وہ بے وفائی کرتا ہے۔ ابوسفیان، نہیں، اور ایک عرصے ہم اس سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ اب وہ کیا کرنے والے ہیں۔ (ابوسفیان کہتے ہیں۔ اس گفتگو میں یہی ایک جملہ میں بڑھا سکا تھا) ہرقل: تم لوگوں نے اس نبی سے جنگ کی ہے؟ ابوسفیان، جی ہاں، ہرقل: جنگ کا نتیجہ کیا رہا؟ ابوسفیان۔ برابر سرابر، کبھی ہم ان پر غالب ہوتے اور کبھی وہ ہم پر۔ ہرقل: اس نبی کی دعوت کیا ہے؟ ابوسفیان، اس کی دعوت یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ تمہارے باپ دادا جو کچھ کہتے ہیں اسے ترک کردو، اور وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صدق و عفاف اور صلہ رحمی کی تلقین کرتے ہیں۔ ہرقل نے یہ تمام باتیں سن کر کہا کہ میں نے تم سے اس نبی کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تم نے اسے صاحب نسب بتایا، حقیقت بھی یہی ہے کہ رسول اپنی قوم کے اعلیٰ ترین نسب میں مبعوث ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ ان سے پہلے تو کسی نے دعوئ نبوت نہیں کیا، تم نے کہا نہیں۔ کیونکہ اگر پہلے کسی نے دعوئ نبوت کیا ہوتا تو میں یہ سمجھتا کہ یہ بھی اسی کی تقلید ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ اس نبی کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے، تم نے کہا نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو میں یہ سمجھتا کہ یہ شخص ملک گیری کے لیے ایسا کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا وہ دعوئ نبوت سے قبل جھوٹ بولتے تھے، تم نے بتایا کہ نہیں، اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ جو شخص لوگوں سے جھوٹ بول سکتا ہے وہ خدا پر بھی جھوٹ باندھ سکتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ ان کی اتباع بااثر لوگ کر رہے ہیں یا کمزور لوگ، تم نے بتایا کمزور لوگ، حقیقت بھی یہی ہے کہ رسولوں کی اتباع پہلے پہل کمزور لوگ ہی کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ تبعین میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی ہو رہی ہے، تم نے بتایا کہ اضافہ ہو رہا ہے، ایمان کا بھی ایسا ہی معاملہ ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جائے۔ میں نے پوچھا تھا کہ جو لوگ اس دین کو قبول کرتے ہیں ان میں سے کوئی بعد میں پھر تو نہیں جاتا، تم نے کہا نہیں، ایمان کی یہی کیفیت ہے کہ قلب میں داخل ہونے کے بعد نہیں نکلتا، میں نے پوچھا تھا کہ کیا وہ بد عہدی کرتے ہیں، تم نے کہا، نہیں، حقیقت میں رسول کبھی بد عہدی نہیں کیا کرتے۔ میں نے پوچھا تھا کہ ان کی تعلیمات کیا ہیں؟ تم نے بتایا کہ وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ شرک نہ کرنے بتوں کی پوجا نہ کرنے اور نماز اور صدق و عفاف کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگر یہ تمام باتیں سچی ہیں جو تم نے بتائی ہیں تو وہ یہاں تک

کی زمین کا مالک ہو جائے گا۔ جہاں اب میرے قدم ہیں۔ مجھے علم تھا کہ یہ نبی آنے والے ہیں مگر یہ تو خیال بھی نہیں تھا کہ یہ نبی تم لوگوں میں سے ہو گا، کاش کہ میرے راستے میں یہ لوگ حائل نہ ہوتے تو میں اس کی ملاقات کے لیے ضرور قدم اٹھاتا اور جا کر ان کے قدم دھوتا۔ پھر ہرقل نے وہ خط منگایا جو آپؐ نے دحیہؓ کو دے کر عظیم بُصریٰ[1] کے پاس بھیجا تھا، اس نے وہ خط ہرقل کے پاس بھیج دیا تھا۔ ہرقل نے اس خط کو پڑھا۔ جس میں لکھا ہوا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ، محمد اللہ کے بندے اور رسول کی طرف سے ہرقل عظیم روم کی جانب، سلام اس پر جس نے ہدایت کی اتباع کی۔ اما بعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام لے آؤ، سلامتی پاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں دہرا اجر دے گا اور اگر تم نے روگردانی کی تو منہ پھیرنے والوں کا وبال بھی تمہارے اوپر ہو گا۔ اے اہل کتاب ایک کلمہ کی جانب آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، جو یہ ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے خدا کو چھوڑ کر کسی کو فریادرس نہ بنائے، اگر تم باز رہے تو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ ہرقل کی باتیں سن کر اور خط کو سن کر ہرقل کے دربار میں شور مچ گیا اور ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا، جس وقت ہمیں نکالا گیا تو میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا امر بہت عظیم ہو گیا کہ بنی اصفر کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے۔ ان امور کے پیش نظر مجھے ہمیشہ سے یقین تھا کہ آپ غالب آکر رہیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی توفیق دے دی، ابن ناطور صاحب ایلیا اور ہرقل نصاریٰ شام کے پیشوا اور بادشاہ تھے۔ ابن ناطور کہتا تھا کہ ہرقل جب ایلیا آیا خبیث النفس ہو گیا، کسی بطریق نے کہا تمہاری ہیئت کچھ بدلی ہوئی ہے۔ ہرقل نجومی اور ستارہ شناس تھا اس نے کہا آج رات میں نے ستارے دیکھے تو میں نے دیکھا کہ ملک ختان نے ظہور کیا ہے۔ یہ بتاؤ اس امت میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا سوائے یہود کے اور کوئی ختنہ نہیں کرتا اور ان کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، تمام شہروں میں جو یہودی موجود ہیں انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیا جائے۔ ابھی یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ ہرقل کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے ملک غسان نے بھیجا تھا، جس نے ہرقل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی تھی۔ ہرقل نے کہا کہ اس شخص کو لے جاؤ اور دیکھو ختنہ کیا ہوا ہے یا نہیں، لوگوں نے آکر ہرقل کو بتایا کہ اس کی ختنہ کی ہوئی ہے، پھر اس شخص سے ہرقل نے عرب کے حالات پوچھے اس نے بتایا کہ اہل عرب ختنہ کرتے ہیں۔ ہرقل نے کہا وہ شخص جو ظاہر ہوا ہے اس امت کا بادشاہ ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے اس وزیر کو لکھا جو رومیہ[2] میں تھا اور علم میں ہرقل کا نظیر تھا، ہرقل حمص چلا گیا اس نے اپنے وزیر کا خط ملنے پر حمص کا قصد کیا تھا، ہرقل کے وزیر نے

---

[1] مدینہ طیبہ اور دمشق کے درمیان ایک شہر کا نام۔ [2] روم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں ہرقل کی رائے کی موافقت کی اور لکھا کہ آپؐ نبی ہیں، ہرقل نے اپنے حمص کے قصر میں تمام عظمائے روم کو بلایا، پھر اس نے قصر کے دروازے بند کرا دیے اور اوپر چڑھ کر اس نے عظمائے روم سے دریافت کیا اے اہل روم کیا تم کو فلاح و رشد اور اس امر سے دلچسپی ہے کہ اس نبی کی دعوت قبول کر لو، تاکہ تمہارا ملک باقی رہے، یہ سن کر عظمائے روم اس طرح دروازوں کی طرف بھاگے جیسے گدھے بھاگتے ہیں، انہیں دروازے بند ملے، ہرقل نے ان کی نفرت دیکھ کر انہیں دوبارہ بلایا اور ان سے کہا میں نے یہ بات تمہاری آزمائش کے لیے کہی تھی کہ تم اپنے مذہب پر کس قدر مضبوط ہو سو میں نے دیکھ لیا، ہرقل کی یہ بات سن کر سب نے اس کو سجدہ کیا اور خوش ہو گئے، یہ واقعہ ہرقل کی آخری خبر ہے۔

بیہقی موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسفیان شام کی جانب تجارت کے لیے گئے، قیصر نے ابوسفیان کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ اس مرد نے جو تم لوگوں میں خروج کیا ہے، کیا وہ ہر مرتبہ تم پر غالب آ تا ہے، ابوسفیان نے کہا کہ ہر وقت اس کو غلبہ نہیں ہوتا البتہ اس وقت وہ غالب آجاتا ہے جب میں موجود نہیں ہوتا، قیصر نے کہا، تمہارے خیال میں وہ صادق ہے یا کاذب، ابوسفیان نے کہا، کاذب ہے، قیصر نے کہا یہ مت کہو کذب سے کوئی غلبہ نہیں پاتا، تم اس نبی کو قتل مت کرنا، انبیاءؑ کو قتل کرنا فعل یہود ہے۔

ابونعیم نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان نے بیان کیا کہ پہلے پہل جب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مرعوب ہوا وہ وہ دن تھا جب قیصر نے اپنے دربار میں آپؐ کے بارے میں گفتگو کی اور جب میں قیصر کے پاس پہنچا تو اس کی پیشانی عرق آلود تھی اور اس کی یہ حالت مکتوب رسالت کی وجہ سے ہوئی تھی۔ قیصر کی یہ حالت دیکھ کر میں آپؐ سے خوفزدہ رہا یہاں تک کہ مسلمان ہو گیا۔

بیہقی زہری کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نصاریٰ کے ایک پیشوا نے جو اس وقت موجود تھا، جب دحیہ ہرقل کے پاس فرمان رسالت لائے تھے، بیان کیا کہ نامۂ نبوت میں یہ تحریر تھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، محمد اللہ کے رسول کی جانب سے ہرقل عظیم روم کی طرف، اس شخص پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرے، اسلام لے آؤ، سلامتی پاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں دوہرا اجر دیگا اگر روگردانی کرو گے تو تمہارے پر انکار دین کا گناہ بھی ہو گا۔

ہرقل نے نامۂ مبارک پڑھ کر اسے اپنی ران اور کمر کے درمیان رکھ لیا، پھر ہرقل نے روم کے ایک شخص کو جو صرف عبرانی پڑھ سکتا تھا اس نامۂ مبارک اور قاصد کی تفصیل لکھی، اس شخص نے جواب میں لکھا کہ یہی نبی منتظر ہیں تمہیں ان کی اتباع کرنی چاہیے، ہرقل نے تمام عظمائے روم کو اپنے قصر میں جمع کیا اور قصر کے دروازے بند کر دیئے گئے، ہرقل عظمائے روم سے ڈرتے ہوئے بالا خانے پر چڑھا، پھر اس نے ان سے خطاب کیا کہ اے

جماعت روم میرے پاس نبی احمد کا خط آیا ہے، یہی وہ نبی منتظر ہیں، جن کا ہم کو انتظار تھا اور جن کا ذکر ہماری کتاب میں موجود ہے اور جس کے زمانۂ ظہور کی نشانیاں ہمارے سامنے آچکی ہیں، اس لیے تم اسلام قبول کرکے اس نبی کی اتباع کرو تاکہ تمہیں دنیا اور آخرت میں سلامتی ملے. علمائے روم ہرقل کی یہ باتیں سن کر غصے ہو گئے اور انہوں نے بالاتفاق اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور دروازوں کی طرف دوڑے مگر انہیں بند پایا، ہرقل نے ان لوگوں سے ڈرتے ہوئے انہیں واپس بلایا اور ان سے کہا کہ اے جماعت روم میں نے تم لوگوں سے یہ باتیں اس لیے کی ہیں تاکہ میں دیکھوں تم اپنے دین پر کس قدر مضبوط ہو اور مجھے تمہاری یہ مضبوطی دیکھ کر خوشی ہوئی ہے. ہرقل کی یہ باتیں سن کر سب نے اس کو سجدہ کیا. اس کے بعد قیصر کے دروازے کھول دیے گئے اور وہ چلے گئے۔

بزار اور ابونعیم نے دحیۃ الکلبی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو قیصر صاحب روم کے پاس بھیجا میں نے قیصر کے دربار میں داخل ہونے کی اجازت مانگی، حاجب نے قیصر سے جا کر کہا کہ دروازہ پر ایک شخص کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ کا قاصد ہے۔ یہ سن کر درباری گھبرا اٹھے، قیصر نے کہا اس شخص کو بلالو میں قیصر کے پاس گیا تو قیصر کے پاس بطریق جمع تھے میں نے وہ خط قیصر کو دے دیا. قیصر کے سامنے خط پڑھا گیا جس کا مضمون تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، محمد اللہ کے رسول کی جانب سے قیصر کے نام"

صاحب روم کا بھتیجا جو سرخ رنگ، کبود چشم اور فرد ہشتہ رو تھا، اس نے غصے اور نفرت کا اظہار کیا اور کہا کہ فی الحال تو اس خط کو نہ پڑھ، اس خط میں رسول اللہ نے اپنی ذات سے ابتداء کی ہے اور تیرا نام بعد میں تحریر کیا ہے اور تجھے صاحب روم لکھا ہے، بہرکیف قیصر نے خط پڑھا اور پڑھنے کے بعد اہل مجلس کو اٹھ جانے کا حکم دیا، جب سب لوگ چلے گئے تو قیصر نے مجھے دوبارہ بلوایا اور مجھ سے رسول اللہ کے حالات کے بارے میں پوچھا میں نے اس کو بتلایا، قیصر نے اسقف کے پاس آدمی بھیجا وہ اس کے پاس آیا، اسقف اہل روم کا صاحب امر تھا، اس کے قول اور اس کی رائے سے لوگ روگردانی نہیں کرتے تھے، اس نے خط پڑھ کر کہا واللہ یہ وہی نبی ہے جس کی بشارت عیسیٰ بن مریم اور موسیٰ علیہما السلام نے دی ہے اور یہی نبی منتظر ہے قیصر نے اسقف سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے، اس نے کہا میں تو اس نبی کی تصدیق اور اتباع کرنے والا ہوں، قیصر نے کہا وہ نبی ایسا ہی ہے کہ اس کی تصدیق اور اتباع کی جانے مگر میں اس کی اتباع نہیں کر سکوں گا کیونکہ میں اگر ایسا کروں گا تو میرا ملک جاتا رہے گا اور ابھی رومی مجھے قتل کر ڈالیں گے، پھر قیصر نے کوئی آدمی بھیجا کہ اہل عرب میں سے کسی کو لانے، ابوسفیان برائے تجارت روم آئے ہوئے تھے، چنانچہ ابوسفیان قیصر

کے پاس لائے گئے، قیصر نے ان سے آپؐ کے بارے میں سوالات کئے ابو سفیان نے کہا کہ وہ ایک نوجوان شخص ہے، قیصر نے کہا اس کا نسب کیسا ہے؟ ابوسفیان بولے وہ ہم لوگوں میں صاحب نسب ہے اور اس پر کسی شخص کو فضیلت نہیں دی جاتی، قیصر نے کہا یہ نبوت کی نشانی ہے، قیصر نے پوچھا اس کے متبعین کیسے لوگ ہیں؟ ابوسفیان نے کہا نوعمر اور کم درجہ لوگ ہیں، قیصر نے کہا یہ بھی نبوت کی نشانی ہے، قیصر نے پوچھا کہ جو لوگ اس کے دین میں شامل ہوتے ہیں وہ دوبارہ اپنے پچھلے دین میں آتے ہیں؟ ابوسفیان نے کہا نہیں، قیصر نے کہا یہ بھی نبوت کی نشانی ہے، اس نے پھر پوچھا کہ اس کا کوئی آدمی تمہارے پاس آتا ہے تو پلٹ کر پھر اس کے پاس جاتا ہے؟ ابوسفیان نے کہا، ہاں پلٹ کے جاتا ہے، اس نے کہا یہ بھی نبوت کی نشانی ہے، قیصر نے پوچھا جس وقت تم اور اس کے اصحاب جنگ کرتے ہیں تو کیا وہ جنگ سے پھر جاتا ہے؟ ابوسفیان نے کہا، ہاں ایسا بھی ہوتا ہے، اس نے کہا یہ بھی نبوت کی نشانی ہے۔ دحیہ بیان کرتے ہیں کہ پھر قیصر نے مجھے بلوایا اور کہا اپنے صاحب کو یہ بات پہنچا دو کہ میں جانتا ہوں کہ آپ نبی ہیں لیکن میں اپنا ملک نہیں چھوڑ سکتا، قیصر نے نامۂ مبارک لے کر اپنے سر پہ رکھا اور اسے بوسہ دیا اور دیبا و حریر میں لپیٹ کر جامہ دان میں رکھ دیا۔ اسقف کے پاس یک شنبہ کے روز نصاریٰ جمع ہوتے وہ انہیں وعظ و نصیحت کرتا اور واقعات بیان کرتا اور پھر اپنی عبادت گاہ میں چلا جاتا اور پھر یک شنبہ کو لوگوں کو وعظ و نصیحت کے لیے باہر آتا، دحیہ کہتے ہیں کہ میں اس کے پاس جاتا اور وہ مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھتا رہتا اور اب کے جب یک شنبہ آیا تو اس نے بیماری کا بہانہ کیا اور باہر نہیں نکلا اور یہی بہانہ مسلسل کرتا رہا تو نصاریٰ نے کہا تم باہر آؤ ورنہ ہم تمہارے پاس آجائیں گے کیونکہ جب سے یہ عربی شخص آیا ہے ہمیں تمہاری کیفیت بدلی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اسقف نے میرے پاس آدمی بھیجا اور کہلایا کہ تم جب اپنے صاحب کے پاس جاؤ تو انہیں میرا سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ اشہد ان لاالٰہ الا اللہ وانہ رسول اللہ۔ اس کے بعد اسقف جب باہر نکلا تو نصرانیوں نے شہید کر دیا۔

ابو نعیم نے ابو سفیان سے روایت کی ہے کہ ہرقل نے بطریقوں اور اشراف نصاریٰ کو جمع کیا اور خود ایسی بلند جگہ پر بیٹھا کہ وہ اس پر قابو حاصل نہ کر سکیں، پھر کلیسا کے دروازے بند کر دیئے گئے، اس نے نصاریٰ کے سامنے تقریر کی اور کہا یہی وہ نبی ہے جس کی حضرت عیسیٰؑ نے بشارت دی ہے تم اس کی اتباع کرو اور اس پر ایمان لاؤ ان سب نے غصے اور نفرت کا اظہار کیا اور کلیسا میں دوڑنے لگے مگر دروازے بند پائے، ہرقل نے جب انکی یہ حالت دیکھی تو ان سے کہا تم سب لوگ بیٹھ جاؤ، میں نے دراصل تمہارا امتحان لیا ہے کہ مجھ کو ڈر تھا کہ تم لوگوں کو تمہارے دین میں فریب دے کر کوئی شخص تمہیں گمراہ نہ کر دے مگر مجھے خوشی ہے کہ تم اپنے دین سے نہیں پھرو گے، ہرقل کے قاصد نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ رسول خدا ہے۔ نصاریٰ نے اس کو پکڑ لیا۔

اسے پیٹا دانتوں سے کاٹا اور شہید کر ڈالا۔

سعید بن منصور نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب روم کو لکھا "محمد اللہ کے رسول کی جانب سے ہرقل صاحب روم کی طرف"،

یہ سن کر اس کا بھائی کھڑا ہو گیا اور بولا، اس خط کو نہ پڑھو، اس میں اس نے اپنی ذات سے ابتداء کی اور تمہیں بادشاہ کے بجائے صاحب روم لکھا ہے، ہرقل نے جواب دیا اگر خط لکھنے والے نے اپنے نام سے ابتداء کی ہے سو لکھنے والے نے مجھے لکھا ہے اور اگر اس میں مجھے صاحب روم لکھا تو میں ہی صاحب روم ہوں میرے سوا کوئی نہیں ہے، ہرقل خط پڑھنے لگا اور اس خط کے پڑھنے سے اس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی، حالانکہ سردی کا موسم تھا، ہرقل نے پوچھا اس شخص کو کون پہچانتا ہے، ابوسفیان سے بھی دریافت کیا گیا کہ کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو، انہوں نے کہا ہاں، ہرقل نے پوچھا تم لوگوں میں وہ باعتبار نسب کیسے ہیں؟ ابوسفیان نے کہا وہ نسب میں ہم لوگوں میں اوسط ہیں، ہرقل نے پوچھا تمہارے شہر میں ان کا گھر کہاں ہے؟ ابوسفیان نے کہا درمیان میں، ہرقل نے کہا یہ تمام امور علامات نبوت سے ہیں ـــــ راوی نے باقی حدیث پچھلی حدیث کی طرح بیان کی اور اس میں اسقف کے قتل کا بھی ذکر آیا۔

سعید بن منصور نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ قیصر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھا تو کہا کہ یہ ایسا خط ہے کہ سلیمان بن داؤد کے بعد میں نے ایسا خط نہیں سنا، قیصر نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو بلایا اور دونوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حالات پوچھے، دونوں نے قیصر کو آپ کے حالات کے بارے میں بتایا، قیصر نے کہا میرے قدموں تلے جو تخت ہے وہ ضرور اس تک مالک ہو گا۔

ابونعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ایسا شخص کون ہے جو میرا خط طاغیہ روم کی جانب لے جائے، اس کے لیے جنت کی خوشخبری ہے، انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے ان کا نام عبداللہ بن عبدالخالق تھا، انہوں نے کہا میں حاضر ہوں، چنانچہ وہ خط لے کر طاغی تک پہنچے اور اس سے کہا میں رسول رب العالمین کا قاصد ہوں، طاغی روم نے انہیں اذن باریابی دیا، جب وہ اس کے پاس پہنچے تو اس نے پہچان لیا کہ وہ ایک امر حق لائے ہیں۔ انہوں نے نامۂ مبارک قیصر کے سامنے پیش کیا، قیصر نے اہل روم کو جمع کیا اور اس خط کو ان کے سامنے پیش کیا مگر انہوں نے اظہار نفرت کیا البتہ ایک شخص ایمان لایا اور اسی وقت شہید کر دیا گیا پھر یہ انصاری واپس آ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر کا اور اس قتل ہو جانے والے شخص کا واقعہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مقتول کو اللہ تعالیٰ تنہا ایک امت کی حیثیت میں مبعوث کرے گا

ابن عساکر دحیۃ الکلبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ روم کے نام اپنا خط دے کر مجھے روانہ کیا، اس وقت شاہ روم دمشق میں تھا، میں نے اسے آپ کا خط دیا، اس نے اپنی انگشتری اتار کر جس شے پر بیٹھا ہوا تھا اس کے نیچے رکھ دی، پھر اس نے سب لوگوں کو بلایا چنانچہ بطارلیق اور سب لوگ جمع ہو گئے۔ شاہ روم کے واسطے دہرے تکیے رکھے گئے وہ ان پر کھڑا ہوا کیونکہ اہل فارس اور روم کے یہاں منبر نہیں تھے اور وہ اسی طرح تکیوں پر کھڑے ہوتے تھے، اس نے ان کے سامنے تقریر کی اور کہا یہ اس نبی کا خط ہے جس کی بشارت حضرت عیسٰی علیہ السلام نے ہمیں دی ہے جو اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہے۔ اہل روم نے سن کر غصے اور نفرت کا اظہار کیا بادشاہ نے یہ صورت حال دیکھ کر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور انہیں کہا کہ ٹھہر جاؤ پھر ان سے کہا کہ میں درحقیقت تمہارا امتحان لے رہا تھا کہ تم نصرانیت میں کتنے پکے ہو۔ دحیہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے روز بادشاہ نے مجھے پوشیدہ طور پر ایک عظیم مکان میں بلا بھیجا جس میں تین سو تیرہ انبیاء کی تصاویر آویزاں تھیں اس نے مجھ سے پوچھا کہ ان تصاویر میں سے تمہارے صاحب کی تصویر کون سی ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھی ایسا پایا جیسے آپ باتیں کر رہے ہوں، میں نے بتایا یہ تصویر ہے اس نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو، پھر اس نے پوچھا آپ کی داہنی طرف کس کی تصویر ہے میں نے کہا آپ کے ساتھی ہیں اور ان کا نام ابوبکرؓ ہے، پھر اس نے پوچھا آپؐ کی بائیں جانب کون ہے میں نے کہا یہ بھی آپ کے ساتھی ہیں اور ان کا نام عمرؓ ہے، اس نے کہا کہ سنو ہماری کتاب میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے ان دونوں دوستوں کے ذریعے آپؐ کے دین کو مکمل کرے گا، جب میں واپس آیا تو میں نے سارا واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا، آپؐ نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ و عمرؓ کے ذریعے میرے بعد اس دین کو قوت دے گا اور فتح دے گا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابوامامۃ الباہلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ہشام بن العاص سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں اور ایک قریشی شخص حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں ہرقل صاحب روم کے پاس دعوت اسلام کے لیے بھیجے گئے۔ ہم غوطہ یعنی دمشق میں جبلۃ بن ایہم غسانی کے پاس اترے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ تخت پر بیٹھا ہے۔ اس نے ہمارے پاس اپنے ایک قاصد کو بھیجا کہ ہم اس سے گفتگو کریں ہم نے کہا ہم قاصد سے گفتگو نہیں کریں گے کیونکہ ہمیں بادشاہ کے پاس ہی بھیجا گیا ہے، چنانچہ بادشاہ کو اس بات کی اطلاع دی گئی اور اس نے ہم کو بلالیا، ہشام نے اس سے گفتگو کی اور اس کو اسلام کی دعوت دی، اس کے جسم پر سیاہ کپڑے تھے ہشام نے اس سے لباس سیاہ کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اس وقت تک یہ لباس نہ اتاروں گا جب تک تمہیں شام سے نہ نکال دوں، ہم نے اس سے کہا واللہ یہ تیرے بیٹھنے کی جگہ ہے جو ہم تجھ سے لے لیں گے اور ان شاء اللہ اس ملک کو فتح کریں گے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی خبر دی ہے، وہ بولا تم

اُس ملک کے لینے والے نہیں ہو اس ملک کو جو لوگ لیں گے وہ وہ ہوں گے جو دن میں روزہ رکھیں گے اور رات کو افطار کریں گے تم بتاؤ تمہارا روزہ کس طرح ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم نے اس کو بتایا اور جیسے سن کر اس کا چہرہ سیاہ پڑ گیا اور اس نے ہم سے کہا کہ تم اٹھ جاؤ، اور ہمارے ساتھ اس نے ایک قاصد کو بادشاہ کے پاس بھیجا، ہم شاہ روم کے پاس پہنچے، ہم سواریوں پر سوار تھے اور تلواریں ہماری گردنوں سے لٹکی ہوئی تھیں، ہم شاہ روم کے غرفہ تک پہنچے اور اس کے نیچے اپنے اونٹ بٹھا دیئے، وہ ہماری طرف دیکھ رہا تھا ہم نے لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہا اور وہ غرفہ اس آواز سے شق ہو گیا اور وہ ایسا ہو گیا جیسے انگور یا کھجور کی خالی شاخیں ہوا سے ہل رہی ہوں، ہم بادشاہ کے قریب پہنچے تو اس نے کہا تم لوگ جس طرح آپس میں سلام کرتے ہو اگر اسی طرح مجھے بھی کرو تو کوئی ہرج نہیں۔ چنانچہ ہم نے اسے سلام کیا، اس نے پوچھا تم اپنے بادشاہ کو کیونکر سلام کرتے ہو، ہم نے کہا اسی کلمہ سے سلام کہتے ہیں اس نے پوچھا تمہارا بادشاہ کس طرح جواب دیتا ہے ہم نے کہا اسی کلمہ سے جواب دیتا ہے، اس نے پوچھا تمہارا اعظم کلام کیا ہے، ہم نے کہا لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ ہمارے یہ کہتے ہی غرفہ شق ہو گیا۔ شاہ روم نے غرفہ کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ تمہارے اس کلمہ سے غرفہ شق ہو گیا ہے تو کیا جس وقت تم اپنے گھر میں ہوتے ہیں تمہارے مکانات گر پڑتے ہیں، ہم نے کہا ایسا نہیں ہوتا ہم نے اس کلمہ سے کسی جگہ کو شق ہوتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ اس نے کہا میری خواہش ہے کہ جس وقت تم یہ کلمہ کہو تو ہر شے شق ہو کر تم پر گر پڑے اور میں اپنے نصف ملک سے دست بردار ہو جاؤں ہم نے پوچھا تم ایسا کیوں چاہتے ہو اگر یہ کلمہ حیلۂ انسانی ہے اور امر نبوت نہیں ہے تو یہ بات بھی سہل ہے کہ میں نصف ملک دے کر اس حیلے سے بچ جاؤں لیکن اگر یہ امر نبوت ہے تو پھر میں کچھ نہیں کر سکتا، پھر اس نے ہم سے کچھ اور سوال کیے اور ہم نے جواب دیئے، پھر اس نے نماز اور روزے کے بارے میں پوچھا، ہم نے یہ بھی بتایا، پھر اس نے مجلس برخاست کر دی اور ہم اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس نے ہمارے طعام و قیام کا انتظام کیا ہمارا قیام تین دن رہا رات کو اس نے ہمارے پاس آدمی بھیجا، ہم اس کے پاس گئے تو اس نے اپنی باتوں کا اعادہ چاہا جو ہم اسے بتا چکے تھے چنانچہ ہم نے یہ باتیں دہرا دیں، پھر اس نے طلائی کام کا ایک صندوق منگایا، جس میں کئی خانے تھے اور ان خانوں پر دروازے تھے، اس نے ایک خانہ کھول کر اس میں سے سیاہ حریر نکالا اور اس کو پھیلایا، اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی، جس کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں کان بھی بڑے تھے گردن لمبی تھی ڈاڑھی نہیں تھی بال بکثرت تھے اور اس کی دو مینڈھیاں تھیں، وہ ایک حسین آدمی کی تصویر تھی، اس نے ہم سے پوچھا کہ اس کو پہچانتے ہو ہم نے کہا نہیں، اس نے کہا یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ پھر اس نے دوسرا خانہ کھولا، اس میں سے بھی ایک سیاہ حریر نکالا، اس میں ایک سفید تصویر تھی، اس کے بال گھنگھریالے تھے دونوں آنکھیں سُرخ، سر بڑا اور ڈاڑھی خوبصورت تھی، اس نے ہم سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے ہم نے اپنی

لاعلمی ظاہر کی. اس نے کہا یہ نوح علیہ السلام ہیں. پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اس میں سے ایک سیاہ حریر نکالا، یکایک ہم نے ایک ایسے مرد کی تصویر دیکھی جو نہایت سفید تھا، اس کی آنکھیں خوبصورت کشادہ پیشانی، کشیدہ رخسار، اور سفید داڑھی تھی۔ وہ تصویر متبسم معلوم ہوتی تھی اس نے پوچھا تم انکو جانتے ہو ہم نے کہا نہیں۔ اس نے بتایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا اس میں سے بھی ایک تصویر نکالی، اس میں ایک سفید صورت تصویر تھی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی. اس نے پوچھا کہ یہ کون ہیں، ہم نے کہا یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں. یہ سن کر وہ یک لخت کھڑا ہوا اور بیٹھ گیا، اور بولا یقیناً وہی ہے، ہم نے کہا بلاشبہ وہی ہیں. وہ بولا یہ خانہ آخری خانہ تھا، مگر میں نے اس کے کھولنے میں جلدی اس لیے کی تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ تصویر تمہارے نبی ہی کی ہے۔

اس کے بعد اس نے ایک اور خانہ کھول کر اس میں سے سیاہ حریر نکالا جس میں ایسی تصویر تھی جس کا رنگ گندمی، پیچیدہ گھونگریالے چھوٹے بال، آنکھیں بیٹھی ہوئی اور تیز نظر تھا، منہ بنا ہوا تھا دانت غصے کی حالت میں اوپر تلے آئے ہوئے تھے، ہونٹ سکڑا ہوا تھا اور غصہ کی کیفیت طاری تھی، اس نے بتایا کہ یہ حضرت موسٰے علیہ السلام ہیں۔ اس تصویر کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی جوان کے مشابہ تھی، اس کے سر میں چکنائی تھی، پیشانی چوڑی اور آنکھوں کی سیاہی ناک کی طرف پھیلی ہوئی تھی، اس نے بتایا کہ یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں، پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا اور اس میں سے سفید حریر نکالا اس میں ایک گندم گوں شخص کی تصویر تھی جس کے سر کے بال لٹکے ہوئے تھے اور میانہ قد تھا گویا وہ غضب ناک تھا اس نے ہمیں بتایا کہ یہ لوط علیہ السلام ہیں۔ پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا، اس میں ایک ایسی صورت نظر آئی جسکا رنگ گورا تھا اور اس رنگ میں سرخی ملی ہوئی تھی، اس کی ناک بلند تھی، اس کے دونوں رخساروں پر گوشت کم تھا، چہرہ خوبصورت تھا، اس نے بتایا کہ یہ حضرت اسحٰق علیہ السلام ہیں۔ پھر اس نے ایک اور تصویر نکالی جو حضرت اسحٰق کی تصویر سے مشابہ تھی مگر اس کے ہونٹ پر تل تھا. اس نے بتایا کہ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں، پھر اس نے ایک اور تصویر نکالی جس کی ناک بلند خوبصورت قد تھا اور اس کے چہرہ پر نور اور سرخی اور عاجزی تھی، اس نے بتایا کہ یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں. پھر اس نے ایک اور تصویر نکالی اس میں اس قدر روشن صورت تھی جیسے آفتاب طلوع ہو گیا ہے اس نے بتایا کہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ پھر اس نے ایک اور تصویر نکالی جس کا رنگ سرخ، پنڈلیاں پتلی پتلی اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی پیٹ بڑا اور قد میانہ تھا اور اس کے گلے میں تلوار لٹک رہی تھی، اس نے بتایا کہ یہ داؤد علیہ السلام ہیں. پھر اس نے ایک اور تصویر نکالی جس میں ایک مرد کی تصویر تھی جس کے سرین بڑے اور پاؤں لمبے تھے اور وہ گھوڑے پر سوار تھا، اس نے بتایا کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں. پھر اس نے ایک اور تصویر نکالی جس میں ایک خوبصورت مرد جوان کی شکل تھی جس کی ڈاڑھی سیاہ اور بال بکثرت تھے اس نے بتایا کہ یہ ابن مریم علیہ السلام ہیں، ہم نے اس سے پوچھا

تمہارے پاس یہ تصویریں کہاں سے آئی ہیں یہ فی الواقع ویسی ہی ہیں جیسا اللہ تعالیٰ نے ان انبیا علیہم السلام کو پیدا فرمایا تھا کیونکہ ہمارے نبی کی تصویر بالکل ویسی ہی ہے جیسے آپؐ ہیں۔ اس نے کہا آدمؑ نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ ان کی اولاد میں جو انبیا علیہم السلام آنے والے ہیں ان کی صورتیں انہیں دکھا دی جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ صورتیں نازل فرمائیں۔ جو آدم علیہ السلام کے خزانے میں مغرب شمس کی جگہ موجود تھیں اور ان صورتوں کو مغرب شمس کی جگہ سے ذوالقرنین نے نکالا تھا۔ اور دانیال علیہ السلام کو دے دیا تھا۔ پھر اس نے کہا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنے ملک سے نکل جاؤں اور تم لوگوں میں سے طاقتور شخص کا غلام ہو جاؤں اور اس وقت تک غلام رہوں جب تک مجھے موت آئے۔ پھر اس نے ہمیں اچھی طرح انعام دے کر واپس بھیج دیا، ہم نے واپس آکر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جو کچھ دیکھا اور سنا تھا تمام واقعات سے آگاہ کر دیا، حضرت ابوبکر آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے اس مسکین کے ساتھ اگر اللہ خیر کا ارادہ فرماتا تو جو کچھ اس نے کہا ہے وہ اس پر عمل بھی کرتا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا تھا کہ نصاریٰ اور یہود کے پاس آپؐ کی صفات موجود ہیں

اسی حدیث کی روایت ابونعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے بھی کی ہے پھر اس میں عزنہ کے شق ہو جانے کا ذکر کیا ہے کہ جس وقت ان لوگوں نے لاالٰہ الا اللہ کہا عزنہ شق ہوگیا۔ اس شق عزنہ کے واقعہ کو انبیاءؑ کے بعد معجزے کا ظاہر ہونا نہ سمجھنا چاہیے بلکہ یہ ایسا ہی ہے جیسے انبیاء کی بعثت سے پہلے اعلام وانذار کے طور پر واقعات رونما ہوا کرتے ہیں

ابویعلی اور عبداللہ بن احمد نے (زوائد مسند میں) اور ابونعیم اور ابن عساکر نے سعید بن ابی راشد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ہرقل کے رسول تنوخی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا گیا تھا میں نے ملاقات کی، میں نے اس سے کہا کہ ہرقل نے تم کو جو قاصد بنا کر بھیجا ہے کیا تم اس سے مجھے باخبر نہ کرو گے اس نے کہا میں بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک تشریف لائے اور آپ نے دحیہ کو ہرقل کے پاس بھیجا، جب رسول اللہؐ کا خط ہرقل کے پاس آیا تو اس نے روم کے قسیسوں اور بطریقوں کو بلایا اور دروازے بند کرا دیے اور انہیں بتایا کہ میرے پاس قاصد آیا ہے اور مجھے اس دین کی دعوت دی گئی ہے، قسم بخدا جو تمہاری کتابوں میں موجود ہے کہ وہ میرے قدموں تلے کی زمین تک کا مالک ہو جائے گا۔ آؤ ہم سب اس کی اتباع کر لیں۔ ان قسیسوں اور بطریقوں نے متحد القول ہو کے غصے کا اظہار کیا اور سخت باتیں کہیں۔ ہرقل کو یہ گمان ہوا کہ یہ لوگ میرے پاس سے جا کر اہل روم کو میرے خلاف فساد برپا بھاریں گے، چنانچہ اس نے ان سے کہا، میں نے تمہیں یہ بات اس لیے کہی تھی تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ تم اپنے دین میں کس قدر مضبوط ہو۔ پھر ہرقل نے مجھ کو بلایا اور کہا کہ میرا یہ خط اس مرد کے پاس لے جاؤ وہ جو بات کہے اس کو ضائع نہ کرنا اور اس امر کو یاد رکھنا کہ کیا وہ اس خط کا ذکر کرتے ہیں جو ان کا میرے پاس آیا تھا، نیز یہ کہ وہ میرا خط پڑھتے وقت رات کا ذکر کرتا ہے اور دیکھنا کیا اس کی پشت پر کوئی ایسی شئے ہے

جو شبہ میں ڈالے۔ تنوخی نے کہا ہرقل کا خط لے کر میں روانہ ہوا اور تبوک آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا، اے برادر تنوخ، میں نے کسریٰ کو خط لکھا اس نے میرا خط پارہ پارہ کر دیا اللہ تعالیٰ اس کے ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور میں اس کا مالک ہوں گا۔ اور میں نے نجاشی کو خط لکھا، اس نے اس کو خط کو پھاڑ ڈالا اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ملک کو پھاڑ ڈالنے والا ہے اور میں نے تیرے صاحب کو خط لکھا اس نے اس خط کو اپنے پاس رکھ لیا، جب تک وہ زندہ ہے لوگ اس سے خوفزدہ رہیں گے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہرقل نے جو مجھے تین باتیں یاد رکھنے کے لیے کہا تھا۔ ان میں سے ایک یہ ہے، پھر آپؐ نے ہرقل کے خط کو اپنے بائیں جانب بیٹھے ہوئے شخص کو دیا، اس نے خط پڑھا تو اس خط میں یہ مضمون تھا، آپ نے مجھے ایسی جنت کی طرف مجھ کو بلایا ہے جس کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے، پھر دوزخ کہاں ہے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سبحان اللہ دن کے طلوع ہونے کے بعد رات کہاں؟ پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا، اے برادر تنوخ آؤ، آپؐ اس وقت احتباء[1] فرمائے ہوئے تھے، کمر مبارک سے اسے کھول دیا، اور فرمایا تمہیں ہرقل نے جو بات کہی ہے وہ دیکھ لو چنانچہ میں آپؐ کی پشت مبارک کی طرف گیا اور شانے کی ہڈی کی جگہ میں نے مہر نبوت دیکھی وہ ایسی تھی جیسے پچھنے لگانے کی موٹی جگہ ہو۔

باب نمبر ۲

وہ معجزات جو کسریٰ کو بھیجتے وقت واقع ہوئے

بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کو خط ارسال کیا، کسریٰ نے اسے پڑھ کر چاک کر دیا آپؐ نے بد دعا فرمائی کہ اے اللہ مجوس کو اسی طرح پارہ پارہ کر دے۔

بیہقی نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کو خط ارسال کیا، اس نے چاک کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا درحقیقت کسریٰ نے اپنا ملک چاک کر دیا ہے۔

بزار ابو نعیم اور بیہقی نے دحیہ سے روایت کیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کو خط لکھا تو کسریٰ نے صنعاء میں اپنے وزیر کو تنبیہ کی کہ تم اپنے علاقے میں ظہور ہونے والے شخص سے نہیں نمٹ سکتے؟ اس نے مجھے اپنے دین کی دعوت دی ہے، تمہیں چاہیے کہ تم اس سے نمٹو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں بری طرح پیش آؤں گا، صاحب صنعاء نے اپنا آدمی اور خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ آپؐ نے اس کا خط پڑھا، اور پندرہ دن تک اس کے وفد سے کوئی بات نہیں کی، اس کے بعد ان سے فرمایا، تم اپنے صاحب کے پاس چلے جاؤ، اور اس سے کہہ دو کہ میرے رب نے تیرے رب کو جو کسریٰ تھا آج کی رات قتل کر ڈالا وہ لوگ چلے گئے اور

---

[1] احتباء: کپڑے سے کمر اور پنڈلیوں کو باندھ کر اکڑوں بیٹھنا

جاکر صاحب صنعاء کو بتایا، وحیہ نے کہا پھر خبر آئی کہ کسریٰ اسی رات قتل کر دیا گیا۔

ابن اسحاق، بیہقی، ابونعیم اور خرائطی نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت نقل کی ہے کہ ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ کسریٰ اپنے قصر میں تھا، قاصد اس کے پاس پہنچا اس نے کسریٰ کے سامنے حق پیش کیا، ایک شخص پھر رہا تھا اس کے ہاتھ میں عصا تھا اس نے پوچھا اے کسریٰ کیا تجھے اسلام پسند ہے اس سے پہلے کہ میں اس عصا کو توڑ ڈالوں کسریٰ نے کہا مجھے پسند ہے تو اس عصا کو نہ توڑ، اس کے بعد وہ شخص چلا گیا، اس کے جانے کے بعد کسریٰ نے اپنے حاجبوں کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ اس شخص کو میرے پاس آنے کی کس نے اجازت دی، حاجبوں نے کہا یہاں تو کوئی بھی نہیں آیا، کسریٰ نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو، اس نے ان پر سختی کی اور پھر چھوڑ دیا، پھر سال کے آغاز میں کسریٰ کے پاس وہی شخص آیا اس کے ہاتھ میں عصا تھا اس نے کہا اے کسریٰ کیا تجھے اسلام پسند ہے اس سے پہلے کہ میں اس عصا کو توڑ ڈالوں اس نے کہا ہاں تم اس عصا کو نہ توڑو، جب وہ شخص چلا گیا کسریٰ نے پھر حاجبوں کو بلوایا اور ان سے کہا کہ اس شخص کو میرے پاس کس نے آنے دیا، حاجبوں نے کہا یہاں تو کوئی نہیں آیا، حاجبوں کو پھر سزائیں دی گئیں پھر آئندہ سال کسریٰ کے پاس وہی شخص آیا اس کے ہاتھ میں عصا تھا، اس نے پوچھا اے کسریٰ کیا میں اس عصا کو توڑ ڈالوں یا تمہیں اسلام پسند ہے، کسریٰ نے کہا تم اس عصا کو نہ توڑو مجھے اسلام پسند ہے، مگر اس نے اس عصا کو توڑ ڈالا اور اسی وقت، کسریٰ ہلاک ہوگیا۔ یہ حدیث مرسل اور صحیح الاسناد ہے، زہری اور عمر بن عبدالقوی نے ابوسلمہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور زہری سے عقیل اور عبداللہ بن ابی بکر اور صالح بن کیسان نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو واقدی اور ابونعیم نے ابوسلمہ سے اور ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے موصول روایت کی ہے اور ابونعیم نے عکرمہ سے اس کے مثل روایت کی ہے اور یہ زیادتی کی ہے کہ اس سبب سے ابن کسریٰ نے باذان کو لکھا اور اس کو منع کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حرکت دے اور جو کچھ اس نے دیکھا تھا اس سے اسے خوف محسوس ہوا۔

ابونعیم اور ابن النجار نے حسن بصری سے یہ روایت کی ہے کہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ کسریٰ پر آپ کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی حجت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسریٰ کے پاس فرشتہ بھیجا جس نے اپنا ہاتھ کسریٰ کے مکان کی دیوار میں سے نکالا، اس ہاتھ سے نور کی بجلی چمکی کسریٰ اسے دیکھ کر ڈر گیا، فرشتہ نے کہا کیوں ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ایک رسول کو بھیجا ہے جو صاحب کتاب ہے تم اس کی اتباع کرو تیری دنیا اور آخرت سلامت رہے گی، کسریٰ نے کہا میں اس پر غور کروں گا۔

بیہقی نے ابن عون کے واسطے سے عمیر بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قیصر اور کسریٰ کی طرف لکھا قیصر نے آپ کے خط کو رکھ لیا اور کسریٰ نے آپ کے خط کو پارہ پارہ کر دیا یہ خبر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کہ مجوس خود پارہ پارہ ہو جائیں گے اور قوم قیصر باقی رہیگی

ابونعیم نے ابوامامۃ الباہلی سے روایت کی ہے کہ کسریٰ کے سامنے ایک شخص دو سبز چادروں میں آیا اس کے ہاتھ میں ایک سبز عصا تھا، اس کی پشت خمیدہ تھی اس نے کہا اے کسریٰ اسلام قبول کرلے ورنہ میں تیرے ملک کو اس عصا کی طرح توڑ دوں گا کسریٰ نے کہا کہ تو اس عصا کو نہ توڑ تو وہ شخص کسریٰ کے پاس سے چلا گیا۔

ابونعیم نے روایت کی ہے کہ کسریٰ نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیڑھی زمین سے آسمان تک لگا دی گئی اس کے چاروں طرف لوگ جمع ہیں، ایک شخص آیا اس کے سر پر عمامہ ہے اور جسم پر چادر اور تہمد ہے وہ اس سیڑھی پر چڑھ گیا وہ ابھی سیڑھی پر ہی تھا کہ آواز آئی، فارس کہاں ہے، فارس کے مرد و زن اور زمین و خزانے کہاں ہیں لوگ آئے ان سب چیزوں کو گونوں میں بھر کر اس شخص کے حوالے کر دیا جو سیڑھی پر چڑھ رہا تھا، کسریٰ صبح کو اٹھا تو اپنے خواب سے خوفزدہ تھا، اس نے یہ واقعہ اپنے فوجی افسروں کے سامنے بیان کیا ان لوگوں نے کہا معمولی بات ہے مگر وہ اکثر غمگین رہنے لگا یہاں تک کہ نامۂ مبارک پہنچا۔ ابونعیم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کسریٰ نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیڑھی زمین پر رکھی گئی جو آسمان تک چلی گئی، پھر وہی واقعہ بیان کیا جو اوپر آیا ہے اور اس بات کا اضافہ کیا کہ کسریٰ نے باذان عامل یمن کو لکھا کہ اس شخص کے پاس کسی کو بھیجے اور اسے حکم دے کہ وہ اپنی قوم کے دین کو اختیار کرے ورنہ یہ شخص آئندہ تمہیں خوفزدہ کرے گا۔ اور تم لوگ اس سے مقابلہ کرو گے۔ باذان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قاصد بھیجے، آپؐ نے انہیں فرمایا کہ انتظار کریں چنانچہ انہوں نے کچھ دن قیام کیا اور ایک روز صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس کسی کو بھیجا اور فرمایا کہ تم دونوں باذان کے پاس چلے جاؤ اور اسے بتا دو کہ میرے رب نے آج کسریٰ کو ہلاک کر دیا وہ دونوں باذان کے پاس آ گئے اور خبر دی، پھر اس کے پاس خود ایسی ہی خبر آ گئی

ابن سعد نے واقدی کے توسط سے حضرت ابن عباس، مسور بن رفاعہ اور علاء بن الحضرمی سے روایت کی ہے اور ان راویوں کی روایتیں باہم مل گئی ہیں، غرض ان راویوں نے بیان کیا ہے کہ کسریٰ کے پاس جب نامۂ رسالت پہنچا تو اس نے باذان کو لکھا کہ آپؐ کے پاس دو طاقتور مردوں کو بھیجے وہ دونوں جا کر اس کو میرے پاس لے آئیں چنانچہ باذان نے دو اشخاص بھیجے اور ان کے ساتھ خط بھیجا، جب انہوں نے یہ خط آپؐ کو دیا تو آپؐ نے تبسم فرمایا اور انہیں دعوت اسلام دی، ان دونوں کے شانے

کانپنے لگے آپؐ نے فرمایا کل تم دونوں میرے پاس آنا میں اپنے فیصلے سے تمہیں آگاہ کر دوں گا جب اگلے دن صبح وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا تم اپنے صاحب کو یہ خبر پہنچا دو کہ میرے رب نے باذان کے رب کسریٰ کو آج کی رات سات گھڑی گزرنے کے بعد ہلاک کر ڈالا اور اس پر اس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کر دیا اس نے کسریٰ کو قتل کر دیا، وہ دونوں باذان کے پاس گئے اور اسے خبر دی، جس پر باذان اور یمن کے لوگ مسلمان ہو گئے۔

ابونعیم اور ابن سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط کسریٰ کے پاس آیا کسریٰ نے اپنے یمن کے عامل باذان کو لکھا کہ اس حجازی شخص کے پاس دو بہادر مرد بھیج دو تا کہ وہ اسے میرے پاس لے آئیں باذان نے اپنے قہرمان اور ایک شخص کو بھیجا اور ان کو آپؐ کے نام خط دیا جس میں لکھا تھا کہ ان دونوں کے ساتھ آپؐ کسریٰ کے پاس جائیں۔ باذان نے قہرمان سے کہا تھا کہ اس شخص کو بغور دیکھنا کہ کس شان کا ہے اس سے گفتگو کرنا اور ساری خبر میرے پاس لے کر آنا چنانچہ وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور باذان اور کسریٰ کے ارادے سے آپؐ کو باخبر کیا، آپؐ نے فرمایا تم کل میرے پاس آنا جب وہ دونوں اگلے روز آپؐ کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ کسریٰ قتل کر دیا گیا ہے اور فلاں مہینے کی فلاں رات کو اس کا بیٹا اس پر غالب آ گیا ہے، ان دونوں نے کہا جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں ہم اس کی خبر اپنے بادشاہ کو کر دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور کر دو اور یہ بھی بتا دو کہ میرا دین اور میری سلطنت عنقریب سلطنت کسریٰ کے آخری کنارے تک پہنچ جائیں گے اور جہاں تک اونٹ اور گھوڑے پہنچتے ہیں وہاں تک میری سلطنت ہو گی، تم دونوں اس سے کہہ دو کہ اگر تو مسلمان ہو جائے گا تو جو ملک تیرے تصرف میں ہے میں تجھ کو عطا کر دوں گا۔ وہ دونوں باذان کے پاس پہنچے اس کو بتایا اس نے کہا قسم بخدا یہ کلام بادشاہ کا کلام نہیں ہے جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ ضرور ہو گا، باذان کے پاس کچھ روز گزرنے کے بعد شیرویہ کا خط آیا اس نے لکھا تھا کہ میں نے فارس کے سبب سے غصے میں آکر کسریٰ کو قتل کر ڈالا میں نے اسے اس لیے قتل کیا ہے کہ وہ فارس کے اشراف کے قتل کو درست سمجھتا تھا اپنے لوگوں سے میری اطاعت کا عہد لے لو اور جس شخص کو کسریٰ نے خط لکھا تھا تم اس سے کچھ تعرض نہ کرو۔ باذان نے شیرویہ کا خط پڑھ کر کہا یقیناً یہ نبی مرسل ہیں، چنانچہ باذان مسلمان ہو گیا اور اس کے ساتھ ابنائے آل فارس بھی مسلمان ہو گئے، باذان نے اپنے قہرمان سے پوچھا کہ وہ صاحب کیسے ہیں قہرمان نے کہا میں نے ان سے زیادہ ہیبت ناک شخص کوئی نہیں دیکھا باذان نے پوچھا کہ ان کے ساتھ کوئی سردار بھی ہے اس نے کہا نہیں۔ ابونعیم نے جابر بن عبداللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

احمد، بزار، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک جب کسریٰ کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے یمن کے عامل باذان کو لکھا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تیری سرزمین سے ایک شخص نے ظہور کیا ہے جو نبی ہونے کا مدعی ہے تم اس سے کہہ دو کہ اس دعوے سے باز آجائے۔ اس کو اور اس کی قوم کو قتل کرنے کے لیے فوج روانہ کر دوں گا، باذان نے اپنا قاصد آپ کے پاس بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر امر نبوت میرا اپنا کام ہوتا تو میں اس سے باز رہتا لیکن مجھے خدا نے نبی بنایا ہے۔ پھر اس سے کہا کچھ دیر یہاں قیام کرو بعد ازاں آپ نے فرمایا، میرے رب نے کسریٰ کو ہلاک کر دیا آج کے بعد کسریٰ نہیں ہے اور قیصر بھی قتل کر دیا گیا ہے اور آج کے بعد قیصر بھی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول جس ساعت اور جس دن آپ نے فرمایا تھا اس نے تحریر کر لیا پھر وہ باذان کی طرف آگیا اور اسے معلوم ہوا کہ کسریٰ اور قیصر دونوں قتل ہو چکے ہیں۔

دیلمی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ عظیم فارس کے ان دونوں قاصدوں سے فرمایا کہ میرے رب نے آج کی رات تمہارے رب کو قتل کر دیا اور کسریٰ کو اس کے بیٹے نے قتل کر دیا اور وہ اس پر غالب آگیا، تم اپنے صاحب سے کہہ دو کہ اگر تو مسلمان ہو جائیگا تو میں تیرا ملک تجھے عطا کر دوں گا ورنہ اللہ تعالیٰ تجھ پر ناراض ہوگا۔

باب نمبر ۳

وہ معجزات جو حارث غسانی کو نامۂ مبارک ارسال کرتے وقت ظہور میں آئے

ابن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شجاع بن وہب الاسدی کو حارث بن ابی شمر الغسانی کے پاس اپنا نامۂ مبارک دے کر بھیجا، شجاع بیان کرتے ہیں میں جب پہنچا وہ غوطہ دمشق میں تھا میں اس کے حاجب کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میں رسول خدا کا قاصد ہوں، اس نے کہا تم ابھی اس سے نہیں مل سکتے البتہ فلاں دن ملاقات ہو سکتی ہے یہ صاحب مری نامی ایک رومی تھا۔ وہ خود مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات معلوم کرنے لگا میں نے آپ کے بارے میں اور آپ کی دعوت کے بارے میں اسے بتایا، اس پر گریہ طاری ہو گیا اس نے کہا انجیل میں بعینہ یہی صفات ہیں میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی تصدیق کرتا ہوں، مگر مجھے ڈر ہے کہ حارث مجھے قتل کر دے گا، اس کے بعد حارث مکان سے نکلا اور تاج پہن کر تخت پر بیٹھا میں نے اس کو نامۂ مبارک دیا، اس نے اسے پڑھ کر پھینک دیا اور کہنے لگا مجھ سے میرا ملک کون چھین سکتا ہے میں آپ کی طرف خروج کرتا ہوں، اور اگر یمن میں ہوتے تب بھی جاتا۔ میرے پاس میرے آدمیوں کو لاؤ، پھر وہ کھڑا ہو گیا اور گھوڑوں کی نعل بندی کا حکم دیا اور مجھے کہا جو تم نے دیکھا ہے اس سے اپنے صاحب کو باخبر کر دو اور قیصر کو بھی آپ کی اطلاع دی،

قیصر نے حارث کو لکھا کہ آپ کی طرف نہ جا اور اس خیال کو چھوڑ دے۔ حارث نے قیصر کے اس خط کے بعد مجھے بلایا اور مجھ سے پوچھا کہ کب واپس جاؤ گے میں نے کہا کل جاؤں گا۔ حارث نے مجھے ایک سو مثقال سونا دیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا اسلام کہنا۔ میں نے واپس آکر حارث اور قیصر کی خط وکتابت وغیرہ امور سے آپ کو باخبر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا اس کا ملک ختم ہوگیا۔ اور فتح مکہ کے سال میں حارث بھی مرگیا۔

باب نمبر ۴

وہ معجزات جو مقوقس کو مکتوب ارسال کرتے وقت واقع ہوئے

بیہقی نے روایت کی ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شاہ اسکندریہ مقوقس کے پاس روانہ فرمایا، میں آپؐ کا نامہ لے کر اس کے پاس پہنچا تو اس نے مجھے اپنے مکان میں اتارا اور میں اس کے پاس ٹھہر گیا پھر اس نے مجھے بلایا اور اپنے بطریقوں کو جمع کیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ میں ایک بات کہتا ہوں تم اسے سمجھ لو، میں نے کہا، اپنے صاحب کے بارے میں مجھے بتاؤ کیا وہ نبی نہیں ہے میں نے کہا بیشک وہ رسول ہیں، اس نے کہا کہ اس نبی کو کیا ہوگیا تھا جب اس کی قوم نے اسے اس کے شہر سے نکال دیا تھا تو اس نے بددعا بھی نہیں کی، میں نے کہا تم بھی تو کہتے ہو کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول ہیں ان کی قوم نے ان کو پھانسی پر چڑھانے کے لیے پکڑ لیا وہ بھی بددعا کرتے مگر انہوں نے بددعا نہیں کی اور اللہ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا، اس پر مقوقس نے کہا تم ایک سمجھ دار آدمی ہو اور سمجھ دار آدمی کے پاس سے آئے ہو۔

واقدی اور ابونعیم روایت کرتے ہیں کہ جس وقت مغیرہ بن مالک کے ساتھ مقوقس کے پاس گئے۔ مقوقس نے ان لوگوں سے کہا تم لوگ میرے پاس کس طرح پہنچے جب کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب تمہارے اور میرے درمیان حائل تھے، ان لوگوں نے کہا ہم دریا سے مل گئے اور یہاں تک پہنچنے میں محمدؐ سے ڈرتے رہے، اس نے پوچھا اس کی دعوت کے بارے میں تمہارا کیا رویہ رہا، انہوں نے کہا ہم میں سے کسی نے بھی ان کی اتباع نہیں کی، مقوقس نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا دین لائے ہیں کہ نہ ہمارے باپ دادا اس دین پہ چلتے تھے اور نہ بادشاہ اس دین پر ہے اور ہم لوگ اسی دین پہ ہیں جو ہمارے باپ دادا کا دین ہے۔ مقوقس نے پوچھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے کیسا معاملہ کیا، تو انہوں نے کہا کہ نوعمر لوگوں نے آپ کا اتباع کیا ہے اور آپ کی قوم نے اور اہل عرب نے آپؐ کی مخالفت کی ہے اور آپؐ سے جنگ بھی کی ہے جس میں فتح وشکست دونوں طرف رہی ہے، مقوقس نے کہا۔ مجھے ان کی دعوت کے بارے میں

بتاؤ انہوں نے کہا ان کی دعوت یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کریں جس کا کوئی شریک نہیں اور جن بتوں کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں، مقوقس نے دریافت کیا نماز و زکوٰۃ کے اوقات اور مقدار کیا ہیں، انہوں نے کہا یہ لوگ دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتے ہیں جو اوقات مقررہ پر پڑھی جاتی ہیں بیس مثقال پر زکوٰۃ ہے، پانچ اونٹوں میں ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ اس کے بعد انہوں نے تمام مال کے صدقات کی کیفیت بتائی۔ مقوقس نے پوچھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ لے کر اس کو کہاں خرچ کرتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ وہ اسے ناداروں میں تقسیم کر دیتے ہیں اور صلہ رحمی اور وفائے عہد کا حکم دیتے اور زنا، شراب اور سود سے منع کرتے ہیں اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور نہیں کھاتے۔ مقوقس نے یہ سن کر کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کے لیے نبی مرسل ہیں اور قبط و روم بھی اس دین کی پیروی کریں گے، یہی وہ احکام ہیں جو حضرت عیسیٰ لے کر آئے اور یہی وہ احکام ہیں جو خدا کا ہر نبی لے کر آتا ہے۔ آپ کا انجام اچھا ہوگا کوئی شخص آپ سے تنازعت نہ کرے اور آپ کا دین وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اونٹ اور گھوڑے جا سکتے ہیں اور جہاں سمندر شروع ہوتے ہیں وہاں تک یہ دین غالب ہوگا۔ ان لوگوں نے کہا کہ اگر تمام لوگ بھی اس دین کو قبول کرلیں تو ہم قبول نہ کریں گے۔ یہ سن کر مقوقس نے اپنا سر ہلایا اور کہا تم لوگ کھیل اور بازی میں لگے ہوئے ہو۔ پھر مقوقس نے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب تمہاری قوم میں کیسا ہے، انہوں نے کہا از روئے نسب وہ ہماری قوم میں اوسط ہیں، مقوقس نے کہا انبیاء اسی طرح ہوتے ہیں، مقوقس نے پوچھا ان کی سچائی کا کیا عالم ہے انہوں نے کہا اس قدر صادق کہ امین کہا جاتا ہے۔ مقوقس نے کہا اگر وہ نبی تمہارے معاملے میں جھوٹا نہیں ہے تو خدا کے معاملے میں کیوں کر جھوٹا ہوگا۔ مقوقس نے پوچھا کن لوگوں نے آپ کی اتباع کی ہے انہوں نے بتایا کہ نوعمروں نے۔ مقوقس نے کہا پچھلے انبیاء کی بھی پہلے پہل اتباع نوعمروں نے کی ہے۔ مقوقس نے پوچھا یہود یثرب جو اہل تورات ہیں ان سے کیا معاملہ رہا، انہوں نے بتایا کہ یہود نے آپ کی مخالفت اور آپ سے جنگ کی جس میں انہیں قتل کیا گیا اور غلام بنایا گیا اور اب یہود تتر بتر ہو چکے ہیں۔ مقوقس نے کہا یہود آپ سے بخوبی واقف ہیں مگر انہوں نے حسد کی بناء پر یہ رویہ اختیار کیا ہے۔ مغیرہ کہتے ہیں، ہم مقوقس کے پاس سے اٹھے تو اس کی باتوں کا ہمارے دلوں پر اثر تھا اور ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہو چکے تھے اور ہم کہہ رہے تھے۔ ملوک عجم جن سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ بھی آپ کی تصدیق کرتے اور آپ سے ڈرتے ہیں اور ہم لوگ جو آپ کے اقرباء اور آپ کے ہمسائے ہیں ہم آپ کے ساتھ نہیں ہیں اور آپ نے ہمیں ہمارے گھروں پر آکر دعوت اسلام دی ہے۔ مغیرہ کہتے ہیں میں اسکندریہ میں ٹھہر گیا میں ہر کلیسا میں جاتا اور کلیسا کے قبطی اور رومی پادریوں سے آپ کے اوصاف معلوم کرتا، ایک قبطی اسقف بڑا مجتہد تھا

میں نے اس سے پوچھا کیا کوئی نبی آنا باقی ہے۔ اس نے کہا ہاں وہ آخر انبیاء ہیں ان کے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور حضرت عیسیٰ نے ان کی اتباع کا حکم دیا ہے وہ نبی امی اور عربی ہیں، ان کا نام احمد ہے وہ نہ طویل ہیں اور نہ زیادہ قصیر، ان کی آنکھوں میں سرخی ہے وہ نہ بہت گورے ہیں اور نہ بہت گندم گوں، سر کے بال چھوڑے ہوئے ہوں گے لباس موٹا اور کھانے میں جو میسر آجائے اس پر قناعت کرنیوالے ان، اس کی تلوار اُن کے شانے پر رہے گی جو لوگ ان سے جنگ کریں گے وہ ان کی پرواہ نہیں کریں گے جو خود جنگ شروع کرے گا اس کے ساتھ اس کے ایسے اصحاب ہوں گے جو اپنی جانیں ان پر فدا کریں گے اور اپنے باپ دادا اور اولاد سے زیادہ محبت کریں گے، وہ نبی ایک حرم سے دوسرے حرم کی جانب ایسی سرزمین شور کی جانب ہجرت کریں گے جو نخل زار ہوگی، دین ابراہیمی اس کا دین ہوگا۔ مغیرہ نے بیان کیا میں نے اس سے کہا کہ اس نبی کی کچھ اور خصوصیات بیان کرو۔ اس نے بتایا کہ وہ اپنے وسط جسم پر تہمد باندھیں گے اپنے ہاتھ پاؤں دھوئیں گے، ان کی ایک خصوصیت ایسی ہوگی جو پچھلے انبیاء کی نہیں تھی، وہ یہ کہ پہلے انبیاء صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات کی جانب مبعوث ہوں گے، کل روئے زمین ان کے لیے سجدہ گاہ اور طاہر بنادی گئی ہے، جہاں وقت نماز آئے گا وہ تیمم کر کے نماز پڑھ لیں گے۔ جبکہ پچھلے ادیان میں لوگ نماز صرف کلیسا اور صومعہ میں ہی پڑھ سکتے تھے۔ مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ان نصرانی پادریوں کی باتوں کو میں نے یاد رکھا اور واپس آکر مسلمان ہوگیا۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس عظیم قبط کو خط لکھا تو اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم تھا کہ ایک نبی آنے والا ہے مگر میرا خیال تھا کہ وہ نبی ملک شام میں ظاہر ہوگا۔ میں نے آپؐ کے قاصد کا اکرام کیا ہے اور آپ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا ہے۔

باب نمبر ۵

حمیر کو نامہ مبارک ارسال کرتے وقت جو معجزات رونما ہوئے

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث، مسروح اور نعیم بن عبد کلال کو جو حمیر سے تھے نامہ لکھا اور عیاش بن ربیعہ المخزومی کے ہاتھ بھیجا اور ان سے کہلوا دیا کہ تم جس وقت حمیر کی سرزمین میں پہنچو تو رات کو وہاں داخل نہ ہونا بلکہ صبح کو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کے اور خدا سے حاجت روائی اور قبولیت کی دعا مانگ کر جانا، میرا خط اپنے داہنے ہاتھ میں رکھنا اور ان سرداروں کے داہنے ہاتھ میں دینا، وہ لوگ اس کو قبول کریں گے تم ان کے سامنے یہ آیت پڑھنا۔ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ (بینہ آیت ۱)

اس کے بعد آمنت بمحمد وانا اول المؤمنین کہنا، تمہارے سامنے جو حجت پیش کی جائے گی باطل ہو جائیگی اور جو کتاب ایسی آئے گی جس میں محاسن سخن کی زینت ہوگی تو اس کی شان و شوکت جاتی رہے گی۔ جب وہ لوگ تمہارے سامنے کوئی غیر عربی زبان کی عبارت پڑھیں تو تم کہناکہ اس کا ترجمہ کرو اور حسبی اللہ آمنت بما انزل الذین کتاب کہہ کر وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ سے والیہ المصیر تک آیت پڑھنا۔ جب وہ لوگ مسلمان ہو جائیں تو ان سے ان تین شاخوں کے بارے میں معلوم کرنا جو ان کے سامنے آتی ہیں تو وہ سجدے میں گر جاتے ہیں، یہ شاخیں درخت اُثل کی ہیں ایک شاخ سفیدی اور زردی سے ملمع کی ہوتی ہے اور ایک شاخ ایسی ہے جس میں گرہیں ہیں گویا وہ شاخ خیزران ہے اور ایک شاخ نہایت سیاہ ہے گویا وہ آبنوس کی شاخ ہے۔ تم ان شاخوں کو نکال کر سر بازار جلا دینا، عیاش بیان کرتے ہیں کہ میں حکم رسالت کی تعمیل کے لیے حمیر پہنچ گیا، اور آپ کے ارشادات کے مطابق عمل کیا اور وہی کچھ ہوا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا۔

باب نمبر ۶

جلندی کو نامہ ارسال کرتے وقت کے معجزات

ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص کو عمان کے بادشاہ جلندی کے پاس بھیجا، اور اسے اسلام کی دعوت دی، اس نے کہا اس نبی امی کی جانب میں اس لیے متوجہ ہوا ہوں کہ وہ جس بات کا حکم کرتا ہے پہلے خود اس کو کرتا ہے اور جس بات سے منع کرتا ہے پہلے خود اس کو چھوڑتا ہے، جب غالب ہوتا ہے تو غلبہ پر اتراتا نہیں اور تکبر نہیں کرتا اور جب لوگ اس پر غالب آتے ہیں تو بھی اس کے ساتھی سے نہیں چھوڑتے وہ ایفائے عہد کرتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک وہ نبی ہے۔

باب نمبر ۷

بنی حارثہ کو نامۂ مبارک ارسال کرتے وقت ظاہر ہونے والے واقعات

ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حارثہ بن عمرو بن قرط کو خط لکھا اور ا سے دعوت اسلام دی، انہوں نے آپ کے نامۂ مبارک کو دھوڈالا اور اس سے اپنے ڈول میں پیوند لگالیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ان لوگوں کی عقلوں کو سلب کر لیا ہے یہ لوگ ڈرپوک اور عجلت پسند ہیں اور ان کی گفتگو مختلط ہے اور یہ بے حد بے وقوف ہیں، واقدی بیان کرتے ہیں کہ فی الحقیقت ان میں سے بعض لوگ بات تک کرنے پر قادر نہیں اور اپنا ما فی الضمیر خوبی کے ساتھ بیان نہیں کر سکتے۔

باب نمبر ۸

بیہقی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے کسی کو مشرکین کے کسی سردار کے پاس بھیجا اور اسے دعوت اسلام دی۔ وہ مشرک کہنے لگا یہ اللہ جس کی طرف آپ مجھے بلاتے ہیں سونے کا ہے یا چاندی کا یا پیتل کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد یہ سن کر واپس آگیا۔ اللہ تعالےٰ نے آسمان سے بجلی گرائی اور اس مشرک کو جلا کر ہلاک فرما دیا، ابھی قاصد رسول راستے ہی میں تھا اور اسے اس بات کا علم بھی نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ وہ مشرک ہلاک ہو گیا۔ اور یہ آیت بھی نازل ہوئی۔ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ۔ (سورہ رعد آیت ۱۳) آخر تک

باب نمبر ۹

ان معجزات کا ذکر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قاصدوں کی آمد کے موقع پر ظاہر ہوئے

اس معجزے کے بیان میں جو بنی ثقیف کے قاصد کے آنے کے موقع پر ظاہر ہوا۔

بیہقی اور ابونعیم روایت کرتے ہیں کہ عروۃ بن مسعود الثقفی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قوم میں واپس جانے کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم وہاں جاؤ گے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے۔ ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ تم سے جنگ کریں گے عروۃ بن مسعود بولے کہ اگر وہ مجھے سوتا بھی پائیں گے تو بھی بیدار نہ کریں گے یعنی میری ہیبت ان کے دلوں میں اس قدر ہے کہ اگر میں سو رہا ہوں تو وہ مجھے بیدار نہیں کر سکتے، چنانچہ عروہ اپنی قوم میں واپس چلے گئے ان کو دعوت اسلام دی مگر لوگ نہیں مانے عروہ نے انہیں وعید و عذاب کی باتیں سنائیں مگر ان پر اثر نہ ہوا۔ عروہ سحر کے وقت اٹھے فجر طلوع ہوئی وہ اپنے غرفہ میں کھڑے ہونے اور نماز کے لیے اذان دی اور کلمہ شہادت پڑھا، ایک ثقفی شخص نے ان کے تیر مارا اور انہیں ہلاک کر دیا، جب عروہ کی شہادت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ عروہ کی مثال صاحب یٰسین کی ہے۔ انہوں نے قوم کو اللہ کی طرف بلایا مگر قوم نے انہیں قتل کر ڈالا عروہ کی شہادت کے بعد بنی ثقیف کے انیس آدمی ایک وفد میں آئے جن میں کنانہ بن عبد یالیل اور عثمان بن العاص تھے وہ دونوں مسلمان ہو گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب عروہ کے تیر لگا تو انہوں نے کہا اشہد ان محمداً رسول اللہ۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تم لوگ مجھے قتل کر ڈالو گے۔

ابونعیم روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس آئے تو عروہ بن مسعود نے

غیلان بن سلمہ سے کہا کہ تم دیکھتے ہو اللہ نے ان کا معاملہ کامیابی سے ہمکنار کر دیا ہے اور سب ان کی اتباع کرتے جاتے ہیں، اب لوگ دو طرح کے ہیں یا ان کی طرف مائل ہیں یا ان سے خائف ہیں، ہم لوگ طاقتور اور عقلمند ہیں اور جس بات کی جانب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بلاتے ہیں ہم اس سے ناآشنائے محض ہیں، مگر آپ بہر حال نبی ہیں، میں تم سے ایک بات کہتا ہوں کہ جو میں نے اب تک کسی سے نہیں کہی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل برائے تجارت نجران گیا تھا۔ وہاں کے پادری سے میری دوستی تھی، اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اے ابو یعفور تمہارے نبی کا وقت آگیا ہے وہ تمہارے حرم میں ظاہر ہوگا وہی آخری نبی ہے۔ وہ اپنی قوم کو قوم عاد کی طرح قتل کرے گا، جس وقت وہ نبی ظاہر ہو اور اللہ کی طرف بلائے تو ضرور اس کی اتباع کرنا۔ میں نے کبھی یہ باتیں کسی سے ذکر نہیں کیں، مگر میں اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتا ہوں چنانچہ عروہ مدینہ منورہ آئے اور مسلمان ہو گئے۔

بیہقی نے روایت کی ہے کہ وہب بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر سے پوچھا کہ جس وقت ثقیف نے بیعت کی، ان کی کیا حالت تھی۔ جابر نے بتایا کہ ثقیف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شرط لگائی کہ وہ صدقہ نہیں دیں گے اور جہاد نہیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ لوگ اسلام قبول کرلیں گے تو صدقہ بھی دیں گے اور جہاد بھی کریں گے۔

مسلم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان میرے اور میری نماز و قرأت کے درمیان حائل ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اس کا نام خنزب ہے، جس وقت تمہیں شیطان کا احساس ہو تم اعوذ باللہ پڑھو اور اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دو، عثمان کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دفع کر دیا۔

ابو نعیم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طائف بھیجا، میری نماز میں کچھ گڑبڑ ہونے لگی مجھے پتا نہ چلتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ صورت حال بتائی تو آپ نے فرمایا کہ یہ شیطان ہے، تم میرے قریب آؤ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اپنا منہ کھولو۔ آپ نے میرے سینے پہ ہاتھ مارا اور میرے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا، اور فرمایا اے عدو اللہ نکل جا، آپ نے تین مرتبہ اسی طرح کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنا عمل جاری رکھو، اس کے بعد شیطان مجھ پر ظاہر نہیں ہوا۔

بیہقی اور ابو نعیم روایت کرتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے حافظے کی شکایت کی اور آپ کو بتایا کہ مجھ کو قرآن شریف حفظ نہیں ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا یہ خنزب نامی شیطان کی کارستانی ہے۔ پھر آپ نے مجھے اپنے قریب بلا کر اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا جس کی خنکی میں نے اپنے دونوں شانوں کے درمیان محسوس کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے شیطان عثمان کے سینے سے نکل جا۔ اس کے بعد میرے حافظے کی یہ کیفیت ہوگئی کہ میں جو بات سنتا مجھے یاد ہو جاتی۔

بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ عثمان بن العاص نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے قرآن کریم یاد نہیں رہتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا کہ اے شیطان عثمان کے سینے سے نکل جا، اس کے بعد میں جس شئے کو یاد رکھنا چاہتا اسے کبھی نہ بھولتا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ عثمان بن ابی العاص نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میرے اس قدر درد تھا کہ میں دم مرگ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد۔ سات مرتبہ پڑھو اور اپنے داہنے ہاتھ کو درد کی جگہ پر پھیرو، میں نے ایسا ہی کیا تو میرا درد جاتا رہا۔ میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دیگر لوگوں کو اس دعا کی نصیحت کرتا ہوں۔

باب نمبر ۱۰

وہ معجزات جو بنی حنیفہ کے قاصدوں کے آنے کے وقت ظاہر ہوئے

شیخین نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسیلمۃ بن الکذاب اپنی قوم کے بہت سے لوگوں کے ساتھ مدینہ منورہ آیا اور کہنے لگا کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد نبوت کا معاملہ میرے سپرد کر دیں تو آپ کی اتباع کر لوں گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس بن شماس کے ساتھ تشریف لائے، آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ شاخ بھی مانگے گا تو بھی نہ دوں گا حکم الٰہی سے تو مستثنیٰ نہیں ہے اور اگر تو روگردانی کرے گا تو اللہ تجھے اس کا بدلہ دے گا میں نے جو کچھ دیکھا ہے اور جو مجھے دکھایا گیا ہے میں تجھے وہی شخص خیال کرتا ہوں اور یہ ثابت بن قیس ہیں جو میری طرف سے تجھے جواب دیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس فرمان نبوت کہ میں نے جو کچھ دیکھا ہے اور جو مجھے دکھایا گیا ہے۔ کا مطلب دریافت کیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں، جن کو دیکھ کر مجھے رنج ہوا، خواب ہی میں مجھے وحی آئی کہ ان دونوں کو

پھونک مار دیں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان دونوں کنگنوں کی تاویل یہ کی ہے کہ میرے بعد دو کذاب ظاہر ہوں گے جن میں ایک عنسی صاحب صنعاء ہے اور دوسرا مسیلمہ صاحب الیمامہ ہے۔

شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا خواب میں میرے سامنے روئے زمین کے خزانے پیش کئے گئے اور میرے ہاتھوں میں دو طلائی کنگن پہنائے گئے، وہ کنگن مجھ پر بہت شاق ہوئے اور میں ان سے غمگین ہوا تو مجھے وحی کی گئی کہ انہیں پھونک مار دو، میں نے پھونک ماردی تو وہ دونوں اڑ گئے، اس خواب کی یہ تاویل ہے کہ دو کذاب ہوں گے جن کے درمیان میں ہوں ایک کذاب صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ ہے۔

محمد بن جعفر سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ میرے باپ میرے دادا آسنان بن علق الیمانی سے ذکر کرتے تھے کہ جو سفیر بنی حنیفہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں ان میں پہلا تھا، میں نے آپ کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک دھو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے یمامہ کے بھائی بیٹھ جاؤ اور اپنا سر دھولو، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوئے پانی سے میں نے اپنا سر دھویا، پھر میں مسلمان ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے ایک نامہ لکھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی قمیص کا ایک ٹکڑا مجھے عطا فرمائیے تاکہ میں اس سے تسلی پاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی قمیص کا ٹکڑا عطا کر دیا۔ محمد بن جابر بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے بتایا کہ وہ ٹکڑا میرے پاس رہتا تھا اور ہم مریض کو دھو کر اس کا پانی پلاتے تھے تو اسے شفا ہو جاتی تھی۔

باب نمبر ۱۱

عبد القیس کے سفیروں کے آنے کے وقت ظاہر ہونے والے معجزات

ابو یعلی اور بیہقی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور گفتگو کر رہے تھے، اثنائے گفتگو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ اس جگہ سے ایک وفد آئے گا، جو اہل مشرق میں سب سے بہتر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور اس طرف چل دیے انہیں تیرہ ۱۳ اونٹ سوار ملے۔ آپ نے ان سے پوچھا تمہارا تعلق کس قوم سے ہے انہوں نے کہا ہم بنی عبد القیس کے افراد ہیں۔

ابن سعد نے عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کو افق کی جانب نظر فرمائی جس صبح کو عبد القیس کے سفیر آئے، اور فرمایا شتر سواروں کی ایک جماعت مشرق کی جانب سے آ رہی ہے، وہ اسلام سے ناگواری نہیں ظاہر کریں گے انہوں نے اس پر مشقت راستے میں اپنے اونٹوں کو دبلا کر دیا

ہے اور اپنا زاد راہ فنا کر دیا ہے، ان کے سردار کی ایک علامت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے یہ دعا کی، وا ے اللہ تو عبدالقیس کی مغفرت کر دے وہ میرے پاس طلب دنیا کے لیے نہیں آئے اور وہ خیر اہل مشرق ہیں؛ چنانچہ بیس افراد آئے جن کے سردار عبداللہ بن عوف الاشج تھے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، انہوں نے آکر آپ کو سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ان سے دریافت فرمایا کہ تم میں عبداللہ بن عوف الاشج کون ہیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں۔ یہ عبداللہ کمزور اور بد صورت تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر فرمائی تو وہ بولے مردوں کی کھال کے نہ مشکیزے بنائے جاتے ہیں، اور نہ مردوں سے کوئی حاجت ہوتی ہے ان کے پاس دو چھوٹی چھوٹی چیزیں ہوتی ہیں، ایک زبان اور ایک قلب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ پسند فرماتا ہے، عبداللہ نے پوچھا وہ دونوں خصلتیں کیا ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حلم اور دوسرے وقار، عبداللہ نے پوچھا کہ کیا یہ خصلتیں بعد میں پیدا ہوئی ہیں یا جبلی ہیں، آپ نے فرمایا نہیں یہ تمہاری جبلی خصلتیں ہیں۔

حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عبدالقیس کے سفیر۔ جو اہل ہجر سے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ دوران گفتگو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے یہاں فلاں کھجور ہوتی ہے جس کا تمہارے یہاں یہ نام ہے اور فلاں کھجور ہے اس کا یہ نام ہے اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی تمام اقسام اور ان کے نام گنا دیے، وفد کے ایک شخص نے کہا، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگر آپ ہجر میں پیدا ہوئے ہوتے تو بھی آپ کو اس سے زیادہ علم نہ ہوتا جو اس وقت آپ کو ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہاں موجودگی کے دوران تمہاری زمین اٹھا کر میرے سامنے کر دی گئی اور میں نے اسے اعلیٰ سے ادنیٰ تک دیکھا تمہاری کھجوروں میں ایک برنی کھجور ہے جو بیماری میں مفید ہے۔

احمد اور طبرانی وازع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں اور اشج ستر سواروں کے ایک وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے، ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جس پر جن تھا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ساتھ میرے ماموں ہیں ان پر جن ہے آپ ان کے واسطے دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ، میں انہیں آپ کے پاس لایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کا ایک سرا پکڑا اور اٹھایا یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر مارا اور کہا کہ عدو اللہ نکل جا، وہ سامنے آکر صحیح نظر سے دیکھنے لگا اور اب پہلے کی طرح نہیں تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے پاس بٹھایا اس کے لیے دعا کی اور اس کے چہرے پر دست مبارک پھیرا۔ اس دعا کے بعد سفیر وفد میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جسے اس پر ترجیح دی جاتی بلکہ وہ صوری اور معنوی فضائل میں سب سے بہتر ہو گئے تھے۔

احمد نے روایت کی ہے کہ عبدالقیس کے بعض سفیروں نے بیان کیا کہ اشج نے عرض کی، یا رسول اللہ ہماری زمین ثقیل ہے اور وہاں کی آب وہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ اور ہم لوگ جس وقت شراب نہیں پیتے ہمارے رنگ بدل جاتے اور ہمارے پیٹ بڑھ جاتے ہیں آپ ہم کو شراب کے استعمال کی اتنی مقدار کی اجازت دے دیجیے (اشج نے اپنی ہتھیلیاں کھول کر مقدار بتائی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اشج اگر میں تمہیں اس مقدار کے پینے کی اجازت دوں گا تو تم اتنی پیو گے (آپ نے مقدار بتانے کے لیے اپنے دونوں ہاتھ دونوں طرف دراز فرمائے) اور جب تم اس قدر شراب پیو گے تو تم میں کا ایک شخص کھڑا ہوگا اور اپنے ابن عم کی پنڈلی پر تلوار مار کر اسے زخمی کر دے گا۔ وفد میں اس وقت ایک شخص تھا جس کا نام حارث تھا، اس کی پنڈلی پر زخم تھا، جس کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ حارث نے ان کی کسی عورت کے بارے میں قصیدہ پڑھا اور ایک شعر میں اس کا سراپا بیان کیا اس پر عین شراب نوشی کے عالم میں ایک شخص نے اس کی پنڈلی پر تلوار مار دی، حارث کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی برائی سن کر اپنا کپڑا پنڈلی پر لٹکانے لگا اور اسے چھپانے لگا، حالانکہ اللہ تعالےٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے واقف کرا دیا تھا۔

باب نمبر ۱۴

بنی عامر کے وفد کی آمد کے وقت پیش آنے والے معجزات

بیہقی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی عامر کے سفیر آئے، ان میں عامر بن الطفیل، اربد بن قیس اور خالد بن جعفر تھے، یہ لوگ قوم کے رئیس اور شیاطین تھے، عامر بن الطفیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس کا ارادہ تھا کہ آپ کو دھوکے سے قتل کر دے، اس نے اربد سے کہا کہ جب ہم ان صاحب کے پاس پہنچیں گے تو میں تیری طرف اس کا چہرہ کر دوں گا جب میں ایسا کروں گا تو تو اس کے تلوار مار دینا، جب یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو عامر نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر تبلیغ دین ترک کر دیجیے آپ نے فرمایا ہرگز ترک نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو خدائے واحد پر ایمان لے آئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خواہش سے انکار کر دیا تو اس نے کہا قسم بخدا میں اس شہر کو سرخ رنگ گھوڑوں اور مردوں سے بھر دوں گا اور آپ پر جگہ تنگ کر دوں گا، عامر نے پیٹھ پھیری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ مجھے عامر بن الطفیل سے محفوظ رکھ۔ یہ لوگ باہر آئے تو عامر نے اربد سے کہا تو نے حملہ کیوں نہیں کیا، اربد نے کہا میں جب بھی حملے کا ارادہ کرتا تو میرے درمیان تو آجاتا تو کیا میں تجھے تلوار مار دیتا، پھر یہ لوگ اپنے شہروں کی جانب چلے گئے راستے میں عامر کو طاعون ہو گیا اور وہ بنی سلول کی ایک عورت کے گھر میں مر گیا۔ باقی لوگ واپس پہنچے تو قوم نے پوچھا کہ کیا خبر

لائے ہوا ربد نے کہا، اس نے ہمیں ایسی شئے کی عبادت کی طرف بلایا ہے کہ اگر وہ شئے میرے سامنے ہوتی تو میں تیر مار مار کر ہلاک کر دیتا۔ اس گفتگو کے ایک دو دن بعد اربد اپنے مقام سے اونٹ بیچنے کے واسطے نکلا اللہ تعالےٰ نے اربد اور اس کے اونٹ پر صاعقہ کو بھیجا جس سے دونوں جل گئے۔

بیہقی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیس دن عامر بن الطفیل پر بددعا فرماتے رہے، آپ کی دعا یہ تھی

"اے اللہ مجھے عامر بن الطفیل سے بچا اور اس پر مہلک بیماری نازل فرما"

چنانچہ عامر طاعون میں مرگیا۔

بیہقی نے روایت کی ہے کہ عامر بن الطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے عامر تو مسلمان ہو جا اس نے کہا میں اس شرط پر مسلمان ہوں گا کہ صحرا پر میری حکمرانی ہو اور شہر پر آپ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا، عامر پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور یہ کہتا گیا کہ قسم بخدا اے محمدؐ میں آپ کے شہر کو امیل گھوڑوں اور جوان مردوں سے بھر دوں گا، اور ہر کھجور کے درخت میں ایک گھوڑا باندھ دوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ مجھے عامر سے بچا اور اس کی قوم کو ہدایت دے، وہ چلا گیا جب وہ مدینہ میں بنی سلول کی ایک عورت کے گھر میں تھا اس کی گردن میں ایک غدود نکل آیا، اس وقت اس نے اپنے گھوڑے پر جست کی اور اپنا نیزہ لیا اس کو ہلاتا ہوا آیا اور کہنے لگا یہ غدود اونٹ کے غدود کی طرح ہے اور میری موت سلولیہ کے گھر میں ہے، اسی حال میں اپنے گھوڑے سے گر کر مرگیا۔

ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ اربد بن قیس اور عامر بن الطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، عامر نے کہا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو آپ میرے بعد نبوت میرے لیے کر دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امر تیرے اور تیری قوم کے واسطے نہیں ہے عامر بولا قسم بخدا میں مدینہ کو گھوڑوں اور جوانوں سے بھر دوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تجھے باز رکھے، جب دونوں باہر نکلے تو عامر نے اربد سے کہا، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر کے غافل رکھوں گا تو انہیں تلوار مار دینا، اربد نے کہا ہاں ایسا ہی کیا جائے، چنانچہ دونوں پلٹ آئے، عامر نے کہا اے محمد آپ میرے ساتھ کھڑے ہو جائیں میں آپ سے گفتگو کروں گا آپ کھڑے ہوگئے اربد نے اپنی تلوار میان سے نکال لی مگر جب اس نے اپنا ہاتھ قبضے پر رکھا وہ وہیں چپک گیا، وہ عامر کے پاس نہیں آیا اور تلوار مارنے میں تاخیر ہوئی، دونوں واپس چلے گئے جب دونوں مقام رقم کے چشمے پر پہنچے اربد پر بجلی گری اور وہ مرگیا اور عامر کے زخم ہوگیا اور وہ اس میں مرگیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى ... شَدِيْدُ الْمِحَالِ (الرعد ۱۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ معقبات امر الٰہی ہیں جو ہر شئے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرماتے تھے۔

باب نمبر ۱۳

عمرو بن العاص کے اسلام کا بیان

ابن سعد، بیہقی اور ابو نعیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص نے بیان کیا کہ میں اسلام کا دشمن تھا اور اسلام سے ایک عرصے تک کنارہ کش رہا، جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ تھا۔ جنگ احد میں بھی مشرکین کے ساتھ تھا اور خندق میں بھی مشرکین کے ساتھ تھا، ان تینوں جنگوں میں میں بچ رہا، میں نے اپنے دل میں کہا مجھے یہ ذلت اٹھانی ہوگی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً قریش پر غالب آ جائیں گے۔ حدیبیہ کے موقع پر بھی میں موجود تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاہدہ صلح کے بعد واپس تشریف لے گئے اور قریش مکہ واپس آ گئے، میں نے اپنے دل میں کہا کہ آئندہ سال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں سمیت مکے میں داخل ہو جائیں گے پھر تو نہ مکہ ٹھہرنے کی جگہ رہے گی اور نہ طائف، میں تو اسلام سے دور ہی رہنا چاہتا ہوں اس لیے ترک وطن کے سوا کوئی سبیل نہیں ہے میں تو کہتا ہوں کہ اگر کل سارے قریش بھی مسلمان ہو گئے تو میں تو نہیں ہوں گا، غرض میں مکہ آیا، اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کیا، میری قوم کے لوگ مجھے اہمیت دیتے تھے، میری بات سنتے تھے اور ہر معاملے میں مجھ سے رجوع کرتے تھے، میں نے ان سے پوچھا تمہاری نظروں میں میری کیا حیثیت ہے انہوں نے کہا تم صائب الرائے ہو، میں نے ان سے کہا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ ایک امر عظیم بن چکا ہے اور یہ غالب آ کر رہے گا میرا خیال ہے کہ ہم نجاشی کے پاس چلے جائیں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم غالب آ گئے تو نجاشی کے زیر فرمان رہنا محمد کے ماتحت رہنے سے بہتر ہے اور اگر قریش غالب آ گئے تو ہم لوگ معروف و سرکردہ ہوں گے۔ سب نے کہا یہ بہت اچھی رائے ہے میں نے کہا پھر نجاشی کے لیے تحائف جمع کرو۔ ہمارے یہاں سے زیادہ عمدہ تحفہ چمڑا نجاشی کو جایا کرتا تھا، چنانچہ ہم نے بڑی مقدار میں چمڑا جمع کیا اور نجاشی کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں عمرو بن امیہ ضمری بھی پہنچے وہ نجاشی کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لے کر آئے تھے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نجاشی ام حبیبہ بنت ابوسفیان کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دے، عمرو بن امیہ نجاشی سے ملاقات کر کے چلے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا، میں نجاشی سے عمرو بن امیہ کا مطالبہ کروں گا اگر مجھے مل گیا تو میں اس کی گردن مار دوں گا اور اس طرح قریش کو خوش کر دوں گا۔ میں نجاشی کے پاس پہنچا اسے سجدہ کیا، اس نے مجھے مرحبا کہا اور پوچھا کہ کیا ہدیہ لائے ہو۔ میں نے کہا ہاں اے بادشاہ میں تیرے لیے بہت سا چمڑا ہدیہ لایا ہوں۔ میں نے ان چمڑوں کو اس کے سامنے پیش کیا اس نے بہت پسند کئے۔ کچھ اپنے بطریقوں کو تقسیم کئے اور باقی ایک جگہ رکھوا دیے جب میں نے نجاشی کو خوش دیکھا تو میں نے اس سے کہا اے بادشاہ ابھی ابھی ایک شخص تمہارے پاس سے نکل کر گیا ہے وہ

ہمارے دشمن کا سفیر ہے اس دشمن نے ہمیں اکیلا کر دیا ہے اور ہمارے اچھے لوگوں کو قتل کر ڈالا ہے تو اس قاصد کو مجھے دیدے تاکہ میں اسے قتل کر دوں، یہ سن کر نجاشی ایک دم غضبناک ہو گیا اور اس زور سے میرے منہ پر ہاتھ مارا کہ مجھے محسوس ہوا جیسے میری ناک اکھڑ گئی ہے۔ میری ناک سے خون جاری ہو گیا جو میرے کپڑوں پر گرنے لگا، میں اس صورت حال سے بہت شرمندہ ہوا، اور مجھے اس قدر ذلت محسوس ہوئی کہ اگر زمین پھٹ جاتی تو میں اس میں سما جاتا، ذرا خون رکا تو میں نے نجاشی سے کہا، اے بادشاہ اگر مجھے یہ خیال ہوتا کہ یہ بات تجھے اس قدر ناگوار ہو گی تو میں کبھی نہ کہتا، نجاشی نے کہا تو اس شخص کے قاصد کو قتل کرنے کے لیے مجھ سے مانگتا ہے جس کے پاس وہ ناموس اکبر آتا ہے جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے پاس آیا کرتا تھا۔ یہ باتیں سن کر میرے دل کی کیفیت تبدیل ہو گئی اور میں سوچنے لگا جس حق کو عرب و عجم نے پہچان لیا میں اس کی مخالفت کر رہا ہوں میں نے پوچھا کہ اے بادشاہ کیا تو اس امر کی گواہی دیتا ہے اس نے کہا بیشک میں گواہی دیتا ہوں، تم میری بات مان لو اور اس نبی کی اطاعت کرو، واللہ وہ نبی ضرور حق پر ہے اور وہ نبی ان لوگوں پر ضرور غالب ہو گا جو اس کے مخالف ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کے لشکر پر غالب ہوئے تھے۔ میں نے کہا کیا تم اس نبی کے واسطے مجھ سے اسلام کی بیعت لو گے اس نے کہا ہاں اور اپنا ہاتھ پھیلایا اور مجھ سے بیعت لے لی۔

بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص حبشہ سے آکر خانہ نشین ہو گئے لوگوں نے پوچھا کہ عمرو کا کیا حال ہے گھر سے باہر نہیں آتے، عمرو نے کہا حبشی لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگوں کا صاحب نبی ہے۔

ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، آج شب ایک مرد دانا تمہارے پاس ہجرت کر کے آئے گا۔ چنانچہ عمرو بن العاص آئے اور مسلمان ہو گئے۔

باب نمبر ۱۴

دوس کے سفراء کی آمد کے وقت ظاہر ہونے والے معجزات

ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ ام شریک الدوسیہ کا شوہر ابوالعکر مسلمان ہو گیا، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دوس کے قبیلے کے ساتھ ہجرت کی، ام شریک نے کہا میرے پاس ابوالعکر کے رشتہ دار آئے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ شائد تم اس نبی پر ایمان لے آئی ہو، میں نے کہا ہاں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئی ہوں، انہوں نے کہا ہم تمہیں سخت سزائیں دیں گے، چنانچہ انہوں نے مجھے ایک سست رفتار، تکلیف دہ سخت تر اور خراب اونٹ پر سوار کر دیا، مجھے وہ شہد سے روٹی کھلاتے اور پانی کا ایک قطرہ نہ دیتے جس وقت دوپہر ہوئی آفتاب گرم ہو گیا تو سارے لوگ اتر گئے اور انہوں نے اپنے کمبل اور ڈیرے کھڑے کر دیئے۔

اور مجھ کو انہوں نے دھوپ میں چھوڑ دیا، میری یہ حالت ہوئی کہ میری عقل، میری سماعت اور میری بصیرت جاتی رہی، تین دن تک انہوں نے مجھے اسی طرح رکھا، تیسرے دن مجھ سے کہا جس دین کو تم نے اختیار کیا ہے اسے چھوڑ دو میں کچھ نہیں سمجھی سوائے اس کے کہ مجھ سے کچھ کہا گیا (یعنی میرے حواس مختل ہو گئے تھے) البتہ میں انگلی آسمان کی طرف کر کے توحید کا اشارہ کرتی رہی، میں اسی طرح اس عذاب کی تکلیفیں سہہ رہی تھی کہ یکایک مجھے اپنے سینے پر ڈول کی خنکی محسوس ہوئی، میں نے ڈول پکڑا اور اس میں سے گھونٹ بھر پانی پیا پھر وہ ڈول مجھ سے لے لیا گیا میں نے دیکھا کہ وہ آسمان وزمین کے درمیان معلق ہے اور میری دسترس سے باہر ہے، پھر دوسری بار ڈول میرے پاس لٹکا یا گیا میں نے اس میں سے گھونٹ بھر پانی پیا پھر وہ ڈول اوپر اٹھا لیا گیا میں اس کو دیکھتی رہی میں نے دیکھا کہ وہ آسمان وزمین کے درمیان معلق ہے۔ پھر یہ ڈول تیسری بار میری طرف لٹکا یا گیا میں نے اس میں سے اتنا پانی پیا کہ میں سیراب ہو گئی اور میں نے اپنے سر چہرے اور کپڑوں پر بھی پانی انڈیل لیا، لوگ جب اپنے خیموں سے باہر آئے تو مجھ سے پوچھا تیرے پاس پانی کہاں سے آیا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی جانب سے آیا ہے وہ لوگ اپنی مشکوں اور ظروف کی طرف دوڑے مگر وہ اسی طرح بند تھے۔ یہ دیکھ کر وہ بولے اٹھے، ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو تیرا رب ہے وہی ہمارا رب ہے اور اس جگہ تجھے جو کچھ ملا ہے وہ تیرے رب ہی سے ملا ہے، ہم نے تیرے ساتھ جو برتاؤ کیا سو کیا مگر اب ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہی رب ہے جس نے اسلام شروع کیا ہے، اس کے بعد وہ سب مسلمان ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی اور میری جو فضیلت ان پر تھی اور جو احسان اللہ نے مجھ پر کیا تھا وہ اس کے معترف تھے۔

ام شریک وہی خاتون ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا جو عورت اپنا آپ کسی مرد کو ہبہ کر دے اس میں خیر نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

"وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ (سورہ احزاب: ۵۰)

اس آیت کے نازل ہونے پر حضرت عائشہ نے فرمایا، آپ کی خواہش کی تکمیل میں اللہ تعالےٰ بہت جلدی فرماتا ہے

ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ ام شریک الدوسیہ نے آخر شب میں ہجرت کی انہیں اپنے سینے پر ایک ڈول اور ایک توشہ دان رکھا ہوا محسوس ہوا انہوں نے پانی پیا اور آخر شب کے اندھیرے میں کوچ کرتے کے سیے لوگوں نے انہیں اٹھایا، ایک یہودی نے کہا یقیناً میں نے کوئی آواز سنی ہے، ام شریک راستے میں ایک یہودی کے ساتھ جا رہی تھیں اور روزہ رکھ لیا تھا اس یہودی نے اپنی بیوی سے کہا تو اگر اس عورت کو پانی پلائے گی تو میں تیرے

ساتھ بری طرح پیش آؤں گا، ام شریک بے طعام و بے آب رہیں، یہودی کی عورت ام شریک کو پانی پلانا چاہتی تو ام شریک کہتی تھیں کہ واللہ میں ہرگز پانی نہ پیوں گی، راوی نے کہا کہ ام شریک کے پاس ایک عکہ[1] تھا جو شخص آتا وہ اس کو عاریتاً دیتی تھیں، ایک شخص نے اسے خریدنا چاہا تو ام شریک نے کہا اس میں تلچھٹ بھی نہیں ہے، پھر انہوں نے اس عکہ میں ہوا بھری اور اسے دھوپ میں لٹکا دیا، یکایک وہ عکہ گھی سے بھر گیا، راوی کہتا ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ ام شریک کا عکہ اللہ کی آیات میں سے تھا۔

باب نمبر ۱۵

وہ معجزات جو بنی سلیم کے سفراء کی آمد کے وقت ظاہر ہوئے

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ قدر بن عمار مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفیر ہو کر آیا اور مسلمان ہو گیا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا کہ اپنی قوم کے ایک ہزار اسپ سوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آؤں گا۔ پھر اس کی قوم کے لوگ جو نو سو تھے حضور کی خدمت میں آئے اور قبیلے میں سو آدمی پیچھے رہ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا ایک ہزار کا تکملہ کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ سو مرد اس خوف سے کہ ہمارے اور بنی کنانہ کے درمیان جنگ تھی قبیلے میں رہ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کی طرف کسی کو بھیجو، تمہارے اس سال میں کوئی ناگوار بات پیش نہیں آنے گی، ان لوگوں نے باقی سواروں کے پاس آدمی بھیجا وہ لوگ مقام ہداۃ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، جب لوگوں نے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنی تو عرض کی یا رسول اللہ ہمارے مخالف لوگ آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے مخالفین نہیں بلکہ بہی خواہ ہیں یہ لوگ جو آئے ہیں یہ سلیم بن منصور ہیں۔

باب نمبر ۱۶

زیاد الہلالی کی آمد کے وقت ظاہر ہونے والا واقعہ

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ زیاد بن عبداللہ بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفیر ہو کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے واسطے دعا کی دست مبارک ان کے سر پر رکھا پھر پھراتے ہوئے ناک کی طرف لے آئے۔ بنی ہلال کہتے تھے کہ ہمیں ہمیشہ زیاد کے چہرے پر برکت کے آثار نظر آتے تھے، ایک شاعر نے علی بن زیاد کی تعریف میں یہ اشعار کہے تھے

(ترجمہ) اے وہ شخص جس کے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیرا اور مسجد میں

[1] مکھن رکھنے کا برتن

اس کے لیے دعا کی. میری مراد صرف زیاد ہے نہ کہ کوئی اور۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کا نور زیاد کی ناک پر مرتے دم تک چمکتا رہا۔

باب نمبر ۱۷

ابوسبرۃ کا واقعہ

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ابوسبرۃ یزید بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفیر ہو کر آئے۔ ان کے دونوں بیٹے سبرۃ اور عزیز بھی ان کے ساتھ تھے، ابوسبرۃ نے عرض کی یارسول اللہ میرے ہاتھ کے پیچھے ایک رسولی ہے جس کی وجہ سے مجھے اونٹ کی مہار تھامنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بے پیکان تیر مانگا آپ اسے رسولی پر مارنے لگے اور اس پر دست مبارک پھیرتے رہے تاآنکہ رسولی غائب ہوگئی۔

باب نمبر ۱۸

جریر کی آمد کے وقت ظاہر ہونے والے معجزات

بیہقی نے روایت کی ہے کہ جریر البجلی نے بیان کیا کہ میں نے اپنا حلہ پہنا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ خطبہ دے رہے تھے آدمیوں نے مجھ کو دیکھنا شروع کیا۔ میں نے اپنے جلیس سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ نے میرا کوئی ذکر کیا ہے، اس نے کہا ہاں تم کو اچھی طرح یاد کیا ہے۔ اسی درمیان کہ آپ خطبہ دے رہے تھے کہ کوئی شخص سامنے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دروازے سے تمہارے پاس یمن کا بہتر شخص آئے گا اس کے چہرے پر بادشاہی کی علامت ہے۔

شیخین نے روایت کی ہے کہ جریر نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مجھ کو صاحب خلصہ سے نجات نہ دو گے میں نے عرض کی یارسول اللہ میں گھوڑے کی پیٹھ پر نہیں جم سکتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور یہ دعا کی اللھم ثبتہ واجعلہ ہادیا مھدیا۔ آپ کی دعا کے بعد میں خلصہ کی طرف احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ آیا اور آکر اسے جلا دیا۔

ابونعیم نے روایت کی ہے کہ جریر نے بیان کیا کہ میں گھوڑے کی پیٹھ پر نہیں جم سکتا تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور میرے لیے یہ دعا فرمائی اللھم ثبتہ واجعلہ ہادیا مھدیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے اثر سے میں پھر کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔

باب نمبر ۱۹

بنی طئی کے سفیروں کی آمد کے وقت پیش آنے والے معجزات

بیہقی نے روایت کی ہے کہ بنی طی کے سفیر آئے۔ ان میں زید الخیل بھی تھے وہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زید الخیر رکھ دیا، زید الخیر جب واپس گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مدینہ کے بخار سے نہیں بچیں گے چنانچہ جب یہ لوگ سرزمین نجد میں داخل ہونے تو انہیں بخار آگیا اور وہیں مر گئے۔

بخاری روایت فرماتے ہیں کہ عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاقہ کی شکایت کی اور دوسرا آدمی آیا اس نے رہزنی کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عدی بن حاتم اگر تم زندہ رہے تو دیکھ لوگے کہ ایک ہودج نشین عورت حیرۃ سے تنہا روانہ ہوگی اور آکر کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے کسی کا ڈر اور خوف نہ ہوگا، سوائے اللہ تعالےٰ کے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ بنی طئی کے وہ راہزن کہاں جائیں گے جنہوں نے بستیوں میں آگ لگا رکھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا، اگر تمہاری زندگی رہی تو تم کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے۔ میں نے وضاحت چاہی کہ کسریٰ بن ہرمز کے خزانے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں کسریٰ بن ہرمز کے خزانے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اگر زندہ رہے تو یہ بھی دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں سونا چاندی لے کر نکلے گا اور ڈھونڈتا پھرے گا کہ کوئی لینے والا مل جائے۔ عدیؓ کہتے ہیں، میں نے ہودج نشین عورتوں کو دیکھا جو کوفہ سے بلا خوف وخطر آکر کعبہ کا طواف کرتی تھیں کسریٰ کے خزانے فتح کرنے والوں میں میں خود شامل تھا اور اگر تم لوگ رہے تو تیسری بات تم دیکھ لوگے کہ سونا چاندی لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ بیہقی بیان کرتے ہیں کہ یہ تیسری بات حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور میں واقع ہوئی۔ آپ ڈھائی سال خلیفہ رہے، اس عرصے میں لوگ کثیر مال لے کر آتے کہ تم فقراء میں اس مال کو تقسیم کر دو، مگر فقیروں کو ڈھونڈنے نکلتے تو فقیر نہ ملتے تھے، یہاں تک کہ وہ مال واپس آجاتا اور جس شخص کا ہوتا وہ اسے لے کر چلا جاتا کیونکہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور میں کوئی نادار باقی نہیں رہا تھا۔

باب نمبر ۲۰

طارق بن عبد اللہ کی آمد کا واقعہ

بیہقی نے طارق عبد اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ مدینہ آئے اور شہر مدینہ کی دیواروں کے قریب اتر گئے اور اپنا لباس پہننے لگے۔ اسی اثنا میں ایک شخص آیا، اس کے جسم پہ

دو چادریں تھیں، اس نے اسلام علیکم کہا اور ہم سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے۔ ہم نے کہا مدینہ کا۔ اس نے پوچھا کیا ضرورت درپیش ہے، ہم نے کہا مدینہ کی کھجوریں لیں گے، ہمارے ساتھ ہماری ایک خاتون بھی تھی اور ایک مہار لگا ہوا سرخ اونٹ تھا، اس نے پوچھا یہ اونٹ فروخت کرنا ہے ہم نے کہا اس قدر صاع کھجوروں کے عوض فروخت کریں گے۔ اس شخص نے اس قیمت میں کوئی کمی نہیں کرائی اور اونٹ کی مہار پکڑی اور روانہ ہو گیا، جب نگاہوں سے اوجھل ہوا تو ہم آپس میں کہنے لگے ہم نے ایک ناواقف شخص کو اونٹ دے دیا اور اس سے قیمت بھی وصول نہیں کی۔ ہمارے ساتھ کی خاتون نے کہا ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہو یہ ایک ایسے شخص کا چہرہ تھا جو بے وفا نہیں ہو سکتا۔ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کے مانند تھا، اس تمہارے اونٹ کی قیمت کی میں ضمانت دیتی ہوں، ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے، یہ تمہاری کھجوریں لے آیا ہوں، انہیں کھاؤ، ان کو ناپ لو اور قیمت پوری کر لو۔

باب نمبر ۲۱

حضر موت کے سفیروں کی آمد کے وقت رونما ہونے والے معجزات

بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی نے وائل بن حجر سے روایت کی ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ملی، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آمد سے تین روز قبل ہی میری آمد کی خبر اپنے صحابہ کو دے چکے تھے۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ آپکی خدمت میں حضرموت کے سفیر آئے اور مسلمان ہو گئے، مخرس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایئے کہ میری زبان کی لکنت دور ہو جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ مخرس بن معدیکرب ایک وفد میں شریک ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے واپس جانے کے بعد آپ کو لقوہ ہو گیا۔ اس کے بعد دوسری جماعت آئی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ سردار عرب کو لقوہ ہو گیا ہے، اس کے لیے دوا بتا دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوئی گرم کر کے آنکھ کے پوٹے پر پھیر دو، اسی میں اس کی شفا ہے، جس وقت تم لوگ یہاں سے گئے تھے تو کیا بات کہی تھی جس کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا۔ بہر حال مخرس کا یہی علاج کیا گیا اور وہ ٹھیک ہو گئے۔

ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ حضرموت سے کلیب بن اسد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔ ؎

اے بہترین خلائق! ہم حضرموت کے جنگلوں سے اونٹوں پر سوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہیں۔ دو مہینے کا خطرناک سفر کر کے ثواب کے امیدوار ہیں۔
بلاشبہ آپ وہی نبی منتظر ہیں جس کا ہم تذکرہ کرتے تھے اور جس کی آمد کی خبر تورات اور رسولوں نے دی ہے۔

باب نمبر ۲۲

اشعریین کی آمد کے وقت ظاہر ہونے والے معجزات

ابن سعد اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جماعت آنے والی ہے جس کے قلوب نرم ہیں۔ بعد ازاں اشعریین آئے جن میں ابو موسیٰ اشعری بھی موجود تھے۔
معمر نے روایت کی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی۔ اللھم انج اصحاب السفینۃ (اے اللہ سفینہ والوں کو بچالے) پھر تھوڑی دیر بعد آپ نے فرمایا سفینہ گزر گیا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا وہ آگئے۔ اور ان کو ایک مرد صالح لا رہا ہے سفینہ والے اشعریین تھے اور ان کو لانے والا عمرو بن حمق الخزاعی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے کہا ہم زبید سے آئے ہیں۔ آپ نے دعا فرمائی بارک اللہ فی زبید ان لوگوں نے کہا کہ موضع رمع کے بارے میں بھی دعا کیجیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا بارک اللہ فی زبید انہوں نے پھر درخواست کی کہ موضع رمع کے بارے میں بھی دعا کیجیے فرمایا وفی رمع
ابن سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ (سورہ مائدہ : ۵۴)
سے مراد ابو موسیٰ الاشعری کی قوم ہے۔

باب نمبر ۲۳

عبدالرحمٰن بن عقیل کی آمد کا واقعہ

بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عقیل نے بیان کیا کہ جو سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے ان میں میں بھی تھا ہم سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور دروازے پر اونٹ بٹھا دیئے اس وقت ہماری نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ناپسندیدہ شخص کوئی نہ تھا مگر جب

آپؐ کے پاس سے اٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب انسان اور کوئی نہ تھا. ہم میں سے کسی نے کہا، یا رسول اللہ! آپ اللہ سے حضرت سلیمانؑ جیسا مالک کیوں نہیں مانگتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر متبسّم ہوئے اور فرمایا یقیناً تمہارا صاحب اللہ کے نزدیک حضرت سلیمانؑ سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر نبی کو ایک دعاء عطا فرماتے ہیں، کچھ نے دنیا کی دعا کی، اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور کچھ نے اپنی قوم پر بد دعا کی جس کے نتیجے میں ان کی قوم ہلاک کر دی گئی۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے بھی یہ دعا عطا فرمائی ہے مگر میں نے اسے آخرت کے لیے انتظار رکھا ہے اور میں روز محشر اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔

باب نمبر ۲۴

ماعز بن مالک کی آمد کا واقعہ

ماعز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک تحریر دی کہ ماعز قوم سے آخر مسلمان ہوا ہے، ماعز کوئی گناہ نہ کرے گا مگر ماعز کا ہاتھ، ماعز نے اس شرط پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے۔

باب نمبر ۲۵

مزینہ کے سفیروں کی آمد کے وقت پیش آنے والے معجزات

احمد طبرانی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ نعمان بن مقرن نے بیان کیا کہ میں مزینہ اور جہینہ کے چار سو افراد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ نے سب کو کچھ احکام دیے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، عمر ان سب کو زادِ راہ دے دو، عمرؓ بولے میرے پاس کچھ نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا عمر انہیں زادِ راہ دے دو، اس پر حضرت عمرؓ نے ایک بالا خانہ کھولا جس میں تھوڑی سی کھجوریں تھیں ان کی ہیئت ایسی تھی جیسے کوئی بیٹھا ہوا اونٹ سب سے آخر میں نے حصہ لیا مگر کھجوروں کا ڈھیر اسی طرح تھا اور اس میں ایک کھجور کی کمی بھی محسوس نہ ہوتی تھی۔

احمد، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ دکین بن سعید نے بیان کیا کہ ہم چار سو شتر سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے کھانے کی درخواست کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، عمر (رضی اللہ عنہ) انہیں کھانا کھلاؤ، حضرت عمرؓ بولے میرے پاس اتنا نہیں ہے صرف چند صاع کھجور میرے بچوں کی گزراوقات کے پڑے ہیں حضرت ابوبکرؓ بولے، عمر تم سنو اور اطاعت کرو، عمرؓ بولے

میں نے سن لیا ہے اور میں اطاعت بھی کروں گا یہ کہہ کر آپؐ گئے اور لوگوں کو بالاخانے میں بلایا اور کہا کہ لینا شروع کرو، ہر شخص نے اپنی مرضی سے کھجوریں لینی شروع کر دیں، سب سے آخر میں میں نے کھجوریں لیں مگر میں نے محسوس کیا جیسے کھجوروں کے ڈھیر میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔

باب نمبر ۲۶

بنی سحیم کے سفیروں کی آمد کا واقعہ

رشاطی نے روایت کی ہے کہ اقعس بن سلمہ بنی سحیم کے سفیروں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ان کی قوم کی طرف واپس کر دیا اور ان کو یہ فرمایا کہ اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاؤ انہیں پانی کا ایک آفتابہ عنایت فرمایا جس میں آپ نے اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا تھا یا کلی کر کے ڈالی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی سحیم کے پاس یہ پیغام لے جاؤ کہ وہ یہ پانی مسجد میں چھڑک دیں اور اپنے سر او نچے رکھیں کیونکہ اللہ نے ان کے سر اسلام کی عزت سے او نچے کئے ہیں، راوی نے بیان کیا ہے کہ ان لوگوں میں سے کسی نے مسیلمہ کی پیروی نہیں کی اور کوئی خارجی نہیں نکلا۔

باب نمبر ۲۷

بنی شیبان کے سفیروں کی آمد کا واقعہ

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ قیلة بنت مخرمہ نے بیان کیا کہ شیبان کے سفیر کے ساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تشریف فرما تھے کہ آپ کے دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احتباء کیے تشریف فرما تھے۔ میں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خشوع کی حالت میں تشریف فرما دیکھا تو میں کانپنے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیس نے کہا یا رسول اللہ یہ مسکینہ کانپ رہی ہے میں آپ کی پشت مبارک کی طرف تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں دیکھا مگر فرمایا اے مسکینہ آرام و اطمینان رکھ۔ آپ کے یہ کہتے ہی میرے دل میں جو رعب پیدا ہوا تھا وہ ختم ہو گیا۔

باب نمبر ۲۸

بنی عذرہ کے سفیروں کی آمد

روایت ہے کہ زمل بن عمرو العذری کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارت آئی اور اپنی قوم کے بت سے

جو باتیں سنی تھیں وہ آپ کو کہلا کر بھیجیں۔ آپ نے فرمایا وہ جن ہے جو مسلمان ہو گیا ہے۔

زمل بن عمرو العذری نے بیان کیا کہ بنی عذرہ کا ایک بت تھا جس کا نام حمام تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت لوگوں نے اس میں یہ آواز آتی ہوئی سنی یا بنی ہذر بن حرام ظہر الحق وا ودی حمام ودنع الشرک الاسلام ہم یہ آواز سن کر گھبرا گئے اور خوفزدہ ہو گئے، پھر کچھ روز بعد یہ آواز آئی

یا طارق طارق بعث النبی الصادق بوحی ناطق صدع صادع بارض تہامہ لناصریہ السلام وا لخاذلیہ الندامہ

ذھذا الوداع منی الی یوم القیامہ۔

پھر وہ بت اوندھا گر گیا۔ میں یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روانہ ہو گیا اور میری قوم کی ایک جماعت بھی آئی میں مسلمان ہو گیا اور ہم نے آپ کو جو کچھ سنا تھا وہ بتا دیا آپ نے فرمایا کہ یہ جن کا کلام تھا۔

باب نمبر ۲۹

بنی نجران کے وفد کی آمد

کرز بن علقمہ بیان کرتے ہیں کہ نجران کے نصاریٰ سات اونٹوں پر سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان میں حارث بن علقمہ بھی تھا۔ جو نصاریٰ کا عالم اور ان کا امام تھا اور روم کے بادشاہوں نے اسے خلعت اور کثیر مال دیئے تھے اور اس کی خدمت کی تھی اور اس کے لیے بہت سے کلیسا بنائے تھے اس پر اپنی عطائیں اور بخششیں وسیع کی تھیں کہ دین نصاریٰ میں جو کچھ وہ اجتہاد کرتا تھا اور عمل کرتا تھا ان کو اس عمل واجتہاد کی خبر تھی۔ نصاریٰ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو وہ بغلہ پر سوار ہوا اور اس کا بھائی کرز بن علقمہ اس کے ساتھ تھا، یکایک ابو حارثہ کے بغلہ نے ٹھوکر کھائی کرز نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہا کہ وہ ہلاک ہوں ابو حارثہ نے کہا بلکہ تو ہلاک ہو کرز نے کہا وہ کیوں؟ ابو حارثہ نے کہا واللہ وہ ضرور وہی نبی منتظر ہیں۔ کرز نے کہا اگر تمہیں یقین ہے تو اسلام لانے سے کیا امر مانع ہے، ابو حارثہ نے کہا میرے اسلام لانے میں نصاریٰ اور ان کے ہم پر کئے ہوئے احسانات مانع ہیں، انہوں نے ہمیں خلعت عزت دی ہے مال و دولت دیا ہے اور ہمارا اکرام کیا ہے۔ نصاریٰ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے لیے تیار نہیں ہیں اگر میں اسلام قبول کر لوں تو وہ ہم سے یہ سب کچھ چھین لیں گے، کرز خاموش رہا اور مسلمان ہو گیا۔

ابن سعد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ کرز کے بھائی نے کہا کہ تو ہلاک ہو تو اس شخص کو برا کہتا ہے جو مرسلین میں سے ہے جو نبی ہے اور جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے اور جس کا ذکر تورات میں موجود ہے۔ کرز نے کہا پھر تم ایمان کیوں نہیں لاتے ابو حارثہ نے کہا نصاریٰ نے ہمیں عزت اور خلعت دی ہے۔ باقی

حدیث اوپر بیان کردہ روایت کی طرح ہے۔ پھر بعد میں یہ الفاظ ہیں کہ کرز نے قسم کھائی کہ میں اپنے بالوں کو اس وقت تک درست نہ کروں گا جب تک مدینہ پہنچ کر آپ پر ایمان نہ لے آؤں۔

بخاری نے حذیفۃ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ سید اور عاقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاعنت کا ارادہ کیا، ان دونوں میں سے ایک بولا، کہ آپ سے ملاعنت نہ کرو اگر آپ واقعی نبی ہوئے تو ہم کو کبھی فلاح نہ ہوگی اور ہمارا نام ونشان مٹ جائے گا، چنانچہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جو کچھ آپ فرمائیں گے ہم آپ کو دیں گے۔

مسلم نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران بھیجا۔ انہوں نے کہا تبا ؤ تم (یا اُخت ہارون، کیا پڑھتے ہو اور جو عیسیٰ اور موسیٰ کے درمیان زمانہ گزرا ہے تم جانتے ہی ہو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ وہ لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کے ناموں پر اپنے نام رکھتے تھے۔

ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نجران کے سفیر آئے۔ تو آیت مباہلہ نازل ہوئی انہوں نے کہا ہمیں تین دن کی مہلت دیجیے، یہ لوگ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے پاس گئے ان سے مشورہ کیا انہوں نے رائے دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کر لی جائے اور آپ سے ملاعنت نہ کرو کیونکہ آپ وہی نبی ہیں جس کا ذکر ہم تورات وانجیل میں پاتے ہیں، چنانچہ اہل نجران نے آپ سے اس شرط پہ صلح کر لی کہ وہ آپ کو دو ہزار حُلّے دیا کریں گے۔

ابونعیم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل نجران پہ عذاب نازل ہو چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو روئے زمین سے ان کی بیخ کنی ہو جاتی۔

ابونعیم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل نجران کی ہلاکت کی خبر دینے والا آ گیا تھا حتیٰ کہ پرندے بھی ان کی ہلاکت کی خبر دے رہے تھے اگر وہ ملاعنت کرتے تو ہلاک ہو جاتے

احمد اور ابونعیم نے روایت کی ہے کہ ابن عباسؓ نے بیان فرمایا، کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو میں کعبہ کے پاس دیکھوں گا کہ نماز پڑھ رہے ہیں تو میں آپ کی گردن کچل ڈالوں گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ابوجہل ایسا کرے گا تو ظاہری طور پہ ملائکہ اس کو پکڑ لیں گے اور اگر یہود موت کی تمنا کریں گے تو سب مر جائیں گے اور جو مباہلہ کریں گے وہ جب اپنے مکانوں میں واپس آ جائیں گے تو وہاں ان کی آل اولاد ہو گی اور نہ مال و دولت۔ سب کچھ ہلاک ہو چکا ہو گا۔

شمر ول بن قباث الکعبی کا بیان ہے کہ میں نجران کے وفد میں شامل تھا۔ میں نے آپ سے پوچھا کہ

یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں طبابت کرتا ہوں مجھے کیا شئے حلال ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رگ کی فصد اور اگر کوئی مجبور کرے تو نیزے وغیرہ کے زخم کا علاج کرنا، شبرم کو داؤں میں شامل نہ کرو اور سنا کو استعمال کیا کرو اور جب تک بیماری کا علم نہ ہو اس کا علاج نہ کرو۔ میں نے یہ سن کر آپ کے زانوؤں کو بوسہ دیا اور عرض کیا قسم بخدا آپ طب میں مجھ سے زیادہ عالم ہیں۔

ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں گھوڑا دوڑایا، جس میں عبا کے نیچے سے ان کی ران کھل گئی اہل نجران میں سے ایک شخص نے آپ کی ران پر موجود تل دیکھ لیا، وہ بولا یہ وہی شخص ہے جس کی صفات ہماری کتاب میں موجود ہیں یہ شخص ہم کو ہمارے ملکوں سے باہر نکال دے گا۔

باب نمبر ۳۰

جرش کے وفد کی آمد

بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ بنی اسد کے وفد میں صرد بن عبداللہ الاسدی بھی آئے اور مسلمان ہو گئے ان کی قوم کے جو لوگ مسلمان ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرد کو ان پر امیر مقرر کیا اور حکم دیا کہ اپنے ساتھ اسلام لانے والوں کو لے کر اپنے قریبی مشرکین سے جہاد کرو۔ چنانچہ صرد جہاد کے لیے نکلے، یہاں تک جرش میں اتر کر اس کا محاصرہ کر لیا، جو ایک ماہ تک جاری رہا۔ پھر ان کے پاس سے پلٹ کر چلے آئے جس وقت وہ ان کے کشر نامی پہاڑ پر تھے اہل جرش نے یہ سمجھا کہ صرد شکست تسلیم کر کے واپس ہو گئے۔ چنانچہ وہ ان کی تلاش میں نکلے مگر جب صرد سامنے آئے تو سخت مقابلہ ہوا، اہل جرش نے دو اشخاص کو مدینہ منورہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، دونوں گھبرائے ہوئے آپ کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا شکر کہاں ہے؟ انہوں نے کہا ہمارے یہاں کشر نامی پہاڑ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کشر نہیں شکر ہے اور اللہ تعالیٰ کے قربانی کے اونٹ اس پہاڑ کے پاس ذبح کیے جاتے ہیں، وہ دونوں حضرت ابو بکر اور حضرت عثمان کے پاس بیٹھ گئے ان دونوں نے ان سے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو تمہاری قوم کی ہلاکت کی خبر سنانے والے ہیں تم دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرو کہ آپ اللہ تعالیٰ سے اس قوم سے عذاب رفع کرنے کی دعا کریں، چنانچہ وہ دونوں آپ کے پاس آ کھڑے ہوئے اور آپ سے اپنی قوم کی سلامتی کے واسطے دعا چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اللھم ارفع عنھم۔ وہ دونوں واپس اپنی قوم میں پہنچے، معلوم ہوا کہ صرد بن عبداللہ جس روز وہاں پہنچے بہت سے اہل قوم قتل ہوئے اور وہ وہ دن تھا جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا،

باقی ماندہ جرش کا وفد آپ کے پاس آیا اور سب مسلمان ہو گئے۔

باب نمبر ۳۱

معاویہ بن صیدہ کی آمد

بیہقی نے معاویہ بن حیدہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سنو میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ تم پر سخت قحط نازل ہو پھر تم آ کر الحاح کرو اور تمہارے دلوں میں رعب بیٹھ جائے معاویہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور کہا میں نے قسم کھائی تھی کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاؤں گا، میں سخت قحط سالی کا شکار رہا ہوں اور ہمیشہ میرے قلب میں رعب رہا تا آنکہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

باب نمبر ۳۲

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ فروۃ بن عمرو الجذامی شاہ روم کی جانب سے عمان پر حاکم تھے، یہ مسلمان ہو گئے جب شاہ روم کو فروہ کے اسلام کی خبر پہنچی تو اس نے انہیں بلایا اور کہا تم اس دین کو چھوڑ دو، ہم تمہیں کسی علاقے کا بادشاہ بنا دیں گے، فروہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو نہ چھوڑ دوں گا اور تمہیں معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت دی ہے مگر تم اپنے ملک کی وجہ سے بخل کرتے ہو۔ شاہ روم نے فروہ کو قید میں ڈال دیا اور کچھ دنوں بعد پھانسی دے دی۔

باب نمبر ۳۳

وفد فزارہ کی آمد

ابن سعد، اور بیہقی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹ کے تشریف لائے، یہ ہجرت کا نواں سال تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی فزارہ کا وفد آیا، یہ انیس افراد تھے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شہروں میں قحط ہو گیا ہے اور مواشی ہلاک ہو گئے اور ہمارے باغات خشک ہو گئے اور ہمارے عیال بھوکے ہو گئے، آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور دعا فرمائی۔

اے خدا اپنے شہروں کو سیراب کر، اپنے جانوروں کو پانی دے۔ اپنی رحمت پھیلا دے۔ مردہ زمینوں کو زندہ کر دے۔ اے خدا سرسبز و شاداب یکے بعد دیگرے واسع دعا جل غیر آجل نفع دینے والی نقصان

سے پاک بارش برسا دے۔ اے خدا رحمت کی سیرابی سے سیراب کر۔ عذاب ویرانی اور غرق و فنا کی بارش نہ ہو۔ اے خدا مدد کے ساتھ بارش برسا ہمیں دشمنوں پر مدد دے۔

ابو لبابہ بن عبدالمنذر کھڑے ہوئے اور کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں خرمنوں میں موجود ہیں، ایسا نہ ہو کہ انہیں نقصان پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللھم اسقنا۔ اے خدا ہمیں سیراب کر۔

اس قدر بارش ہوئی کہ چھ دن تک آسمان نظر نہیں آیا، ابو لبابہ برہنہ ہو کر خرمن کی جگہ کی موری کو اپنے تہبند سے بند کر رہے تھے۔ پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اموال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے کوئی آمد و رفت نہیں کر سکتا یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔

اے خدا ہمارے شہر کے چاروں طرف برسے ہم پر نہ برسے۔ اے خداوند نالوں۔ وادیوں اور درختوں کی جڑوں پر برسے۔

اس دعا کے بعد مدینہ منورہ سے ابر ایسے چھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

باب نمبر ۳۴

کعب بن مرہ کی آمد

ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مضر پہ بد دعا کی، کعب بن مرہ آپ کے پاس آئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نصرت دی، جو آپؐ نے چاہا آپؐ کو عطا کیا اور آپ کی دعا قبول کی اور آپؐ کی قوم ہلاک ہو گئی، آپؐ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کیجیے آپؐ نے دعا فرمائی:

اللھم اسقنا غیثا مریعا طبقا غدقا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار

کعب بیان کرتے ہیں کہ جمعہ آنے سے پہلے ہی بارش ہو گئی۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ بنی مضر کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے بارش کی دعا کرنے کے لیے درخواست کی۔ آپؐ نے یہ دعا فرمائی:

اللھم اسقنا غیثا مغیثا ھنیئا مریئا غدقا طبقا نافعا غیر ضار عاجلا غیر رائث

ابر نے ان لوگوں کو گھیر لیا، یہاں تک کہ سات دن تک ان پہ پانی برستا رہا۔

باب نمبر ۳۵

بنی مرہ بن قیس کے وفد کی آمد

ابن سعد اور ابو نعیم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو ۹ھ میں بنی مرہ کا وفد آپ کے پاس آیا۔ آپؐ نے ان سے پوچھا زمینوں کا کیا حال ہے، انہوں نے کہا قحط سالی ہے اور اصل و خالص مال ختم ہو چکا ہے آپؐ دعا فرمائیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللھم اسقہم الغیث یہ لوگ اپنے علاقوں کو واپس چلے گئے اور جب اپنے شہروں میں پہنچے تو اسی دن پانی برسا تھا جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کی تیاری فرما رہے تھے اس وقت ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم واپس گئے تھے تو اسی دن بارش ہوئی تھی جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی، اس کے بعد ہر پندرھویں دن پانی برسا، کھیت سیراب ہو گئے اور گھاس اتنی بڑھ گئی کہ اونٹ بیٹھے ہوئے کھاتے ہیں اور بکریاں گھروں کے پاس ہی چر لیتی ہیں اور وہ پھر پھرا کر لوگوں کے پاس ہی رہتی ہیں یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: الحمد للہ الذی ہو صنع ذلک

باب نمبر ۳۶

داریین کے وفد کی آمد

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو داریین کا دس افراد کا وفد آیا جن میں تمیم بھی تھے وہ سب مسلمان ہو گئے۔ تمیم نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے ہمسائے اہل روم ہیں ان کے دو گاؤں ہیں ایک حبری اور دوسرا بیت عینون ہے اگر اللہ تعالیٰ آپ کو شام کی فتح دے تو وہ دونوں گاؤں مجھے عطا فرما دیجیے آپؐ نے فرمایا دونوں تمہارے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم کے بارے میں لکھ دیا کہ یہ قریئے ان کے ہیں، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں وہ قریئے ان کو دے دیے۔

مسلم نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمیم الداری آئے انہوں نے آپؐ کو یہ خبر دی کہ انہوں نے ایک کشتی میں دریائی سفر کیا، راستہ بھول کر ایک جزیرے میں اتر گئے وہاں انہوں نے ایک عورت کو دیکھا جس کے بال اس قدر بڑے تھے کہ وہ ان کو کھینچ کر چل رہی تھی، اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں انہوں نے کہا یہاں کی خبر بتاؤ، اس نے کہا میں تم کو خبر نہ دوں گی لیکن تم اس جزیرے میں جاؤ اور اس میں پھرو تم کو معلوم ہو جائے گا، چنانچہ ہم لوگ جزیرے میں داخل ہوئے ہم نے ایک مقید شخص دیکھا، اس نے ہم سے پوچھا تم کون ہو؟ ہم نے کہا ہم عرب ہیں، اس نے پوچھا وہ نبی جو تم لوگوں

میں ظاہر ہونے تھے ان کا کیا حال ہؤا؟ ہم نے کہا لوگ ان پر ایمان لائے، ان کی تصدیق کی اور اتباع کی، اس نے کہا انہوں نے اچھا کیا۔ اس نے کہا عین زعر کے بارے میں بتاؤ، ہم نے اسے بتایا اس نے سنتے ہی ایسی جست لگائی کہ قریب تھا کہ دیوار کے اس طرف نکل جاتا، پھر اس نے پوچھا کہ نخل بیسان کیا ہؤا؟ ہم نے کہا اس کے پھل پختہ ہو گئے یہ سن کر پہلے کی طرح اس نے پھر جست کی، پھر اس نے کہا اگر مجھ کو اجازت دی گئی تو میں شہروں میں پھرونگا سوائے طیبہ کے۔ فاطمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ان واقعات کو آدمیوں سے بیان کر دو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے۔

باب نمبر ۳۷

حارث بن عبد کلال کی آمد

حارث بن عبد کلال الحمیری یمن کے ایک بادشاہ تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آمد سے قبل صحابہ سے ارشاد فرمایا، تمہارے پاس ایک شخص آرہا ہے جو کریم الجدین اور صبیح الخدین ہے، چنانچہ حارث آئے اور مسلمان ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معانقہ کیا اور اپنی چادر ان کے لیے بچھادی۔

باب نمبر ۳۸

بنی البکاء کی آمد

ابن سعد، ابن شاہین اور ثابت نے روایت کی ہے کہ ۹ھ میں بنی البکاء کے تین افراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ایک معاویہ بن سعد، دوسرا ان کا بیٹا بشر اور تیسرا الجیع بن عبداللہ۔ ان تینوں کے ساتھ عبد عمرو نامی شخص بھی تھا، معاویہ نے عرض کی یارسول اللہ میرے لڑکے بشر کے چہرے پر دست مبارک پھیر دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشر کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور ان کو خاکستری بھیڑیں عطا کیں اور ان پر برکت کے واسطے دعا کی، جعد نے کہا کہ بنی البکاء اکثر قحط سالی کا شکار رہے مگر انہیں کوئی نقصان نہیں ہؤا۔

محمد بن بشر بن معاویہ نے اس بارے میں یہ اشعار کہے۔ ؎

ترجمہ۔ میرا باپ وہ شخص ہے جس کے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیرا اور اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ کو سفید رنگ کریم النسل اور زیادہ دودھ دینے والی بھیڑیں عطا فرمائیں۔

صبح و شام دونوں وقت یہ بھیڑیں با فراط دودھ دیتی تھیں؛ یہ عطیہ بھی بابرکت تھا
اور ان کا عطا کرنے والا بھی بابرکت تھا، میں تا حیات اس پر درود و سلام بھیجتا رہوں۔

بخاری، البغوی اور ابن مندہ نے روایت کی ہے کہ صاعد بن العلاء بن بشر اپنے والد معاویہ بن ثور
کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پہ دست مبارک
پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ ان کا چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسح کی وجہ سے غرہ (چاند) کی مانند چمکنے لگا۔
بشیر جس چیز پہ ہاتھ پھیرتے وہ بیماری اور عیب سے پاک ہو جاتی تھی۔

باب نمبر ۳۹

نجیب کی آمد

ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ نجیب کے سفیر سنہ ۹ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے،
ان میں ایک لڑکا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میری بھی حاجت روائی فرمائیے، فرمایا، تیری کیا حاجت ہے، اس نے
کہا آپ میرے لیے دعا کیجیے کہ اللہ تعالےٰ میری مغفرت کرے، مجھ پر رحم کرے اور میرے دل میں غنا
پیدا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

اللھم اغفر لہٗ وارحمہ واجعل غناہ فی قلبہ

یہ سفیر واپس چلے گئے اور پھر سنہ ۱۰ھ میں موسم حج میں منیٰ کے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کا حال پوچھا ان لوگوں نے عرض کی کہ جو شئے اللہ تعالےٰ نے
اسے نصیب کی ہے۔ اس لڑکے سے زیادہ کوئی شخص قانع نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھے امید ہے کہ وہ تمام حالات میں کامل ہو کر مرے گا۔

باب نمبر ۴۰

سلامان کے وفد کی آمد

ابونعیم نے روایت کی ہے کہ سلامان کے سفیر شوال سنہ ۱۰ھ میں آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
پوچھا، تمہارے شہر کیسے ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ قحط سالی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ سے دعا
فرمائیے کہ ہمارے شہروں کو سیراب فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

اللھم اسقھم الغیث فی بلادھم

ان لوگوں نے عرض کی اے نبی اللہ! آپ دعا میں ہاتھ اٹھائیے، آپ کے ہاتھ اٹھانے سے کثرت سے بارش ہو گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور اپنے ہاتھ اس قدر اٹھائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بغلوں کی سپیدی ظاہر ہو گئی۔ یہ لوگ اپنے شہروں کو چلے گئے وہاں جاکر دیکھا کہ جس روز اور جس وقت آپ نے دعا فرمائی تھی، اسی وقت بارش ہو گئی تھی۔

باب نمبر ۴۱

محارب کے سفیروں کی آمد

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ۱۰ھ میں محارب کے سفیر حجۃ الوداع میں آئے وہ دس آدمی تھے ان لوگوں میں ابوالحارث اور ان کا بیٹا خزیمہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے چہرے پر دست مبارک پھیرا تو ایک چمکدار روشن سفیدی ان کے چہرے پر ظاہر ہو گئی۔

باب نمبر ۴۲

جنات کے سفیروں کی آمد

ابونعیم کہتے ہیں کہ جنات کے وفود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسی طرح اسلام لاتے جس طرح انسانوں کے وفود آتے اور اسلام لاتے۔

ابونعیم نے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل صفہ کے ہر فرد کو عشاء کا کھانا کھلانے کے لیے ایک ایک شخص نے اپنے ساتھ لے لیا، میں باقی رہ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی جانب بھیج دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ساتھ لے کر بقیع غرقد میں پہنچے، اپنے عصا سے دائرہ بنایا اور مجھے اس میں بٹھا دیا اور فرمایا جب تک میں نہ آؤں تم اس خط سے باہر نہ نکلنا۔ یہ فرما کر آپ تشریف لے گئے اور میں نخلستان کے درمیان آپ کو جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ یکایک سیاہ غبار سا اٹھ کر پھیل گیا، میں نے سوچا کہ میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں، شاید یہ ہوازن کے لوگ ہیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دھوکا کیا ہے تاکہ آپ کو قتل کر دیں، میں نے سوچا کہ لوگوں کے مکانوں کی طرف جاؤں اور ان سے مدد مانگوں مگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت بھی یاد تھی کہ میں یہیں بیٹھا رہوں، میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں عصا سے مار رہے تھے اور انہیں بیٹھنے کے لیے فرما رہے تھے، وہ بیٹھ گئے۔ صبح ہونے کے قریب وہ اٹھ کر

چلے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ جنات کا وفد تھا انہوں نے مجھ سے زاد راہ کی درخواست کی، اب انہیں جو ہڈی ملے گی اس پر اسی طرح گوشت موجود ہوگا اور جو گوبر انہیں ملے گا اس میں اسی طرح غلہ موجود ہوگا۔

ابونعیم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز مسجد میں پڑھائی، مسجد سے آتے ہوئے آپؐ نے فرمایا آج رات کون شخص میرے ساتھ جنوں کے وفد کا استقبال کرے گا۔ میں آپ کے ساتھ گیا ہم اتنی دور گئے کہ مدینہ کے پہاڑ اوجھل ہو گئے اور ایک کشادہ زمین میں آ گئے۔ ہمارے سامنے طویل قد کے لوگ آئے انہوں نے اپنے پاؤں کے درمیان اپنے کپڑے دھوتی کے طور پر لپیٹے ہوئے تھے۔ مجھے ان کو دیکھ کر کپکپی چھوٹ گئی اور میری ٹانگیں لرزنے لگیں، جب ہم اُن کے قریب ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کے انگوٹھے سے میرے لیے دائرہ بنا دیا اور مجھے اس میں بٹھا دیا۔ اس کے بعد میری خوف کی کیفیت ختم ہو گئی، آپ ان کے پاس گئے قرآن تلاوت کیا، وہ لوگ صبح تک رہے۔ آپ تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ آؤ، میں آپ کے ساتھ چلا، آپ نے فرمایا پیچھے مڑ کر دیکھو کہ کیا وہ لوگ نظر آتے ہیں، میں نے عرض کی بہت سی سیاہی نظر آتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک زمین کی طرف نیچے کیا اور ایک ہڈی اور گوبر ان کی طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے زاد راہ طلب کیا ہے میں نے ہڈی اور گوبر بطور زاد مقرر کر دیا۔

ابونعیم نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے پتھر لے کر آؤ۔ میں استنجا کروں گا اور ہڈی اور گوبر نہ لاؤ، میں نے کہا کیوں؟ آپ نے فرمایا، میرے پاس شام کے ایک مقام نصیبین کے رہنے والے جنات آئے تھے انہوں نے مجھ سے زاد راہ چاہا میں نے ان کے واسطے دعا کی کہ وہ جو ہڈی اور گوبر لیں اس پر طعام موجود ہو۔

ابونعیم نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں جنات کا ایک گروہ ہے جو مسلمان ہو گیا ہے، اگر کسی شخص کو کچھ نظر آئے تو تین دن تک اذان دے پھر بھی اگر نظر آئے تو اسے قتل کر دے اس لیے کہ وہ شیطان ہے۔

ابونعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات کے سفیر جزیرہ سے آئے کچھ روز قیام کیا اور پھر واپسی کے وقت آپ سے زاد راہ طلب کیا، آپ نے فرمایا میرے پاس تو نہیں ہے البتہ تمہیں جو ہڈی ملے گی اس پر گوشت آ جائے گا اور جو گوبر ملے گا وہ خرما

بن جائے گا۔ اسی لیے آپ نے ہڈی اور گوبر کے استنجے سے منع فرمایا۔

احمد، بزار، ابو یعلیٰ، بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص خیبر سے نکلا، دو افراد نے اس کا تعاقب کیا، اس نے کہا تم دونوں واپس ہو جاؤ، پھر وہ شخص اس سے جا ملا جو خیبر سے نکلا تھا، اس نے کہا یہ دونوں شیطان تھے میں ان کے ساتھ رہا اور میں نے ان کو تجھ سے دور کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام کہہ دینا اور آپ کو خبر دے دینا کہ میں اپنی قوم کے صدقات جمع کر رہا ہوں، جب وہ آپ کے پاس پہنچنے کے قابل ہوں گے تو بھیج دوں گا، جب یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو اس واقع کی اطلاع دی تو آپ نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا۔

ابو الشیخ اور ابو نعیم روایت کرتے ہیں کہ بلال بن الحارث نے کہا ہم ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام عرج میں اترے، میں آپ کے قریب گیا تو میں نے بہت تیز بولنے کی آوازیں سنیں جیسے لوگ لڑ رہے ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میرے سامنے مسلمان جنات اور کافر جنات نے اپنا جھگڑا پیش کیا، انہوں نے مجھ سے رہنے کی جگہ مانگی میں نے مسلم جنات کو جلس میں اور مشرک جنات کو غور میں رہنے کی جگہ دی۔ راوی نے بیان کیا کہ جلس دیہات اور پہاڑوں کا نام ہے اور غور پہاڑوں اور دریاؤں کے درمیان کی جگہ کا نام ہے۔ راوی نے یہ بھی کہا کہ جلس میں جس کو کوئی تکلیف پہنچی وہ سلامت رہا مگر غور میں سلامت نہیں رہا۔

خطیب نے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین معجزات ایسے دیکھے ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب قرآن نہ بھی ہوتے تب بھی میں آپ پر ایمان لے آتا، ہم ایک صحرا میں گئے جس کا آگے سے راستہ بند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں آبدست لیا، وہاں دو متفرق نخل تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جابر ان دونوں درختوں سے کہہ دو کہ یکجا ہو جائیں میں نے جا کر کہہ دیا وہ دونوں اس طرح جڑ گئے جیسے ایک ہی جڑ سے ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا، میں نے دل میں سوچا آپ کے شکم مبارک سے جو کچھ نکلا ہے میں اس کو کھا لوں گا مگر میں نے دیکھا کہ زمین صاف شفاف تھی، میں نے پوچھا کیا آپ نے آبدست نہیں کیا آپ نے فرمایا ہاں مگر زمین کو حکم ہے کہ وہ انبیاء کے جسم سے خارج ہونے والی اشیاء کو چھپا دے، پھر وہ دونوں نخل جدا ہو گئے ابھی ہم چل رہے تھے کہ ایک سیاہ سانپ نمودار ہوا اس نے اپنا پھن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک پر رکھا اور آپ نے اپنا منہ اس کے کان پر رکھا، اس نے کچھ سرگوشی کی اور اس طرح غائب ہو گیا جیسے زمین اس کو نگل گئی ہو، میں نے عرض کی کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سانپ سے ڈر گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا یہ جنات کا سفیر تھا وہ ایک سورت بھول گئے تھے اور اس کو میرے پاس بھیجا تھا، میں نے ان پہ قرآن شریف کھول دیا۔ پھر ہم ایک قریہ میں پہنچے لوگوں کا ایک گروہ ایک بے داغ چاند جیسی حسین مجنون لڑکی کو لیے ہوئے سامنے آیا اور انہوں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ اس لڑکی کے لیے دعا فرما کر ثواب لیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور اس کے جن سے مخاطب ہو کر فرمایا، برا ہو تیرا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو اس کے پاس سے چلا جا۔ آپ کے یہ فرماتے ہی اس لڑکی نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیا اور اس کو حیا آ گئی اور وہ صحت مند ہو گئی۔

باب نمبر ۳۴

خریم بن فاتک کی آمد

طبرانی، ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خریم بن فاتک نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں آپ کو اپنے آغاز اسلام کا واقعہ سناتا ہوں۔ ایک مرتبہ میں اپنے اونٹوں کی تلاش میں تھا کہ رات ہو گئی میں نے بلند آواز سے یہ ندا کی۔

اعوذ بعزیز ھذا الوادی من سفہاء قومہ میں اس وادی کے بادشاہ سے اس قوم کے بیوقوفوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو میں نے ایک پکارنے والے کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا

اے نوجوان! اس خدا کی پناہ مانگ جو صاحب جلال، صاحب مجد، صاحب نعماء اور صاحب انفال ہے

سورۂ انفال پڑھ، اللہ کو ایک جان اور کسی چیز سے نہ ڈر۔

یہ اشعار سن کر میں خوفزدہ ہو گیا، ذرا قابو میں آیا، تو میں نے کہا۔

اے ہاتف! تو کیا کہتا ہے، تیری بات ہدایت ہے یا گمراہی ہے، صحیح راستہ بتا،

اس پر ہاتف نے یہ اشعار پڑھے۔

رسول خدا صاحب خیرات ہیں۔ وہ یثرب میں لوگوں کو نجات کی جانب بلا رہے ہیں۔

آپ یاسین، حامیمات، اور دوسری سورتیں علاوہ مفصلات کے لائے ہیں۔

حرام و حلال میں تفریق کرتے اور نماز اور روزے کا حکم دیتے ہیں۔

بدکاریوں اور منکرات سے منع فرماتے اور اطاعتوں کا حکم دیتے ہیں۔

یہ اشعار سنتے ہی میں اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ پہنچ گیا، ابو بکر صدیق نے مجھے دیکھ کر فرمایا، اللہ تم پر رحم فرمائے، ہمیں تمہارے اسلام کی خبر مل گئی ہے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور فرما رہے تھے۔

ما من عبد مسلم توضاء فاحسن الوضوء ثم صلی صلوٰۃ یعقلھا و یحفظھا الا دخل الجنۃ

کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جس نے اچھی طرح وضو کیا اور خوب سمجھداری سے نماز پڑھی اور اس کے اوقات کو محفوظ رکھا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے
یہ واقعہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس واقعہ کے گواہ لاؤ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خریم کی گواہی دی۔

ابن عساکر نے دوسرے طریق سے قیس بن ربیعہ اسدی سے روایت کی ہے انہوں نے اوپر کی حدیث ذکر کی اور شعر کے بعد یہ بھی کہا کہ خریم نے ہاتف سے کہا رحمک اللہ تو کون ہے؟ اس نے کہا میں عمرو بن آثال ہوں اور نجد کے مسلمان جنات پر آپ کا عامل ہوں میں تیرے اونٹوں کی حفاظت کروں گا یہاں تک کہ تم اپنے گھر پہنچ جاؤ۔ میں وہاں سے چل کر مدینہ آیا ایک شخص ملا اس نے کہا کہ رسول اللہ تمہیں سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تیرے اسلام کی خبر پہنچ چکی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو انہوں نے کہا میں ابوذر ہوں میں مسجد میں پہنچا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے میں نے شہادت حق دی، میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اس صاحب کو اللہ جزائے خیر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس نے تمہارے اونٹ تمہارے گھر پہنچا دیے ہیں۔

طبرانی اور ابن عساکر نے ایک اور طریق سے بھی یہ روایت نقل کی ہے جس میں ہے، کہ خریم نے بیان کیا کہ میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے، اس نے کہا میں مالک بن مالک الجنی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نجد کے جنات کے پاس بھیجا ہے، میں نے اس جنی سے کہا کاش کوئی ایسا شخص ہوتا جو میرے اونٹ میرے گھر پہنچا دیتا اور میں آپ کے پاس جاکر مسلمان ہوجاتا اس نے کہا میں تمہارے اونٹ تمہارے گھر پہنچا دوں گا۔ غرض میں ایک اونٹ پر سوار ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا مجھے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے تمہارے اونٹ پہنچانے کا وعدہ کیا تھا، اس نے پہنچا دیے ہیں۔

باب نمبر ۴۴

خنافر بن توأم الحمیری کا اسلام

ابن درید نے روایت کی ہے کہ خنافر بن توأم ایک کاہن تھا، یمن کے سفیر رسول اللہ کے پاس آئے اور اسلام ظاہر ہوا تو اس نے مراد کے اونٹ لوٹ لیے اور اس کا مال و متاع لے کر مقام شحر چلا گیا عہد جاہلیت میں اس کا ایک جن تابع تھا، اسلام کے زمانے میں وہ اس کے پاس نہیں آیا، اس نے بیان کیا کہ ایک رات میں صحرا میں تھا کہ وہ جن میرے اوپر عقاب کی طرح اترا۔ میں نے پوچھا شصار ہے اس نے کہا ہاں سنو اور یاد رکھو ہر مدت والی شئے کی ایک انتہاء ہے ہر ابتداء کا انجام ہے، دولت کا وقت مقرر ہے پھر اس کو ختم ہوجانا ہے باطل مذاہب منسوخ کر دیئے گئے کل مذاہب اپنی حقیقتوں کی طرف پلٹ کر آ گئے ہیں، میں شام کے

آل عدام کے پاس گیا جو حکمران ہیں وہ بارونق کلام کرتے ہیں وہ کلام شعر نہیں ہے اور پرتکلیف سجع بھی نہیں ہے میں نے وہ کلام سنا اور ان سے پوچھا کہ کیا پڑھتے ہو، انہوں نے کہا بڑا برگزیدہ کلام ہے، یہ کلام الٰہی اور اخبار حادثہ ہیں، ان کو سن کر راہ راست اختیار کر اور آگ کے شعلوں سے نجات حاصل کر، یہ کلام کفر و ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے اور اس کلام کو ایک رسول لایا ہے جس کا تعلق خاندان مضر سے ہے اس رسول نے راہ راست واضح کر دی ہے جو لوگ نصیحت حاصل کریں ان کے لیے عبرت ہے، میں نے پوچھا یہ کون ہیں، بتایا کہ وہ احمد ہیں جو خیر البشر ہیں، اگر تو ایمان لائے گا تو تجھے بشارتیں ملیں گی ورنہ تو دوزخ میں جائے گا، میں یہ سنکر اسلام لے آیا اور تیرے پاس آیا تو ہر ایک نجس کافر سے بچ اور مومن طاہر کی اطاعت کر ورنہ میرے اور تیرے درمیان فراق ہے، خنافر نے بیان کیا کہ یہ سن کر میں نے اپنے گھر والوں کو رخصت کیا اونٹوں کو ان کے مالک کو لوٹایا اور صنعاء آ کر معاذ بن جبل سے بیعت کی۔ میں نے اس بارے میں یہ اشعار کہے ہیں۔ ے

ترجمہ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کو پلٹا دیا اور دوزخ کی لپیٹ سے خنافر کو چھڑا دیا۔
شصار نے مجھ کو اس راستے کی طرف بلایا کہ اگر میں اس کو چھوڑ دیتا تو دوزخ کی خوفناک آگ میں جھونکا جاتا

باب نمبر ۴۵

جہجاہ کی آمد

ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا دودھ نکالنے کے لیے فرمایا، جہجاہ نے اسکا دودھ دوہ کر پی لیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی لیا، صبح کو جہجاہ مسلمان ہو گیا اس کے لیے ایک بکری کا دودھ نکالا گیا وہ اس نے پی لیا مگر دوسری بکری کا دودھ پورا نہ پی سکا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

باب نمبر ۴۶

راشد بن عبد ربہ کی آمد

ابونعیم کی روایت ہے کہ راشد بن عبد ربہ نے بیان کیا کہ سُواع نامی بت رہاط کے قریب معلاۃ میں ثقیف کا تھا، بنو ظفر نے چڑھاوے دے کر مجھے اس کے پاس بھیجا، میں فجر کے قریب سُواع سے پہلے ایک اور بت کے پاس پہنچا، میں نے سنا کہ ایک پکارنے والا اس کے پیٹ میں سے پکار رہا ہے:

العجب کل العجب من خروج نبی من بنی عبد المطلب یحرم الزنا والربا والذبح للاصنام وحرست السماء ورمینا بالشہب۔

پھر ایک اور بت کے پیٹ میں سے یہ آواز آئی:

ترک الضمار وکان یعبد خرج احمد نبی یصلی الصلوۃ ویامر بالزکوۃ والصیام والبر والصلات للارحام

پھر تیسرے بت کے پیٹ میں سے آواز آئی:

وہ شخص جو ابن مریم کے بعد نبوت وہدایت کا وارث ہوا ہے وہ قریشی اور ہدایت یافتہ ہیں۔

جو گزشتہ کی اور آئندہ کی خبریں دیتے ہیں۔

راشد نے کہا فجر کے وقت سواع کو میں نے دیکھا کہ دو لومڑیاں اس کے پاس رکھے ہوئے چڑھاوے کھا رہی ہیں اس کے بعد انہوں نے اس پر چڑھ کر پیشاب کر دیا۔ چنانچہ راشد نے یہ شعر کہا ؎

ترجمہ: کیا وہ رب ہے جس پر لومڑیاں پیشاب کر دیں، وہ تو درحقیقت بہت ذلیل شئے ہے۔

یہ واقعہ ہجرت مدینہ کے بعد کا ہے، راشد اپنی جگہ سے نکلے یہاں تک کہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے اور آپ سے بیعت کی، راشد نے آپ سے ایک قطعہ زمین طلب کیا، آپ نے رہاط میں ان کو زمین کا مطلوبہ حصہ دے دیا اور ان کو پانی کا ایک آفتابہ دیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا اور اس میں آپ نے لعاب دہن مبارک ڈالا تھا اور راشد سے فرمایا کہ اس پانی کو زمین پر ڈالنا اور باقی ماندہ پانی سے لوگوں کو منع نہ کرنا، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، اور وہ پانی آج تک بکثرت جاری ہے، راشد نے اس زمین میں کھجور کے درخت لگائے تھے اور کل رہاط اسی پانی کو پیتا تھا، اور رہاط کے لوگ اسے ماء الرسول کہتے ہیں، اور شفاء بھی پاتے ہیں۔

باب نمبر ۷۹

حجاج بن علاط کا اسلام

ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ حجاج بن علاط اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ اونٹوں پر سوار ہو کر مکہ گئے، جب رات ہوئی تو ان کو وحشت ہوئی وہ کھڑے ہو گئے اور یہ شعر پڑھنے لگے ؎

ترجمہ: میں اپنی اور اپنے ساتھی کی پناہ چاہتا ہوں ہر ایک جن سے یہاں تک کہ ہم بخیریت واپس ہو جائیں۔

حجاج نے کسی کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا (رحمٰن: ۳۳)

مکہ آکر حجاج نے یہ واقعہ قریش سے بیان کیا انہوں نے بتایا کہ یہ آیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے جواب مدینہ میں ہیں بعد ازاں حجاج مسلمان ہو گئے۔

باب نمبر ۴۸

رافع بن عمیر کا اسلام

خرائطی نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ بنی تمیم کے ایک فرد جن کا نام رافع بن عمیر تھا، نے بیان کیا کہ میں ایک رات ایک ریگزار میں سفر کر رہا تھا، مجھے نیند آگئی میں نے چونک کر کہا کہ اعوذ بعظیم ہذا الوادی من الجن یکایک ایک بوڑھا جن میرے سامنے آیا اور اس نے کہا جب تم کسی خوفناک صحرا میں پہنچو تو یہ کہو اعوذ باللہ رب محمد من ہذا الوادی، اور جنات سے پناہ نہ مانگنا کیوں کہ جنات کا امر باطل ہو گیا ہے، میں نے اس بوڑھے سے پوچھا یہ محمد کون شخص ہے، اس نے کہا کہ یہ نبی ہیں، میں نے پوچھا کہاں رہتے ہیں، اس نے کہا یثرب میں، یہ سن کر میں اونٹ پر سوار ہو گیا اور مدینہ پہنچ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر جو واقعہ مجھ پر بیتا تھا وہ بیان فرمادیا اور مجھے دعوت اسلام دی چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔

باب نمبر ۴۹

حکم بن کیسان کا اسلام

ابن سعد نے مقداد بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں نے حکم بن کیسان کو اسیر کیا اور ہم اس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دعوت اسلام دی، اس نے گریز کیا اور اسلام لانے میں تاخیر کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اسے کس امید پر بار بار دعوت اسلام دیتے ہیں، قسم بخدا یہ شخص ابد تک مسلمان نہیں ہوگا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ نہیں فرمائی، یہاں تک کہ حکم مسلمان ہو گئے۔

باب نمبر ۵۰

ابو صفرہ کی آمد

ابن مندہ اور ابن عساکر نے نقل کیا ہے کہ ابو صفرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کے ارادے

سے آئے۔ ان کے جسم پر زرد حلّہ تھا وہ اس کا دامن کھینچتے ہوئے آرہے تھے، وہ لمبے خوبصورت اور دنثار اور فصیح تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں قاطع بن سارق بن ظالم ہوں، میرا جد امجد جلندی تھا جو کشتیوں کو غصب کرلیا کرتا تھا، میں بادشاہ اور بادشاہ زادہ ہوں، یہ سن کر آپ نے فرمایا تم بس ابوصفرہ ہو سارق اور ظالم کو چھوڑ دو، انہوں نے کہا اشھدان رسول اللہ حقاً میرے اٹھارہ بیٹے ہیں، آخری لڑکی ہے جس کا نام میں نے صفرہ رکھا ہے۔

باب نمبر ۵۱

عکرمۃ بن ابوجہل کی آمد

حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ابوجہل میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے بیعت کی، جب خالد مسلمان ہوئے تو کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے خواب کو سچا کر دیا یہ خواب خالد کے اسلام لانے کا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اسکے علاوہ ہوگا یہاں تک کہ عکرمۃ بن ابوجہل مسلمان ہوئے اور ان کے اسلام سے آپ کے خواب کی تصدیق ہوئی۔

حاکم نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ابوجہل کے واسطے جنت میں ثمردار کھجور کا درخت دیکھا، جب عکرمہ مسلمان ہوئے تو میں نے کہا وہ درخت یہ ہے۔

ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عکرمہ بن ابوجہل نے صخر الانصاری کو قتل کیا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ سن کر ہنسے انصاری نے کہا یارسول اللہ آپ ہنستے ہیں کہ آپ کی قوم کے ایک فرد نے ہماری قوم کے فرد کو مار ڈالا آپ نے فرمایا اس وجہ سے مجھے ہنسی نہیں آئی بلکہ اس وجہ سے کہ قاتل اس شخص کو قتل کر کے اب خود اس کے درجے میں ہو گیا۔

باب نمبر ۵۲

نخع کے سفیر کی آمد

ابن شاہین نے ابوالحسن المدائنی کے طریق سے ابوالحسن کے شیوخ سے روایت کی ہے کہ نخع کے سفیر محرم سنہ ۱۱ھ میں آئے، ان کے امیر زرارۃ بن عمرو تھے، زرارہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے راستے میں ایک خواب دیکھا جس نے مجھ کو ڈرا دیا ہے میں نے ایک مادہ خرہ دیکھی جس کو میں نے اپنے

گھر والوں کے پاس چھوڑ دیا تھا، اس سے ایک بکری کا بچہ پیدا ہوا اس کا رنگ سرخی مائل کالا کیرا ہے اور میں نے آگ دیکھی جو زمین سے نکلی اور میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہوگئی، میں نے نعمان بن المنذر کو دیکھا کہ اس کے کانوں میں بندے ہیں اور بازو بند بندھے ہیں، اس کے جسم پر دو خوشبودار حلّے ہیں اور میں نے ایک سیاہ وسفید بالوں والی بڑھیا کو زمین سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے اپنے پیچھے ایک جاریہ چھوڑی ہے جو مسرور کرنے والی حاملہ ہے، زرارہ نے کہا بے شک ایسا ہی ہے، آپ نے فرمایا اس نے ایک لڑکا جنا ہے جو تمہارا بیٹا ہے، زرارہ نے کہا تو وہ لڑکا کالا کیرا کیوں ہے، آپ نے فرمایا تمہیں برص ہے اور تم اسے چھپاتے ہو، زرارہ نے عرض کی بے شک میرے برص ہے اور قسم بخدا آپ کے سوا کوئی اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہوا، آپ نے فرمایا یہ کیرا پن برص ہے۔ اور جو آگ تم نے دیکھی ہے وہ ایک فتنہ ہے جو میرے بعد ہوگا، زرارہ نے پوچھا وہ کیا فتنہ ہے آپ نے فرمایا لوگ اپنے امام کو قتل کریں گے اور اس قدر جھگڑے ہوں گے کہ مؤمن کا خون پانی پینے سے زیادہ شیریں اور گوارا ہو جائے گا، اگر تم مر جاؤ گے تو وہ فتنہ تمہارے فرزند کے سامنے ہوگا اور اگر تم زندہ رہے تو تمہارے سامنے ہوگا، زرارہ نے عرض کی کہ آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ اس فتنے کے وقت میں زندہ نہ رہوں، آپ نے زرارہ کے واسطے دعا فرمائی (راوی نے بیان کیا کہ زرارہ کے بیٹے عمرو نے سب سے پہلے حضرت عثمان کی بیعت توڑی) آپ نے فرمایا نعمان اور اس کے جسم پر جو چیزیں تم نے دیکھی ہیں، تو وہ شاہ عرب ہے اس کے حسن وخوبی اور فضل وزینت میں اضافہ ہوگا۔ اب رہا سفید وسیاہ بالوں والی بوڑھی عورت کا دیکھنا تو وہ بقیہ دنیا ہے۔

باب نمبر ۵۳

خفاف بن نضلہ کی آمد

بیہقی اور ابوسعد نے روایت کی ہے کہ خفاف بن نضلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: میرے پاس خواب میں بصرہ کا بہترین اور صائب الرائے فرد خبر دینے آیا

وہ کئی راتیں آپ کی طرف بلاتا رہا، پھر وہ لنگڑا ہوگیا اور اس نے کہا اب میں نہیں آؤں گا۔

میں اونٹنی پہ سوار ہوا اور اسے ٹیلوں پر تیز دوڑاتا ہوا لایا۔

یہاں تک کہ میں مدینہ وارد ہوا تاکہ میں آپ کو دیکھوں اور آپ میری مشکل حل فرما دیں۔

باب نمبر ۵۴

بنی تمیم کی آمد

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ بنی تمیم کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے عطارد بن حاجب کو آگے کیا عطارد نے خطبہ پڑھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس سے جواب دینے کے لیے فرمایا، ثابت خطبہ پڑھنا نہیں جانتے تھے اور نہ انہوں نے پہلے کبھی خطبہ دیا تھا انہوں نے خطبہ پڑھا، تمیم کے شاعر زبرقان نے اشعار پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے جواب دینے کے لیے فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ حسان کو نبی کی مدافعت کرتے ہیں روح القدس کی تائید حاصل ہو گی، حسان نے فی البدیہہ اشعار پڑھے وہ لوگ کہنے لگے قسم بخدا یہ شخص من جانب اللہ مؤید ہیں اللہ کی جانب سے ان پر احسان ہے ان کا خطیب ہمارے خطیب سے بڑھا ہوا، ان کا شاعر ہمارے شاعر سے زیادہ فصیح اور یہ لوگ ہم سے زیادہ بردبار اور عقل والے ہیں۔

باب نمبر ۵۵

ایک درخت کا کلمہ شہادت پڑھنا

بزار اور ابو نعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہو گیا آپ مجھے کچھ دکھلا دیں تاکہ میرے یقین میں اضافہ ہو، پوچھا کیا دیکھنا چاہتے ہو اس نے کہا آپ اس درخت کو اپنے پاس بلا لیئے، آپ نے فرمایا تم جاؤ اور اسے بلاؤ، اعرابی درخت کے پاس پہنچا اور اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو طلب کرتے ہیں، وہ درخت ایک طرف کو جھکا کہ اس کی جڑیں علیحدہ ہو گئیں، پھر دوسری طرف جھکا اور اس طرف کی جڑیں علیحدہ ہو گئیں اور وہ درخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے السلام علیک یا رسول اللہ کہا، اعرابی نے یہ معجزہ دیکھ کر کہا کہ مجھے کافی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا کہ واپس چلا جا چنانچہ درخت واپس جا کر اپنی جگہ پر جم گیا، اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو اذن دیجیے کہ میں آپ کے سر مبارک اور پاؤں کو بوسہ دوں آپ نے اجازت دے دی اور اس نے آپ کے سر اور پاؤں کو بوسہ دیا پھر اس نے کہا مجھے اجازت دیجیے میں آپ کو سجدہ کروں آپ نے فرمایا کسی انسان کو سجدہ نہیں کیا جا سکتا۔

ابونعیم نے ایک اور طریق سے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی آیا اس نے کہا یا نبی اللہ میں آپ کے پاس مسلمان ہوکر آیا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میرا جی چاہتا ہے کہ آپ اس ہرے بھرے درخت کو بلا یئے یہ آجائے۔ آپ نے اس درخت کو بلایا، درخت دائیں بائیں جھکا اور گر گیا اور اس کی جڑیں علیحدہ ہوگئیں، پھر وہ سیدھا ہوکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے درخت نے کہا اشھد ان لاالہ الااللہ واشھدان محمدارسول اللہ آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا اعرابی نے عرض کی اب آپ اس درخت کو واپس جانے کا حکم دیجیے، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ واپس ہو جا تو وہ درخت واپس چلا گیا اور اسی طرح اپنی جڑوں پر جم گیا اس اعرابی نے کہا میں اپنے خاندان والوں کے پاس جاتا ہوں اور انہیں یہ معجزہ سنا کر مسلمان کر کے لاتا ہوں۔

باب نمبر ۵۶

ایک اعرابی کی آمد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی بنی عامر بن صعصعہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے کہا میں کیسے معلوم کروں کہ آپ رسول خدا ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر میں اس شاخ شجر کو اپنے پاس بلالوں تو کیا میری رسالت تسلیم کرلو گے، اس نے کہا بلاشبہ، چنانچہ آپ نے شاخ شجر کو بلایا اور وہ درخت سے الگ ہوکر دوڑی ہوئی آگئی، ۔ ابونعیم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ شاخ آپ کو سجدہ کررہی تھی اور پھر آپ کے سامنے کھڑی ہوگئی آپ نے اس سے فرمایا واپس چلی جا، تو وہ واپس چلی گئی اور اعرابی یہ معجزہ دیکھ کر پکار اٹھا۔ اشھد انک رسول اللہ، اور ایمان لے آیا۔

باب نمبر ۵۷

ایک اور اعرابی کی آمد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی آیا، آپ نے اس سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے، اس نے کہا اپنے گھر جارہا ہوں، آپ نے پوچھا، کیا خیر کا کوئی ارادہ ہے، اس نے پوچھا کہ وہ کیا خیر ہے، آپ نے فرمایا تم گواہی دو اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور اس کے بندے ہیں، اس اعرابی نے پوچھا جو بات آپ فرماتے ہیں

اس پر کون گواہ ہے، آپ نے فرمایا یہ درخت شاہد ہے اس درخت کو بلایا اور وہ صحرا کے کنارے پر تھا۔ وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا آپ کے پاس آگیا۔ آپ نے اس سے تین مرتبہ گواہی لی اور وہ جو آپ کہتے وہی کہتا جاتا۔ بعدازاں درخت اپنی جگہ پر واپس ہوگیا۔ اعرابی نے کہا اگر میری قوم کے لوگوں نے میری بات مانی تو میں انہیں ساتھ لے کر آؤں گا ورنہ میں خود واپس آجاؤں گا اور آپ کے پاس رہوں گا۔

باب نمبر ۵۸

حجۃ الوداع کے سفر میں ظاہر ہونے والے معجزات

اسامہ بن زید نے روایت کی ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے گئے بطن روحا میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک عورت آپ کی جانب آرہی ہے، آپ نے اپنی سواری روک لی، جب وہ قریب آئی تو اس نے عرض کی، یارسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے اور یہ پیدائش کے وقت سے بیمار ہے آپ نے اس سے لے لیا اور اس کو اپنے سینۂ اطہر اور کجاوہ کے درمیان بٹھا لیا اور اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور فرمایا اے دشمن خدا نکل جا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بچہ عورت کو واپس دیتے ہوئے فرمایا لے جاؤ اب کوئی خطرہ نہیں۔ آپ جب حج کر کے واپس بطن روحا میں پہنچے تو وہ عورت ایک بھنی ہوئی بکری لائی، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے دست دے دو، میں نے دے دیا آپ نے پھر فرمایا، اس کا دست مجھے دے دو، میں نے دے دیا، آپ نے پھر فرمایا، اس کا دست مجھے دے دو، میں نے عرض کی یارسول اللہ بکری کے دو ہی دست ہوتے ہیں اور میں نے آپ کو دونوں دے دیے ہیں آپ نے فرمایا قسم بخدا اگر تم خاموش رہتے تو جب تک میں تم سے دست مانگتا تم دیتے رہتے۔ بعد ازاں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو کوئی درخت یا پتھر ہے میں نے عرض کی کہ میں نے کھجور کے درخت آپس میں قریب قریب دیکھے ہیں اور پتھر چنے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا تم درختوں کی جانب جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ تم رسول اللہ کی حاجت کے واسطے آپس میں نزدیک ہو جاؤ اور اسی طرح پتھروں سے بھی کہہ دو چنانچہ میں درختوں کے پاس آیا اور آپ کا حکم سنا دیا، درخت زمین کو چیرتے ہوئے چلے اور باہم یکجا ہو گئے اور پتھر لڑھکتے ہو گئے اور درختوں کے پیچھے اس طرح جمع ہو گئے جیسے انہیں چن دیا گیا ہو آپ نے قضائے حاجت فرمائی اور مجھ سے کہا کہ ان درختوں اور پتھروں سے کہو کہ اپنی جگہ واپس چلے جائیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں گیا، آپ کی عادت شریف یہ تھی کہ جس وقت رفع حاجت فرماتے اس قدر دور چلے جاتے کہ کوئی آپ کو

نہ دیکھ سکے ، ہم ایک پتھریلی زمین میں اترے وہاں نہ کوئی پہاڑ تھا اور نہ درخت ، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے جابر تم پانی کا آفتابہ لو اور چلو ، میں نے آفتابہ کو پانی سے بھرا اور ہم روانہ ہوئے اور اس قدر دور نکل گئے کہ ہم نظر نہ آسکیں ، یہاں تک کہ ہم نے دو درخت دیکھے ، جن کے درمیان چند ہاتھ کا فاصلہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر تم جاؤ اور اس درخت سے کہہ دو کہ تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تو اپنے ساتھی سے ملحق ہو جا ، میں نے حسب ارشاد کہا ، دونوں درخت مل گئے اور آپ ان دونوں کے پیچھے بیٹھ گئے اور وہاں رفع حاجت کر کے واپس تشریف لائے اور سوار ہو گئے ۔ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ، اس کی گود میں بچہ تھا ، اس نے عرض کی میرے اس بچے پر شیطان آجاتا ہے اور روزانہ تین مرتبہ آتا ہے ، آپ نے بچے کو لے لیا اور آپ نے اسے اپنے اور کجاوے کے درمیان بٹھایا اور تین مرتبہ فرمایا اے دشمن خدا دور ہو جا ، میں رسول خدا ہوں ، پھر آپ نے بچہ عورت کو دیدیا واپسی میں وہ عورت پھر ہمیں ملی وہ دو مینڈھے لائی اور کہا یا رسول اللہ یہ میری طرف سے ہدیہ ہیں آپ قبول فرمایئے قسم بخدا اب تک شیطان اس بچے پر نہیں آیا ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مینڈھا لے لو اور ایک واپس کر دو ۔ پھر ہم چل دیے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں تھے آپ کے پاس ایک اونٹ بکا رتا ہوا آیا ، دونوں صفوں کے درمیان وہ سجدے میں گر پڑا ۔ آپ نے استفسار فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے کچھ انصاری جوان بولے ہمارا ہے ۔ آپ نے پوچھا اس اونٹ کا کیا حال ہے ! انہوں نے کہا کہ ہم نے اس پر بیس سال تک پانی بھرا ہے اب یہ بوڑھا ہو گیا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اسے ذبح کر کے اپنے غلاموں میں تقسیم کر دیں ، آپ نے پوچھا اسے ہمارے ہاتھ بیچتے ہو ، انہوں نے کہا آپ ہی کا ہے آپ سے بیچیں آپ نے فرمایا اس کے ساتھ اس وقت حسن سلوک کرو جب تک اسے موت آجائے ۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کے سفر میں تھا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے واسطے گئے ، آپ کے سامنے ستر کے لیے کوئی شئے نہ تھی ۔ آپ نے دو درخت دیکھے ۔ بعد میں سارا واقعہ حدیث جابر کی طرح بیان کیا ہے ۔

یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کا سفر کیا میں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا ہم ایک جگہ اترے آپ نے مجھ سے فرمایا کہ ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور یہ کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں سے فرماتے ہیں کہ تم جمع ہو جاؤ میں گیا اور میں نے ان دونوں درختوں سے کہا ان درختوں میں سے ہر ایک اپنی جڑ سے نکل آیا اور دونوں باہم مل گئے آپ نے رفع حاجت فرمائی پھر مجھ سے کہا کہ ان درختوں سے کہہ دو کہ اپنی جگہ چلے جائیں چنانچہ میں نے ان سے آپ کا ارشاد دہرایا اور

دونوں درخت اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ اور آپ کے پاس ایک عورت آئی اس نے کہا میرے بچے کو پورے سال سے روزانہ دیوانگی کے دورے پڑ رہے ہیں، آپ نے فرمایا میرے پاس لاؤ اور آپ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور آپ نے فرمایا دشمن خدا نکل جا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور آپ نے اس عورت سے فرمایا جب ہم واپس آئیں تو تم مجھے اس بچے کی کیفیت سے باخبر کرنا، چنانچہ آپ کی واپسی پر وہ عورت آپ کے پاس آئی، آپ سے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگی دی ہے آپ کے جانے کے بعد سے اسے کچھ نہیں ہوا ہے۔ اس کے بعد آپ کے پاس ایک اونٹ آیا اور آکر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا، آپ نے دیکھا اس کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ آپ نے اونٹ کے مالک کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ اس اونٹ کو کیا ہوا یہ تمہاری شکایت کر رہا ہے، اس نے کہا ہم اس سے کام لیتے رہے اب یہ بوڑھا ہو گیا تو ہم نے ارادہ کیا کہ اسے ذبح کر دیں۔ آپ نے فرمایا نہیں اسے ذبح مت کرو بلکہ اونٹوں میں چھوڑ دو۔ ابو نعیم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس اونٹ نے کہا کہ میں نے ان لوگوں کے پاس بچے دیئے، انہوں نے مجھ سے خدمت لی اور اب میں بوڑھا ہو گیا تو یہ مجھے ذبح کرنا چاہتے ہیں۔

احمدؒ، بیہقیؒ اور ابو نعیمؒ نے روایت کی ہے کہ یعلی نے بیان کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین معجزات دیکھے، ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے اس پر پانی بھرا جاتا تھا اس اونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اپنی گردن زمین پر رکھ دی، آپ نے اس کے مالک کو بلایا اور اس سے کہا کہ اس اونٹ نے کام کی کثرت اور چارے کی قلت کی شکایت کی ہے تم اس کے ساتھ نیکی کرو، یہ کہہ کر آپ روانہ ہوئے پھر ہم ایک اور منزل پر اترے وہاں آپ نے آرام فرمایا ایک درخت آیا اس نے آکر آپ پر سایہ کر دیا۔ اور جب آپ بیدار ہوئے تو واپس اپنی جگہ چلا گیا، آپ خواب سے بیدار ہوئے میں نے واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا اس درخت نے اس امر کی خدا سے اجازت چاہی کہ مجھے سلام کرے سو اس کو اجازت مل گئی۔ اس کے بعد پھر بچے کا واقعہ بیان ہوا ہے۔

ابو نعیمؒ اور ابن عساکرؒ نے روایت کی ہے کہ غیلان بن سلمہ الثقفی نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہم نے ایک عجیب بات دیکھی ایک جگہ کھجور کے چھوٹے چھوٹے درخت تھے، آپ نے فرمایا اے غیلان کھجور کے ان درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ایک سے کہہ دو کہ دوسرے کے ساتھ مل جائے۔ میں گیا اور دونوں کے درمیان کھڑا ہو گیا اور میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ باہم مل جاؤ ایک درخت زمین پر جھک کر اکھڑ گیا اور زمین کو چیرتا ہوا چلا اور دوسرے درخت سے مل گیا۔ آپ نے وہاں

رفع حاجت فرمائی۔ پھر آپ سوار ہوئے اور درخت زمین کو چیرتا ہوا اپنی جگہ پر چلا گیا، پھر ہم ایک منزل پر اترے ایک عورت اپنے بچہ کو لے کر آئی اور اس نے عرض کی یا نبی اللہ۔ میرے بچے کو جنون کے دورے پڑتے ہیں میں تو اس کی موت کی تمنا کرنے لگی ہوں، آپ اس کے لیے دعا فرما دیجئے، آپ نے بچے کو اپنے پاس بلا لیا، پھر آپ نے بسم اللہ انا رسول اللہ اخرج عدو اللہ کہا۔ پھر آپ نے اس عورت سے کہا کہ اپنے بچے کو لے جا، ان شاء اللہ اب کوئی خطرہ نہیں ہے، پھر ہم چلے اور ایک اور منزل پر قیام کیا، اس نے عرض کی یا رسول اللہ میرا ایک باغ ہے جس پر میرا اور میرے گھر والوں کی زندگی کا دارو مدار ہے اور میرے پاس دو آب کش اونٹ ہیں جو دیوانے ہو گئے ہیں اب وہ مجھے باغ میں بھی جانے نہیں دیتے اور کوئی ان کے قریب نہیں جا سکتا، آپ یہ سن کر اپنے صحابہ کے ساتھ باغ میں تشریف لے گئے اور باغ کا دروازہ کھلوایا، اس نے کہا کہ اگر باغ کا دروازہ کھولا گیا تو اونٹوں سے سخت اندیشہ ہے، آپ نے فرمایا نہیں دروازہ کھولو، جب اس نے دروازہ کھولا تو اونٹ دوڑتے ہوئے آئے، ان کے دوڑنے کا شور ایسا تھا جیسا ہوا کا سناٹا ہوتا ہے۔ دروازہ کھلا تو اونٹ حضور کو دیکھ کر بیٹھ گئے، دونوں نے سجدہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو سروں سے تھام لیا اور اسی طرح ان کے مالک کے سامنے کر دیا اور فرمایا کہ کام بھی لو اور چارہ بھی خوب دو، لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ بہائم آپ کو سجدہ کرتے ہیں، تو ہم لوگوں کو بھی سجدہ کرنا چاہیے آپ نے فرمایا سجدہ تو صرف خدا کو کیا جا سکتا ہے، ہم وہاں سے چلے تو مجنون بچے کی ماں آئی اور اس نے بتایا کہ اب میرا بچہ تندرست ہو گیا ہے۔

ام جندب روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۃ العقبہ کے پاس دیکھا آپ نے رمی جمار کیا لوگوں نے بھی کیا، آپ وہاں سے چلے تو ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آئی، جس کو آسیب تھا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کیفیت بیان کی، آپ نے اس سے پانی لانے کے لیے کہا وہ پانی لائی آپ نے اس میں کلی کی اور دعا فرمائی اور اس عورت کو کہا کہ بچے کو پلا دے اور غسل دیدے۔ ام جندب بیان کرتی ہیں کہ میں اس عورت کے پیچھے گئی اور میں نے اس سے کہا کہ تھوڑا سا پانی مجھے دیدے اس نے میرے ہاتھوں میں پانی دے دیا میں نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو پلا دیا وہ زندہ رہا اور اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے میرے بچے نے بھی زندگی پائی اور اس عورت کا بچہ بھی تندرست ہو گیا۔ ابو نعیم بیان کرتے ہیں کہ وہ بچہ بڑا ہو کر بہت دانشمند نکلا۔

معیقیب یمانی سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع میں شرکت کی اور میں مکہ کے ایک گھر میں گیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، آپ کے پاس یمامہ کا ایک شخص اپنے نوزائیدہ بچے کو

لے کر آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے سے پوچھا کہ میں کون ہوں اس نے کہا آپ رسول اللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور آپ ﷺ نے اسے دعا دی اور فرمایا بارک اللہ فیک۔ اس بچے نے پھر کلام نہیں کیا یہانتک کہ جوان ہو گیا ہم لوگوں نے اس کا نام مبارک الیمامہ رکھا۔

جعفر بن محمد الکوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن غربی کے پاس پہنچے تو رکن نے کہا یا رسول اللہ میں بیت اللہ کا ایک رکن ہوں لوگ مجھے کیوں بوسہ نہیں دیتے، آپ نے فرمایا صبر کر لوگ تجھے مہجور نہیں کریں گے

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو، سنو، مجھے نہیں معلوم کہ میں اس سال کے بعد اس مقام پر تم سے ملاقات کروں گا یا نہیں۔ میں نے تمہارے درمیان ایسی شئے چھوڑ دی ہے کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑ لو تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے ایک کتاب اللہ اور دوسرے میری سنت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر قربانی کے دن کنکریاں مار رہے تھے اور فرماتے تھے کہ تم لوگ اپنے مناسک کو مجھ سے سیکھ لو اس لیے کہ شاید میں اس کے بعد حج نہ کر سکوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر کو لوگوں سے استفسار فرمایا یہ کون سا دن ہے پھر آپ نے پوچھا کیا میں نے تمہیں حکم الٰہی پہنچا دیا ہے لوگوں نے عرض کی بلاشبہ پہنچا دیا ہے، آپ نے فرمایا اے خدا تو شاہد ہے آپ نے سب کو الوداع کہا تو لوگ بولے یہ حجۃ الوداع ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد خیف میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک انصاری اور ایک ثقفی آیا اور ان دونوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو اور اگر تم چاہو تو تم پوچھتے جاؤ اور میں جواب دیتا جاؤں انہوں نے کہا آپ ﷺ بتا دیجئے تاکہ ہمارے ایمان میں اضافہ ہو، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقفی سے فرمایا، تم اس لیے آئے تھے کہ اپنی رات کی نماز، رکوع و سجود اور اپنے روزہ اور غسل جنابت کے بارے میں مجھ سے پوچھو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ تم یہ معلوم کرنے آئے تھے کہ میں اپنے گھر سے بیت العتیق کا ارادہ کر کے نکلوں تو میں کس طرح عرفات میں ٹھہروں، سر منڈاؤں، طواف کروں اور رمی جمار کروں، یہ سن کر دونوں نے عرض کی قسم بخدا ہم یقیناً یہی مسائل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کرنے آئے تھے۔

طبرانی، ابو نعیم اور حاکم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانچ یا چھ قربانی کے جانور لائے گئے

تو وہ ایک دوسرے کو دھکیل کر حضورؐ کے قریب ہوتے تھے کہ سب سے پہلے قربانی کی ابتدا اس سے کریں۔

عاصم بن حمید الکوفی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن بھیجا، آپ ان کے ساتھ باہر تک آئے انہیں نصیحت فرمائی اور کہا اے معاذ شاید اس سال کے بعد تم مجھ سے ملاقات نہ کر سکو اور جب واپس آؤ تو میری مسجد اور میری قبر پر حاضر ہو یہ سن کر حضرت معاذ آبدیدہ ہو گئے۔

ابن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور معاذ کو یمن روانہ کیا، جب معاذ واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما چکے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ہمیں حج کرایا اور مجھے عقبۃ الحجون میں لے گئے اس وقت آپ غمگین اور آبدیدہ تھے، مگر واپسی پر تبسم فرما رہے تھے میں نے آپ سے اس بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی والدہ کی قبر پہ گیا تھا، میں نے تمنا کی کہ وہ زندہ ہو جائیں اور مجھ پر ایمان لائیں اللہ تعالیٰ نے ان کو زندگی عطا فرمائی اور وہ مجھ پر ایمان لائیں اور پھر اپنی سابقہ حالت پر ہو گئیں۔

باب نمبر ۵۹

دست مبارک سے پانی جاری ہونا

بخاریؒ نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے، بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نماز عصر کا وقت آگیا اور ہمارے پاس صرف تھوڑا سا بچا ہوا پانی تھا۔ وہ سارا ایک برتن میں جمع کر کے آپ کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک برتن میں ڈالا اور انگلیاں کھول دیں اور فرمایا کہ تم وضو کرو اللہ تعالیٰ برکت دے گا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک سے پانی جاری تھا لوگوں نے وضو کیا اور پانی پیا اور اس وقت ہم ایک ہزار چار سو آدمی تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز عصر کا وقت آگیا اور پانی موجود نہیں تھا۔ تھوڑا سا پانی آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ وضو کریں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک سے پانی جاری تھا اور تمام لوگوں نے اسی پانی سے وضو کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کھلے منہ کے پیالے میں پانی لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں اس پیالے میں ڈال دیں میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی انگشتان مبارک سے پانی ابلنے لگا اور اسی پانی سے ستر اسی آدمیوں نے وضو کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبا کی جانب تشریف لے گئے وہاں کسی جگہ ایک چھوٹا سا قدح لایا گیا آپ نے اس قدح میں اپنا دست مبارک ڈالا اس میں اتنی گنجائش نہ تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار انگلیاں ڈالیں مگر انگوٹھا اندر نہیں جا سکا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا، لو پانی کی جانب آؤ، انس رضی اللہ عنہ نے کہا میری آنکھوں نے دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک سے پانی نکل رہا تھا اور سب لوگ اس پیالے سے ہو گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک موقعہ پر نماز کا وقت آیا تو جن لوگوں کے مکانات قریب تھے تو وہ اپنے گھروں سے وضو کر آئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے آپ کے پاس مخضب نامی ایک پتھر کا برتن لایا گیا جس میں قدرے پانی تھا وہ اتنا چھوٹا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اپنا دست مبارک نہیں کھول سکے، مگر قوم کے تمام لوگوں نے وضو کر لیا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ لوگ کتنے تھے تو انہوں نے بتایا کہ اسی یا اس سے زیادہ تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام زوراء میں تھے۔ آپ نے ایک قدح منگایا جس میں پانی تھا، آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا آپ کی انگلیوں سے پانی ابلنے لگا اور تمام اصحاب نے وضو کیا ہم نے انس سے پوچھا کس قدر آدمی ہوں گے انہوں نے کہا اندازاً تین سو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے واقعہ قبا دریافت کیا، تو انس نے بتایا کہ وہاں ایک کنواں تھا اور ایک آدمی اس کنوئیں سے پانی کھینچ کر اپنے گدھے پر لے جاتا تھا تو سارا پانی نکل جاتا تھا، آپ نے اس میں سے ایک ڈول پانی نکلوایا، اس سے وضو فرمایا، باقی پانی میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور وہ پانی واپس کنوئیں میں ڈلوا دیا، اس کے بعد کنوئیں میں اس قدر پانی ہو گیا کہ وہ کبھی کم نہیں ہوا۔

ابن سعد نے بطریق سعید بن رقیش حضرت انس سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبا تشریف لے گئے جب ہم بئر غرس پر پہنچے تو اس کا حال یہ تھا کہ ایک شخص اسکا پانی نکالکر گدھے پر لاد لیتا تھا اسکے بعد ہم پورا دن پانی کے انتظار میں رہتے تھے مگر اس میں ہم پانی نہ پاتے تھے، چنانچہ حضورؐ نے ایک ڈول پانی میں کلی کی اور اسے اس میں ڈال دیا تو وہ جوش مار کر ابلنے لگا۔

حارث بن اسامہ نے اپنی مسند میں اور بیہقی اور ابو نعیم نے زیاد بن الحارث الصیدائی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے، طلوع فجر کے وقت آپ سواری سے اترے، قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور واپس آکر مجھ سے دریافت فرمایا، اے برادر صیدا پانی ہے، میں نے کہا بہت تھوڑا پانی ہے جو آپؐ کے لیے ناکافی ہوگا، آپؐ نے فرمایا اس کو ایک برتن میں کر کے میرے پاس لے آؤ، چنانچہ میں پانی آپؐ کے پاس لایا آپؐ نے برتن میں ہاتھ ڈالا آپؐ کی دو انگلیوں میں سے

چشمہ ابل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صحابہ میں سے جس کو پانی کی ضرورت ہو اسے بلالو، غرض صحابہ میں جس کو پانی کی ضرورت تھی اس نے لے لیا۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے یہاں ایک کنواں ہے، جس وقت سردی کا موسم ہوتا ہے تو اس میں پانی کثیر مقدار میں ہوتا ہے اور جب گرمی کا موسم آتا ہے تو ہم لوگ پانی کی تلاش میں ادھر ادھر جاتے ہیں۔ اب ہم مسلمان ہو گئے تو اطراف کے تمام لوگ ہمارے دشمن ہیں، اس لیے آپ ہمارے لیے اس کنوئیں میں پانی کی زیادتی کی دعا فرمادیں تاکہ ہم اسی کنوئیں سے پانی لے لیا کریں اور ادھر ادھر نہ جانا پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کنکریاں منگوائیں اور اپنے دست مبارک میں ان کو ملا اور ان پر دعا پڑھی اور فرمایا یہ کنکریاں لے جاؤ اور اس کنوئیں پر پہنچ کر ایک ایک کنکری اللہ کے نام پر اس میں ڈالتے جاؤ، صیدائی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کے ارشاد کے مطابق عمل کیا تو پھر ہم اس کنوئیں کی گہرائی کو نہیں دیکھ سکے۔

طلق بن علی سے روایت ہے کہ ہم سفیر بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ہم نے عرض کی کہ ہمارے ملک میں ایک کلیسا ہے، آپ ہمیں وضو کا بچا ہوا پانی عنایت کر دیں، آپ نے پانی منگایا اور اس میں کلی کی اور اس پانی کو لوٹے میں ڈال کر ہمیں دے دیا اور فرمایا اپنے شہر میں جا کر کلیسا توڑ دینا اور اس کی جگہ یہ پانی چھڑک کر مسجد بنا دینا۔ ہم نے عرض کی گرمی بہت ہے اور ہمارے شہر کا فاصلہ زیادہ ہے ایسی حالت میں پانی خشک ہو جائے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس میں اور پانی ملا دینا اس سے اس کی تاثیر ہی اور اضافہ ہوگا۔ ہم آپس میں حرص کرنے لگے کہ کون اس لوٹے کو اٹھائے ہم نے اس کے اٹھانے کی باری مقرر کر لی، کہ ہر روز ایک شخص اٹھا کر لے چلے۔ غرض ہم نے اپنے شہر میں آکر آپ کی ہدایات پر عمل کیا، ہمارے یہاں بنی طے کا راہب تھا، ہم نے نماز کے لیے اذان دی تو اس نے کہا یہ تو دعوت حق ہے وہ راہب وہاں سے فرار ہو گیا اور پھر کبھی دکھائی نہیں دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو بیدار ہوئے تو لشکر میں پانی نہیں تھا ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ پانی نہیں ہے، آپ نے فرمایا، تھوڑا سا کہیں سے لے آؤ چنانچہ وہ شخص ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کے منہ میں انگلیاں رکھ دیں اور ان کو کھولا تو آپ کی انگشتان مبارک سے چشمے جاری تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ وضو کے اس مبارک پانی کے واسطے سب لوگوں میں ندا کر دو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بلایا اور پانی طلب کیا، انھوں نے کہا پانی نہیں ہے، آپ نے دریافت فرمایا، کوئی مشکیزہ ہے بلال آپ کے پاس

مشکیزہ لائے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس میں پھیلا دیئے۔ آپ کے دست مبارک کے نیچے سے چشمہ جاری ہو گیا، ابن مسعود رضی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کو پیا اور سب لوگوں نے وضو کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ نشانیوں کا مفہوم عذاب الٰہی سمجھتے ہو، مگر ہم رسول اللہ کے عہد میں نشانیوں کا مطلب برکت لیتے تھے، جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے ہوتے تو طعام کی تسبیح سنتے تھے۔ آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا، آپ کے انگشتان مبارک سے پانی نکلنے لگا، آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اس مبارک پانی کو آکے لو اور برکت من جانب اللہ ہے یہاں تک کہ ہم کل آدمیوں نے وضو کر لیا۔

ابو یعلی انصاری سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، ہمیں پیاس لگی تو ہم نے آپ سے گذارش کی آپ نے ایک گڑھا کھودنے کا حکم فرمایا ہمیں نے ایک گڑھا کھودا آپ نے اس پر ایک چمڑا رکھ دیا اور اپنا دست مبارک چمڑے پر رکھا اور دریافت فرمایا کہ پانی ہے؟ پانی لایا گیا۔ جس کے پاس پانی کا لوٹا تھا اس پر آپ نے فرمایا کہ میرے ہاتھ پر پانی ڈالو اور بسم اللہ کہو، اس شخص نے بسم اللہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر پانی ڈالا ابو یعلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک سے پانی نکل رہا تھا، سب لوگ سیراب ہو گئے اور اونٹوں کو بھی پانی پلا دیا۔

عبداللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آخر شب میں سب لوگ اترے، آپؐ نے فرمایا اے قوم کے لوگو، دیکھو کس کے پاس پانی ہے؟ صرف ایک شخص کے پاس پانی تھا آپؐ نے اسے ایک برتن میں ڈالا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ وضو کرو۔ راوی نے کہا میں نے دیکھا کہ آپؐ کی انگشتان مبارک سے پانی جوش مار کر نکل رہا تھا، سارے اہل قافلہ نے وضو کر لیا، پھر آپ نے اپنے دست مبارک اٹھا لیا۔ بعد میں اتنا ہی پانی رہ گیا جتنا کہ برتن میں ڈالا گیا تھا۔

ابو عمرۃ الانصاری سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ میں شریک تھے، لوگوں کو بھوک لگی آپ نے کوزہ طلب کیا اور اس کو اپنے سامنے رکھ لیا، پھر آپ نے پانی مانگا اور اسے کوزے میں ڈال دیا پھر آپ نے کلی کر کے اس میں ڈال دی اور آپ نے کچھ پڑھا، جس کا ہمیں علم نہیں پھر اپنی چھنگلیا پانی میں ڈال اور آپ کی انگشت مبارک سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا، لوگوں نے پانی پیا اور پلایا اور اپنی مشکیں اور چھاگلیں وغیرہ بھر لیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ہنسے کہ کچلیاں ظاہر ہو گئیں اور آپ نے فرمایا، کہ جو شخص اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ کے کلموں کیساتھ

اللہ سے ملاقات کرے گا وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

علی السلمی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم قاحہ میں اترے جس کا اب سقیا نام ہے، قاحہ میں پانی نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بنی غفار کے پانی پر بھیجا جو قاحہ سے ایک میل کے فاصلے پر تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے درمیان میں اترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابی وادی میں لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ پتھریلی زمین کھود دی، ان کا ہاتھ پانی سے گیلا ہوا وہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کوشش کی تو پانی نکل آیا، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی اور لوگوں کو پانی پلایا اور سب لوگوں نے پانی بھر لیا اور سب نے حسب ضرورت پانی لے لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مقام سُقیا ہے، اللہ تعالےٰ نے تم لوگوں کو پانی فراہم فرمایا اس لیے اس جگہ کا نام سُقیا رکھا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، ایک مقام پر حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے وجہ دریافت کی انہوں نے بتایا کہ پیاس سے روتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ندا دی کہ کسی کے پاس پانی ہے؟ مگر کسی کے پاس پانی کا ایک قطرہ بھی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ایک صاحبزادے کو مجھے دے دو، انہوں نے پردے کے نیچے سے دے دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سینے سے چمٹا لیا۔ وہ رو رہے تھے اور کسی طرح خاموش نہیں ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک نکال دی وہ اس کو چوسنے لگے اور خاموش ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دوسرے صاحبزادے کو لیا ان کو بھی اسی طرح زبان دی انہوں نے چوسی اور خاموش ہو گئے اور پھر دونوں کے رونے کی آواز نہیں سنی گئی۔

عمران بن الحصین بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کو بلا کر فرمایا تم میرے لیے پانی تلاش کر کے لاؤ، چنانچہ دونوں گئے تو ایک عورت ملی جس کے پاس پانی تھا، وہ اس عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن مانگا اس میں عورت کے مشکیزوں سے پانی ڈالا اس میں کلی کی اور پانی دوبارہ عورت کے مشکیزوں میں ڈال دیا، اور مشکیزوں کے چھوٹے منہ کھول کر لوگوں کو بلایا گیا کہ پانی پئیں اور بھر لیں چنانچہ لوگوں نے پانی پیا اور بھرا، وہ عورت بھی سب کچھ دیکھتی رہی، قسم بخدا ہر مشکیزے سے

پانی لیا جا رہا تھا مگر ہمیں یہی محسوس ہو رہا تھا کہ مشکیزوں میں پانی اتنا ہی ہے اور کوئی کمی نہیں آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس عورت کے لیے اشیا خوردنی جمع کرو، چنانچہ لوگوں نے کھجوریں، آٹا اور ستو جمع کیا اور اس طرح اس کے لیے خاصی خوراک جمع ہو گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا، تجھے علم ہے کہ ہم نے تیرے پانی میں کوئی کمی نہیں کی بلکہ ہمیں یہ پانی اللہ سبحانہ نے پلایا ہے۔ جب وہ عورت اپنے گھر والوں میں تاخیر سے پہنچی تو گھر والوں نے اس تاخیر کی وجہ معلوم کی، اس نے کہا مجھے دو شخص ملے جو مجھے اس کے پاس لے گئے جو صابی کہا جاتا ہے، اور پھر سارا واقعہ بیان کر کے اس نے اپنی دو انگلیوں سے آسمان وزمین کی طرف اشارہ کر کے کہا، قسم بخدا اس آسمان وزمین کے درمیان جس قدر ساحر ہیں وہ ان سب میں بڑھا ہوا ہے، یا پھر یہ کہ وہ واقعی اللہ کا رسول برحق ہے، راوی کا بیان ہے کہ اس عورت کے اطراف میں جو مشرکین تھے مسلمان ان پہ حملہ آور ہوئے اور جس گروہ میں وہ عورت شامل تھی ان لوگوں سے کوئی تعرض نہ کیا۔ اس پہ ایک دن اس عورت نے اپنی قوم سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ عمداً تمھیں چھوڑ دیتے ہیں، پھر تم لوگ اسلام کیوں نہیں لے آتے، اس پر وہ سب لوگ اسلام لے آئے۔

عمران بن الحصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رات کو ایک سفر میں گئے، صحابہ کو پیاس لگی، دو صحابہ جو غالباً حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے آپ کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا تم جاؤ تمھیں ایک عورت ملے گی، اس کے اونٹ پہ دو مشکیزے پانی ہے تم اسے میرے پاس لے آؤ، یہ دونوں حضرات اس کے پاس پہنچے وہ دونوں مشکیزوں کے درمیان اونٹ پر سوار تھی، انھوں نے اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بلاتے ہیں، اس نے کہا کون رسول اللہ وہ جنہیں صابی کہا جاتا ہے؟ غرض وہ دونوں اس عورت کو لے آئے اس کے مشکیزوں سے ایک برتن میں پانی لیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہ دعا پڑھی پھر اس پانی کو دوبارہ مشکیزوں میں ڈال دیا گیا اور مشکیزوں کے چھوٹے منہ کھول دیئے گئے، پھر لوگوں نے اپنے اپنے برتن اور مشکیزے بھر لیے عمران بیان کرتے ہیں کہ اس قدر پانی لیا گیا مگر مشکیزوں میں پانی کم ہونے کے بجائے زیادہ محسوس ہوتا تھا، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا بچھوایا اور فرمایا کہ اس عورت کے لیے کھانا جمع کیا جائے، اس کا کپڑا بھر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے تیرا پانی نہیں لیا، ہمیں اللہ تعالےٰ نے پانی عطا کیا ہے، وہ عورت جب اپنے گھر والوں میں پہنچی تو اس نے کہا بہت بڑے جادوگر کے پاس سے آئی ہوں یا پھر یہ کہ وہ واقعی رسول برحق ہے۔ وہ سب لوگ یہ واقعہ سن کر آئے اور آکر مسلمان ہو گئے۔

عمران بن الحصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ستر سواروں کے قافلے کے ساتھ کہیں تشریف لے گئے اور اصحاب کے ساتھ رات میں سفر جاری رکھا۔ صبح سے قبل کسی مقام پر ٹھہرے اور سو گئے، یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو گیا، سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے انہوں نے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا مگر یہ پسند نہیں فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھائیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے انہوں نے بلند آواز سے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا جس سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے، کسی صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ نماز قضا ہو گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر سب سوار ہوئے اور رفتار اور آہستگی سے روانہ ہو گئے، ایک مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اترے (جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے تھے اور نماز آپ سے رہ گئی وہاں ٹھہرنا آپ نے پسند نہیں فرمایا) یہاں پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی لاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی صاحب بہت تھوڑا سا پانی لائے آپ نے اسے ایک برتن میں ڈالا اور اپنا دست مبارک پانی میں رکھ دیا اور صحابہ سے وضو کرنے کے لیے فرمایا ستر اصحاب نے وضو کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان دی جائے، اذان دی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور اقامت کے لیے فرمایا، اقامت کہی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہوئے تو ایک صحابی کھڑے نظر آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی، اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے جنابت ہو گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پاک مٹی سے تیمم کر لو اور نماز پڑھ لو اور جب پانی ملے تو غسل کر لینا، ایک صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ بیدار ہوئے تو پتا نہیں تھا کہ پانی کس طرف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اصحاب کو پانی کی تلاش میں روانہ کیا، انہیں ایک عورت ملی، اس سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئی ہو، اس نے کہا میں یتیموں کے لیے پانی بھر کر لائی ہوں۔

اس عورت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ پانی یہاں سے ایک دن اور ایک رات سے زیادہ کے فاصلے پر ہے تو حضرت علی نے ساتھیوں سے کہا اگر ہم پانی لینے گئے تو ہمارے اونٹ بھی ہلاک ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ہمارا کوئی ساتھی بھی ہلاک ہو جائے اس لیے ہم ان مشکیزوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاتے ہیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے بارے میں غور فرمائیں، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس عورت کو جو اپنے دونوں مشکیزوں کے درمیان اونٹ پر بیٹھی تھی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اس عورت نے ہم کو یقین سے بتایا کہ پانی ایک دن اور ایک رات سے زیادہ کے فاصلے پر ہے ــ آگے راوی نے اوپر کی حدیث کی طرح بیان کی۔

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے، ایک رات سفر کیا اور آخر شب میں سو گئے صبح اس وقت بیدار ہوئے جب سورج پشت پر آ گیا۔ آپ نے وضو کا لوٹا مانگا آپ نے اس سے وضو کیا پھر فرمایا اس کو بحفاظت رکھو اس سے کوئی خیر حاصل ہوگی، یہاں سے روانہ ہو گئے حتی کہ دن چڑھ گیا، لوگ کہنے لگے کہ پیاس سے مرے جاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کوئی نقصان نہ ہوگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا چھوٹا پیالہ لاؤ اور وضو کا لوٹا بھی لاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیالے میں پانی ڈالتے جاتے تھے اور ابو قتادہ ان کو پلاتے جاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح سے بھرو تم تمام لوگ اسی سے سیراب ہو جاؤ گے، غرض سب لوگ سیراب ہو گئے اور کوئی تشنہ باقی نہ رہا۔

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر میں تشریف لے گئے کسی راستے آپ صلی اللہ علیہ وسلم برائے ضرورت پیچھے رہ گئے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا وضو کا لوٹا لیے ہوا تھا، میں نے لوٹے سے پانی ڈالا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور مجھ سے کہا اس لوٹے کو بحفاظت رکھو اس پانی کی کوئی تاثیر ظاہر ہونے والی ہے۔ لشکر روانہ ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر یہ لوگ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اطاعت کریں گے تو اپنے ساتھ اچھا کریں گے اور اگر نافرمانی کریں گے تو اپنے ساتھ برا کریں گے۔ ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اہل لشکر سے کہا کہ جب تک پانی نہ آ جائے قیام نہ کریں مگر لوگ کہنے لگے ہم ٹھہر کر رسول اللہ کی آمد کا انتظار کرتے ہیں۔ چنانچہ سب لوگ ٹھہر گئے جب ہم دوپہر کو ان کے پاس پہنچے تو وہ شدت پیاس سے بے تاب تھے آپ نے مجھے لوٹا لانے کے لیے کہا، میں لے کر آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بغل میں لیا اور لوگوں کو پانی پلانے لگے، سب سیراب ہو گئے، پھر وضو کیا اس کے بعد برتن بھرنے شروع کیے بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کوئی پانی لینے والا ہے، ابو قتادہ کہتے ہیں کہ لشکر میں بہتر آدمی تھے اور لوٹے میں پانی اتنا ہی تھا جتنا پہلے تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کر کے مشرکین کی جانب بھیجا، ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے فرمایا ذرا تیز چلو کیونکہ تمہارے اور مشرکین کے درمیان پانی ہے۔ اگر مشرکین نے پہنچ کر پانی پر قبضہ کر لیا تو تمہیں تکلیف ہوگی اور جانور پیاسے ہو جائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ آدمیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے تھے میں نواں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا کہ اگر کچھ دیر رات کو ٹھہر کر چلیں تو مناسب ہے، سب نے کہا بہت بہتر ہے، صبح کو جب آفتاب طلوع ہو گیا اس وقت بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اپنی ضروریات پوری کر لو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کسی کے پاس پانی ہے، ایک شخص ایک لوٹے میں کچھ پانی لے کر آیا، آپ نے

وہ لوٹا لے لیا اور دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی اور اصحاب سے فرمایا کہ وضو کر لیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالتے جاتے اور سب وضو کرتے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور لوٹے والے صاحب سے فرمایا اسے بحفاظت رکھو، آئندہ بھی اس سے خیر حاصل ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے اور اصحاب سے پوچھا کہ جو لوگ جا چکے ہیں ان کے بارے میں کیا خیال ہے صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق حق پر ثابت قدم رہیں گے۔ ہوا یہ کہ مشرکین پہلے ہی پانی پر پہنچ کر قابض ہو چکے تھے اور لوگوں کے جانور پیاسے ہو رہے تھے، آپ نے فرمایا لوٹا میرے پاس لاؤ، وہ لوٹا لائے اس وقت لوٹے میں کچھ پانی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں سے فرمایا آؤ اور پانی پیئو۔ آپ ان کو پانی پلاتے جاتے تھے یہاں تک کہ کل آدمیوں نے پانی پی لیا اور چوپایوں اور سواری کے اونٹوں کو بھی پانی پلایا اور تمام برتن پانی سے بھر لیے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ مشرکین کی جانب متوجہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا بھیجی جس نے مشرکین کے منہ پھیر دیے اور مشرکین کو سخت نقصان پہنچایا اور مسلمانوں نے ان کو قتل کیا اور قید کیا اور اپنے ساتھ کثیر غنائم لے کر آئے اور رسول اللہ اور تمام صحابہ بسلامتی واپس آئے۔

حبان بن بلج سے روایت ہے کہ میری قوم مسلمان ہو گئی اور مجھے خبر ملی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب ایک لشکر روانہ کیا ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا، اور عرض کی کہ میری قوم تو اسلام لا چکی ہے میں صبح تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا صبح اٹھ کر اذان دی، آپ نے مجھ کو ایک برتن دیا میں نے اس سے وضو کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتان مبارک اس میں رکھ دیں جن سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے آپ نے فرمایا تم لوگوں میں سے جو شخص وضو کرنا چاہے وہ وضو کرے۔

ہمام بن نفیل السعدی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم نے ایک کنواں کھودا تھا مگر وہ شور نکلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک لوٹا دیا اس میں پانی تھا آپ نے فرمایا اس پانی کو اس کنوئیں میں ڈال دو میں نے ڈال دیا تو وہ شیریں ہو گیا اور اب یمن میں وہ کنواں سب سے زیادہ شیریں ہے۔

باب نمبر ۶۰

کھانے کی کثرت سے متعلق معجزات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ

صحابہ کے پاس بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے باتیں کر رہے تھے اور شکم مبارک پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑا کیوں بندھا ہوا ہے صحابہ نے بتایا کہ بھوک کی شدت سے باندھا ہے، میں ابوطلحہ کے پاس گیا اور ان سے تذکرہ کیا وہ میری والدہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ کچھ کھانے کو ہے وہ بولیں، ہاں روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں ہیں، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تنہا آجائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ بھر جائے گا اور اگر کسی کو لے کر آئیں گے تو کھانا کم پڑ جائے گا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا، انس تم جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑے ہو جاؤ۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیں تو انتظار کرو جب سب صحابہ چلے جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے پردے کے پاس پہنچ جائیں تو عرض کر دو کہ میرے ماں باپ نے آپ کو بلایا ہے۔ غرض میں نے اپنے والد کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ مگر جب میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کو واپس بلالیا اور میرا ہاتھ مضبوط پکڑ لیا جب ہم مکان کے قریب پہنچے تو آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا، میں جس وقت گھر میں داخل ہوا تو صحابہ کی اس کثرت سے میں خود غمگین تھا۔ میں نے اپنے باپ سے کہا ابا جان میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بات کہہ دی تھی جس طرح آپ نے بتائی تھی، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام صحابہ کو بلا لیا اور سب کو لے کر آگئے ہیں، یہ سن کر ابوطلحہ باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں نے اس کو آپ کے پاس اس لیے بھیجا تھا تاکہ آپ کو تنہا لے آئے مگر اب جس قدر لوگ آپ کے ساتھ ہیں اتنا کھانا میرے پاس نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گھر میں جاؤ، جو کھانا تمہارے پاس ہے اللہ اسی میں برکت دے گا۔ ابوطلحہ مکان میں گئے اور کہا تمہارے پاس جو کچھ ہے جمع کر کے لے آؤ۔ چنانچہ ہم سب جمع کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور ایک بوریے پر اسے رکھ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی برکت کی دعا کی اور فرمایا، آٹھ آدمی آئیں، چنانچہ آٹھ آدمی آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک کھانے پر رکھ دیا اور فرمایا بسم اللہ کر کے شروع کرو، ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے کھانا شروع کیا یہاں تک کہ وہ آٹھوں سیر ہو گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آٹھ اشخاص مزید آئیں، غرض اسی طرح آٹھ آٹھ آدمی آتے گئے، یہاں تک کہ اسّی آدمی آئے اور سیر ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری ماں اور ابوطلحہ کو بلایا اور فرمایا کہ کھاؤ، ہم بھی کھا کر سیر ہو گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے پر سے اپنا دست مبارک اٹھالیا اور فرمایا، اے ام سلیم! یہ تمہارا کھانا اتنا ہی ہے جتنا تم میرے پاس لائی تھیں۔ ام سلیم نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اگر میں نے ان تمام لوگوں کو کھاتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں یہی کہتی کہ میرے

کھانے میں سے کچھ کم نہیں ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزور آواز سنی مجھے علم ہے کہ آپ بھوکے ہیں، کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ ام سلیم نے جو کی روٹیاں نکال کر دیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگ ساتھ لے کر اٹھ کھڑے ہوئے، میں فوراً گھر آیا اور صورت حال بتائی۔ ابو طلحہ بولے، ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو لے کر آرہے ہیں مگر ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ سب کو کافی ہو جائے، ام سلیم بولیں اللہ اور اللہ کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا، ام سلیم تمہارے پاس جو کچھ ہے لے آؤ، ام سلیم جو کی چند روٹیاں لائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق توڑ دی گئیں پھر آپ نے ان پر گھی ڈال کر ملیدہ بنایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دعا پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلایا جائے، دس آدمی آئے اور سیر ہو کر چلے گئے، اسی طرح دس دس آدمی آتے گئے اور کھاتے گئے اور ستر یا اسی آدمیوں نے کھانا کھایا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اہل خانہ نے کھانا کھایا، پھر بھی کھانا بچ گیا اور پڑوسیوں کو بھیجا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ اللھم عظم فیہ البرکۃ فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے نکاح فرمایا تو میری ماں نے مجھ سے کہا۔ اے انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے بعد صبح کی ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ کے لیے کھانا بھی نہیں ہے، تم گھر میں جو گھی اور کھجوریں ہیں لے آؤ، ان کھجوروں کا مزاتک بدل گیا تھا، غرض میری ماں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے حلیس تیار کر دیا اور مجھ سے کہا کہ میں یہ حلیس آپ کے اور آپ کی اہلیہ کے پاس لے جاؤں، چنانچہ پتھر کے ایک طباق میں میں حلیس آپؐ کے پاس لے گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو مکان کے ایک گوشے میں رکھ دو اور تم جا کر ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور دیگر اصحاب کو بلا لاؤ، اور مسجد میں جو لوگ ہوں اور جو تمہیں راستے میں ملیں ان سب کو بلا لاؤ، مجھے کھانے کی کمی اور آدمیوں کی اس کثرت پر تعجب ہوا، غرض میں بلا لیا اور اتنے آدمی ہو گئے کہ حجرہ اور مکان سب بھر گیا، پھر آپؐ نے فرمایا انس وہ حلیس لے آؤ، میں طباق لے کر آیا، آپؐ نے اس میں اپنی تین انگلیاں ڈالیں وہ حلیس بڑھتا اور اونچا ہوتا جاتا تھا اور لوگ اس میں سے کھاتے جاتے تھے، جب سب لوگ کھا کر فارغ ہو گئے تو طباق میں اتنا ہی رہ گیا جس قدر پہلے تھا آپ نے فرمایا کہ اس حلیس کو زینب کے سامنے رکھ دو۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس حلیس کے کھانے والے افراد بہت تھے۔

واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ جو بھوکے تھے انہوں نے مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور اپنی بھوک کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خانہ سے پوچھا کہ کچھ ہے جواب دیا ہاں چند ٹکڑے ہیں اور کچھ دودھ ہے۔ یہ چیزیں آپ کے پاس لائی گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکڑے باریک کیے اور ان پر دودھ ڈالا اور دست مبارک سے ملا دیا۔ پھر فرمایا واثلہ ان میں سے دس افراد کو بلا لاؤ، غرض دس افراد آگئے آپ نے فرمایا بسم اللہ پڑھ کر اس کے کناروں سے کھاؤ اور اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت اوپر سے آتی ہے اور یہ بڑھتا جاتا ہے۔ وہ دس افراد آپؐ کی انگشتان مبارک کے درمیان میں سے کھاتے رہے، یہاں تک کہ وہ سیر ہو کر چلے گئے، پھر دوسرے دس افراد آئے آپؐ نے ان سے بھی وہی بات کہی، وہ بھی سیر ہو گئے اور برتن میں کھانا پھر بھی موجود تھا، اور مجھے یہ سب کچھ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔

واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ میں اصحاب صفہ میں سے ایک تھا، ساتھیوں نے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے بھوک کی شکایت کرو، چنانچہ میں گیا، آپ نے فرمایا، اے عائشہ، تمہارے پاس کچھ ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں ہے صرف روٹی کے ٹکڑے ہیں، آپ نے فرمایا وہی لے آؤ، آپ نے ایک طباق لیا اور دست مبارک سے ثرید بنایا۔ ثرید بڑھتا گیا اور طباق بھر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا تم جاؤ اور اپنے دس ساتھیوں کو لے آؤ، جب وہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کناروں سے کھاؤ اور اوپر سے نہ لو اس لیے کہ اوپر سے برکت آرہی ہے، لوگوں نے سیر ہو کر کھایا، یہ لوگ اٹھ گئے اور کھانا جتنا تھا اتنا ہی رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک سے درست فرمانے لگے اور کھانا پھر بڑھنے لگا، اور طباق بھر گیا آپ نے فرمایا کہ دس افراد کو اور لے آؤ، غرض اور دس آدمی آئے اور انہوں نے بھی سیر ہو کر کھایا، پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا کوئی آدمی باقی رہ گیا ہے، میں نے عرض کی ہاں دس آدمی باقی ہیں، آپ نے فرمایا ان دس کو لے آؤ، وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو گئے۔ طباق میں جتنا تھا اتنا ہی باقی رہ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عائشہ کے پاس لے جاؤ۔

واثلہ بن الاسقع کا بیان ہے کہ ہم تین روز بھوکے رہے، آخر کار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو مطلع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں پوچھا کہ کچھ ہے۔ ایک جاریہ نے عرض کی روٹی اور کچھ گھی ہے، آپ نے وہ منگوایا اور دست مبارک سے روٹی کو چورا کیا۔ اور مجھ سے فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلا لاؤ، میں دس آدمیوں کو بلا لایا انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور کھانا اسی طرح رہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور دس افراد کو بلا لاؤ۔ راوی نے کہا۔ میں دس دس آدمیوں کو بلا کر لاتا رہا اور سب نے سیر ہو کر کھایا اور کھانا پھر بھی بچ گیا۔

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ

وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے میں بھوکا ہوں، میں نے عرض کی صرف دو مُد آٹا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بریان کر لو، میں نے آٹا ہانڈی میں ڈال کر پکا لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغن زرد کی مشک مانگی، جس میں بہت تھوڑا سا گھی تھا جسے آپ نے ہانڈی میں نچوڑ دیا اور اپنا دست مبارک اس پر رکھ دیا اور فرمایا بسم اللہ اپنی بہنوں کو بلالو اس لیے کہ مجھے علم ہے کہ جیسے میں بھوکا ہوں وہ بھی بھوکی ہیں میں نے ان کو بلالیا، اور ہم سب نے سیر ہو کر کھایا پھر حضرت ابوبکر، عمر اور ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے بھی سیر ہو کر کھالیا، اور کھانا پھر بھی بچ گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی مہمان آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کے لیے طلب کیا تو صرف روٹی کا ایک سوکھا ہوا ٹکڑا ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی لے لیا اور اسے توڑ کر اپنا دست مبارک رکھا اور اس اعرابی کو بلا کر اس سے فرمایا کھاؤ، اعرابی نے سیر ہو کر کھالیا اور پھر بھی بچ گیا۔ اعرابی بولا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً صالح انسان ہیں۔

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانے کا پیالہ لایا گیا۔ صبح سے ظہر تک لوگ آتے رہے اور کھاتے رہے۔ کسی نے سمرۃ سے پوچھا کیا کھانا بڑھ رہا تھا، انہوں نے کہا ہاں اس میں من جانب اللہ اضافہ ہو رہا تھا۔

ابوایوب سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا پکوایا، یہ کھانا بس اسی قدر تھا کہ انہی دو حضرات کو کافی ہوتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور اشراف انصار میں سے تیس آدمیوں کو بلالاؤ، مجھے یہ بات شاق معلوم ہوئی کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ میں آپ کا حکم سن کر غافل سا ہو گیا، آپ نے پھر فرمایا جاؤ اور تیس افراد بلالاؤ، غرض وہ آگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو کھانا کھلاؤ۔ ان سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اور شہادت دی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ساٹھ آدمیوں کو بلا کر لاؤ، غرض وہ بھی آئے اور اسی طرح ایک سو اسی افراد نے کھانا کھایا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے دریافت فرمایا کیا تم لوگوں میں سے کسی کے ساتھ کھانا ہے، معلوم ہوا کہ ایک مرد کے ساتھ ایک صاع غلہ ہے۔ چنانچہ وہ غلہ پیس کر گوندھا گیا، ایک شخص بکری لایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بکری خرید فرمالی، بکری ذبح کی گئی اور پکائی گئی اور اس کی کلیجی بھونی گئی، پھر آپ نے ہر موجود آدمی کو کلیجی کا ایک ایک ٹکڑا دیا اور غیر موجود کے لیے ایک ایک ٹکڑا علیحدہ کر کے رکھ لیا۔ بکری کے گوشت کے دو پیالے تیار ہوئے،

تمام آدمیوں نے سیر ہو کر گوشت کھایا اور دونوں پیالوں میں گوشت بچ رہا اور ان کو اونٹ پر لاد لیا گیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اس طرح قسم کھا کر بیان کیا کہ واللہ الذی لاالٰہ الا ہو کہ مجھے بھوک کے برداشت کرنے کی زیادہ صلاحیت تھی اور میں بھوک سے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا، ایک دن میں راستے پر بیٹھ گیا میرے پاس سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی، میں نے ان سے آیت اس لیے پوچھی تھی کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں، مگر انہوں نے مجھے ساتھ نہیں لیا۔ پھر حضرت عمر گزرے میں نے ان سے بھی آیت پوچھی اور اس لیے پوچھی کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں مگر انہوں نے بھی مجھے ساتھ نہیں لیا۔ پھر جناب نبی کریم تشریف لائے آپ نے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور جو بات میرے دل میں تھی اور جو کیفیت میرے چہرے کی تھی اسے آپ نے پہچان لیا، اور فرمایا میرے ساتھ چلو، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں داخل ہوئے تو میں نے بھی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی تو میں بھی اندر داخل ہوا۔ دیکھا کہ وہاں ایک پیالہ دودھ رکھا ہے، آپ نے فرمایا دودھ کہاں سے آیا ہے، گھر والوں نے بتایا کہ فلاں صاحب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ، میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلالاؤ۔ ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کے پاس کوئی جائے رہائش اور کوئی مال واسباب نہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل صفہ کے پاس بھیج دیتے اور اس میں سے کچھ نہ لیتے اور جس وقت آپ کے پاس ہدیہ آتا تو خود بھی رکھتے اور اصحاب صفہ کو بھی اس میں شریک فرماتے۔ غرض آپ نے جو مجھے انہیں بلانے بھیجا تو میں کبیدہ خاطر ہوا اور میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اس تھوڑے سے دودھ کی اتنے آدمیوں کے سامنے کیا حقیقت ہے، میرا خیال تھا کہ پیاس بجھانے کے بقدر مجھے مل جاتا، اب چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا ہے تو جب اہل صفہ آئیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ہی کہیں گے کہ میں دودھ ان کو دے دوں پھر اس دودھ میں سے مجھے کیا ملے گا، غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل سے کوئی مفر نہ تھا میں اہل صفہ کو بلا کر لے گیا سب آ کر بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی، اے ابوہریرہ میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ لو اور اہل صفہ کو دو، میں نے دودھ کا قدح لیا، میں ہر ایک آدمی کو دودھ کا قدح دیتا وہ پیتا یہاں تک کہ سیراب ہو جاتا، وہ قدح مجھے واپس کرتا اور میں دوسرے کو دے دیتا وہ پیتا اور سیراب ہو جاتا۔ یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے قدح لیا اور اپنے دست مبارک پر رکھا اور میری طرف

دیکھ کر تبسم فرمایا اور فرمایا اے ابوہریرہ میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور تم باقی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور دودھ پی لو میں نے پیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور پیو، میں نے اور پیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے یہی فرماتے رہے کہ اور پیو اور میں پیتا رہا، بالآخر میں نے کہا اب نہیں پی سکتا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اب دودھ کی گنجایش نہیں ہے۔ یہ کہہ کر میں نے قدح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی حمد کی اور اس کا نام لے کر باقی دودھ پی کر ختم کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شب ہم بغیر کچھ کھائے سو گئے، صبح کو میں بیدار ہوا تو میں نے تلاش کی کہ کچھ مل جائے چنانچہ میں نے ایک درہم میں غلہ اور گوشت خریدا، اور اس کو فاطمہ کے پاس لایا، فاطمہ نے روٹی اور سالن پکایا، پکا کر فارغ ہوئیں تو کہنے لگیں کاش آپ میرے باپ کو بھی بلا لاتے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے تھے اور اعوذ باللہ من الجوع پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے گھر کھانا ہے آپ تشریف لے چلیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہانڈی جوش مار رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کے واسطے نکال لو انہوں نے ایک رکابی میں ان کے لیے نکال لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حفصہ کے لیے نکال لو، انہوں نے ایک رکابی میں ان کے لیے بھی نکال لیا، یہاں تک کہ فاطمہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج کے لیے نکال لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپ اور اپنے شوہر کے لیے نکالو اور اپنے لیے نکالو اور کھاؤ، فاطمہ کہتی ہیں کہ سب کا کھانا نکالا کہ جب میں نے ہانڈی اٹھائی تو وہ اوپر تک بھری ہوئی تھی اور ہم نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس اہل صفہ کو بلا لاؤ میں نے ان کو بلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طبق رکھا جس میں جو کا کھانا پکا ہوا تھا، جو غالباً ایک مد کے قریب تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس پر رکھ دیا اور فرمایا لو بسم اللہ، ہم لوگ ستر اسی آدمی تھے ہم سب نے سیر ہو کر کھایا، جب کھا چکے تو کھانا پہلے ہی کی طرح تھا، صرف اس پر انگلیوں کے نشان تھے۔

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے کھانا پکایا اور مجھ سے کہا کہ رسول اللہ کے پاس جاؤ اور آپ کو بلا لاؤ، میں گیا اور میں نے چپکے سے آپ سے عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اصحاب سے کہا کہ چلو یہ صحابہ پچاس کے قریب تھے، آپ نے فرمایا کہ دس دس آدمی آتے جائیں اور کھاتے جائیں۔ سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور کھانا جس قدر کہ پہلے تھا اتنا ہی بچ رہا۔

حضرت صہیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا پکوایا اور میں آپ کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے اصحاب نشست فرما تھے آپ نے میری طرف دیکھا تو میں نے اشارے سے چلنے کے لیے کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ لوگ بھی تو ہیں، آپ سن کر چپ ہو رہے اور میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا، پھر جب آپ نے میری جانب دیکھا میں نے پھر اشارہ کیا، آپ نے فرمایا یہ لوگ ہو ہیں، میں نے کہا بے شک یہ لوگ بھی چلیں میں نے تو صرف آپ کے لیے تھوڑا سا کھانا پکوایا تھا، غرض تمام اصحاب آئے سب نے کھایا اور سیر ہو گئے اور کھانا بچ رہا۔

عبداللہ بن طہفہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ جب مہمان جمع ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک مہمان کو ایک ایک صحابی کے گھر بھیج دیتے، ایسے ہی ایک رات بہت سے مہمان مسجد میں جمع ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی اپنے مہمان کو لے کر چلا جائے، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر جا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کچھ ہے انہوں نے کہا حریسہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار کے لیے رکھا ہے، غرض ایک چھوٹے سے طشت میں وہ حریسہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کچھ کھایا اور ہمارے سامنے بڑھا دیا اور فرمایا کھاؤ، ہم نے سیر ہو کر کھایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کوئی پینے کی شے ہے، حضرت عائشہ نے کہا تھوڑا سا دودھ ہے جو آپ کے افطار کے لیے رکھا گیا تھا آپ نے دودھ میں سے تھوڑا سا پیا اور پھر فرمایا بسم اللہ پیو، ہم سب نے دودھ بھی سیر ہو کر پی لیا۔

یعیش بن طہفہ کا بیان ہے کہ میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ لوگ اہل صفہ میں سے ایک ایک کو لے جائیں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر جا کر عائشہ سے فرمایا، عائشہ ہمیں کھانے کو دو، حضرت عائشہ خزیرہ لائیں، ہم نے کھایا اور سیر ہو گئے پھر حضرت عائشہ دودھ کا ایک چھوٹا سا پیالہ لائیں جس سے ہم نے دودھ پیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دن تک کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ بھوکا رہنا دشوار ہو گیا آپ حضرت فاطمہ کے یہاں آئے اور ان سے فرمایا، فاطمہ تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے، انہوں نے کہا کچھ بھی نہیں ہے، جب آپ ان کے پاس سے چلے گئے تو ان کی ایک ہمسایہ عورت نے دو چپاتیاں اور گوشت کا ایک ٹکڑا بھیجا، حضرت فاطمہ نے اس کو ایک پیالہ میں رکھ دیا اور اس پر کوئی چیز ڈھانپ دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو بھیجا۔ آپ حضرت فاطمہ کے پاس آئے حضرت فاطمہ نے آپ کے سامنے رکھا تو پیالہ روٹی اور گوشت سے بھرا ہوا تھا حضرت فاطمہ حیران ہو گئیں

اور خیال فرمایا کہ یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا فاطمہ تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا، انہوں نے کہا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (۳ : ۳۷)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیاری بیٹی اللہ تعالیٰ نے تمہیں سیدۃ النساء کے مشابہ بنایا ہے، ان کی بھی یہی کیفیت تھی کہ جب ان سے کوئی پوچھتا کہ یہ شے کہاں سے آئی وہ یہی جواب دیتیں۔ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (۳ : ۳۷) آپ نے حضرت علی کو بلوایا اور آپ نے حضرت علی فاطمہ حسن اور حسین نے اور تمام ازواج مطہرات اور اہلبیت نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور پیالہ اسی طرح باقی رہا حضرت فاطمہ نے بقیہ کھانا پڑوسیوں کو بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے اس کھانے میں خیر کثیر اور برکت عطا کی

اسماء بنت یزید بن السکن سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ہماری مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی میں اپنے مکان میں آئی اور میں آپ کے پاس ذرا سا سالن اور روٹی لائی اور میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ رات کا کھانا تناول فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا بسم اللہ کھاؤ آپ نے اور آپ کے اصحاب نے اور اہل خانہ نے وہ کھانا کھایا اور قسم بخدا کھانے میں کوئی کمی نہیں آئی، اس وقت چالیس آدمی تھے۔ پھر آپ نے میرے پاس سے ڈول کے مشابہ مشک میں سے پانی پیا اور تشریف لے گئے میں نے اس مشک کو چکنائی لگائی اور منہ بند کر کے رکھ دیا، پھر ہم اس مشک سے بیمار کو پانی پلایا کرتے تھے۔ اور برکت کی توقع میں موت کے وقت اس سے پانی پلاتے تھے۔

مسعود بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکری بھیجی پھر میں اپنی کسی ضرورت سے چلا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کا ایک حصہ ہمیں واپس کر دیا، جب میں نے گوشت دیکھا تو میں نے پوچھا کہ ام خناس یہ گوشت کہاں سے آیا، اس نے بتایا کہ تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو بکری بھیجی تھی انہوں نے اس کا گوشت بھیجا ہے، میں نے کہا پھر تم نے بچوں کو نہیں کھلایا اس نے کہا میں انہیں کھلا چکی ہوں یہ تو بچا ہوا ہے حالانکہ اہل خاندان دو تین بکریاں بھی ذبح کرتے تھے تو کافی نہیں ہوا کرتی تھیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ گھر جا کر کھو کہ جو کھانا تمہارے پاس ہو دے دو، میں گیا تو اہل خانہ نے مجھے ایک رکابی عصیدہ[1] کی دی اور اس کے ساتھ کھجوریں تھیں، میں آپ کے پاس لے کر آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مسجد کو بلا لاؤ، میں نے اپنے دل میں کہا کہ کھانا تو بہت کم ہے۔ غرض جب اہل مسجد آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصیدہ میں اپنی انگلیاں جما دیں اور اس کے کناروں کو دبا لیا اور لوگوں سے فرمایا کہ بسم اللہ کر کے کھاؤ، لوگوں نے سیر ہو کر کھایا پھر میں نے

---

[1] حلوے کی ایک قسم کا نام ہے۔

کھایا پھر میں نے پیالہ اٹھایا تو وہ عصیدہ اسی طرح تھا جس طرح میں نے رکھا تھا اور اس میں آپ کی انگلیوں کے نشان تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن اپنے مکان سے نکل کر مسجد گیا میں بھوک کی شدت کی بنا پر گھر سے نکلا تھا ایک جماعت مل وہ لوگ بھی کہنے لگے کہ ہمیں بھوک کی شدت نے گھر سے نکالا ہے ہم سب آپ کے پاس گئے اور اپنی بھوک کے بارے میں آپ کو بتایا آپ نے ایک طبق منگایا جس میں خرمے تھے آپ نے ہر شخص کو دو دو خرمے دیتے ہوئے فرمایا یہ کھا کر پانی پی لو، آج کے دن تمہارا ان پر گزارہ ہو جائے گا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین مہمانوں کو لائے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے، اور عشاء کا کھانا کھایا، ذرا دیر سے واپس آئے تو آپ کی اہلیہ نے پوچھا کہ آپ مہمانوں کو چھوڑ کر کیوں چلے گئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے پوچھا کیا تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہارے مہمانوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور کہا جب تک تم نہ آجاؤ نہیں کھائیں گے، ابوبکر بولے مگر میں تو نہیں کھاؤں گا۔ غرض مہمانوں نے کھانا شروع کیا۔ تو جو لقمہ لیا جاتا اسی پر پڑھا جاتا اور جب سب کھا چکے تو کھانا پہلے سے بھی زیادہ تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے پوچھا بنی فراس کی بہن یہ کیا ماجرا ہے۔ انہوں نے کہا یہ کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ ہو گیا ہے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کھانے میں سے کھایا اور کہنے لگے کہ میں نے جو کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی تھی وہ فعل شیطان تھا، پھر ابوبکر وہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور وہ کھانا صبح تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ہمارے اور قوم کے درمیان معاہدہ تھا، معاہدے کی مدت گزر گئی تھی ہم نے معاہدین میں سے بارہ آدمیوں کو شناسندہ مقرر کیا، ان بارہ میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ لوگ تھے خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کل کتنے افراد تھے، بہرحال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب آدمیوں کو بھیجا اور ان سب نے اس کھانے میں سے کھایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں لے کر آیا اور آپ سے عرض کی ان میں برکت کی دعا کیجیے۔ آپ نے برکت کی دعا کی اور فرمایا ان کھجوروں کو اپنے توشہ دان میں رکھ دو جب تم لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لینا اور پھیلانا اور بکھیرنا نہیں۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے اتنے وسق فی سبیل اللہ دیئے۔ ابن سعد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے اللہ کے راستے میں ایسے ایسے اُونٹ دیئے اور میں ان کھجوروں میں سے کھاتا رہا اور لوگوں کو کھلاتا رہا اور یہ کھجوریں میرے توشہ دان میں قتل عثمان کے دن تک رہیں پھر وہ توشہ دان گر پڑا اور اس طرح کھجوریں ختم ہو گئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تھے، اصحاب کے پاس کھانے کی قلت ہوگئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا، تمہارے توشہ دان میں کچھ ہے میں نے کہا، کھجوریں ہیں آپ نے فرمایا لے آؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کا دسترخوان بچھایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توشہ دان میں ہاتھ ڈال کر کھجوریں نکالیں وہ اکیس کھجوریں تھیں، آپ بسم اللہ کہتے گئے اور ایک ایک کھجور رکھتے گئے۔ پھر آپ نے انہیں جمع کر کے فرمایا فلاں شخص اور ان کے اصحاب کو بلاؤ وہ سب آئے کھجوریں کھائیں اور سیر ہو گئے پھر آپ نے فرمایا فلاں شخص اور اس کے اصحاب کو بلاؤ، وہ بھی آئے اور سیر ہو کر چلے گئے پھر میں نے اور آپ نے کھجوریں کھائیں، پھر بھی کھجوریں بچ گئیں تو آپ نے ان کو دوبارہ توشہ دان میں رکھ دیا، اور مجھ سے کہا کہ جب لینا ہو تو ہاتھ ڈال کر لے لیا کرو اور اس کو الٹانہ کرنا، پھر جب میں چاہتا میں ہاتھ ڈال کر توشہ دان میں سے لے لیتا، میں نے اس توشہ دان میں سے پچاس وسق کھجوریں فی سبیل اللہ دیں یہ توشہ دان میرے کجاوے کے پیچھے لٹکا رہتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ گر پڑا اور اس طرح وہ کھجوریں ختم ہوگئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ زمانۂ اسلام میں میرے اوپر تین مصیبتیں نازل ہوئیں، ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات، دوسرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل اور تیسرے توشہ دان کا ضائع ہوجانا لوگوں نے پوچھا اس توشہ دان کا کیا واقعہ ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں نے عرض کی توشہ دان میں کچھ کھجوریں ہیں آپ نے فرمایا لے آؤ، میں نے توشہ دان میں سے کھجوریں نکالیں اور آپ کے پاس لے آیا، آپ نے انہیں مس کیا اور ان کے باب میں دعا کی، پھر فرمایا دس دس آدمیوں کو بلاؤ، دس دس آدمی آتے گئے اور سیر ہوتے گئے اور پورے لشکر نے کھالیں اور سیر ہوگئے اور توشہ دان میں کھجوریں پھر بھی باقی رہ گئیں آپ نے فرمایا، ابوہریرہ تم جب چاہو تو توشہ دان میں ہاتھ ڈال کر کھجوریں نکال لینا، مگر اس کو الٹا نہ کرنا، میں ان کھجوروں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے دور تک کھاتا رہا، مگر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو میرے گھر کا سامان لوٹ لیا گیا اور اسی میں وہ توشہ دان بھی چلا گیا، میں نے اس میں سے دوسو وسق سے زیادہ خرمے کھائے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو میرے گھر میں کچھ نہیں تھا سوائے تھوڑے سے جو کے، میں ایک مدت تک وہی جو کھاتی رہی مگر جب میں نے ان کو ناپا تو وہ ختم ہوگئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص غلہ مانگنے آیا آپ نے اس کو نصف وسق جو دیئے یا وسق کا کچھ حصہ دیا۔ اس شخص کے گھر جو مہمان آتا وہ اسی غلہ سے کھلاتا تھا ایک مرتبہ اس نے ناپ لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے پر آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم نہ ناپتے تو کھاتے رہتے۔

نوفل بن الحارث سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے تزویج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی آپ نے ان کو تیس صاع جو دیئے، نوفل نے کہا ہم نے وہ جو نصف سال کھائے پھر ہم نے ایکدن پیمانے سے ناپا تو وہ ختم ہو گئے میں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم انہیں نہ ناپتے تو تاحیات کھاتے رہتے۔

خالد بن عبدالعزی بن سلامہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک بکری ذبح کر کے جوائی اور حال یہ تھا کہ خالد کی عیال کثیر تھی، وہ بکریاں ذبح کرتے تو خاندان والوں کو ایک ایک بوٹی تقسیم کرنا مشکل ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری میں سے تناول فرمایا، پھر آپ نے کہا اے ابوخناس اپنا ڈول لاؤ اور وہ گوشت آپ نے ڈول میں ڈال کر یہ دعا فرمائی، اَللّٰھم بارک لابی خناس، ابوخناس یہ گوشت لے کر گھر آئے اس گوشت میں سے ان کے تمام عیال نے کھایا اور بچ رہا۔

نضلہ بن عمرو الغفاری سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک برتن میں دودھ نکالا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور بچا ہوا مجھے دے دیا، میں نے وہ دودھ پیا اور سیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ میں سات بکریوں کا دودھ پیتا تھا، پھر بھی میرا پیٹ نہیں بھرتا تھا۔

عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک لڑکا آپ کے پاس آگیا، اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں یتیم ہوں، میری ایک بہن ہے اور میری ماں محتاج ہے۔ آپ ہم کو کھانا کھلا یئے، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلائے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر چلے جاؤ اور جو کچھ ملے لے کر ہمارے پاس آؤ، وہ اکیس کھجوریں لے کر آیا اور لاکر دست مبارک پر رکھ دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی جانب اشارہ کیا، ہم نے دیکھا کہ آپ برکت کے لیئے دعا فرما رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے سات کھجوریں تیرے لیے، سات تیری ماں کے لیے اور سات تیری بہن کے لیے ہیں۔ تو ایک خرما رات کو کھانا اور ایک صبح کو۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ جابر کے والد شہید ہو گئے انہوں نے چھ لڑکیاں اور بہت سا قرضہ چھوڑا جب باغ سے کھجوریں توڑی گئیں۔ جابر نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو علم ہے کہ میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور اپنے ذمے بہت سا قرضہ چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم جاکر کھجوروں کو ایک طرف ڈھیر کر دو، میں نے ڈھیر کر دیا پھر میں نے آپ کو بلایا، آپ نے بڑے ڈھیر کے چاروں طرف تین پھیرے کئے اور آپ اس پر بیٹھ گئے۔ اور مجھ سے فرمایا قرض خواہوں کو بلاؤ اور خود ان کے لیے کھجوریں ناپنے لگے۔ یہاں تک اللہ تعالےٰ نے میرے باپ کی امانت کو ادا کر دیا اور میں تو اس پر بھی خوش تھا کہ میرے باپ کا قرض ادا ہو جانے اور میں بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی نہ لے کر جاؤں مگر قسم بخدا سارے ڈھیر اسی طرح رہے اور جس پر آپ تشریف فرما تھے اس میں تو گویا ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی تھی۔

شیخین نے وہب بن کیسان سے روایت کیا ہے کہ جابر کے والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کے ذمے ایک یہودی کے تیس وسق (کھجوریں) تھے۔ جابر نے اس سے مہلت چاہی مگر یہودی نے مہلت نہیں دی، جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی سے سفارش فرما دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے فرمایا کہ اپنے دین کے واسطے درختوں پر جو کھجوریں لگی ہیں، انہیں قبول کر لے مگر اس نے انکار کیا۔ آپ کھجوروں کے درختوں میں گئے اور گھوم کر دیکھا پھر فرمایا جابر درختوں سے کھجوریں توڑ کر اس یہودی کا قرض ادا کر دو، غرض آپ کے جانے کے بعد میں نے کھجوریں توڑیں اور تیس وسق یہودی کے ادا کیے اور سترہ وسق جابر کے لیے بچ رہے۔ جابر نے یہ واقعہ حضرت عمر کو سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس وقت آپ درختوں کے درمیان ٹہل رہے تھے، میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ اللہ تعالےٰ ان کھجوروں میں ضرور برکت دے گا۔ بیہقی کہتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی حدیث کے برخلاف نہیں ہے۔ پہلی حدیث ان قرض خواہوں کے بارے میں ہے جو بیک وقت آئے تھے اور دوسری یہودی کے بارے میں ہے جو بعد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کھجوروں کو توڑنے کا حکم فرمایا تھا جو درختوں پہ باقی رہ گئی تھیں۔

جابر سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ جب میرے والد شہید کئے گئے تو انہوں نے قرض چھوڑا میں نے اپنی اہلیہ سے کہا رسول اللہ آج ہمارے گھر آئیں گے، میری اہلیہ نے آپ کے لیے بستر لگا دیا آپ آکر سو گئے میں نے آپ کے واسطے ایک بچہ بکری کا ذبح کیا اور آپ کے بیدار ہونے پر آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ نے فرمایا ابو بکر کو بلاؤ پھر آپ نے ان حوارین کو بلایا جو آپ کے ساتھ تھے سب نے کھانا کھایا اور اس بکری کا گوشت کافی مقدار میں بچ رہا۔

ابو رجاء سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے نکلے اور کسی انصاری کے باغ میں گئے وہ انصاری پانی بھر رہے تھے آپ نے فرمایا اگر میں تمہارے باغ کو سیراب کر دوں تو مجھے کیا دو گے، اس انصاری نے کہا میں کوشش و محنت سے خود ہی پانی دے لوں گا مگر یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ سے پانی بھرواؤں، آپ نے فرمایا تم سو کھجوریں مجھے دے دو میں تمہارے باغ کو سیراب کر دوں گا، انصاری نے کہا بے شک دے دوں گا۔ چنانچہ آپ نے ڈول لے لیا، اور کچھ ہی دیر میں تمام باغ سیراب ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کھجوریں لیں اور آپ نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے سیر ہو کر وہ کھجوریں کھائیں اور جو کھجوریں آپ نے انصاری سے لی تھیں وہ اس کو واپس کر دیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بنی دوس کی تھی جس کا نام ام شریک تھا اور وہ کسی شخص کی تلاش میں تھی جو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جائے، ایک یہودی سے ملاقات ہوئی اس نے کہا میں تیرے ساتھ چلتا ہوں، ام شریک نے کہا ذرا ٹھہر و میں مشک میں پانی بھر لوں، یہودی نے کہا میرے پاس پانی ہے۔ غرض دونوں روانہ ہو گئے جب شام ہوئی تو یہودی سواری سے اترا اس نے دسترخوان بچھایا اور بولا ام شریک، کھانا کھالو۔ ام شریک بولیں، پہلے پانی پیوں گی، یہودی نے کہا میں اس وقت تک تجھے پانی نہ دوں گا جب تک تو یہودی نہ ہو جائے، ام شریک نے کہا میں کبھی یہودی نہیں ہوں گی، ام شریک اپنے اونٹ کی طرف آئی، اسے باندھ دیا اور اس کی ران پر سر رکھ کر سو گئیں، ام شریک بیان کرتی ہیں کہ میں سو گئی تو میں نے اپنی پیشانی پر ایک ڈول کی خنکی محسوس کی میں نے دیکھا کہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں پانی ہے۔ میں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور اپنی مشک پر چھڑکا وہ تر ہو گئی تو اسے بھر لیا۔ پھر میرے سامنے سے ڈول اٹھا لیا گیا اور وہ ڈول آسمان میں غائب ہو گیا، جب میں صبح بیدار ہوئی تو وہ یہودی آیا اس نے پوچھا ام شریک کیا حال ہے۔ میں نے کہا قسم بخدا مجھے اللہ تعالےٰ نے پانی پلایا، اس نے پوچھا پانی کہاں سے آیا، میں نے کہا آسمان سے مجھ پر پانی اتار اگیا پھر وہ آسمان ہی میں غائب ہو گیا۔ غرض ام شریک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں اور اپنے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت زید سے کر دیا اور انہیں تیس صاع جو دیئے اور فرمایا ان کو کھاتے رہنا مگر ناپنا نہیں، ام شریک گھی کا ایک عکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطور ہدیہ لائی تھیں انہوں نے اپنی کنیز سے کہا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے لے کر اسے خالی کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عکہ کو بغیر ڈاٹ لگائے لٹکا دینا۔ عکہ ام شریک کے مکان میں لٹکا دیا گیا، ام شریک گھر آئیں تو دیکھا کہ عکہ گھی سے بھرا ہوا ہے

انہوں نے اس کنیز سے کہا کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ یہ عکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا، اس نے کہا ہاں میں لے کر گئی تھی، اور میں نے اس کو آخر تک ٹپکا یا تھا اور اس میں کچھ باقی نہ تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کو لٹکا دینا اور منہ نہ باندھنا میں نے لٹکا دیا، وہ اس عکہ میں سے گھی کھاتے رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا اور جو کھاتے رہے پھر جو ناپے تو تیس صاع سے کم نہیں ہوتے تھے۔

باب نمبر ۱۶

گھی کی مشک، پانی کی مشک اور چکی اور ذراع کے واقعات

جابر سے روایت ہے کہ ام مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے عکہ میں سے گھی بھیج دیا کرتی تھیں۔ ام مالک کے لڑکے ان کے پاس آتے ان سے سالن مانگتے ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو وہ اس عکہ کا رخ کرتیں اور اس میں گھی موجود ہوتا، یہاں تک کہ انہوں نے اس عکہ (گھی کا چمڑے کا مشکیزہ) کو نچوڑ لیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو انہیں واقعہ بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نہ نچوڑتیں تو گھی موجود رہتا۔

ام شریک بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس گھی کا ایک عکہ (مشکیزہ) تھا، میں اس میں سے رسول اللہ کو گھی ہدیہ بھیجا کرتی تھی، ایک دن لڑکوں نے گھی مانگا، تو انہوں نے عکہ دیکھا تو وہ گھی سے بھر رہا تھا، انہوں نے لڑکوں کو گھی انڈیل کر دے دیا اور پھر دوسرے وقت بھی اسی طرح گھی انڈیل کر دے دیا تو وہ گھی ختم ہو گیا۔ ام شریک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو ان سے صورت حال عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نہ انڈیلتیں تو وہ گھی باقی رہتا۔

ام مالک الانصاریہ بیان کرتی ہیں کہ میں گھی کا ایک عکہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، آپ نے بلال سے فرمایا، انہوں نے اس مشکیزے کو نچوڑ لیا، پھر وہ عکہ ام مالک کو دے دیا وہ چلی گئیں، انہوں نے دیکھا کہ وہ عکہ گھی سے بھرا ہوا ہے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ نے فرمایا یہ وہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ نے تم کو جلد دے دیا ہے۔

ام اوس البہزیہ سے روایت ہے کہا ہے کہ میں نے گھی پکا کر ایک عکہ میں بھر لیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیۃً بھیجا، آپ نے قبول فرما لیا اور عکہ میں تھوڑا سا گھی چھوڑ کر اس میں پھونک ماری اور برکت کے لیے دعا کی، اور فرمایا کہ ام اوس کا عکہ انہیں واپس کر دو، اصحاب نے وہ عکہ واپس کر دیا تو وہ گھی سے بھرا ہوا تھا ام اوس نے خیال کیا کہ شاید آپ نے قبول نہیں فرمایا، وہ رونے کی سی آواز سے بات کرتی ہوئی آپ کے پاس آئیں اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے گھی اس لیے گرم کیا تھا کہ آپ کھائیں گے آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر سمجھ لیا کہ آپ کی دعا قبول ہوگئی اور عکہ گھی سے بھر گیا ہے آپ نے فرمایا ام اوس سے کہہ دو کہ اپنا گھی کھائیں اور برکت کی دعا کریں، ام اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بقیہ حیات اور حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان کے زمانہ خلافت تک کھایا اور یہ گھی اس وقت تک چلتا رہا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان جو ہوا سو ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ام سلیم نے اپنی بکریوں کا گھی ایک عکہ میں جمع کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا آپ نے اسے خالی کر کے واپس کر دیا، وہ ایک کھونٹی پر لٹکا دیا گیا، ام سلیم آئیں انہوں نے دیکھا کہ عکہ گھی سے بھرا ہوا ہے اور اس میں سے گھی ٹپک رہا ہے۔ ام سلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ کو خبر کی۔ آپ نے فرمایا کیا اس پر تعجب کرتی ہو کہ جس طرح تم نے اللہ کے نبی کو کھلایا اسی طرح اللہ تمہیں کھلائے۔ تم یہ گھی خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ۔ ام سلیم کہتی ہیں کہ میں گھر آئی اور میں نے ایک طشت میں اتنا اتنا گھی تقسیم کیا اور کچھ عکہ میں رہنے دیا جس سے ہم نے ایک یا دو ماہ تک سالن بنایا۔

حمزۃ الاسلمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا صحابہ کے گھر میں باری باری ہوا کرتا تھا ایک رات میری باری آئی تو میں نے کھانا پکایا، پھر میں اس کو لے کر آپ کے پاس گیا، مجھ سے گھی کی مشک لڑھک گئی اور اس میں جو گھی تھا وہ گر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھی کی مشک کے پاس جاؤ، میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے شرم آتی ہے کہ سب گھی مجھ سے گر گیا۔ پھر میں نے مشک میں گھی کے گرنے کی آواز سنی میں نے سوچا بچا ہوا گھی ہے میں نے مشک کو کھینچا دیکھا کہ وہ دونوں طرف تک بھری ہوئی ہے میں نے اس کا منہ باندھا اور آپ کے پاس جا کر یہ واقعہ ذکر کیا، آپ نے فرمایا اگر تم اسے چھوڑ دیتے تو وہ منہ تک بھر جاتی۔

سالم بن جعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی کام سے دو آدمیوں کو بھیجا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس کوئی زادراہ نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک مشک لے آؤ ہم مشک لے آئے ہم نے اسے بھر لیا آپ نے اس کا منہ باندھ دیا اور فرمایا کہ تم چلے جاؤ تم ایسی جگہ پہنچو گے جہاں تمہیں اللہ تعالیٰ رزق دے گا، وہ دونوں روانہ ہوئے اور اس جگہ پہنچے جہاں کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا، تو وہ مشک کھل گئی اور اس میں دودھ اور مکھن تھا۔ دونوں نے مکھن کھایا اور دودھ پیا اور دونوں سیر ہو گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے گھر آیا تو کھانے کو کچھ نہیں تھا وہ صحرا میں نکل گیا اور اس نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں روٹی دے، اس کے گھر میں فوراً ایک پیالہ موجود ہوگیا جس میں روٹیاں تھیں اور چکی آٹا پیس رہی تھی اور تنور میں بریاں گوشت کی رانیں موجود تھیں، وہ اپنی بیوی کے

پاس واپس آیا اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے اس نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہے اس نے چکی کو اٹھایا اور اس کے اطراف میں جو آٹا تھا اس کو جھاڑ لیا اور اس نے یہ واقعہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اس چکی کو اسی حالت پر رہنے دیتے تو وہ قیامت تک چلتی رہتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری شخص ضرورت مند تھا ایک دن وہ مکان سے باہر نکلا اس کے گھر والوں کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا، اس کی اہلیہ نے کہا کہ اگر میں چکی چلاؤں اور تنور میں کھجور کے درخت کی شاخیں ڈال دوں تو چکی کی آواز سن کر اور دھواں دیکھ کر پڑوسی یہ سمجھ لیں گے کہ ہم فاقے سے نہیں ہیں بلکہ ہمارے پاس کھانے کو موجود ہے، وہ عورت تنور کے پاس گئی اور اسے روشن کر دیا اور چکی خود بخود حرکت میں آگئی اتنے میں اس کا شوہر آگیا اس نے چکی کی آواز سنی تو اس نے پوچھا کیا پیس رہی ہو اس نے اپنے شوہر کو ماجرا سنایا اس کے شوہر نے دیکھا کہ چکی چل رہی ہے اور آٹا پیس رہی ہے ان کے پاس جتنے برتن تھے سب بھر لیے گئے وہ عورت تنور کے پاس گئی تو تنور روٹیوں سے بھرا ہوا تھا، اس انصاری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا چکی کیا ہوئی، اس نے کہا میری بیوی نے اس کو ہٹا کر آٹا جھاڑ لیا آپ نے فرمایا اگر تم لوگ اس کو چھوڑ دیتے تو تمہاری حیات تک وہ چکی چلتی رہتی اور آٹا دیتی رہتی۔

ابو عبید سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک ہانڈی پکوائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا مجھے دست دو میں نے دست دے دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دست دے دو میں نے دے دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دست دے دو میں نے عرض کی یا نبی اللہ بکری کے کتنے دست ہوتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم چپ رہتے جتنے دست میں تم سے مانگتا تم مجھ کو دیتے رہتے۔

حضرت ابورافع سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بکری ذبح کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابورافع مجھے دست دے دو، میں نے آپ کو دست دیدیا آپ نے پھر فرمایا مجھ کو دست دے دو میں نے پھر دست دے دیا آپ نے پھر فرمایا مجھے دست دے دو، میں نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے تو دو ہی دست ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم چپ رہتے تو جتنے دست میں تم سے مانگتا تم مجھے دیتے رہتے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بکری پکائی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو دست دو میں نے آپ کو دست دے دیا، پھر فرمایا مجھے دست دو، میں نے پھر دے دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ مجھے دست دے دو میں نے عرض کی بکری کے دو ہی دست ہوتے ہیں، آپ نے

فرمایا اگر تم ڈھونڈتے تو تمہیں ضرور دست مل جاتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا اے لڑکے اس کا شانہ لے آؤ، لڑکا آپ کے پاس شانہ لے گیا آپ نے پھر فرمایا وہ پھر لے گیا اس کے بعد پھر فرمایا تو اس نے عرض یا رسول اللہ بکری تو ایک ذبح ہوئی ہے تو میں آپ کے پاس تین شانے کہاں سے لاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم خاموش رہتے تو جتنے شانے میں کہتا تم لاتے رہتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا دست مانگا اور اس کو نوش فرمایا دوسرا دست مانگا اور اسے نوش فرمایا پھر مانگا تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے تو دو ہی دست ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر تم لوگ خاموش رہتے تو ضرور تم بہت سے دست پاتے۔

ابو نعیم کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ مخلوق آپ کی فضیلت سے واقف ہو جائے اور معلوم ہو جائے آپ کی فضیلت اور تخصیص کی وجہ سے جو بات عادتاً نہیں ہوتی وہ بھی ہو جاتی ہے

باب نمبر ۶۲

اس کھانے کا ذکر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آسمان اور جنت سے آیا تھا

سلمہ بن نفیل الکوفی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو کسی نے استفسار کیا یا رسول اللہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے آسمان سے بھی کھانا آیا ہے۔ اور ایک روایت میں کیا جنت سے کھانا آیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آیا ہے، اس نے پوچھا کس میں آیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسخنہ ر پانی گرم کرنے کے برتن) میں، اس نے پوچھا کیا اس میں آپ کا بقیہ کھانا رہ گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں رہ گیا تھا اس نے پوچھا وہ کہاں گیا، آپ نے فرمایا کہ آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ مجھے وحی بھیجی گئی ہے کہ میں مرنے والا ہوں اور تم لوگوں میں ٹھہرنے والا نہیں ہوں اور تم بھی میرے بعد زیادہ مدت نہیں ٹھہرو گے تاکہ تم لوگ کوئی بات کہو اور تم لوگ میرے پاس شکستہ حالت میں آؤ گے اور تم ایک دوسرے کے پیچھے جاؤ، میرے سامنے قیامت ہے، دو شدید موتیں واقع ہوں گی اور اس کے بعد ایسے سال آئیں گے جن میں زلزلے یعنی آفات و حوادث آئیں گے۔

ابو سعید سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ پہنچا میں نے ایک شخص کو دوسرے سے کہتے ہوئے سنا آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ سے پوچھا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی مہمانی ہوئی ہے آپ نے فرمایا بے شک، میں نے کہا وہ کیا شئے تھی، آپ نے فرمایا وہ ایک طعام تھا جو سخنہ میں تھا، میں نے پوچھا کہ اس کھانے کا بچا ہوا کیا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھا لیا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا، آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور مجھے آپ کے پاس انگور کے توشے کے ساتھ بھیجا تاکہ آپ اس کو کھالیں، آپ نے انگور کا وہ خوشہ لے لیا۔ اس روایت میں ایک راوی حفص بن عمر الدمشقی ہے جس کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

ابو عبدالرحمٰن اسلمیؒ نے ایسی سند سے جس میں کذاب راوی ہیں حوطہ بن مرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، آپ کو جنت کے طعام سے کچھ شئے دی گئی ہے آپ نے فرمایا ہاں دی گئی ہے، جبریل علیہ السلام میرے پاس جنت کے خبیصوں میں سے ایک خبیص[1] لائے میں نے اس کو کھایا۔ (ابن حجر نے اصابہ میں کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔)

باب نمبر ۶۳

وہ معجزات جو حیوانات کے بارے میں ظاہر ہوئے اونٹ اور اونٹنی کا قصہ

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ بنی سلمہ کے کسی شخص کے پانی بھرنے کا اونٹ مست ہو گیا اور اس پر اس نے حملہ کر دیا اور پانی بھرنے سے مانع ہو گیا یہاں تک کہ ان کے نخل تشنہ ہو گئے اس کی شکایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی گئی۔ آپ باغ نخل کے دروازے تک چلے گئے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں داخل نہ ہوں ہم اس مست اونٹ سے خوف کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ بلا خوف باغ میں داخل ہو جاؤ اونٹ نے جوں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ اپنا سر نیچے کئے ہوئے چلا آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر اس نے سجدہ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے اونٹ کے پاس آجاؤ اور اسے مہار لگا دو۔

عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ بنی فلاں کا پانی بھرنے والا اونٹ سرکش ہو کر بھاگ گیا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی اٹھ گئے ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس اونٹ کے قریب نہ جائیے، مگر آپ اونٹ کے قریب چلے گئے اور جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو اس نے

---

[1] وہ طعام جو کھجور اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے۔

سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا کہ نکیل لاؤ جب نکیل آئی تو آپ نے اسے اونٹ کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا اونٹ کے مالک کو بلاؤ وہ آپ کے پاس بلایا گیا آپ نے اس سے فرمایا اس کو اچھی طرح چارہ دینا اور اس پر سختی اور دشواری نہ کرنا۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہمارا اونٹ باغ پر قابض ہو گیا ہے اور وہاں سے نہیں نکلتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اسے آواز دی اونٹ سر جھکائے ہوئے چلا آیا، آپ نے اسے مہار لگا دی اور مالک کو دے دیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی گویا یہ اونٹ جانتا ہے کہ آپ نبی اللہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین آسمان کے درمیان کوئی شئے ایسی نہیں ہے جو جانتی نہ ہو کہ میں نبی اللہ ہوں سوائے کفار جن اور کفار انس کے۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی نجار کے باغ میں گئے اس میں ایک اونٹ تھا جس کی وجہ سے لوگ باغ میں نہیں جاتے تھے کیونکہ جو شخص جاتا اونٹ اس پر حملہ کرتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے اسے بلایا، وہ اپنے لب زمین پر رکھے ہوئے آپ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا مہار لاؤ مہار لائی گئی تو آپ نے اسے لگا دی اور اسے اس کے مالک کو دے دیا۔ پھر فرمایا آسمان و زمین کے درمیان کوئی شئے نہیں جو نہ جانتی ہو کہ میں رسول خدا ہوں، مگر عاصی الجن اور انسان نہیں جانتے

حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ بھاگا ہوا آیا اس نے اپنا سر آغوش مبارک میں رکھ دیا اور بڑبڑایا، آپ نے فرمایا یہ اونٹ کہتا ہے کہ اس کا مالک اپنے باپ کے واسطے کھانا کھلانے کے لیے اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کے مالک کے پاس آئے اور اس سے پوچھا اس نے بتایا کہ وہ اس کو ذبح کرنا چاہتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح نہ کرو۔ چنانچہ اس نے ذبح نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے ساتھ تشریف لا رہے تھے کہ ایک اونٹ آیا، اس نے آپ کو سجدہ کیا۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے ایک اونٹ آیا اس نے آپ کو سجدہ کیا۔

ثعلبہ بن مالک سے روایت ہے کہ کسی شخص نے بنو سلمہ سے ایک اونٹ لیا جس پہ پانی بھرا جاتا تھا اس نے اس اونٹ کو اپنے شتر خانے میں باندھ دیا۔ جہاں اسے خارش ہو گئی اور جو اس کے پاس جاتا وہ اسے کچل ڈالتا، آپ سے اس کی یہ حالت بیان کی گئی، آپ نے فرمایا اس کو کھول دو۔ عرض کی گئی کہ آپ کو نہ کوئی نقصان پہنچائے

آپ نے فرمایا نہیں کھول دو۔ اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر سجدے میں گر گیا۔ لوگوں نے یہ منظر دیکھ کر سبحان اللہ کہا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم اس جانور سے زیادہ حق دار نہیں ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انسانوں کے لیے کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرنا ممکن ہوتا تو میں عورت کو کہتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لے گئے۔ ایک اونٹ آیا جو چیخ و پکار کر رہا تھا اس نے جب آپ کو دیکھا تو سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے عرض کی ہم بھی اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اگر میں کسی کو یہ حکم دیتا کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، تمہیں معلوم ہے یہ اونٹ کیا کہتا تھا، یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے اپنے مالکوں کی چالیس سال خدمت کی اور جب میں بوڑھا ہو گیا تو انہوں نے چارہ کم کر دیا اور کام زیادہ لینا شروع کر دیا۔ اور اب شادی کے موقعے پر مجھے ذبح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اونٹ کے مالکوں کے پاس کسی کو بھیجا اور ان سے واقعہ بیان کیا ان لوگوں نے کہا اس اونٹ کی شکایت درست ہے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تم اسے میرے پاس چھوڑ دو۔

بریدہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمارا ایک اونٹ ہے جو گھر کے آدمیوں پر حملہ کرتا ہے اور کوئی اس کے پاس جانے کی ہمت نہیں کرتا اور نہ کوئی اسے نکیل ڈال سکتا ہے یہ سن کر آپ ان کے ساتھ روانہ ہو گئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل دیے۔ جس مکان میں اونٹ تھا آپ وہاں تشریف لائے دروازہ کھولا گیا اور اونٹ نے آپ کو دیکھا تو اس نے آپ کو سجدہ کیا اور اس نے اپنی گردن زمین پر رکھ دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر پکڑا اور اس پر اپنا دست مبارک پھیرا پھر آپ نے مہار طلب کی اور مہار اس کو لگا دی، پھر اس اونٹ کو اس کے مالک کو دے دیا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے پوچھا یا نبی اللہ اس اونٹ نے آپ کو پہچان لیا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں آپ نے فرمایا کفار جن و انس کے سوا ہر شئے مجھے پہچانتی ہے کہ میں خدا کا نبی ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا اونٹ اس سے بھڑک کر اس کی زمین کے آخری حصے پر جا بیٹھا اور کوئی اس کے پاس جاتا تو وہ اس کو مارنے کو دوڑتا، ان انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے تو وہ بولتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اپنی گردن زمین پر رکھ دی اور آپ کے پاس بیٹھ گیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ اونٹ تمہاری شکایت کر رہا ہے، تم اس کے ساتھ نیک

سلوک کرو. اس کا مالک رسی لایا اور اونٹ کی گردن میں ڈال دی۔

ایک اور روایت میں حضرت انس ہی سے اوپر کی تمام حدیث بیان کی گئی اور اس میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ اونٹ سجدے میں گر گیا لوگوں نے کہا جب یہ جانور جو کچھ نہیں جانتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کر رہا ہے تو ہم زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے، آپ نے دیکھا کہ دو اونٹ چلا رہے ہیں اور بادل کی طرح گرج رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے قریب تشریف لے گئے ان دونوں اونٹوں نے اپنی اپنی گردنیں زمین پر رکھ دیں، جو شخص آپ کے ساتھ تھا اس نے کہا کہ ان اونٹوں نے آپ کو سجدہ کیا۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کی، میری سواری کا اونٹ تھک گیا تھا اور اس سے چلا نہیں جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لائے اور پوچھا تمہارے اونٹ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کی علیل ہے، آپ نے اس کو ڈانٹا اور اس کے واسطے دعا فرمائی، اس دعا کی برکت سے میرا اونٹ سب کے آگے نکل گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مجھ سے پوچھا تمہارا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے کہا آپ کی دعا کی برکت سے ٹھیک ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہیں بھیجا وہ آپ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ میری اونٹنی نے مجھے تھکا دیا وہ نہیں چلتی، آپ اس اونٹنی کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاؤں پر ٹھوکر ماری۔ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے اس اونٹنی کو دیکھا کہ جو شخص اس کو لے جا رہا تھا اب وہ اس کے آگے بڑھی جا رہی تھی۔

حکم بن ایوب سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ میری اونٹنی رک گئی اور آگے نہیں بڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا تو وہ سب سے آگے چلنے لگی۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے آپ سے شکایت کی کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہ اونٹنی چرائی ہے اونٹنی نے دروازے کے پیچھے سے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرامت کے ساتھ مبعوث کیا ہے اس نے اعرابی نے مجھے نہیں چرایا اور اس کے سوا کوئی میرا مالک نہیں ہے۔ حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں، اس میں ایک راوی یحییٰ بن عبداللہ المصری ہے جو عبدالرزاق سے روایت کرتا ہے اگرچہ میں اسے نہیں جانتا لیکن اس پر کوئی جرح نہیں ہے۔ ذہبی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن

عبداللہ المصری ہی نے اس حدیث کو گھڑا ہے۔ میں کہتا ہوں (سیوطی) کہ یہ حدیث دوسرے طریقے پر بھی مروی ہے چنانچہ طبرانی نے ایک ایسی سند سے جس میں مجہول راوی ہیں زید بن ثابت سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا، اور کہا کہ اس اعرابی نے یہ اونٹ چرایا ہے، اس اثنا میں اونٹ چیختا رہا، اس کے خاموش ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس اونٹ نے گواہی دی ہے کہ تو جھوٹا ہے۔

عبدالمطلب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حارث بن سواد کے بیٹوں سے پوچھا کیا تمہارا باپ وہی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے انکار کیا تھا۔ حارث کے بیٹوں نے کہا یہ بات نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے باپ کو ایک جوان قوی اونٹ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس اونٹ میں برکت دے گا، چنانچہ اب ہمارے تمام اونٹ اسی کی نسل سے ہیں۔

باب نمبر ۴۶

نافع بن حارث بن کلدہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار سو تھے ہم ایک جگہ قیام پذیر ہوئے تو وہاں پانی نہ تھا اور لوگ پانی کی وجہ سے تنگ ہو رہے تھے، اسی اثنا میں ایک بھیڑ چرتی ہوئی نظر آئی، اس کے دونوں سینگ بڑے تیز تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دوہا تمام لشکر کو سیراب کیا اور خود بھی سیراب ہوئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے نافع تم اس کے مالک ہو جاؤ۔ مگر میرا خیال ہے کہ تم مالک نہیں ہو سکو گے، میں نے ایک لکڑی لی اس کو زمین میں گاڑا اور ایک رسی لی اور بکری کو باندھ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے اور اور لوگ بھی سو رہے تھے اس لیے میں بھی سو گیا تھوڑی دیر میں میں بیدار ہوا میں نے دیکھا کہ بکری موجود نہیں ہے، میں نے اس واقعے کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے تم کو خبر نہیں دی تھی کہ تم اس کے مالک نہیں ہو سکو گے جو اس کو لایا تھا وہی لے گیا۔

سعد مولیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم نے ایک جگہ قیام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد اس بھیڑ کو تم دوہ لو، حالانکہ وہاں کوئی بھیڑ نہیں تھی، غرض میں نے ایک بھیڑ دیکھی جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے، میں نے اس کو دوہا میں نہیں جانتا کہ میں نے اس کو کتنی بار دوہا، میں اس کی حفاظت کرتا رہا اور لوگوں سے کہتا رہا کہ اس کی حفاظت کریں مگر ہم اس سے غافل ہو گئے اور وہ گم ہو گئی، میں نے عرض کی یا رسول اللہ بھیڑ گم ہو گئی آپ نے فرمایا اس کا رب اسے لے گیا۔

خباب بن الارت کی بیٹی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکری لائی آپ نے اس کے پاؤں باندھے اور اس کو دوہا اور آپ نے فرمایا تمہارے برتنوں میں جو بڑا برتن ہو وہ لاؤ۔ ہم لوگ آپ کے پاس آٹا گوندھنے کا کٹھلا لائے، آپ نے اس میں دودھ دوہا۔ یہاں تک کہ اس کٹھلے کو بھر دیا

پھر آپ نے فرمایا تم پی لو اور تمہارے ہمسائے پی لیں، ہم لوگ آپ کو اس بکری کے پاس لے جایا کرتے تھے، آپ نے ہم کو اس سے خوشحال بنا دیا، یہاں تک کہ میرا باپ آیا اس نے اس بکری کو لیا اور اس کے پاؤں باندھے اس نے پھر پہلے کی طرح دودھ دیا، میری ماں نے میرے باپ سے کہا کہ تم نے بکری کو بگاڑ دیا، میرے باپ نے پوچھا میں نے کس طرح بگاڑ دیا میری ماں نے کہا یہ پیالہ بھر کے دوہی جاتی تھی، میرے باپ نے پوچھا کہ اس کو کون شخص دوہتا تھا میری ماں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوہتے تھے، میرے باپ نے کہا کہ تو مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر گردانتی ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت بہت زیادہ ہے۔

خباب کی بیٹی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میرا باپ غازوں میں گھر سے گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خبر گیری فرمایا کرتے تھے اور ہماری بکری کا دودھ دوہا کرتے تھے تو دودھ کا برتن بھر جاتا تھا مگر جب بعد میں خباب دوہنے لگے تو اس کا دودھ اتنا ہی ہو گیا جتنا پہلے تھا۔

ابو قرصافہ سے روایت ہے کہ میرے اسلام کی ابتدا یہ تھی کہ میں اپنی ماں اور خالہ کے پاس یتیم تھا اور بکریاں چرایا کرتا تھا، میری خالہ مجھے اکثر کہا کرتی تھی کہ اس شخص (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس کبھی نہ جانا یہ تجھے اغوا کرے گا یا گمراہ کر دے گا، میں بکریاں لے کر نکلتا اور انہیں چراگاہ میں چھوڑ کر آپ کے پاس چلا جاتا اور آپکی باتیں سنتا رہتا، پھر شام کو میں اپنی بکریاں اس حال میں واپس لے جاتا کہ ان کے پیٹ پیٹھ سے لگے ہوتے اور تھن خشک ہوتے، میری خالہ کہتی تیری بکریوں کو کیا ہو گیا، میں دوسرے اور تیسرے دن بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور مسلمان ہو گیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی خالہ اور بکریوں کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا اپنی بکریاں میرے پاس لے آؤ، چنانچہ میں اپنی بکریاں آپ کے پاس لے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تھنوں اور پیٹھوں پہ دست مبارک پھیرا اور برکت کی دعا کی، بکریوں پر چربی چڑھ گئی اور ان کا دودھ زیادہ ہو گیا، جب میں بکریاں گھر لے کر پہنچا تو میری خالہ بولی۔ بکریاں اس طرح چرایا کر۔ میں نے اسے سارا واقعہ سنایا تو میری خالہ اور میری ماں مسلمان ہو گئیں۔

مقداد بن الاسود سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو دوست ایسی حالت میں آئے کہ فاقے اور تنگدستی کی بنا پر ہمیں اپنی سماعت اور بصارت تک زائل ہونے کا خطرہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے گھر میں ٹھہرا لیا۔ آپ کے یہاں تین بھیڑیں تھیں جن کا دودھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تقسیم کر دیتے اور ہم آپ کا حصہ آپ کو پہنچا دیتے تھے، آپ تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے کہ بیدار آدمی تو سنتا مگر سویا ہوا بیدار نہ ہوتا، شیطان نے مجھ سے کہا کہ اگر تو یہ ایک گھونٹ دودھ پی لے تو اچھا ہو اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے یہاں سے آئیں گے اور انصار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے دیتے ہیں، شیطان مجھے

یہی تلقین کرتا رہا تا آنکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رکھا ہوا دودھ بھی پی لیا، جس سے بعد میں مجھے ندامت ہوئی اور میں نے اپنے دل میں کہا یہ تو بہت برا ہوا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئیں گے تو ان کے لیے دودھ نہیں ہے کہیں وہ مجھے بد دعا نہ دے دیں اور ان کی بد دعا مجھے ہلاک کر دے۔ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دودھ کی جانب نظر کی تو وہاں کچھ نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے میں ڈرا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بد دعا دینے لگے ہیں مگر آپ نے یہ دعا مانگی: اللھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی میں پھر اٹھ کر بکریوں کی طرف گیا اور ان میں دیکھنے لگا کہ ان میں زیادہ موٹی کون سی ہے جسے آپ کے لیے ذبح کر دوں، میں نے دیکھا کہ تمام بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں، میں نے وہ برتن لیا جس میں آپ کے گھر میں دودھ دوہا جاتا تھا اور میں نے اس میں دودھ نکالنا شروع کیا یہاں تک کہ دودھ کے برتن کے اوپر جھاگ آ گئے۔

ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نو گھروں میں آدمی بھیجا تاکہ کھانا آ جائے مگر کہیں سے کچھ نہیں آیا تو آپ نے اپنے مکان میں ایک بھیڑ کے بچے کو جس کے ابھی بچہ نہیں ہوا تھا پکڑ کر اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تو اس کے تھن دودھ سے بھر کر لٹک گئے، آپ نے ایک لگن منگوائی اور اس میں دودھ نکال کر اپنے گھروں میں بھجوا دیا اور دوسری مرتبہ دودھ نکال کر اپنے اصحاب کو پلایا۔

مرسین بن عطا نے روایت کی ہے کہ ایک قصاب نے ایک دروازہ کھولا جس میں بکری تھی جو ذبح کرنے کے لیے تھی وہ بکری وہاں سے بھاگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، اس کے پیچھے قصاب آیا اور اس نے بکری کی ٹانگ پکڑ کر کھینچا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری سے فرمایا تو امر الٰہی پر صبر کر اور قصاب سے فرمایا تو اس کو موت کی طرف ہانک مگر نرمی سے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، و عمر رضی اللہ عنہما اور انصار کے ساتھ کسی انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے، باغ میں موجود بکریوں نے آپ کو سجدہ کیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ وہ کسی کو سجدہ کرے اگر ایسا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

باب نمبر ۶۵

ایک ہرنی کا واقعہ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحرا میں تشریف لے گئے وہاں آپ کو آواز آئی کہ کسی نے یا رسول اللہ کہہ کر پکارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پلٹ کر دیکھا تو کوئی نہیں پھر دوبارہ دیکھا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی اور کہہ رہی تھی، یا رسول اللہ ادھر آئیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا تجھے کیا ہے؟ اس نے کہا کہ پہاڑ کے دامن میں میرے دو بچے ہیں آپ مجھے کھول دیں تاکہ میں ان کو دودھ پلا آؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، تو دودھ پلا کر واپس آجائے گی اس نے کہا ہاں اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ مجھ کو عذاب عشار دے (عشار: دس ماہ کے حمل والی اونٹنی) دے۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا وہ ہرنی گئی اور اس نے اپنے دونوں بچوں کو دودھ پلایا اور واپس آگئی۔ آپ نے اسے باندھ دیا۔ اعرابی سویا ہوا تھا اس نے بیدار ہو کر پوچھا، یا رسول اللہ آپ کو کوئی ضرورت ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ ضرورت ہے کہ تم اس ہرنی کو آزاد کر دو، چنانچہ اعرابی نے اس ہرنی کو آزاد کر دیا۔ وہ ہرنی دوڑتی ہوئی جا رہی تھی اور کہتی جاتی تھی۔

"اشهد ان لا اله الا الله واشهد انك رسول الله"

اس حدیث کی اسناد میں اغلب بن تمیم ضعیف ہے، مگر اس حدیث کے کئی طرق ہیں جو اس امر پر گواہ ہیں کہ اس واقعہ کی کوئی اصل ضرور ہے۔

صالح المری سے روایت ہے، اور یہ ایک ضعیف راوی ہیں کہ ثابت نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جماعت کے پاس سے ہوا۔ ان لوگوں نے ایک ہرنی پکڑی ہوئی تھی اور اس کو خیمے کے ستون سے باندھ دیا تھا، اس ہرنی نے کہا یا رسول اللہ میں جنی ہوں، میرے دو بچے ہیں۔ مجھے ان لوگوں سے اجازت لے دیجئے کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر آجائے گی، انہوں نے کہا کون ذمے دار ہوگا کہ یہ واپس آجائے گی آپ نے فرمایا میں ذمہ دار ہوں، انہوں نے ہرنی کو چھوڑ دیا وہ دودھ پلا کر واپس آگئی انہوں نے اس کو باندھ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم اس ہرنی کو بیچتے ہو انہوں نے کہا آپ ہی کی ہے، چنانچہ انہوں نے اس کو کھول دیا اور وہ چلی گئی

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہرنی کے پاس سے گزرے

ہوا ایک خیمے سے بندھی ہوئی تھی اس نے کہا یارسول اللہ آپ مجھے کھول دیجئے تاکہ میں اپنے بچے کو دودھ پلا آؤں، آپ نے فرمایا تو ایک جماعت کا شکار اور اس کی باندھی ہوئی ہے اس لیے واپسی کا وعدہ کر، اس نے قسم کھا کر وعدہ کیا آپ نے اسے کھول دیا وہ چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد واپس آگئی اس وقت اس کے تھن خالی تھے آپ نے اس کو باندھ دیا پھر آپ کے اصحاب آئے آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ ہرنی آپ کو دے دیں انہوں نے آپ کو دے دی آپ نے اس کو کھول کر آزاد کر دیا۔

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کی گلیوں میں جا رہا تھا ہم ایک اعرابی کے خیمے میں پہنچے وہاں ہم نے دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی، وہ بولی یارسول اللہ اس اعرابی نے مجھے شکار کر لیا ہے میرے دو بچے جنگل میں ہیں اور میرے تھنوں میں دودھ جم گیا ہے۔ یہ اعرابی نہ تو مجھے ذبح کرتا ہے کہ مجھے آرام مل جائے اور نہ مجھے چھوڑتا ہے کہ میں جنگل میں اپنے بچوں کے پاس چلی جاؤں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہرنی سے پوچھا کہ اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا تو پلٹ کر آجائے گی، اس نے کہا ہاں میں واپس آجاؤں گی ورنہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب عشار دے۔ آپ نے اسے چھوڑ دیا وہ تھوڑی دیر میں زبان چاٹتی ہوئی واپس آگئی، آپ نے اسے باندھ دیا اتنے میں اعرابی آگیا اس کے ساتھ پانی کی ایک مشک تھی آپ نے پوچھا کہ کیا تو اسے بیچتا ہے اس نے کہا آپ ہی کی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آزاد کر دیا۔
زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ وہ ہرنی جنگل کی طرف جا رہی تھی اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتی جا رہی تھی۔

باب نمبر ۶۶

بھیڑیئے کا قصہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ کہیں سے ایک بھیڑیا نکل آیا چرواہا اپنی بکریوں اور بھیڑیئے کے درمیان حائل ہو گیا، بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھ گیا اور اس نے چرواہے سے کہا کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا کہ تو میرے اور میرے رزق کے درمیان حائل ہو گیا ہے، چرواہا تعجب سے بولا کہ بھیڑیا بھی انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ اس پر بھیڑیے نے کہا کہ اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حرمین کے درمیان لوگوں کو زمانہ گزشتہ کی خبریں سنا رہے ہیں، چرواہے نے یہ سن کر اپنی بکریوں کو ہانکا اور مدینہ منورہ لے آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بھیڑیے کی گفتگو سنائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ٹھیک کہا آگاہ ہو جاؤ کہ درندوں کی انسانوں سے گفتگو علامات قیامت میں سے ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک

قائم نہیں ہوگی جب تک درندے انسانوں سے کلام نہ کریں اور حد یہ ہوگی کہ انسان سے اس کی جوتی کا تسمہ اور اس کے کوڑے کا پھندنا کلام کرے گا اور انسان کے گھر سے جانے کے بعد اس کے گھر والوں نے جو نیا کام کیا ہوگا اس کی ران اس کو خبر دی گی۔

اہبان بن اوس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنی بکریوں کے درمیان تھا کہ ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پہ حملہ کر دیا میں نے بکریوں کو بچا لیا، بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھ گیا اور مجھ سے مخاطب ہوا کہ جس دن تو بکریوں سے غافل ہوگا اس دن ان کا نگہبان کون ہوگا کیا تو مجھ سے میرے اس رزق کو چھینتا ہے جو خدا نے مجھے نصیب کیا ہے یہ سن کر میں نے کہا واللہ میں نے اس سے زیادہ تعجب انگیز کوئی بات نہیں دیکھی، اس پر بھیڑیئے نے کہا تمہیں اس بات پر تعجب ہے، حالانکہ رسول خدا ان نخلوں کے درمیان لوگوں کو گزشتہ زمانوں کی باتیں سنا رہے ہیں اور جو امور آئندہ ہونے والے ہیں ان کی خبریں سنا رہے ہیں، اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلا رہے ہیں اور انہیں صرف اللہ کی عبادت کی دعوت دے رہے ہیں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو یہ واقعہ سنایا اور مسلمان ہوگیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ کوئی چرواہا اپنی بکریوں کے درمیان تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے بکری کو پکڑ لیا چرواہا دوڑ کر گیا اور اس نے بکری کو بھیڑیئے سے چھڑا لیا، بھیڑیئے نے کہا کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا جو تو مجھ سے اس رزق کو چھینتا ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے، چرواہے نے کہا تعجب ہے کہ بھیڑیا بھی باتیں کرتا ہے، بھیڑیئے نے کہا اس سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ نخلستان میں رسول خدا لوگوں کو اولین و آخرین کی باتیں سنا رہے ہیں یہ سن کر وہ چرواہا آپ کے پاس پہنچا یہ واقعہ سنایا اور مسلمان ہوگیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں تھا کہ میں نے اپنی بکریاں باندھ دیں ایک بھیڑیا آیا اور اس نے ایک بکری پکڑ لی چرواہے اس کے پیچھے دوڑے، بھیڑیا بولا یہ رزق مجھے اللہ نے عطا کیا ہے تم کیوں مجھ سے چھینتے ہو، یہ سن کر سب متحیر ہو گئے تو بھیڑیئے نے کہا تم بھیڑیئے کے بات کرنے پر متعجب ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک بھیڑیا بکریوں میں آیا اور ایک بکری کو پکڑ لیا، چرواہے نے بکری بھیڑیئے سے چھڑالی، بھیڑیا ایک ٹیلے پہ چڑھ کر اپنی دم پر بیٹھ گیا اور اس نے کہا جو رزق خدا نے مجھ کو دیا تھا تو نے وہ مجھ سے چھین لیا چرواہا بولا قسم بخدا میں نے آج تک کسی بھیڑیئے کو بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس پر بھیڑیئے نے کہا اس سے زیادہ تعجب انگیز بات یہ ہے کہ ایک شخص حرمین کے درمیان نخلستان میں لوگوں کو گزشتہ واقعات اور آئندہ ہونے والے امور کی اطلاع دے رہا ہے، یہ چرواہا

یہودی تھا۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو اس واقعے کی اطلاع دی آپ نے اس کی تصدیق کی۔

رافع بن عمیرة الطائی کا بیان ہے کہ وہ اپنی بھیڑوں کو چرا رہے تھے کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے انہیں رسول اللہ کے بارے میں اطلاع دی اور ان کے پاس جانے کے لیے کہا۔ رافع کے اس بارے میں یہ اشعار بھی منقول ہیں۔ ؎

رعیتُ الضان احمیھا زمانا ؛ من الضبع الخفی وکل ذیب

میں بھیڑیں چرا تا رہا اور عرصے تک ہنڈار اور بھیڑیے سے ان کی حفاظت کرتا رہا

فلما ان سمعت الذیب نادی ؛ یبشرنی باحمد من قریب

پھر میں نے بھیڑیے کو ندا دیتے اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دیتے سنا

سعیت الیہ قد شمرت ثوبی ؛ عن الساقین قصداً للرکیب

میں تیزی سے اور مستعدی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب روانہ ہو گیا

فاصبت النبی یقول قولا ؛ صدوقا لیس بالکذوب

میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سچی بات فرما رہے ہیں اور آپ کی کوئی بات جھوٹی نہیں ہے

فبشرنی الدین الحق حتی ؛ تبینت الشریعة للمنیب

آپ نے مجھ کو دین حق کی بشارت دی یہاں تک کہ شریعت اللہ کی جانب رجوع کرنے والے کے لیے ظاہر ہو گئی

والبصرت الضیاء یضیئ حولی ؛ امامی ان سعیت عن جنوبی

اور میں نے روشنی دیکھی جو چلتے وقت میرے گرد و پیش روشن ہے

الا ابلغ بنی عمرو بن عوف ؛ واخوتھم جدیلة ان اجیبی

یہ خبر عمرو بن عوف اور ان کے جدیلہ کے بھائیوں کو پہنچا دو اور ان سے کہہ دو کہ تم بھی

دعاء المصطفی لا شک فیہ ؛ فانک ان اجبت فلن تخیبی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت قبول کر لو اس میں کوئی شک نہیں اگر تم یہ دعوت قبول کر لو گے تو ہرگز نقصان میں نہیں رہو گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھیڑیا آیا اور وہ اپنی دم پر آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنی دم ہلانے لگا آپ نے فرمایا یہ بھیڑیوں کا سفیر ہے تم سے سوال کرتا ہے کہ تم اپنے مال میں سے کچھ اس کے لیے مقرر کر دو۔

حمزہ بن اسید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازے میں گئے راستے میں ایک بھیڑیا ملا جو اپنے ہاتھ دراز کئے ہوئے بیٹھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ یہ بھیڑیا تم سے

اپنا حصہ متعین کرانا چاہتا ہے، اتم لوگ اس کے واسطے حصہ مقرر کر دو، لوگوں نے پوچھا آپ کی کیا رائے ہے۔ آپ نے فرمایا ہر ریوڑ میں سے ہر سال ایک بکری دینی چاہیے۔ لوگوں نے کہا یہ تو زیادہ ہے، آپ نے بھیڑیے کو اشارہ فرمایا کہ تو ان کی بکریاں اچک کرلے جایا کر۔ یہ سن کر بھیڑیا چلا گیا۔

مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے، یکایک ایک بھیڑیا سامنے سے آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوگیا اور بات شروع کر دی، آپ نے فرمایا تمہارے پاس یہ بھیڑیوں کا سفیر آیا ہے، اگر تم چاہو تو اس کے لیے کچھ وظیفہ مقرر کر دو تاکہ یہ اس سے تجاوز نہ کرے اور اگر چاہو تو یونہی چھوڑ دو، اس طرف تمہیں خوف رہے گا اور جو کچھ یہ لے جائے گا وہ اس کا رزق ہوگا، اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ اس کو کچھ دینے پر ہم تیار نہیں ہیں۔ اس پر آپ نے اپنی تین انگلیوں سے اس کی طرف یہ اشارہ فرمایا کہ تو ان کی بکریاں اچک کرلے جایا کر، وہ بھیڑیا پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور دوڑتا اور سرہلاتا ہوا دور ہوگیا۔

شمر بن عطیہ نے مزینہ یا جہینہ کے کسی شخص سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی، دیکھا کہ سو بھیڑیے اپنی دموں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ بھیڑیوں کے سفیر ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ تم اپنے کھانوں میں سے ان بھیڑیوں کو دے سکتے ہو تاکہ باقی مال بحفاظت رہے، لوگوں نے کہا ہم تو خود حاجت مند ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر ان کو جانے کی اجازت دے دو۔ لوگوں نے انہیں جانے کے لیے کہہ دیا وہ چیختے پکارتے چلے گئے۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرہ میں تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ ایک بھیڑیا آپ کے سامنے کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس بھیڑیے کا نام اُویس ہے یہ جنگل کے چرنے والوں میں سے ایک بکری چاہتا ہے لوگوں نے بکری دینے سے انکار کر دیا آپ نے اپنی انگشتان مبارک سے اسے اشارہ کیا وہ واپس چلا گیا۔

باب نمبر ۷

قصۂ حمرہ

ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے کہ ہم نے ایک درخت پر حمرہ[1] کے دو بچے دیکھے ہم نے انہیں پکڑ لیا، حمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ آپ نے پوچھا کہ اس حمرہ کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ ہم لوگوں نے ان کو پکڑا ہے، آپ نے

---

[1] چڑیا کی مانند چھوٹا سا پرندہ

فرمایا دونوں بچوں کو ان کی جگہ رکھ دو۔ ہم نے آپ کے ارشاد کے مطابق دونوں بچوں کو ان کی جگہ رکھ دیا۔

باب نمبر ۶۸

وحشی جانور کا قصہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وحشی جانور تھا۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے جاتے وہ کھیلتا ہوا چلا جاتا اور پھر واپس آجاتا اور آپ کے تشریف لانے کے بعد مکان میں آکر بیٹھ جاتا اور جب تک آپ گھر میں رہتے کوئی حرکت نہ کرتا۔

باب نمبر ۶۹

گھوڑے کا قصہ

جعیل بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں شریک ہوا میں ایک گھوڑی پر سوار تھا جو دبلی اور ضعیف تھی، چنانچہ میں لشکر کے پیچھے چل رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے صاحب فرس چلو، میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری گھوڑی ضعیف اور دبلی ہے، آپ نے کوڑا اٹھا کر گھوڑی کو مارا اور فرمایا اللھم بارك لہ فیھا۔ میں نے دیکھا کہ اب میں اس گھوڑی کی لگام نہیں کھینچ سکتا تھا اور وہ پورے لشکر سے آگے ہو گئی تھی، بعد ازاں اس گھوڑی کے پیٹ سے جو بچے پیدا ہوئے وہ میں نے بارہ ہزار کے فروخت کئے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس اجود الناس اور اشجع الناس تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کسی آواز سے خوفزدہ ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے، اور لوگ بھی بعد میں نکلے تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی اس جانب تشریف لے جا چکے ہیں جدھر سے خوفناک آواز آئی تھی اور آپ اس کی تحقیق فرما چکے تھے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ خوف کی کوئی بات نہیں ہے، اور آپ نے فرمایا یہ گھوڑا تو سمندر کی طرح رواں ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے قبل وہ گھوڑا بہت سست رفتار تھا۔

باب نمبر ۷۰

گدھے کا قصہ

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے ملاقات کی

ان کے پاس قیلولہ کیا، جب ذرا وقت ٹھنڈا ہو گیا تو ایک اعرابی ایک گدھا جو تنگ قدم اور سست رفتار تھا لایا۔ اور اس پر ایک روئی دار کپڑا بچھایا گیا آپ اس پر سوار ہوئے اور مکان پر پہنچنے کے بعد اسے واپس کر دیا، بعد میں وہ اس قدر فراخ گام اور تیز رفتار ہو گیا کہ کوئی جانور اس کی برابری نہیں کر سکتا تھا۔

مالک الخطمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا کے پاس ہم سے ملاقات کی واپسی پر ہم آپ کی سواری کے لیے ایک تنگ قدم اور سست رفتار گدھا لائے آپ اس پر سوار ہو گئے اور بعد میں اسے واپس کر دیا۔ وہ گدھا جب واپس آیا تو فراخ گام اور خوب تیز رفتار تھا اور کوئی جانور رفتار میں اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔

ابن منظور سے روایت ہے کہ خیبر کی فتح کے موقعے پر آپ کو ایک سیاہ گدھا ملا، اس نے آپ سے گفتگو کی، آپ نے اس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؛ اس نے کہا یزید بن شہاب، میرے دادا کی نسل سے اللہ تعالےٰ نے ساٹھ گدھے پیدا فرمائے ان سب پر انبیاء سوار ہوئے مجھے توقع تھی کہ آپ مجھ پر سوار ہوں گے کیونکہ اب میرے دادا کی نسل میں سے میرے سوا کوئی باقی نہیں بچا اور انبیاء میں سے آپ کے سوا کوئی نہیں رہا۔ میں ایک یہودی کی ملکیت میں تھا اس کے سوار ہونے کے وقت میں اسے ٹھوکر مار کر گرا دیتا تھا۔ وہ یہودی میرے پیٹ پر اور پیٹھ پر مارتا تھا۔ آپ نے فرمایا تو یعفور ہے۔ رسول اللہ اس کو کسی کو بلانے بھیجتے وہ اس کے مکان پر جا کر اپنے سر سے دروازہ کھٹکھٹاتا اور صاحب مکان کو اشارہ کرتا رسول اللہ آپ سے بلا رہے ہیں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو یعفور ابی الہیثم بن التیہان کے کنویں پر آیا اور آپ کی وفات کے غم میں کنویں میں گر پڑا۔

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سیاہ گدھا آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا آپ نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں عمرو بن فلاں ہوں، ہم تین بھائی تھے ہر ایک پر انبیاء نے سواری کی ان میں سب سے چھوٹا میں ہوں اور میں آپ کی سواری کے لیے ہوں، ایک یہودی میرا مالک تھا جس وقت میں آپ کو یاد کرتا میں ٹھوکر کھا کر اسے گرا دیتا جس پر وہ مجھے مارا کرتا تھا، یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو یعفور ہے۔

باب نمبر ۱۷

ابن سبع نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے جس جانور کی سواری فرمائی وہ ہمیشہ جوان رہا اور آپ کی برکت سے کبھی بوڑھا نہیں ہوا۔

باب نمبر ۲ ے

گوہ کا واقعہ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے احباب کی محفل میں بیٹھے تھے کہ بنی سلیم کا ایک اعرابی آیا، اس نے ایک گوہ شکار کی تھی، اس اعرابی نے کہا لات وعزیٰ کی قسم میں اس وقت تک آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہ لائے۔ آپ نے پوچھا، اے گوہ میں کون ہوں؟ اس گوہ نے ایسی عربی مبین میں جس کو تمام لوگ سمجھتے تھے کہا، لبیک وسعدیک یا رسول رب العالمین، آپ نے اس سے پوچھا تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ اس نے کہا الذی فی السماء عرشه وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا۔ انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذبک وہ اعرابی مسلمان ہو گیا[1]

باب نمبر ۳ ے

شیر کا واقعہ

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ ایک دریا میں ایک کشتی میں سوار ہوا وہ کشتی ٹوٹ گئی میں اس کے ایک تختے پر سوار ہو گیا، اس تختے پر سوار میں ایسی جگہ جا نکلا جہاں شیر تھا وہ شیر میرے پاس آ گیا میں نے اس سے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام سفینہ ہوں وہ دم ہلانے لگا اور میرے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور میرے ساتھ چل کر آیا اور مجھے راستے پر لا کھڑا کیا، پھر اس نے مجھے رخصت کرنے کے لیے آواز نکالی۔ ایک روایت میں ہے کہ سفینہ کو ایک شیر ملا سفینہ نے کہا میں خادم رسول اللہ ہوں یہ سن کر اس شیر نے دم زمین پر ماری اور بیٹھ گیا۔

باب نمبر ۴ ے

طائر کا قصہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور چلے جاتے ایک روز آپ تشریف لے گئے میں آپ کے پیچھے گیا آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔

---

[1] اس کے بعد اس واقعہ پر جرح و تعدیل کی گئی ہے۔

اور آپ نے اپنے موزے اتار ڈالے پھر آپ نے ایک موزہ پہنا تھا کہ ایک پرندہ آیا اور دوسرا موزہ اٹھا کر لے گیا اور اوپر جا کر اسے حرکت دی تو اس میں سے ایک کینچلی اترا ہوا کالا سانپ گرا، آپ نے فرمایا اس کرامت کے ساتھ اللہ سبحانہ، نے میرا اکرام فرمایا ہے۔

ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں موزے مانگے ان میں سے ایک آپ نے پہنا ایک کوا آیا اور دوسرا موزہ اٹھا لے گیا اور اس کو پھینک دیا اس میں سے سانپ نکلا۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ موزے جھاڑ کر پہنے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے کا ارادہ فرمایا اور دونوں موزے اتار دیے، موزے میں سے ایک کالا سانپ کینچلی اترا ہوا نکلا اس پہ آپ نے فرمایا، ھذہ کرامۃ اکرمنی اللہ بہا اللھم انی اعوذبک من شر من یمشی علی اربع۔

باب نمبر ۷۵

واقعہ عفریت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنات میں سے کسی عفریت نے نماز پڑھتے ہوئے مجھ پر اس لیے تھوک دیا تاکہ میری نماز منقطع ہو جائے، مگر خدا نے مجھے قدرت دی میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے کسی ستون سے اسے باندھ دوں، تاکہ تم لوگ صبح اٹھو تو اس کو دیکھ لو۔ لیکن مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آئی۔

"رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ" (سورہ ص : ۳۵)

اس لیے میں نے اسے دھتکار کر بھگا دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے مصلے پر شیطان میرے سامنے آیا، میں نے اس کا حلق پکڑ لیا یہاں تک کہ اس کی زبان کی خنکی میں نے اپنی ہتھیلی پر محسوس کی۔ اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور تم لوگ اس کو دیکھتے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے ایک شیطان گزرا میں نے اسے پکڑ لیا اور اس کا گلا گھونٹا یہاں تک کہ اس کی زبان نکل پڑی اور اس کی خنکی میں نے اپنے ہاتھ پر محسوس کی، شیطان کہنے لگا آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ اگر سلیمان علیہ السلام نے

دعا نہ مانگی ہوتی تو مسجد کے ایک ستون میں وہ لٹکا ہوا ہوتا اور صبح کو مدینہ کے بچے اسے دیکھتے۔

عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اثنائے نماز آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا کسی نے اس کا سبب معلوم کیا آپ نے فرمایا شیطان آیا تھا میں نے اس کو جھڑک دیا اگر میں اسے پکڑ لیتا تو مسجد کے ستون سے باندھ دیتا اور مدینہ کے بچے اس کے گرد پھرتے

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھائی، آپ اثنائے نماز اپنا دست مبارک آگے بڑھا رہے تھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں نے آپ سے ہاتھ بڑھانے کا سبب دریافت کیا، آپ نے فرمایا شیطان تھا جو آگ کا شرارہ میرے اوپر ڈالتا تھا کہ مجھ کو فتنے میں ڈالے اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو وہ میری گرفت سے آزاد نہیں ہو سکتا تھا اور اس کو مسجد کے ایک ستون سے لٹکا دیتا اور صبح کو مدینہ کے بچے اسے دیکھتے۔

حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز اعوذ باللہ منک فرما رہے تھے پھر آپ نے تین مرتبہ العنک بلعنۃ اللہ فرمایا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ دراز کیا جیسے آپ کچھ لے رہے ہوں، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے پوچھا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لایا تھا کہ اس کو میرے چہرے پر ڈالے میں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ میرے سامنے شیطان آیا میں نے اس کا حلق پکڑ لیا اور اس کا گلا گھونٹا یہاں تک کہ اس کی زبان کی خنکی میں نے اپنے انگوٹھے پر محسوس کی۔ اللہ تعالیٰ سلیمان پر رحم کرے اگر انہوں نے دعا نہ مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بندھا ہوتا اور اس کو لوگ دیکھتے۔

باب نمبر ۲۷

مردوں کے زندہ ہونے اور ان سے گفتگو کرنے سے متعلق معجزات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کو زندہ کیا تھا، حجۃ الوداع کے بیان اس کا ذکر آ چکا ہے غزوۂ خیبر میں زہر آلود بکری کا کلام کرنا گذر چکا ہے اور غزوۂ بدر میں اصحاب قلیب کا زندہ ہونا اور زہر آلود بکری کے بچے کا کلام کرنے کا ذکر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری جوان تھا، اس کی بوڑھی ماں نابینا تھی، وہ

بیمار تھا ہم اس کی عیادت کے لیے گئے، ابھی ہم وہیں تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا ہم نے اس کی آنکھیں بند کر دیں اور اس کے چہرے پر کپڑا ڈال دیا اور ہم نے اس کی ماں سے کہا کہ خدا سے اس کے لیے دعا کرو، اس نے کہا کیا فی الواقع مر گیا، ہم نے کہا، ہاں، ۔ اس نے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے اور یہ دعا کی اے خدا اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری طرف اور تیرے نبی کی طرف سے اس امید پر ہجرت کی ہے کہ ہر مصیبت کے وقت تو میری مدد کرے گا تو اس مصیبت کا بوجھ مجھ پر نہ ڈال حضرت انس بیان کرتے ہیں واللہ ہم وہاں سے نہیں ہٹنے تھے کہ اس نے اپنے چہرے پر سے کپڑا ہٹایا اور بیٹھ گیا اور بعد ازاں ہمارے ساتھ کھانا کھایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اس امت میں تین امور دیکھے ہیں اگر وہ امور بنی اسرائیل میں ہوتے تو ان کو امتیں آپس میں تقسیم نہ ہوتیں، میں نے پوچھا وہ امور کیا ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہم صفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مہاجر عورت آپ کے پاس آئی اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا جو سن بلوغ کو پہنچ چکا تھا، اس لڑکے کو مدینہ کی کوئی وبا ہو گئی اور کچھ دن بیمار رہ کر مر گیا آپ نے اس کی آنکھیں بند کر دیں اور اس کی تجہیز و تکفین کے انتظام کے لیے فرمایا اور مجھ سے کہا کہ میں اس کی ماں کو اطلاع کر دوں چنانچہ میں نے اس کی ماں کو مطلع کر دیا وہ آئی اور اس کے قدموں کے پاس بیٹھ گئی اور اس کے پیر پکڑ کر یہ دعا کی:

اے خدا میں نے تیرے لیے طوعاً اسلام قبول کیا اور کنارہ کش ہو کر بتوں کو چھوڑا اور شوق کے ساتھ تیری طرف ہجرت کی۔ مجھے بت پرستوں کے سامنے شرمندہ نہ کر اور اس مصیبت کا بوجھ مجھ پر نہ ڈال۔ مجھ میں اس مصیبت کے اٹھانے کی برداشت نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی اس عورت کے یہ کلمات پورے نہیں ہوئے تھے کہ اس کے بیٹے نے اپنے قدم ہلائے اور اپنے چہرے پر سے کپڑا اتار دیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت تک زندہ رہا اس کی ماں اس سے پہلے ہی مر گئی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا اس پر علاء الحضرمی کو افسر بنایا، میں بھی اس لشکر میں شامل تھا، ہم جب موقعۂ جہاد پر پہنچے تو دشمنوں نے پانی کی علامتیں مٹا دی تھیں اور شدید گرمی اور پیاس سے ہم اور ہمارے جانور مبتلائے مصیبت تھے، جب آفتاب ذرا جھکا تو علاء بن الحضرمی نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر انہوں نے اپنا ہاتھ پھیلایا، آسمان پر اس وقت کچھ نہیں تھا مگر ابھی انہوں نے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے ہوا بھیجی، اور بادل آ کر برسے اور تالاب اور گھاٹیاں پانی سے بھر گئیں، ہم نے پانی پیا اور بھر لیا اور پھر ہم دشمن کی طرف متوجہ ہوئے جو خلیج بحر سے پار اتر کر ایک جزیرے کی طرف چلا گیا تھا علاء بن الحضرمی خلیج کے کنارے پر کھڑے ہوئے اور انہوں نے یا علی یا عظیم یا کریم کہا پھر ہم لوگوں سے کہا بسم اللہ پھر اتر جاؤ، ہم پانی سے اس طرح پار اتر گئے کہ ہمارے چوپایوں کے سم تک گیلے نہ ہوئے تھے

اس کے کچھ دنوں بعد علاء الحضرمی کا انتقال ہوگیا ہم نے ان کو دفن کر دیا، ایک شخص آیا اس نے کہا یہ کون ہے؟ ہم نے کہا خیر البشر ابن الحضرمی ہے اس نے کہا یہ زمین مردوں کو باہر پھینک دیتی ہے اگر تم انہیں ایک یا دو میل کے فاصلے پر منتقل کر دو تو زمین قبول کرے گی، ہم نے یہ سن کر آپس میں کہا ہمارے صاحب کی کیا جزا ہوگی اگر زمین ان کو باہر نکال دے اور ان کا جسم درندے کھالیں، چنانچہ ہم نے اتفاق کیا کہ ان کا جسم یہاں سے نکال دیتے ہیں مگر جب ہم قبر پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ لحد میں نہیں ہیں اور حد نگاہ تک قبر نور سے روشن ہے اور چمک رہی ہے ہم نے یہ حالت دیکھ کر قبر پر پھر مٹی ڈال دی اور واپس آگئے۔

کعب بن مالک سے مروی ہے کہ جابر بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور چہرۂ انور کچھ بدلا ہوا دیکھا تو واپس اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور ان سے کہا میرا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک لگی ہے جس سے چہرۂ رسالت بدلا ہوا ہے۔ بیوی نے کہا ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے مگر یہ بکری اور بچا ہوا توشہ، بکری ذبح کی گئی اور جو غلہ تھا اسے پیس کر روٹی پکائی اور گوشت تیار کر کے ایک بڑے پیالے میں اس کا ثرید تیار کیا اور میں یہ ثرید لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے جابر اپنی قوم کے لوگوں کو میرے پاس بلالاؤ میں سب کو بلا لایا، کچھ لوگ کھانا کھانے جاتے جب وہ کھاکر آجاتے تو دوسرے لوگ جاتے یہاں تک کہ سب نے کھالیا اور پیالے میں اسی قدر باقی رہا جتنا کہ تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا تھا کہ کھانا کھاؤ مگر ہڈی نہ توڑو، پھر آپ نے ہڈیاں جمع کیں اور ان پر دست مبارک رکھ کر کچھ پڑھا جو میں نے نہیں سنا۔ یکایک بکری اپنے کان جھاڑتی ہوئی کھڑی ہو گئی، آپ نے مجھ سے فرمایا تم اپنی بکری لے لو، میں بکری لے کر گھر پہنچا تو بیوی نے پوچھا یہ کون سی بکری ہے، میں نے کہا یہ وہی بکری ہے جو ہم نے ذبح کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور یہ بکری ہمارے لیے زندہ ہو گئی، میری بیوی بولی میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ رسول اللہ ہیں۔

عبید بن مرزوق سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت تھی وہ مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی وہ عورت مرگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم نہ ہوا، آپ کا اس کی قبر سے گذر ہوا تو آپ نے پوچھا یہ کیسی قبر ہے لوگوں نے بتایا ام محجن کی قبر ہے، آپ نے پوچھا اس عورت کی قبر ہے جو مسجد میں جھاڑو دیتی تھی لوگوں نے کہا جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی صف بنائی اور اس پر نماز پڑھی، پھر آپ نے اس سے پوچھا تو نے کون سا عمل افضل پایا؟ لوگوں نے پوچھا کیا یہ عورت سنتی ہے، آپ نے فرمایا تم اس سے زیادہ نہیں سنتے ہو، اور اس نے جواب بھی دیا ہے۔ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے باب میں آچکا ہے کہ حضرت حمزہ اور دیگر شہداء نے سلام کا جواب دیا تھا جسے اور لوگوں نے بھی سنا تھا، اور عبداللہ عمرو بن حرام کی قبر سے قرآن شریف کی قرأت لوگوں نے سنی ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بقیع (قبرستان) گئے اور انہوں نے فرمایا، السلام علیکم یا اہل القبور جو امور ہمارے پاس ہو رہے ہیں ان کی یہ خبریں ہیں کہ تمہاری بیویوں نے دوسری شادیاں کر لی ہیں، تمہارے شہروں میں دوسروں نے سکونت اختیار کر لی ہے اور تمہارے مال تقسیم کر دیے گئے ہیں۔ ہاتف نے حضرت عمر کو جواب دیا، اے عمر بن الخطاب جو امور ہمارے پاس ہیں وہ یہ ہیں کہ جن چیزوں کو ہم نے پہلے بھیجا تھا ان کو ہم نے پالیا، جن چیزوں کو ہم نے خرچ کیا ان سے ہم نے نفع پایا اور جن چیزوں کو ہم نے اپنے بعد میں چھوڑ دیا ان سے ہم نقصان میں رہے۔

سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ہم مدینہ منورہ کے مقبروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ داخل ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پکارا السلام علیکم یا اہل القبور کیا تم اپنی خبریں ہمیں بتاؤ گے یا ہم تمہیں بتائیں۔ سعید فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک آواز سنی علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین، آپ ہمیں بتائیے کہ ہمارے بعد کیا ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری بیویوں نے دوسری شادیاں کر لیں، تمہارے مال تقسیم ہو گئے اور تمہاری اولاد یتیم رہ گئی اور تمہارے بنائے مکانوں میں تمہارے دشمن مقیم ہو گئے۔ اب تم اپنی خبر سناؤ، ایک مردے نے جواب دیا، کفن پارہ پارہ ہو گئے، بال بکھر گئے، پوست ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ آنکھیں بہہ کر رخساروں پر آگئیں اور نتھنوں سے پیپ اور میل بہہ رہا ہے، جو شئے ہم نے آگے بھیجی تھی اسکو ہم نے پالیا ہے اور جو شئے چھوڑ دی تھی اس سے ہمیں نقصان رہا اور ہم اپنے اعمال کے مرہون ہیں۔

یحییٰ بن ایوب الخزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کسی نوجوان کی قبر پر گئے اور پکار کر فرمایا۔

یا فلانُ ولمن خاف مقام ربه جنتان "۔ (سورۃ الرحمٰن۔۴۶)

اس نوجوان نے قبر سے جواب دیا کہ میرے رب نے مجھے یہ دونوں جنتیں عطا فرمائی ہیں۔ سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ روایت طویل ہے اور میں نے اس کو کتاب البرزخ میں ذکر کیا ہے۔ اور اس کتاب میں اس باب میں بہت سی روایتیں جمع کی ہیں کہ صحابہ، تابعین اور بعد کے لوگوں کو مُردوں کی باتیں سننے کا اتفاق ہوا ہے۔ بیہقی کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد کلام کرنے کے بارے میں صحیح اسناد کے ساتھ متعدد مرویات موجود ہیں۔ چنانچہ عبداللہ ابن عبیداللہ انصاری سے روایت ہے کہ مسیلمہ کے مقتولین میں سے کسی نے گفتگو کی اور محمد رسول اللہ ہیں اور ابوبکر اور عثمان الامین الرحیم ہیں میں نہیں جانتا کہ اس نے حضرت عمر کے بارے میں کیا کہا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کے پاس کچھ بکریاں تھیں وہ جب دودھ نکالتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا پیالہ لایا کرتا تھا کچھ روز وہ نہیں آیا اور اس کے باپ نے آکر بتایا

کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تیرے لیے دعا کروں کہ تیرا بیٹا زندہ ہو جائے، یا تو صبر کرے اور روز قیامت تیرا بیٹا تجھے ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائے اور جس دروازے سے تم چاہو جنت میں چلے جاؤ، اس نے کہا یا نبی اللہ میرے لیے کون ایسا کرے گا۔ آپ نے فرمایا تیرا بیٹا تیرے واسطے اور ہر مومن کا بیٹا اس کے واسطے یہی کرے گا۔

ابوسبرۃ النخعی سے روایت ہے کہ یمن سے کوئی شخص آرہا تھا راستے میں اس کا گدھا مر گیا، اس نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا کی۔

اے خدا میں تیری راہ میں جہاد کرنے آیا اور تیری خوشنودی کا طلبگار ہوا اور میں نے گواہی دی ہے تو مردے کو زندہ کرتا ہے تو آج مجھ پر کسی اور کا احسان نہ ڈال تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے گدھے کو زندہ کر کے اٹھا دے۔

اس دعا کے ساتھ ہی اس کا گدھا اپنے کان جھاڑتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ بیہقی کہتے ہیں کہ یہ اسناد صحیح ہے اور جہاں کہیں ایسا امر ہو گا وہ صاحب شریعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کرامت ہو گا۔ شعبی نے اس روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ میں نے اس گدھے کو کناسہ میں فروخت ہوتے دیکھا تھا۔ بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے اس حدیث کی روایت مسلم بن عبداللہ بن شریک النخعی سے بھی کی ہے کہ بنی نخع کا ایک شخص نباتہ بن یزید حضرت عمر کے زمانے میں جہاد کے لیے نکلا اس کے بعد اوپر کی حدیث کے مثل ذکر کی۔ اور کسی شخص کے کہے ہوئے اشعار بھی نقل کئے۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ ؎

ومنا الذی احیا الالہ حمارہٗ ؛ وقد مات منہ کل عضو مفصل

(ہم میں سے ایک شخص کے گدھے کو اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا حالانکہ وہ گدھا بالکل مر چکا تھا)

باب نمبر ۷۷

گونگے اور اندھے لوگوں کو درست کرنے کے معجزات

شمر بن عطیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت اپنے نوجوان لڑکے کو لے کر آئی اور عرض کی کہ اس نے اپنی پیدائش کے دن سے آج تک کوئی بات نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حبیب بن فدیک سے روایت ہے کہ ان کی آنکھیں بالکل سفید تھیں اور کچھ نظر نہیں آتا تھا ان کے والد انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا تمہاری نگاہ کیوں جاتی رہی انہوں نے بیان کیا کہ میرا پاؤں سانپ کے انڈوں پر پڑ گیا تھا اس لیے میری بصارت جاتی رہی، آپ نے ان کی

دونوں آنکھوں پر پڑھ کر دم کیا تو بینائی واپس آگئی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب ان کی عمر اسّی سال تھی اس وقت بھی وہ سوئی میں دھاگہ پرو لیتے تھے حالانکہ ان کی آنکھیں بدستور سفید تھیں۔

باب نمبر ۸۷

بیماروں اور آفت رسیدہ لوگوں سے متعلق معجزات

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا اس کے پاؤں میں ایسا زخم تھا کہ اطبا اس کے علاج سے عاجز سے آ گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک اپنے لعاب دہن پر رکھی، پھر چھوٹی انگلی کا سرا مٹی پر رکھ کر زخم پر رکھ دیا اور فرمایا

باسمك اللهم ريق بعضنا بتربة ارضنا ليشفي سقيمنا باذن ربنا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

محمد بن حاطب سے روایت ہے کہ میرے ہاتھ پر ہانڈی گر گئی اور جل گیا میری والدہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئیں آپ اس پر تھوکتے جاتے اور فرماتے جاتے۔ اذهب الباس رب الناس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اچھا ہو گیا۔

محمد بن حاطب نے اپنی والدہ ام جمیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں تجھے سرزمین حبشہ سے لے کر آئی مدینہ سے ایک رات کا فاصلہ ابھی باقی تھا۔ میں نے کچھ پکانے کے لیے رکھا لکڑیاں ختم ہو گئیں تو میں لکڑیاں ڈھونڈنے چلی گئی تو تو نے ہانڈی اپنی کلائی پر الٹ لی میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر پہنچی آپ تیرے ہاتھ پر تھوکتے جاتے اور فرماتے جاتے۔

اذهب البأس رب الناس اشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقماً

میں تجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لے کر اٹھی بھی نہیں تھی کہ تیرا ہاتھ اچھا ہو گیا۔

شرحبیل الجعفی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے ہاتھ میں گرہ پڑ گئی تھی جس سے مجھے تکلیف ہے جب میں تلوار کا قبضہ یا گھوڑے کی باگ پکڑتا ہوں تو یہ گرہ حارج ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ پہ پھونکا اور دست مبارک اس گرہ پر رکھ کر ہتھیلی سے اسے ملتے رہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں گرہ کا نشان تک نہ تھا۔

ابو سبرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ہاتھ میں گرہ ہے جس کی بناء پر اونٹ کی مہار پکڑنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تیر منگایا اسے گرہ پہ مارتے اور دست مبارک پھیرتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ گرہ جاتی رہی۔

ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ ان کے چہرے پر داد تھا جس سے ان کا چہرہ سفید ہو گیا تھا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس داد نے ان کی ناک کھالی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور ان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا۔ رات نہیں ہونے پائی تھی کہ اس داد کا نشان تک نہ رہا۔

حبیب بن یساق سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوا، میرے شانے پر تلوار کی ایسی ضرب لگی کہ میرا ہاتھ لٹکنے لگا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس زخم پر لعاب دہن لگایا، اس سے میرا زخم بھر گیا اور میں اچھا ہو گیا اور جس شخص نے مجھے تلوار ماری تھی میں نے ہی اسے قتل کیا۔

بیہقی نے اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے سر اور چہرے پر ورم آگیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا اور تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرمائے۔

"بسم اللہ اذھب عنھا سوءہ وفحشہ بدعوۃ نبیک الطیب المبارک المکین عندک"

اسی کی برکت سے میری ورم جاتی رہی۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی گردن میں ورم تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن پر دست مبارک پھیرا اور یہ دعا فرمائی۔ "اللھم عافھا من فحشہ داذاہ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی اور عرض کی کہ یارسول اللہ میرے اس بیٹے کو جنون ہے اور جنون کا دورہ اس کو صبح و شام کھانے کے وقت پڑتا ہے، اور کھانا بے حلاوت ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے سینے پر پھیرا اور اس کے لیے دعا کی اس نے ایک قے کی جس میں درندے کے کالے بچے کی مثل کوئی شئے نکلی اور وہ شفا یاب ہو گیا۔

بیہقی نے محمد بن سیرین سے یہ روایت کی ہے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور اس نے عرض کی یہ میرا بیٹا ہے اور اس پر ایسی بیماری آئی ہے کہ اب یہ ایسا ہو گیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں آپ اللہ تعالے سے دعا فرمائیے کہ یہ مر جائے آپ نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں یہ صحت یاب ہو جائے اور جوان ہو کر ایک صالح مرد بن جائے اللہ کے راستے میں جہاد کرے شہید ہو اور جنت میں جائے۔ چنانچہ آپ نے دعا فرمائی وہ صحت یاب ہو گیا جوان ہو کر ایک صالح مرد نکلا اور اس نے راہ خدا میں جہاد کیا اور شہید ہوا۔

بیہقی نے یزید بن نوح بن ذکوان سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دانت میں درد ہے اور مجھے سخت تکلیف ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا

دست مبارک ان کے رخسار پر رکھا اور سات بار یہ دعا کی

"اللھم اذھب عنہ سوء ما یجد وفحشہ بدعوۃ نبیک المبارک المکین عندک"

رفاعۃ بن رافع سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے چربی نگل لی جس سے میں ایک سال بیمار رہا۔ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک میرے پیٹ پر پھیرا مجھے قے آگئی اور وہ چربی ہرے رنگ کی ہوکر نکلی پھر اس کے بعد کبھی مجھے پیٹ کی تکلیف نہیں ہوئی۔

طبرانی نے جرید سے روایت کی ہے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سیدھے ہاتھ سے کھاؤ انہوں نے کہا کہ میرے سیدھے ہاتھ میں تکلیف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پھارا، جس کے بعد انہیں کبھی ہاتھ کی تکلیف نہیں ہوئی۔

طبرانی نے عبداللہ بن انیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سیتر بن رزام یہودی نے میرے چہرے پر تلوار ماری جس سے میرے سر کی ہڈی یا اس کے اوپر کا پردہ کٹ گیا یا دماغ پر زخم لگا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زخم پر پھوک ماری جس سے میرا زخم ٹھیک ہوگیا۔

ابونعیم نے وازع سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے مجنون لڑکے کو لے کر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چہرے پر دست مبارک پھیرا اور اس کے لیے دعا کی۔ اس دعا کے بعد وہ سفارت میں سب سے عاقل ہوگئے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ملاعب الاسنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو بھیجا ان کے پیٹ میں دمبل ہوگیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھیلا لیا اس پر تھوکا اور وہ اس شخص کو دے دیا اور یہ فرمایا کہ اس ڈھیلے کو پانی میں گھول کر ملاعب الاسنہ پلا دو۔ جب ارشاد عمل کیا گیا تو ان کو شفا ہوگئی، یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ملاعب الاسنہ کے پاس شہد کا ایک عکہ بھیجا وہ اس شہد کو چاٹا کرتے تھے اور اسی سے وہ صحت یاب ہوگئے

ابن سعد نے واقدی کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ابی بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے متعدد اصحاب سے سنا ہے جن میں ابواسید، ابوحمید اور ابوسہل بن سعد بھی ہیں کہ ان راویوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ تشریف لائے، ڈول میں وضو کیا اور اس پانی کو دوبارہ کنوئیں میں ڈال دیا، دوسری مرتبہ ڈول میں کلی کی اور لعاب دہن مبارک اس میں ڈالا اور اسکا پانی پیا اور کنوئیں میں ڈال دیا آپ کے زمانے میں کوئی بیمار ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس کو بضاعہ کے پانی سے غسل دو۔

وہ غسل کرتا اور اچھا ہو جاتا۔

شیخین نے جابر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میری عیادت کی میں اس وقت بنی سلمہ میں تھا اور میں اس قدر بیمار تھا کہ میں کسی کو پہچانتا تک نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا وضو فرمایا اور اس پانی میں سے مجھ پر چھڑکا، مجھے افاقہ ہو گیا تو میں نے کہا میں اپنے مال کا کیا کروں تو یہ آیت نازل ہوئی۔ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ۔ (سورہ النساء: ۸)

معاویۃ بن الحکم سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے میرے بھائی علی بن الحکم نے خندق کے اوپر سے اپنا گھوڑا کدانا چاہا مگر وہ نہ کود سکا اور ان کی پنڈلی خندق کی دیوار سے کچلی گئی ہم ان کو گھوڑے پر سے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پنڈلی پر دست مبارک پھیرا وہ گھوڑے پر سے اترے بھی نہیں تھے کہ اچھے ہو گئے، چنانچہ معاویہ بن الحکم نے اپنے قصیدے میں کہا ہے

وانزاها علی ذی تهوی ؛ هوالدا مترعته بسول

علی نے گھوڑے کو کدایا تو وہ اس طرح گرا جیسے پانی کا ڈول الٹ گیا ہو۔

صفوف الخندقين فاهرقته ؛ هوتيه مظلم الحالين عمل

گھوڑے کو خندق کے کناروں پر کدایا جس سے وادی کے اس کنارے پر خون بہا جو تاریک اور بے علامت تھا

فعصب رجله فما عليها ؛ سموا الصقر صادف يوم ظل

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاؤں پر پٹی باندھ دی اور وہ گھوڑے پر اس طرح سوار ہو گئے جیسے سائے کے دن باز بلندی پر جاتا ہے

فقال محمد صلے عليه ؛ مليك الناس هذا خير فعل

لوگوں کے بادشاہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بہت نیک کام ہے۔

لعالك فاستمر بها سويا ؛ وكانت بعد ذالك اصح رجل

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تجھے شفا دے سو وہ ہمیشہ تندرست رہے اور ان کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

باب نمبر ۹۷

ان معجزات کا بیان جو بھوک، پیاس، نکان، اور غیرت، حرارت اور برودت اور آنسوؤں کے روکنے کے ضمن میں ظہور پذیر ہوئے

عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کے پاس کھڑی ہو گئیں، ان کا چہرہ بھوک کی شدت سے زرد ہو رہا تھا، آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے سینے پر ہار پہننے کی جگہ رکھا اور اپنی انگلیوں کو کھول دیا اور فرمایا۔

"اللھم مشبع الجاعۃ ورافع الوضیعۃ ارفع فاطمہ بنت محمد"

اے خدا بھوک سے سیر کرنے والے تکلیف کو دور کرنے والے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کرے۔

عمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کے چہرے کی زردی فوراً جاتی رہی اور بعد میں میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا عمران میں اب تک بھوکی نہیں ہوئی۔ بیہقی کہتے ہیں کہ عمران نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حجاب سے قبل دیکھا ہوگا۔

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کو گئے مقام عرج میں کسی ہاتف کی آواز آئی کہ ٹھہر جاؤ ہم ٹھہر گئے اس نے کہا تم لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کچھ تو کہہ رہا ہے وہ سمجھ رہا ہے۔ اس نے کہا ہاں، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما چکے ہیں، اس نے یہ سن کر انا للہ پڑھی اور پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون والی ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ اس نے پوچھا وہ تم لوگوں میں موجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ان کی بھی وفات ہوگئی۔ اس نے پھر انا للہ پڑھی اور پوچھا کہ ان کے بعد کون والی ہوا۔ کہا عمر۔ اس نے پوچھا کیا وہ تم لوگوں میں موجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ وہی تجھ سے مخاطب ہے، اس نے کہا۔ الغوث الغوث حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں عنش بن عقیل بنی نضلہ میں سے ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بنی سعال کی پتھریلی زمین کے پشتے پر ملے تھے انہوں نے مجھے اسلام کی دعوت دی میں مسلمان ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا ہوا ستو مجھے پلایا۔ اب میں ہر پیاس میں اس کی سیرابی اور ہر بھوک میں اس کی سیری کو محسوس کرتا ہوں، پھر میں راس الابیض چلا گیا اور دس برس سے اپنے اہل و عیال کے ساتھ وہیں رہتا ہوں اور پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں، رمضان کے روزے رکھتا ہوں اور دسویں ذی الحج کو قربانی کرتا ہوں۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم دی تھی، اب میں قحط سالی کا شکار ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تیری مدد کریں گے تم ہمیں پانی کا راستہ بتا دو۔ راوی نے بیان کیا جب ہم حج سے واپس آئے تو ہم نے پانی کے مالک سے اس کے بارے میں دریافت کیا اس نے کہا وہ اس کی قبر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی قبر پر آئے اور رحمہ اللہ کہا اور اس کی مغفرت کی دعا کی۔

ابی امامۃ الباہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کے پاس بھیجا۔ میں جہاں پہنچا تو بھوکا تھا وہ خون کھا رہے تھے انہوں نے مجھے کہا آؤ کھاؤ، میں نے کہا میں تمہارے پاس اسی لیے آیا ہوں کہ اس کے کھانے سے منع کروں وہ لوگ مجھ پر ہنسنے لگے اور مجھے جھوٹا ٹھہرایا میں واپس ہوا تو سخت بھوکا اور پیاسا تھا۔ اسی حال میں میں سو گیا، خواب میں کوئی آیا اور اس نے مجھے دودھ کا ایک برتن دیا میں نے وہ دودھ پی لیا میرا پیٹ

بھر گیا اور میں خوب سیراب ہوگیا۔ ان میں سے کسی نے آپس میں کہا تمہاری قوم ہی کا ایک آدمی تمہارے پاس آیا تھا تم نے اسے واپس کر دیا۔ اس کو کچھ کھلاؤ پلاؤ، غرض وہ لوگ میرے پاس کھانے پینے کی اشیا لائے۔ میں نے کہا اللہ تعالےٰ نے مجھے کھلا اور پلا دیا ہے۔ میں نے ان کو اپنا پیٹ دکھلایا۔ وہ لوگ یہ صورت دیکھ کر مسلمان ہوگئے۔ اس حدیث کے بعض طرق میں ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ان کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے انکار کیا، میں نے ان سے پینے کو پانی مانگا انہوں نے کہا ہم نہیں دیں گے اور تجھے ایسی حالت میں چھوڑ دیں گے کہ تو پیاس سے مر جائے۔ مجھے ان کے اس رویے کا افسوس ہوا۔ اور میں نے اپنا سر چادر میں چھپا لیا اور میں جلتی زمین پر سخت گرمی میں سوگیا ایک شخص خواب میں آیا اور ایک پیالہ زجاج کا لایا جس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا گیا ہوگا اور اس میں پینے کی ایسی شئے تھی کہ اس سے لذیذ کوئی شئے نہ ہوگی میں نے وہ پی لیا۔ اور جونہی پی کر فارغ ہوا میں بیدار ہوگیا اور اس کے پینے سے نہ اب تک میں پیاسا ہوا اور نہ کبھی بھوکا ہوا۔

بیہقی نے ثابت، ابی عمران الجونی اور ہشام ابن حسان سے روایت کی ہے کہ ام ایمن نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی ان کے پاس زاد راہ نہ تھا، روحاء پہنچیں تو شدید پیاس لگی۔ ام ایمن بیان کرتی ہیں کہ میں نے تیز ہوا چلنے کی آواز سنی سر اٹھا کر دیکھا تو سفید رسی سے ایک ڈول بندھا ہوا آسمان سے لٹکا ہوا تھا میں نے وہ ڈول لے لیا اور اس میں سے پیا، یہاں تک کہ میں سیراب ہوگئی۔ اس کے بعد سے میں سخت گرمی کے دن روزہ رکھتی ہوں اور دھوپ میں پھرتی ہوں مگر مجھے پیاس نہیں لگتی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کرنا چاہی تو میں نے کہا مجھ جیسی عورتیں شادی کر لیتی ہیں مگر میں نہیں کرتی کیونکہ میری اولاد ہے۔ مجھ میں غیرت ہے اور میں صاحب عیال ہوں، آپ نے فرمایا میں تم سے بڑا ہوں غیرت اللہ دور کرے گا اور تمہارے عیال اللہ اور اس کے رسول کے ذمے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرما لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ نکاح کے بعد ام سلمہ کی شان ایسی تھی گویا وہ ازواج مطہرات میں سے نہیں ہیں دیگر ازواج میں باہم غیرت بھی تھی اور رشک بھی تھا مگر ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں ایسی کوئی بات نہ تھی۔

ام اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی میرے بھائی نے مجھ سے کہا میں مکہ میں اپنا زاد راہ بھول آیا ہوں۔ وہ زاد راہ لینے واپس چلے گئے اور انہیں میرے شوہر نے قتل کر دیا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوگئی اور آپ سے بیان کیا کہ میرا بھائی قتل کر دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو پانی لیا اور اس کو میرے چہرے پر چھڑک دیا۔ اس کے بعد ام اسحاق کی یہ کیفیت ہوگئی کہ ان پر کوئی مصیبت آتی تو آنکھوں میں تو آنسو نظر آتے مگر رخساروں پہ نہ بہتے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک سرد صبح کو اذان دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں ابھی تک کوئی نہیں آیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا بلال لوگ کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی سردی کی بناء پر نہیں آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللھم اذھب عنھم البرد بلال کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ضحی کے وقت یا صبح کے وقت پنکھا جھل رہے تھے۔

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے ان کا نام پوچھا انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا ہے۔ پوچھا گیا کہ یہ نام کیوں رکھا؟ تو انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ کہیں تشریف لے گئے۔ اصحاب کو سامان کا وزن محسوس ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر بچھائی سب نے سامان اس پر رکھ دیا اور مجھ پر لا دد یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھاؤ تم سفینہ ہو اس دن کے بعد سے میں ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات اونٹ تک کا بوجھ اٹھاتا ہوں تو مجھے بھاری نہیں لگتا۔

باب نمبر ۸۰

آپ کا لوگوں کا نسیان اور بیہودہ گوئی دور کرنا اور انہیں حفظ، علم، فہم اور حیا عطا فرمانا

شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کہا کون شخص اپنا کپڑا بچھاتا ہے کہ میں اپنی بات اس میں ڈال دوں، میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے باتیں کیں، اس کے بعد میں نے اپنا کپڑا سمیٹ لیا، قسم بخدا اس کے بعد میں نے جس بات کو سنا اسے کبھی نہ بھولا۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی چادر بچھاؤ، میں نے اس کو بچھا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کی طرف دست مبارک سے اشارہ فرمایا اور مجھے کہا سمیٹ لو میں نے چادر سمیٹ لی اور اس کے بعد میں کبھی کسی بات کو نہیں بھولا۔

بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں جوان ہوں آپ مجھے قضا پر مامور فرما رہے ہیں حالانکہ مجھے نہیں معلوم کہ قضا کیا ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور یہ دعا کی۔ اللھم اھد قلبہ وثبت لسانہٗ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو چیرا میں نے دو آدمیوں کے درمیان جو حکم کیا اس میں کوئی شک نہیں کیا۔

ابن سعد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا،

میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ مجھے بزرگوں میں بھیج رہے ہیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں میری رائے درست نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا اور قلب کو ہدایت کرے گا۔

ابوامامہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مردوں کے ساتھ فحش کلامی کیا کرتی تھی، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ثرید تناول فرمارہے تھے۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثرید مانگا آپ نے دے دیا اس نے کہا کہ اپنے دہن مبارک سے دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دیا اس نے کھا لیا، اس پر اس قدر حیا غالب ہوئی کہ اس نے پھر مرتے دم تک بد کلامی نہیں کی۔

باب نمبر ۸۱

تیراندازی کی قوت

بیہقی نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہ بنی اسلم کے کچھ لوگ باہم تیراندازی کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اور ان سے فرمایا یہ اچھا کھیل ہے تم لوگ تیراندازی کرو میں ابن الاکوع کے ساتھ ہوں، یہ سن کر سب نے ہاتھ روک لیے، اور بولے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابن الاکوع کے ساتھ ہوں گے تو وہ تو ہمیں تھکا دیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ تیراندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں، تمام لوگوں نے پورے دن تیراندازی کی سب برابر رہے اور کسی کو تکان نہیں ہوئی۔

باب نمبر ۸۲

نام کی تبدیلی

سعید بن المسیب نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا حزن (سختی) آپ نے فرمایا تمہارا نام سہل ہے۔ انہوں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس پیرانہ سالی میں اپنا نام تبدیل کرلوں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہی وجہ ہے کہ ہم میں اب تک سختی موجود ہے۔

سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دادا حزن سے فرمایا کہ تم سہل ہو، میرے دادا نے کہا کہ نرمی تو گدھے کیلئے ہے اور اس نے یہ نام قبول کرنے سے انکار کر دیا، سعید نے کہا یہی وجہ ہے کہ ہم اب تک اپنے اندر سختی محسوس کرتے ہیں۔

بخاری نے سعید بن المسیب سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ان کے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا حزن،

آپ نے فرمایا کہ تم سہل ہو، انہوں نے کہا جو نام میرے باپ نے رکھا ہے میں تو اس کو نہیں بدلوں گا۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ یہی وجہ ہے کہ ہم لوگوں میں اب تک خشونت موجود ہے۔

باب نمبر ۸۳ دیوانگی سے شفا

ابن کعب سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اس نے آکر عرض کیا یا نبی اللہ میرے بھائی کو تکلیف ہے آپ نے فرمایا اسے کیا تکلیف ہے اس نے کہا اسے دیوانگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جاکر اسے لے آؤ، وہ اسے لے آیا اور آپ کے سامنے لٹا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحۃ الکتاب یعنی الحمد، سورۂ بقرہ کی چار آیات، والٰھکم الہ واحد اور آیت الکرسی، اعراف کی یہ آیت ان ربکم اللہ المؤمنون کا آخری حصہ فتعالی اللہ الملک الحق، سورہ جن کی ایک آیت وانہ تعالی جد ربنا، سورہ صافات کی ابتدائی دس آیات، سورہ حشر کی تین آیات اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تلاوت فرمائیں۔ وہ شخص اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے اسے کبھی کوئی شکایت نہ تھی۔

باب نمبر ۸۴ نسخ سورت

بیہقی نے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ انصار صحابہ کی ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ ایک شخص نصف شب میں نماز کے لیے کھڑا ہوا اور اس نے وہ سورت پڑھنی چاہی جو اسے یاد تھی، مگر وہ سوائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کچھ نہیں پڑھ سکا۔ اور کئی صحابہ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا، ان سب حضرات نے صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سورت کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساعت تک خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر فرمایا آج شب وہ سورت منسوخ کر دی گئی ہے اس لیے اسے سینوں سے بھی محو کر دیا گیا اور جس شئے پر لکھی ہوئی تھی اس سے بھی مٹا دی گئی۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ واضح دلیل نبوت ہے۔

باب نمبر ۸۵ سنگریزوں اور کھانے کی تسبیح

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا بیٹھے ہوئے تھے میں آیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ بعدازاں ابوبکر آئے سلام کیا اور بیٹھ گئے اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریاں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اٹھا کر ہتھیلی پر رکھا تو وہ تسبیح کرنے لگیں اور شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آواز آنے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رکھ دیا تو آواز آنا

آ بند ہوگئی۔ پھر آپ نے اٹھا کر ابوبکر صدیق کے ہاتھ میں رکھ دیں وہ تسبیح کرنے لگیں حتیٰ کہ ہم نے آواز سنی جیسے مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ آپ نے ان کو رکھ دیا تو وہ خاموش ہو گئیں، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اٹھا کر عمر فاروق کے ہاتھ میں رکھ دیا اور وہ تسبیح کرنے لگیں حتیٰ کہ ہم نے مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی مانند آواز سنی پھر انہوں نے رکھ دیا اور وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں حضرت عثمان کے ہاتھ پر رکھ دیں تو انہوں نے تسبیح پڑھی اور شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آواز آئی۔ پھر انہوں نے رکھ دیں تو آواز بند ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نبوت کی خلافت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اپنے دست مبارک میں کنکریاں لیں انہوں نے تسبیح پڑھی، یہاں تک کہ میں نے ان کی تسبیح سنی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھیں انہوں نے تسبیح پڑھی اور ہم سب نے سنی، پھر آپ نے وہ کنکریاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھیں انہوں نے تسبیح پڑھی ہم نے سنی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھیں انہوں نے تسبیح پڑھی اور ہم نے سنی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کنکریاں ہم سب لوگوں کے ہاتھوں میں دیں مگر کنکریوں سے تسبیح کی آواز نہیں آئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شاہان حضرموت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان میں اشعث بن قیس بھی تھے انہوں نے کہا ہم نے اپنے دل میں ایک بات سوچی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بتلایے وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو کاہنوں کا کام ہے اور کاہن جہنم میں جائیں گے انہوں نے کہا پھر ہم کیسے یقین کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی میں کنکریاں لیں اور فرمایا یہ کنکریاں گواہی دیں گی کہ میں رسول خدا ہوں۔ کنکریوں نے دست مبارک میں تسبیح پڑھی اور ان لوگوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کھانا تسبیح پڑھتا ہے، لوگوں نے پوچھا کیا آپ اس کی تسبیح سمجھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک۔ آپ نے فرمایا اس برتن کو اس شخص کے قریب کر دو برتن اس کے قریب کیا گیا تو اس نے کہا بے شک یارسول اللہ یہ کھانا تسبیح پڑھتا ہے، پھر دوسرے شخص کے پاس لایا گیا اس نے کہا بے شک یہ تسبیح پڑھتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس رکھوا دیا کسی نے عرض کی کہ اگر یہ برتن سب لوگوں کے سامنے آتا تو اچھا ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ برتن کسی کے سامنے جا کر خاموش ہو جاتا تو لوگ یہ کہتے کہ کسی گناہ کی وجہ سے خاموش ہو گیا۔

ابو الشیخ نے خیثمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کوئی شے پکا رہے تھے کہ ہانڈی

الٹ گئی اور تسبیح پڑھنے لگی۔

قیس سے روایت ہے کہ ابوالدرداء اور کچھ لوگ ایک طبق میں کھانا کھا رہے تھے کہ کھانے نے اور طبق نے تسبیح پڑھی۔

باب نمبر ۸۶

تنۂ نخل کی فریاد

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ درخت کا ایک تنا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے، جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا ہم نے سنا کہ وہ تنا مثل دس مہینے کی حاملہ اونٹنی کے جس پہ بوجھ لادا جائے فریاد کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور اس پہ اپنا دست مبارک رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستون سے ٹیک لگایا کرتے تھے، صحابہ نے آپ کے لیے منبر تیار کیا، جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اس نخل نے ایسی فریاد کی جیسے بچہ روتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور اسے چمٹا لیا، وہ اس طور پر نالہ کرنے لگا جیسے بچہ کرتا ہے۔ راوی نے کہا وہ ستون اس لیے روتا تھا کہ اس کے پاس جو ذکر ہوتا تھا وہ اسکو سنتا تھا

دارمی نے عبداللہ بن بریدہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تنے کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ کے لیے منبر تیار کیا گیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کی طرف رخ کیا تو درخت کے تنے نے اس طرح نالہ و فریاد کی جس طرح اونٹنی کرتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس پر رکھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اگر تو چاہے تو میں تجھے اس جگہ لگا دوں جہاں تو پہلے تھا اور تو پہلے ہی کی طرح ہو جائے اور اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت میں لگا دوں جہاں جنت کی نہریں تجھے سیراب کریں اور اولیاء اللہ تیرا پھل کھائیں۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو بار کہا بہتر ہے میں نے اس کو قبول کیا۔ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس نے کیا کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جنت میں لگایا جانا پسند کیا ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تنے کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے منبر بنایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پہ کھڑے ہوئے تو اس تنے نے آپ سے فریاد کی، آپ نے فرمایا ٹھہر جا اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت میں لگا دوں

تاکہ صالحین تیرا پھل کھائیں ورنہ تجھے پہلی جگہ لگا دوں وہاں تو تر و تازہ ہو جائے جیسا کہ پہلے تھا اس نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ کے واسطے منبر بنا یا گیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تو اس درخت کے تنے نے اس طرح فریاد کی جیسے اونٹنی اپنے بچے کے لیے فریاد کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر کے اس کے پاس آئے اس کو چمٹا لیا تب وہ خاموش ہو گیا۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تنے کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے، جب آپ کے لیے منبر تیار ہوا اور آپ منبر پر تشریف لے گئے تو اس درخت کے تنے نے فریاد کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اس پہ دست مبارک پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تنے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے، قبل اس کے کہ آپ منبر کی طرف جائیں اس تنے نے فریاد کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف آئے اس کو پہلو میں لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اس کو اپنی آغوش میں نہ لیتا تو یہ تا قیامت فریاد کرتا رہتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تنے کے پاس کھڑے ہوتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چھوڑ کر منبر پہ تشریف لے گئے تو اس نے اس طرح آواز کی جس طرح بیل آواز کرتا ہے اور اس کی آواز سے مسجد ہلنے لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر کر اس کے پاس تشریف لے گئے اور اسے چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر میں اس کو اس طرح نہ چمٹا لیتا تو میرے غم میں قیامت تک اسی طرح فریاد کرتا رہتا۔

سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہوا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے تو اس لکڑی نے فریاد کی لوگ آئے اور اس کے برابر کھڑے ہو گئے اور اس کی فریاد سے ان پہ رقت طاری ہو گئی اور سب رونے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس پر اپنا دست مبارک رکھا تو وہ لکڑی خاموش ہو گئی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک لکڑی تھی آپ صلی اللہ

علیہ وسلم جب خطبہ دیتے اس سے ٹیک لگا لیتے بعدازاں آپ کے لیے ایک منبر بنایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی سے ٹیک لگانا چھوڑا تو اس نے بیل کی طرح آواز کی یہاں تک کہ اس آواز کو اہل مسجد نے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اسے بغل میں لیا تو وہ خاموش ہوگئی۔

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تنے کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جب منبر بنایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے تو اس نے فریاد کی اور شق ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور اس پر دست مبارک پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا۔

مطلب بن ابی ودلعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے وقت مسجد میں ایک درخت کے تنے سے پشت مبارک لگا لیتے جب آپ کے لیے منبر بن گیا اور آپ منبر پر تشریف لے گئے تو اس درخت کے تنے نے بیل کی طرح آہ وزاری کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور چمٹا لیا تو وہ خاموش ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا اس کو کچھ نہ کہو کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شئے کو نہیں چھوڑا مگر وہ آپ کے لیے غمگین ہوئی۔

بیہقی نے ابی حاتم الرازی سے روایت کی ہے انہوں نے عمرو بن سواد سے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالےٰ نے کسی نبی کو ایسا معجزہ عطا نہیں کیا جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ عمرو نے کہا میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو زندہ کرنے کا رتبہ عطا فرمایا تھا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درخت کے تنے کو آپ کے لیے فریاد کرتے کا رتبہ عطا فرمایا تھا جو احیاء موتیٰ سے بھی بڑھ کر ہے۔

باب نمبر ۸۷

آپ کی دعا پر دروازے کی چوکھٹ اور مکان کی دیواروں نے آمین کہا

ابی اسید الساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا، کل صبح جب تک میں تمہارے پاس نہ آجاؤں تم اور تمہارے فرزند گھر میں موجود رہیں کیونکہ مجھے کام ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگلے روز صبح کو ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ تم دونوں قریب قریب ہوجاؤ جب وہ دونوں قریب قریب ہوگئے آپ نے ان پر اپنی چادر ڈال دی اور یہ دعا فرمائی۔

لے رب یہ میرے چچا بمنزلہ میرے باپ کے ہیں اور یہ انکے گھر والے ہیں توان سب کو آگ سے اسطرح چھپالے جسطرح میں نے ان سبکو اپنی اس چادر میں ڈھک لیا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا پر دروازے کی چوکھٹ اور مکان کی دیواروں نے آمین آمین کہا۔

عبداللہ بن عقیل سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ حضرت عباس کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا اے چچا اپنے بیٹوں کو میرے ہمراہ کر دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو لے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکان کے اندر بلایا اور ان کو اپنے شملے سے ڈھانپ دیا اور یہ دعا فرمائی، اے خدا یہ میرے اہل بیت اور حرمت ہیں ان کو دوزخ سے اسطرح چھپالے جسطرح میں ان کو اپنی اس چادر میں چھپائے ہوئے ہوں۔

راوی نے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا پر مکان کے تمام در و دیوار نے آمین کہا۔

باب نمبر ۸۸

پہاڑ کی حرکت کا بیان

شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پر یا حراء پر چڑھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما تھے پہاڑ نے ان کو ہلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پائے مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا کہ ٹھہرا رہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔

مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے اور ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ حضرت علی، طلحہ اور زبیر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ سے فرمایا ساکن ہو جا تجھ پر نبی یا صدیق یا شہید ہیں۔

باب نمبر ۸۹

منبر کی حرکت کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جبار آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے کر فرمائے گا انا الجبار واین الجبارون این المتکبرون میں جابر ہوں اب کہاں ہیں جابر اور متکبر لوگ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے دائیں بائیں جھک رہے تھے میں نے دیکھا کہ منبر کا نچلا حصہ حرکت کر رہا ہے، مجھے خیال ہوا کہیں منبر آپ کو گرا نہ دے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کو پوچھا:

"وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ" (زمر: ۶۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں جبار ہوں میں ہی اپنی تمجید خود فرماؤں گا۔

اس فرمانے کے ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر نے ایسی جنبش کی کہ آپ کو ہلا دیا یہاں تک کہ ہم نے اپنے دل میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے ضرور گر پڑیں گے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عَمَّا یُشْرِکُوْنَ تک پہنچے، منبر نے بھی اسی طرح پڑھا جس طرح آپ نے پڑھا اور تین مرتبہ آئے اور گئے۔

باب نمبر ۹

مردہ شخص کو زمین کا قبول نہ کرنا

بیہقی اور ابو نعیم نے قبیصہ بن ذویب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے مشرکین کی ایک جماعت کو لوٹا، وہ لوگ بھاگے، مسلمانوں میں سے ایک مرد ایک مشرک کے پاس آیا وہ مشرک بھاگا ہوا تھا، اس نے اس پر تلوار اٹھائی تو اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس مسلمان شخص نے پھر بھی اس کو قتل کر دیا، پھر اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا، کچھ عرصے بعد یہ قاتل شخص مر گیا اور دفن کے بعد دوبارہ زمین کے باہر آگیا۔ اس کے گھر کے لوگ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دفن کر دو، انہوں نے دفن کیا پھر وہ زمین پر آگیا۔ تین مرتبہ یہی ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اس کو کسی غار میں ڈال دو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم کو خبر ملی ہے کہ ایک شخص تھا۔ پھر اوپر کی طرح روایت بیان کر کے یہ زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سمجھ لو کہ زمین اس سے زیادہ شریر آدمی کو قبول کر لیتی ہے مگر اس کے ساتھ یہ واقعہ اس لیے پیش آیا تاکہ تمہیں نصیحت ہو اور تم میں سے کوئی شخص ایسے آدمی کو مارنے میں عجلت نہ کرے جو لا الٰہ الا اللہ کہہ رہا ہو یا یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں اب تم اس شخص کو فلاں شعب دگھاٹی، میں لے جاؤ اور دفن کر دو اب زمین اسے قبول کرے گی، چنانچہ اسے اسی گھاٹی میں دفن کر دیا گیا۔

ابو نعیم اور ابن اسحاق نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کے مثل روایت کی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص سات دن کے بعد مر گیا اور اس کا نام محلم بن جثامہ تھا۔

حضرت اسامۃ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہیں بھیجا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھوٹ بولا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بددعا فرمائی، وہ مر گیا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا اور زمین نے اس کو قبول نہیں کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی نازل ہوتی تھی ایک شخص اس کو لکھا کرتا تھا وہ آپ کے سامنے علیما حکیما لکھتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کہتے سمیعا بصیرًا لکھو وہ کہتا جیسا آپ کہہ رہے ہیں ویسا ہی لکھ رہا ہوں اور آپ کے سامنے سمیعا بصیرًا لکھتا اور بعد میں علیمًا حکیمًا کر دیتا۔ بعد ازاں وہ مرتد ہوگیا اور مشرکین میں مل گیا اور کہنے لگا کہ محمد سے زیادہ عالم ہوں میں جو چاہتا تھا لکھ دیا کرتا تھا۔ وہ مرگیا تو آپ نے فرمایا کہ زمین اس کو قبول نہ کرے گی وہ دفن کیا گیا زمین نے اس کو قبول نہ کیا۔ ابو طلحہ بیان کرتے ہیں کہ جہاں وہ دفن کیا گیا تھا وہاں میں گیا تو وہ زمین سے باہر پڑا ہوا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے دفن کیا تھا مگر زمین نے اسے قبول نہ کیا۔

باب نمبر ۹۱

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھوٹ بولنے والے کے قتل کا حکم

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کوئی شخص انصار کی کسی بستی میں آیا اور اس نے آکر کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ فلاں عورت کا مجھ سے نکاح کر دو، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایسا نہیں فرمایا تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر کو بھیجا اور فرمایا کہ تم دونوں جاؤ اور اسے قتل کر دو لیکن میرا خیال ہے کہ وہ تمہیں نہیں ملے گا۔ یہ دونوں حضرات پہنچے تو وہ سانپ کے کاٹنے سے مر چکا تھا۔

عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ جد الجندعی کا دادا یمن میں آیا اور اہل یمن کی ایک عوت پر فریفتہ ہو گیا اور ان لوگوں سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو حکم کیا ہے کہ تم اس عورت کو میرے پاس بھیجو، انہوں نے کہا ہم نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا ہے اور آپ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کے بعد اہل یمن نے ایک شخص کو آپ کے پاس بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا کہ اگر تم اسے زندہ پاؤ تو اسے قتل کر ڈالنا اور اگر مردہ پاؤ تو آگ میں جلا دینا جد کا دادا رات کو چشمہ سے پانی بھرنے نکلا تو اسے سانپ نے کاٹ لیا اور وہ مرگیا۔

باب نمبر ۹۲

ابیرق کے فرزند کے بارے میں آیت کا نزول

قتادہ بن نعمان سے روایت ہے کہ بشیر بن ابیرق منافق تھا اس نے ابن رفاعہ بن زید کا غلہ اور ہتھیار بالاخانے

سے پڑ لیے اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاکَ اللّٰہُ آخر تک۔ یہ شخص بھاگ گیا اور مکے پہنچ کر سلامہ بنت سعد کے یہاں گیا اور وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کو برا بھلا کہا، حضرت حسان نے اشعار میں اس کی ہجو کی۔ جب حضرت حسان کے اشعار سلامہ تک پہنچے تو اس نے اس کو اپنے گھر سے نکال دیا وہ طائف پہنچا اور ایک خالی مکان میں گھس گیا، وہ مکان اس پر آ پڑا۔ اس پر قریش نے کہا قسم بخدا محمد کے اصحاب میں سے ایسا کوئی شخص انہیں نہیں چھوڑتا جس میں ذرا بھی خیر ہو۔

باب نمبر ۹۳

حکم کا واقعہ

عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حکم بن ابی العاص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آپ کی گفتگو پر منہ بنایا کرتا تھا آپ نے فرمایا، تیری یہی حالت رہے گی، چنانچہ وہ ہمیشہ منہ بناتا رہا یہاں تک کہ مر گیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ کی نقل اتارتا اور آپ کی عیب جوئی کرتا آپ نے فرمایا تو ایسا ہی ہو جا۔ اسے لوگ اٹھا کر اس کے گھر لے گئے وہ دو ماہ بیہوش رہا اور جوں ہی اسے افاقہ ہوا وہ اسی حالت پر ہو گیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تھا۔

بیہقی نے مالک بن دینار سے روایت کی ہے کہ مجھ سے ہند بن خدیجہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کی طرف تشریف لے گئے وہ آپ کی طرف آنکھ کے اشارے کرنے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ لیا تو دعا فرمائی اللھم اجعل بہ وزغا، اس کو اسی وقت رعشہ ہو گیا۔ بغوی نے کہا ہے کہ یہ حکم مروان کا باپ ہے۔ عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں اس کی مثل روایت بیان کی اور کہا ہے کہ حکم بن ابی العاص ابھی کھڑا ہی ہوا تھا کہ اسے رعشہ ہو گیا۔

باب نمبر ۹۴

بنت حارث کا واقعہ

ابن فتحون نے طبری سے یہ ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن ابی حارثہ کے پاس حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنے کے لیے پیام بھیجا حارث نے یونہی کہہ دیا کہ اس میں عیب ہے، حالانکہ اس میں کوئی عیب نہ تھا مگر جب

حارث واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کو برص کی بیماری ہو گئی ہے۔

باب نمبر ۹۵ آگ میں جلنے کا واقعہ

ابن وہب سے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ اسود العنسی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور اس صنعا پر اس کا غلبہ ہو گیا تو اس نے ذویب بن کلیب کو پکڑ لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے کی بنا پر انہیں آگ میں ڈال دیا مگر آگ میں ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کا ذکر اپنے اصحاب سے فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمد للہ الذی جعل فی امتنا مثل ابراھیم الخلیل اس رب العزت کی حمد ہے جس نے ہماری امت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی مثل پیدا کیا۔ عبدان نے کتاب الصحابہ میں کہا ہے کہ یہ ذویب بن کلیب بن ربیعۃ الخولانی وہ ہیں جو اہل یمن میں سے پہلے اسلام لائے۔

ابن عساکر نے ابی بشر جعفر بن ابی وحشیہ سے روایت کی ہے کہ ایک خولانی شخص مسلمان ہوا۔ اس کی قوم اسے اسلام سے روگرداں کرنا چاہتی تھی مگر اس نے کفر اختیار نہیں کیا انہوں نے اسے آگ میں ڈال دیا مگر وہ نہیں جلا سوائے ان حصوں کے جن پر پچھلے زمانے میں وضو کا پانی نہیں پہنچتا تھا۔ وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ سے دعائے مغفرت کے لیے کہا حضرت ابوبکر نے کہا کہ دعا تو تم کو کرنی چاہیے کہ آگ میں ڈالے گئے اور نہیں جلے۔ غرض ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے دعا کی۔ پھر وہ شام چلے گئے۔ لوگ ان کو حضرت ابراہیم سے تشبیہ دیا کرتے تھے۔

ابن عساکر نے اسمٰعیل بن عیاش سے شرحبیل بن مسلم الخولانی سے روایت کی ہے کہ اسود بن قیس نے یمن میں نبوت کا دعوےٰ کیا۔ اس نے کسی شخص کو ابو مسلم خولانی کے پاس بھیجا۔ اس نے ابومسلم سے پوچھا کیا تم اسود کے نبی ہونے کی گواہی دیتے ہو، انہوں نے کہا مجھے سنائی نہیں دیتا، پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد رسول اللہ ہیں انہوں نے کہا بے شک۔ اس پر اسود نے آگ جلانے کا حکم دیا اور اس میں ابومسلم کو ڈال دیا۔ انہیں آگ سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اسود سے لوگوں نے کہا کہ اگر تم اسے اپنے پاس سے نہیں نکال دو گے تو یہ شخص ان لوگوں کو خراب کرے گا جنہوں نے تیری اتباع کی ہے۔ چنانچہ اسود نے ابومسلم کو جلاوطنی کا حکم دے دیا وہ مدینہ منورہ آ گئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے تھے اور ابوبکر صدیق خلیفہ تھے انہوں نے ابومسلم کو دیکھ کر کہا خدا کا شکر ہے کہ میں زندہ ہوں اور میں نے امت محمد میں سے اس شخص کو دکھلایا جس کے ساتھ اس نے ابراہیم خلیل اللہ کا سا معاملہ کیا ہے۔ خولانی لوگ عنسیوں سے یہ کہا کرتے تھے کہ تمہارے قبیلے کا اسود کذاب ہے اس نے ہمارے ایک شخص کو آگ میں جلایا مگر وہ نہیں جلے۔

عمرو بن میمون سے روایت کی ہے کہ مشرکین نے عمار بن یاسر کو آگ میں ڈالا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جاتے اپنا دست مبارک ان کے سر پر پھیرتے اور فرماتے، یانار کونی بردًا وسلامًا علی عمار کما کنت علی ابراھیم تقتلک الفئۃ الباغیۃ اے آگ تو عمار پر ایسی سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جیسے ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی اور فرمایا اے عمار تم کو باغی جماعت قتل کرے گی

ابونعیم نے عباد بن عبدالصمد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک کے پاس آئے انہوں نے کنیز سے کہا کہ دسترخوان لاؤ ہم کھانا کھائیں گے وہ دسترخوان لائی انہوں نے اس سے کہا کہ رومال لاؤ وہ ایک میلا رومال لے آئی۔ انہوں نے اسے تنور دہکانے کے لیے کہا اور وہ رومال اس میں ڈال دیا، وہ اس میں دودھ کی طرح سپید ہو کر نکلا، ہم نے حضرت انس سے پوچھا کہ یہ کیسا رومال ہے انہوں نے کہا کہ یہ وہ رومال ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرۂ مبارک پونچھا کرتے تھے جس وقت یہ میلا ہو جاتا ہے ہم اس کو آگ میں ڈال دیتے ہیں تو اس کا میل جل جاتا ہے اور یہ سپید ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ آگ اس شئے کو نہیں جلاتی جو انبیاء علیہم السلام کے چہرے سے لگی ہو۔

بیہقی اور ابونعیم نے معاویہ بن حرمل سے روایت کی ہے کہ ایک آگ حرہ سے نکلی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمیم داری کے پاس آئے اور ان سے فرمایا کہ اس آگ کی طرف چلو، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا، یہ حضرات آگ تک چلے گئے، تمیم داری آگ کی طرف ہو کر اسے ہاتھوں سے اس طرح ہانکنے لگے جس طرح شکار کو جال کی طرف لایا جاتا ہے یہاں تک کہ آگ گھاٹی میں یا پانی کے راستے میں داخل ہو گئی اور تمیم داری اس کے پیچھے داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا کہ جس شخص نے دیکھا ہے وہ اس شخص کے مثل نہیں ہے جس نے نہیں دیکھا ہے۔

ابونعیم نے مرزوق سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک آگ نکلی، تمیم داری اس کو اپنی چادر سے دفع کرنے لگے یہاں تک کہ وہ آگ ایک غار میں داخل ہو گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمیم داری سے فرمایا اے ابورقیہ اسی امر کے واسطے ہم تمہیں چھپا کر رکھتے تھے۔

باب نمبر ۹۶
عصا، کوڑے اور انگلیوں کے روشن ہونے کا بیان

ابوعبس بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں پڑھا کرتے اور پھر بنی حارثہ میں واپس چلے جاتے۔ برسات کی ایک تاریک رات میں جب وہ واپس ہو رہے تھے تو ان کے عصا میں نور پیدا ہو گیا یہاں تک کہ بنی حارثہ کے گھر پہنچ گئے۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص آپ کے پاس سے اندھیری رات میں ایسے حال میں نکلے کہ ان کے ساتھ دو چراغوں کے مثل کوئی شئے تھی۔ جب وہ دونوں جدا ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک چراغ ہو گیا یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایک ضرورت سے گئے، یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا وہ رات بہت تاریک تھی، پھر وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے روانہ ہوئے۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں عصا تھا ان میں سے ایک عصا روشن ہو گیا اور وہ دونوں اس کی روشنی میں چلنے لگے، جب راستہ جدا ہوا تو دوسرے کے عصا میں بھی روشنی آگئی اور دونوں اپنے عصا کی روشنی میں اپنے گھر تک پہنچ گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے پاس باتیں کر رہے تھے کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے روانہ ہوئے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہو گئے، یہ ایک تاریک رات تھی، دونوں اصحاب میں سے ایک کے پاس عصا تھا وہ عصا منور ہو گیا اور دونوں اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔

حضرت حمزہ الاسلمی سے روایت ہے کہ ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے رات اندھیری تھی جس سے ہم جدا ہو گئے بعد ازاں میری انگلیاں روشن ہو گئیں جن کی روشنی میں ہم نے اپنی سواری کے اونٹ اور جو اشیاء گم ہو گئی تھیں وہ تلاش کر لیں اور میری انگلیاں بدستور منور تھیں۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک برسات کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے ایک نور چمکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتادہ بن النعمان کو دیکھا اور ان سے فرمایا۔ اے قتادہ جس وقت تم نماز پڑھ چکو تو تم اپنی جگہ رکے رہو یہاں تک کہ میں تمہیں حکم دوں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتادہ کو درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور فرمایا یہ تمہارے دس قدم آگے اور دس قدم پیچھے روشنی کرے گی۔

باب نمبر ۷۹

ابو نعیم نے (حلیہ) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے پاس رہے پھر میں بیدار ہوئی تو مجھے وحشت سی ہوئی۔ میں نے محسوس کیا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں میں نے بھی وضو کیا اور آپ کے پیچھے نماز شروع کر دی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ایک نور آیا اور سارا مکان روشن ہو گیا جتنی دیر خدا نے چاہا وہ نور رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی دعا مانگ رہے تھے پھر ایک

پہلے سے زیادہ روشنی لیتے ہوئے نور آیا اور یہ اس قدر منور تھا کہ میرا خیال ہے کہ اگر میرے گھر میں رائی بھی پڑی ہوتی تو اس روشنی میں میں اسے بھی چن لیتی یہ نور بھی چلا گیا تو میں نے اس نور کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا وہ نور تم نے دیکھا تھا، میں نے کہا بے شک میں نے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے واسطے سوال کیا اللہ تعالےٰ نے مجھے ثلث عطا فرمایا، میں نے اس پر اللہ کی حمد کی اور اس کا شکر ادا کیا اور بقیہ امت کے لیے سوال کیا تو میرے رب نے مجھے دوسرا ثلث عطا کیا میں نے اپنے رب کی حمد کی اور اس کا شکر ادا کیا اور تیسرے ثلث کا سوال کیا تو میرے رب نے مجھے وہ بھی عطا کر دیا۔ میں نے اپنے رب کی حمد کی اور اس کا شکر ادا کیا۔

باب نمبر ۹۸

وہ نور جو حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لیے ظاہر ہوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو حضرات حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کود کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر بیٹھ جاتے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک اٹھاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں صاحبزادوں کو نرمی سے بٹھا دیتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سجدے میں جاتے وہ پھر پشت مبارک پر بیٹھ جاتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو ایک صاحبزادے کو اس جگہ اور دوسرے کو اس جگہ بٹھا دیا، میں نے عرض کی کہ میں ان دونوں کو ان کی ماں کے پاس نہ لے جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، اس کے بعد ایک نور چمکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں صاحبزادوں سے فرمایا تم اپنی والدہ کے پاس چلے جاؤ۔ وہ دونوں اس نور میں چلتے ہوئے مکان میں داخل ہو گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اندھیری رات میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بہت محبت کرتے تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی ماں کے پاس جاتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں حسن کے ساتھ جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر آسمان سے ایک روشنی آئی حضرت حسن اس کے نور میں چلے گئے یہاں تک کہ اپنی والدہ کے پاس پہنچ گئے۔

باب نمبر ۹۹　آفتاب کا غروب کے بعد پھر طلوع ہونا

حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آغوش میں تھا، انہوں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

"اللھم انہ کان فی طاعتك وطاعة رسولك فاردد علیہ الشمس"

اے خدا علیؓ تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعت میں تھے تو ان پر آفتاب کو واپس کر دے۔

اسماء کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آفتاب جو غروب ہو چکا تھا پھر طلوع ہوا۔ طبرانی کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آفتاب طلوع ہو کر پہاڑوں اور زمین پر ٹھہر گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی، اس کے بعد سورج غائب ہوگیا۔ یہ واقعہ صہبا میں پیش آیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آغوش میں سر مبارک رکھ کر سو گئے انہوں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی اور آفتاب غروب ہوگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے دعا کی آفتاب پھیر دیا گیا۔ اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ لی تو دوبارہ غروب ہوا۔

طبرانی نے صحیح سند سے جابر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب کو امر کیا وہ دن کی ایک ساعت ٹھہرا رہا۔

باب نمبر ۱۰۰

تصویر کو دور کر دینے کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس داخل ہوئے میں ایک ایسا کپڑا اوڑھے ہوئے تھی جس میں ایک تصویر تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تصویر کو پھاڑ ڈالا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت ان لوگوں کو شدید عذاب دیا جائے گا جو مخلوق الٰہی کی تصاویر بناتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک سپر لائے جس میں عقاب کی صورت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا دست مبارک رکھ دیا اللہ نے اس تصویر کو دور کر دیا۔

حضرت مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سپر تھی جس میں مینڈھے کے سر کی تصویر تھی، آپ نے اس تصویر کو برا محسوس کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھے تو اللہ تعالیٰ نے

اس کو دور کر دیا تھا۔

باب نمبر ۱۰۱
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی برکت سے بال سفید نہیں ہوئے

مدلوک ابی السفیان سے روایت ہے کہ میں غلاموں کے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا راویوں کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ ان کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اس جگہ سے سر سیاہ تھا اور اس کے ماسوا جتنا سر تھا وہ سفید تھا۔

عطا مولی السائب بن یزید سے روایت ہے کہ سائب کا سر کھوپڑی سے پیشانی تک سیاہ تھا اور سر کا باقی حصہ سفید تھا۔ میں نے کہا میرے مولا جیسے عجیب بال آپ کے ہیں میں نے کسی کے نہیں دیکھے، انہوں نے کہا اے میرے بیٹے تمہیں معلوم نہیں ہے یہ بال ایسے کیوں ہیں میں ایک مرتبہ بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام پوچھا میں نے کہا سائب بن یزید ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا اور یہ دعا دی بارک اللہ فیک۔ اب یہ سر کبھی سفید نہیں ہوگا۔

یونس بن انس نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے میں اس وقت دو ہفتے کا بچہ تھا۔ مجھے آپ کے پاس لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے واسطے برکت کی دعا کی اور فرمایا کہ اس کا نام میرا نام رکھو البتہ میری کنیت نہ رکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع میں تشریف لائے میری عمر دس سال تھی۔ یونس نے کہا کہ میرے باپ نے اتنی عمر پائی کہ ان کے تمام بال سفید ہو گئے اور جس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا تھا سر کی وہ جگہ اور ڈاڑھی سفید نہیں ہوئی تھی۔

مالک بن عمیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے سر اور چہرے پر پھیرا انہوں نے اتنی عمر پائی کہ ان کا سر اور ڈاڑھی سفید ہو گئی۔ مگر جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک رکھا تھا وہ جگہ سفید نہیں ہوئی۔

محمد بن عبد الرحمن بن سعد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن سعد بن عثمان زرقی کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور ان کے لیے دعا کی، عبادہ کا انتقال اسّی سال کی عمر میں ہوا اور وفات کے وقت تک ان کا سر سفید نہیں ہوا تھا۔

بشیر بن عقربۃ الجہنی سے روایت ہے کہ میرے والد جنگ احد میں قتل ہوئے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا، آپ نے فرمایا تم کیوں روتے ہو، کیا تمہیں یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ میں تمہارا باپ بنوں اور عائشہ تمہاری ماں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا جس کا اثر یہ ہے کہ میرے سر کا وہ حصہ جہاں دست مبارک رکھا گیا تھا سیاہ ہے باقی سفید ہے اور میری زبان میں لکنت تھی اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری زبان میں گرہ تھی اور میں صاف طور سے بات نہیں کر سکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن مبارک ڈالا جس سے میری زبان کی گرہ کھل گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے میں نے کہا بحیر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تمہارا نام بشیر ہے۔

ابو زید الانصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر اور ڈاڑھی پر اپنا دست مبارک پھیرا اور یہ دعا کی اللھم جملہ۔ راوی نے کہا ان کی عمر ایک سو سولہ سال کی ہوئی ان کی ڈاڑھی میں کسی قسم کی سفیدی نہیں نہیں تھی ان کا چہرہ شگفتہ اور فراخ تھا اور اس میں مرتے دم تک جھریاں نہیں آئیں۔

ابو زید الانصاری عمرو بن اخطب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا میں آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا جس میں پانی تھا اور پانی میں ایک بال پڑا تھا میں نے اس کو نکال دیا، پھر میں نے آپ کو وہ پانی دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے یہ دعا کی اللھم جملہ۔ راوی نے کہا میں نے ابو زید کو دیکھا کہ ترانوے برس کی عمر میں ان کے سر اور ڈاڑھی میں کوئی بال سفید نہ تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کی اصلاح کی۔ آپ نے اس کے لیے یہ دعا فرمائی اللھم جملہ اس کی ڈاڑھی پہلے سفید تھی پھر سیاہ ہو گئی۔

قتادہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ریش مبارک کی اصلاح کی آپ نے اس کے لیے فرمایا اللھم جملہ اس کے بال خوب سیاہ ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص نوے برس تک زندہ رہا اور اس کے بال سفید نہیں ہوئے۔

باب نمبر ۱۰۲
آپ کے دست مبارک سے شفا ہونا چمک اور خوشبو پیدا ہونا اور بال اگنا

حنظلہ بن حذیم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست مبارک رکھا اور فرمایا تمہاری عمر میں برکت ہو۔ ذیال کا بیان ہے کہ حنظلہ کے پاس بکری لائی جاتی جس کے تھنوں پر ورم ہوتا اونٹ اور لوگ لائے جاتے جن کے ورم ہوتا۔ وہ اپنے ہاتھ پر تھوکتے اور بکری اونٹ اور آدمی۔۔۔کے ورم اور گرہ پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے۔

لہ بعض نے آپ کی ازمثنی دوبیٹے کا ذکر کیا ہے۔

بسم اللہ علی اثرہ ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ورم کی جگہ ہاتھ پھیرتے اور ورم چلا جاتا۔

ابوالعلاء سے روایت ہے کہ قتادہ بن ملحان کی بیماری میں میں ان کی عیادت کے لیے گیا۔ میں نے ایک شخص گزرتا ہوا دیکھا اس کے چہرے کا عکس قتادہ کے چہرے میں اس طرح آیا جیسے آئینہ میں عکس آتا ہے۔ ان کے چہرے میں یہ چمک اس لیے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا تھا اور میں جب بھی ان کو دیکھتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ان کے چہرے پر تیل ملا ہوا ہو۔

بشر بن معاویہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد معاویہ بن ثور کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے ان کے چہرے اور سر پر دست مبارک پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ بشر کے چہرے میں آپ کے ہاتھ پھیرنے کی وجہ سے ایسا اثر تھا جیسے گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی ہوتی ہے اور جس شے پر بشر ہاتھ پھیرتے اسے شفا ہو جاتی تھی

خزیمہ بن عاصم العکلی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک ان کے چہرے پر پھیرا ان کا چہرہ مرتے دم تک تروتازہ رہا۔

ام عاصم، عتبہ بن فرقد کی اہلیہ سے روایت ہے کہ عتبہ کے پاس ہم چار بیویاں تھیں ہم میں سے ہر ایک خوشبو استعمال کرتی اور یہ چاہتی کہ وہ دوسری بیویوں سے زیادہ خوشبودار ہو۔ عتبہ خوشبو چھوتے تک نہ تھے مگر ہم سب سے زیادہ خوشبودار ہوتے اور جب لوگوں کے درمیان بیٹھتے تو سب ان کی خوشبو کی تعریف کرتے۔ ہم سب نے عتبہ سے اس خوشبو کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے بتایا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھپاکی ہو گئی تھی میں اس بیماری کی شکایت لے کر آپ کے پاس پہنچا آپ نے مجھ سے کپڑے اتارنے کے لیے فرمایا۔ میں برہنہ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور شرم گاہ پر کپڑا ڈال لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک پر پھونک ماری اور میرے پیٹ اور پیٹھ پر پھیرا اس روز سے یہ خوشبو مجھ سے مہکتی رہتی ہے

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرتا تھا یا میری جلد جسم مبارک سے چھو جاتی تین روز تک میرے ہاتھ سے مشک سے زیادہ مہکدار خوشبو آتی رہتی۔

بیہقی نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ بنی لیث کا ایک شخص فراس بن عمرو تھا اس کے سر میں شدید درد تھا اس کا باپ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آنکھوں کے درمیان کھال کو پکڑ کر کھینچا، آپ کی انگلیوں کی جگہ پر اس کے ایک بال اگ آیا اور اس کا درد سر جاتا رہا اور کبھی سر میں درد نہیں ہوا ابوالطفیل کا بیان ہے کہ وہ سینگ جیسا بال تھا ابوالطفیل کہتے ہیں کہ فراس نے اہل حروراء کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا تو اس کے باپ نے اسے پکڑ کر باندھ کر ڈال دیا، وہ بال گر گیا اور فراس پر اس کا گرنا سخت

گراں ہوگیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ یہ بال اس لیے گرا ہے کہ تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا اور ارادہ کیا اس لیے تو جلد توبہ کر اس نے توبہ کرلی۔ ابوالطفیل کا بیان ہے کہ توبہ کے بعد اس کے بال دوبارہ اُگ آیا۔

بیہقی نے ابوالطفیل سے ایک دوسری روایت میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص تھا اس کے بیٹا ہوا وہ اپنے بیٹے کو آپ کے پاس لایا آپ نے اس کے واسطے برکت کی دعا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی پکڑی جہاں ایک بال اُگ آیا وہ بال موٹا گھوڑے کے بال جیسا تھا اس لڑکے نے جوان ہوکر خوارج کے دور میں ان کی جماعت میں شمولیت اختیار کرلی جس سے اس کی پیشانی کا یہ بال گر گیا۔ لوگوں نے اسے نصیحت کی اور ہم نے اس سے کہا کیا تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت نہیں دیکھی اب دیکھو وہ بال گر گیا ہے۔ غرض ہم اسے سمجھاتے رہے یہاں تک کہ اس نے توبہ کرلی چنانچہ اس کی پیشانی پر دوبارہ بال نکل آیا۔

مدائنی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن ابی ایاس کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا اور ان کے سینے پر رکھا، جس کی برکت یہ تھی کہ اسید کسی مکان میں داخل ہوتے تو وہ روشن ہوجاتا۔

باب نمبر ۱۰۳

حنظلۃ بن قیس سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عامر بن کریز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعاب دہن مبارک ڈالا اور قرآن شریف کی آیتیں اور دعائیں پڑھیں، عبداللہ لعاب دہن مبارک خوشی سے پینے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص لوگوں کو سیراب کرنے والا ہے۔ چنانچہ عبداللہ کسی زمین میں پانی کی کوئی تدبیر کرتے اور پانی ظاہر ہوجاتا۔ ابن سعد نے طبقات میں کہا ہے کہ ہلب بن یزید بن عدی نبی کریم کے دربار میں قاصد بن کر آئے اور گنجے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر اپنا دست اقدس پھیرا اور ان کے بال اُگ آئے اس بنا پر ان کا نام ہلب رکھا گیا۔

باب نمبر ۱۰۴ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری کا بیان

بیہقی نے سعید بن المسیب سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسے صحیح کہا ہے کہ زید بن خارجۃ الانصاری جو بنی الحارث بن الخزرج سے تھے انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی، ان پر کپڑا ڈھانپ دیا گیا۔ پھر لوگوں نے ان کے سینے میں گھنٹی یا گرج کی آواز سنی اور انہوں نے کہا۔ احمد، احمد۔ کتاب اول میں مذکور ہیں، آپ صادق تھے، صادق تھے، ابوبکر صدیق اپنے نفس کے معاملے میں ضعیف اور اللہ کے کام میں قوی تھے ان کا ذکر کتاب اول میں ہے وہ صادق تھے، صادق تھے۔ عمر بن الخطاب قوی امین تھے ان کا ذکر کتاب اول میں ہے وہ صادق تھے، صادق تھے۔ عثمان بن عفان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر ہیں۔ چار سال ان کی خلافت کے گزر گئے ہیں اور دو باقی رہ گئے ہیں اب فتنے آچکے ہیں طاقتور نے کمزور کو کھالیا ہے اور قیامت بپا ہوگئی ہے

اور تمہارے لشکر سے تمہارے پاس بیرِ اریس کی خبر آئے گی اور بیرِ اریس کیا شے ہے۔ پھر ایک شخص خطمہ سے مر گیا اسے بھی کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا اس کے سینے میں گنگناہٹ یا گرج کی آواز سنی گئی اس نے باتیں کیں اور کہا بنی الحارث بن الخزرج کے بھائی نے سچ کہا ہے سچ کہا ہے۔

بیہقی فرماتے ہیں کہ بیرِ اریس کا واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انگشتری پہنا کرتے تھے، جو آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر وہ حضرت عمر کے ہاتھ میں رہی اور پھر وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی کہ حضرت عثمان کی خلافت کے چھ سال گزرنے کے بعد وہ بیر اریس میں گر گئی، اس کے گرنے کے بعد حضرت عثمان کے عمال بدل گئے اور فتنے ظاہر ہو گئے جیسا کہ زید بن حارثہ کی زبانی کہا گیا تھا۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں تھی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتھ میں تھی اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آیا۔ (خلافت کے چھ سال گزر چکے تھے) ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیر اریس پر تشریف فرما تھے، انگوٹھی نکال لی اور اسے ہاتھ میں گھمانے لگے۔ وہ بیر اریس میں گر گئی۔ تین روز تک ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جاتے رہے کنوئیں کا پانی نکالا گیا مگر ہم نے انگشتری نہیں پائی۔

بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری مبارک میں اس قسم کے اسرار میں سے کوئی شئے تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری میں تھی، کیونکہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام سے انگشتری گم ہو گئی تو ان کا ملک اور حکومت ختم ہو گئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری گم ہو جانے کے بعد امرِ خلافت میں ابتری پیدا ہو گئی اور ان کے خلاف خروج کیا گیا اور ان فتنوں کی ابتداء ہوئی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل تک پہنچے اور آخر زمانے تک رہے۔

باب نمبر ۱۰۵

خاتم نبوت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ میری اس انگشتری پر محمد بن عبداللہ نقش کرادو۔ وہ انگشتری چاندی کی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نقاش کے پاس آئے اور اس سے کہا اس پر یہ نقش کھود دے، اس نے کہا میں کھود دیتا ہوں مگر دوران نقش اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ پھیر دیا اور اس نے محمد رسول اللہ نقش کر دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ لکھنے

کے پیسے نہیں کہا تھا۔ نقاش نے کہا اللہ تعالیٰ نے میرا ہاتھ پلٹ دیا اور میں نے اس کو ایسی حالت میں لکھا ہے کہ مجھ کو پتا نہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تو سچ کہتا ہے پھر آپ انگوٹھی لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہیں واقعہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر تبسم فرمایا اور کہا میں رسول اللہ ہوں۔

باب نمبر ۱۰۶

منبر میں زیادتی

ولید بن رباح سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر میں زیادتی کی تو اس روز ایسا سورج گرہن ہوا کہ ستارے دیکھے گئے۔

باب نمبر ۱۰۷

آپؐ کا معانی کو جسمانی صورت میں ملاحظہ فرمانا
آپؐ کا رحمت اور سکینہ کو دیکھنا

حاکم نے اس حدیث کی روایت سلمان نے کی ہے اور اسے حدیث صحیح کہا ہے کہ وہ ایک ایسی جماعت میں تھے کہ اہل جماعت اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے تو لوگ تعظیماً ذکر سے رک گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کیا ذکر کر رہے تھے میں نے دیکھا کہ تم لوگوں پہ رحمت نازل ہو رہی ہے، اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ میں اس رحمت میں تمہارا شریک ہو جاؤں۔

ابن عساکر نے سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ نیچی کر لی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھائی۔ کسی نے اس بارے میں آپ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا اہل مجلس اللہ کا ذکر کر رہے تھے ان لوگوں پر وہ سکینہ نازل ہوئی جس کو فرشتے اٹھائے ہوئے تھے، یہ سکینہ ایک قبہ کے مثل تھی۔ جب یہ سکینہ ان لوگوں سے قریب ہوئی تو ان میں سے ایک شخص نے لغو بات کہی جس کی بنا پر وہ سکینہ ان سے اٹھالی گئی۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی صورت میں مسجد کی طرف گیا کہ مسجد میں ایک قوم ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شئے میں ان کے ہاتھوں میں دیکھتا ہوں تم دیکھتے ہو، میں نے کہا آپ کیا دیکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان کے ہاتھوں میں

نور دیکھتا ہوں. میں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیے کہ یہ نور اللہ تعالے مجھے بھی دکھلا دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے دعا فرمائی اور اللہ نے وہ نور مجھے بھی دکھا دیا۔

ابن عساکر نے ابی الاحوص حکیم بن عمیر العنسی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت ان دروازوں کے بند کر دینے کو فرمایا۔ تو کہا کہ باب ابوبکر کو بند نہ کرو، اور اسی طرح رہنے دو۔ ان دروازوں میں سے ہر دروازے پر ظلمت ہے مگر ابوبکر کے دروازے پر نور ہے۔

ابن عساکر نے مقدام سے روایت کیا ہے کہ عقیل بن ابی طالب اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی بات پر سخت کلامی ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا تم لوگ میرے صاحب کو نہیں چھوڑ دو گے تم میں اور اس میں بڑا فرق ہے تمہارے ہر دروازے پر ظلمت ہے مگر ابوبکر کا دروازہ منوّر ہے۔

باب نمبر ۱۰۸
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تپ کو دیکھا اور اس کا کلام سنا

ابن سعد اور بیہقی نے سعد کی باندی ام طارق سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اجازت چاہی۔ سعد خاموش رہے، پھر اجازت چاہی، پھر خاموش رہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے، سعد نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ اور یہ کہلایا کہ میں اس لیے خاموش رہا تھا تاکہ آپ کے مکرر اذن سے میری عزت افزائی ہو۔ اس کے بعد میں نے سنا کہ دروازے پر کوئی اجازت طلب کر رہا ہے مگر میں نے اسے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں ام ملدم ہوں۔ آپ نے فرمایا لا مرحبا بک ولا اھلاً کیا تو اہل قبا کے پاس جانے کا ارادہ رکھتی ہے اس نے کہا بے شک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل قبا کے پاس چلی جا۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ تپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں ام ملدم ہوں، آپ نے فرمایا کیا تو اہل قبا کے پاس جانا چاہتی ہے اس نے کہا، ہاں۔ جابر کہتے ہیں کہ اہل قبا کو تپ آ گئی۔ اور اس کی سختی کے بعد انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں تپ آ گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ تپ دفع ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کو دفع کر دے گا اور اگر تم چاہتے ہو تو تمہارے گناہ دور ہوں گے۔ اہل قبا نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ بخار باقی رہے تاکہ ہم گناہوں سے پاک ہو جائیں۔

بیہقی نے سلمان سے روایت کی ہے کہ تپ نے آپ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں تپ ہوں، گوشت کاٹتی اور خون چوستی ہوں، آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تو اہل قبا کے پاس چلی جا۔ چنانچہ وہ اہل قبا کے پاس آگئی۔ جب ان لوگوں کے چہرے بخار سے زرد ہو گئے تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تم چاہو تو میں خدا سے دعا کروں تاکہ یہ بیماری تم سے دور ہو جائے اور چاہو تو صبر کرو تاکہ تمہارے گناہ ساقط ہو جائیں۔ یہ سن کر اہل قبا نے کہا۔ ہم اس کو اس کی حالت پر چھوڑتے ہیں۔

بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ تپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اپنی کسی ایسی جماعت کی جانب بھیجیے جو آپ کے نزدیک ہو اور محبوب ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انصار کے پاس چلی جا۔ تب وہ انصار کی طرف چلی گئی اور ان کو پچھاڑ ڈالا۔ انصار نے کہا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ہماری شفا کی دعا کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی اللہ تعالےٰ نے تپ کو انصار سے دور فرما دیا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ صورت انصار کی دوسری قوم میں واقع ہوئی ہوگی۔

باب نمبر ۱۰۹

فتنوں کا مشاہدہ

شیخین نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قلعہ کی چھت پر چڑھے، آپ نے لوگوں سے فرمایا جو شئے میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے ہو، میں ان جگہوں کو دیکھ رہا ہوں جہاں جہاں فتنے واقع ہوں گے۔

طبرانی نے بلال سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھائی اور فرمایا:

"سبحان الذی یرسل علیھم الفتن ارسال القطر"

پاک ہے وہ ذات جو ان پر بارش کے قطروں کی مانند فتنوں کو بھیجتا ہے۔

طبرانی نے اسی حدیث کی مثل جریر کی حدیث سے روایت کی ہے۔

باب نمبر ۱۱۰ آپ نے دنیا کو دیکھا اور اس کی باتیں سنیں

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ ابوبکر صدیق کے پاس تھے۔ انہوں نے پینے کے لیے پانی مانگا، ان کے لیے پانی اور شہد لایا گیا، وہ یہ دیکھ کر اس قدر روئے کہ سب کو رونا آگیا۔ لوگوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے کسی شئے کو ہٹا رہے ہیں، حالانکہ سامنے کچھ نظر نہیں آرہا تھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ، آپ کس شئے کو دور کر رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دنیا ہے جو میرے سامنے متصور ہوکر آئی ہے میں نے اس سے کہا پرے ہٹ۔ وہ ہٹ گئی اور اس نے کہا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چھوڑ دیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے مجھے نہیں چھوڑیں گے۔ اس حدیث کی روایت بزار نے ان الفاظ میں کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا نے مجھ پر احسان رکھا اور اپنا فضل دکھلایا میں نے اس سے کہا کہ پرے ہٹ جا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ آپ مجھے پانے والے نہیں ہیں۔

احمد نے زید بن عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس دنیا ایسی حالت میں آئی کہ سرسبز اور شیریں تھی، اس نے میرے لیے زینت کی، میں نے کہا تو میرا مطلوب نہیں ہے، اس نے کہا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نہ چاہیں گے تو آپ کے سوا لوگ مجھے نہیں چھوڑیں گے۔

باب نمبر ۱۱۱

آپ کا روز جمعہ اور قیامت کو دیکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل میرے پاس آئے، ان کے ہاتھ میں ایک روشن آئینہ تھا جس میں ایک سیاہ رنگ تھا میں نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے، جبریل نے کہا یہ جمعہ ہے آپ کا رب اسے آپ کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ آپ کے اور آپ کی امت کے واسطے عید ہو، میں نے جبریل سے پوچھا کہ اس آئینے میں یہ سیاہ رنگ کیا ہے، جبریل نے کہا یہ قیامت ہے۔

باب نمبر ۱۱۲

آپ کو ملکوت السماوات والارض کی تجلی ہوئی

احمد اور طبرانی نے عبدالرحمن بن عائش الحضرمی سے انہوں نے ایک شخص سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں روایت کیا ہے کہ ایک روز صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ بہت مسرور تھے اور آپ کا چہرہ چمک رہا تھا، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بتانے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ آج رات میرے پاس میرا

احسن صورت میں آیا، اس نے مجھے یا محمد کہہ کر پکارا۔ میں نے کہا لبیک ربی وسعدیک، میرے رب نے مجھے پوچھا کہ ملاء اعلیٰ کس بات میں جھگڑتے ہیں، میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ میرے رب نے اپنا دست مبارک میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ میں نے اس ہاتھ کی خنکی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان محسوس کی اور آسمان و زمین کی تمام اشیاء مجھ پر منکشف ہوگئیں۔ پھر حق سبحانہ نے یہ آیت پڑھی۔ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔ (سورۂ انعام: ۷۵)

عبدالرحمن بن سابط سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے احسن صورت میں تجلی کی اور مجھ سے پوچھا کہ ملاء اعلیٰ کس شے میں جھگڑتے ہیں میں نے کہا اے رب مجھے علم نہیں ہے۔ اللہ سبحانہ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس ہاتھ کی خنکی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پائی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کسی شے کو نہیں پوچھا مگر میں نے اس کو جان لیا۔ اور اس حدیث کی روایت بزار نے ثوبان سے کی ہے، اور اس میں یہ ہے کہ جو شے آسمان اور زمین کے درمیان ہے اس کی صورت مجھے نظر آئی۔ اور ابن عمر کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں میں نے نماز پڑھی پھر میں نے خواب میں اللہ جل شانہ کو احسن صورت میں دیکھا۔ اور اس حدیث کی روایت طبرانی نے ابی امامہ کی حدیث سے کی ہے اس میں ہے کہ میرا رب میرے پاس احسن صورت میں آیا اور مجھ سے پوچھا کس معاملے میں ملاء اعلیٰ جھگڑتے ہیں۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا میرے رب نے اپنا دست مبارک میری دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھ دیا اور دنیا و آخرت کے بارے میں جو سوال مجھ سے کیا میں نے اس خواب میں یا اس مقام میں اس کا جواب معلوم کر لیا۔

باب نمبر ۱۱۳

آپ کا برزخ، بہشت اور دوزخ کے احوال سے واقف ہونا

ابن ماجہ نے فاطمہ بنت الحسین سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں یہ چاہتی تھی کہ یہ اپنی شیر خوارگی کی مدت تک تو زندہ رہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قاسم کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اگر مجھے علم ہو جائے کہ قاسم کی رضاعت جنت میں ہوگی تو مجھے تسلی ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ تمہیں قاسم کی آواز سنا دے گا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں یہ نہیں چاہتی بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی تصدیق کرتی ہوں۔

احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم کو ان کی دوزخ میں چیخنے کی آوازیں سنوا دوں۔

احمد اور بزار نے جابر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے نخلستان میں تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مُردوں کی آواز سنی جو بنی نجار سے تھے اور جاہلیت کے زمانے میں مر گئے تھے، اپنی قبروں میں وہ عذاب دیے جا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر نکلے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

مسلم نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بغلہ پر سوار بنی نجار کے باغ سے گزر رہے تھے، ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بغلہ یکایک مڑ گیا اور قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرا دے۔ اسی اثناء میں چھ، یا پانچ یا چار قبریں دیکھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کون شخص ان قبروں کے اصحاب کو پہچانتا ہے ایک شخص نے کہا میں پہچانتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ لوگ کب مرے ہیں، اس نے کہا یہ لوگ شرک کی حالت میں مرے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبروں میں عذاب میں مبتلا ہے۔ اگر یہ امر نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن نہ کئے جاتے تو میں اللہ تعالےٰ سے ضرور یہ دعا کرتا کہ جو بات عذاب قبر کی میں سنتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں سنا دے۔

شیخین نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں عذاب دیئے جا رہے ہیں مگر ان کو کسی گناہ کبیرہ پر عذاب نہیں دیا جا رہا ہے بلکہ ان میں سے ایک اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی اور چیر کر دو کیا اور ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا، اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے یہ شاخیں قبروں پر کس واسطے رکھ دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان شاخوں کے خشک ہونے سے پہلے ان پر عذاب قبر ہلکا کر دیا جائے گا۔

ابن جریر نے (کتاب السنۃ) میں ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد میں تشریف لائے اور دو تازہ قبروں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا تم لوگوں نے اس جگہ فلاں اور فلانی کو دفن کیا ہے۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس جگہ فلاں اور فلاں کو دفن کیا ہے۔ لوگوں نے کہا۔ بے شک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں اس وقت بٹھلایا گیا ہے اور اس کو مار پڑ رہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اس کو ایسی مار لگائی گئی ہے جس کو جن و انس

کے علاوہ تمام مخلوقات نے سنا ہے اگر تمہارے دلوں میں تخلیط اور باتوں میں زیادتی نہ ہوتی تو جو کچھ میں سن رہا ہوں تم بھی سن لیتے۔ اس شخص کو ایسی مار پڑی ہے کہ اس کی ہر ہڈی ٹوٹ چکی ہے اور اس کی قبر آگ سے بھر گئی ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ان دونوں آدمیوں کا گناہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور یہ شخص آدمیوں کا گوشت کھاتا تھا یعنی غیبت کرتا تھا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال بقیع میں جارہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے بلال جو میں سنتا ہوں کیا تم سنتے ہو، بلال نے عرض کی واللہ یا رسول اللہ میں نہیں سنتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم اہل قبور کی آواز نہیں سنتے جو عذاب دیئے جارہے ہیں۔

بیہقی نے یعلی بن مرہ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبروں پہ گئے میں نے ایک قبر میں ضغطہ[1] کی آوازسنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ اے یعلی کیا تم نے ضغطہ کی آواز سنی میں نے کہا بے شک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شخص معمولی بات پر سزا دیا جارہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کیا بات ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شخص چغلخوری کرتا تھا اور پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بدبو محسوس ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیسی بدبو ہے۔ یہ بدبو ان لوگوں کی ہے جو مومنوں کی غیبت کرتے تھے۔

جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اور صحرا کی جانب نکل گئے۔ ہم نے دیکھا کہ ایک تیز شتر سوار آرہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تم کہاں سے آرہے ہو اس نے کہا میں اپنے مال اولاد اور کنبہ سے آرہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جارہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی تعلیم دی۔ اس کے اونٹ کا پیر چوہوں کے بل میں اتر گیا جس سے اونٹ گر گیا اور وہ شخص گر کر مرگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ دو فرشتے اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے ہیں۔

ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے مثل روایت کی ہے، اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو قبر میں اتارا اور کچھ دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ حور العین اتر کر آئیں۔ ہر حور اس شخص سے تزویج کی خواہاں تھی اور میں نے ستر حوروں سے اس کی تزویج کی ہے، اس حدیث سے متعلق یہ امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ جس مومن کا چاہیں کسی حور سے نکاح کردیں، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں یہ اختیار ہے کہ جس مرد کا جس عورت سے

[1] قبر کی تنگی اور اس کا بھینچنا

چاہیں نکاح فرمادیں۔

شیخین نے حضرت اسماء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں آفتاب کو کسوف ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف شمس پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے واپس پلٹے تو لوگوں نے عرض کی کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شئے لے رہے ہیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت دیکھی تھی میں نے اس میں سے انگور کا ایک خوشہ لینا چاہا تھا اگر میں وہ لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم لوگ کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا اور ایسا دردناک منظر کبھی نہیں دیکھا اور اکثر اہل دوزخ عورتیں تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب نماز پڑھی اور اپنا دست مبارک آگے بڑھایا پھر پیچھے ہٹالیا۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میرے سامنے پیش کی گئی میں نے جنت میں شاخوں میں میوے لٹکے ہوئے دیکھے میں نے ان میووں میں سے کچھ لینا چاہا۔ اور دوزخ میرے سامنے اتنی نزدیک کی گئی کہ میں نے اپنا اور تمہارا سایہ اس میں دیکھا۔

شیخین نے عمران بن الحصین سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی اور اکثر اہل جنت کو فقراء دیکھا اور میں نے دوزخ دیکھی اور اکثر اہل دوزخ عورتیں دیکھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل کیا گیا ہوں میرے سامنے ایک قصر آیا میں نے پوچھا کہ یہ قصر کس کے لیے ہے۔ فرشتوں نے کہا یہ عمر بن الخطاب کے واسطے ہے۔ میں اس قصر میں اے عمر تمہاری غیور طبیعت کی بنا پر داخل نہیں ہوا۔ اس روایت کے راوی ابوبکر بن عیاش کا بیان ہے کہ میں نے حمید سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصر خواب میں دیکھا یا بیداری میں حمید نے کہا آپ نے یہ قصر عالم بیداری میں دیکھا۔

بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر الخزاعی کو دیکھا کہ اس کی آنتیں دوزخ میں کھینچی جارہی ہیں۔ عمرو وہ شخص ہے جس نے سائبہ کی رسم جاری کی اور سائبہ وہ اونٹنی ہے جو بتوں کے نام پر چھوڑی جاتی تھی اور اس پر سواری نہیں کی جاتی تھی۔

بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم کو دیکھا کہ جہنم کا ایک حصہ دوسرے حصے کو کچل رہا ہے اور میں نے عمرو کو دیکھا کہ اس کی آنتیں کھینچی جارہی ہیں۔ اور عمرو وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم کی ابتدا کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا اور میں بھی اس دروازے کو دیکھتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں جو لوگ داخل ہوں گے ان میں سب سے پہلے تم داخل ہوگے۔

رسول اللہ کی حضرت خضرؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات

عبداللہ بن عمرو بن عوف نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دوسری جانب سے ایک کلام سنا وہ کہہ رہا تھا۔ اللھم اعنی علی ما ینجینی مما خوفتنی۔ اے خدا جس چیز سے مجھے ڈرایا گیا ہے اس پر ایسی چیز سے میری مدد کر جس سے میری نجات ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس شخص کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم میرے واسطے مغفرت کی دعا کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے کہا کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا بے شک۔ اس پر انہوں نے کہا تم جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دو کہ اللہ تعالےٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر اس طرح فضیلت دی ہے جس طرح ماہ رمضان کو تمام مہینوں پر فضیلت دی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کل انبیاء کی امتوں پر اس طرح فضیلت دی ہے جس طرح جمعہ کو تمام دنوں پر فضیلت دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے تو وہ خضر علیہ السلام تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر گیا، میرے پاس وضو کا پانی تھا۔ آپ نے سنا کہ ایک دعا مانگنے والا دعا مانگ رہا ہے کہ اللھم اعنی علی ما ینجینی مما خوفتنی منہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ وضو کا پانی رکھ دو اور اس شخص کے پاس جا کر کہو کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ آپ کی اس امر میں نصرت فرمائے جس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے واسطے یہ دعا کرو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے امر حق پر عمل کریں۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان کے پاس گیا۔ اور آپ کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحبا اور خضر کا سلام کہہ دو۔ اور یہ کہہ دو کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو تمام انبیاء پر ایسی فضیلت دی ہے جیسے ماہ رمضان کو

تمام مہینوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو تمام امتوں پر ایسی فضیلت دی ہے جیسی جمعہ کو باقی تمام دنوں پر۔ میں حضرت خضر علیہ السلام کے پاس سے واپس ہوا تو انہوں نے کہا اللھم اجعلنی من ھذہ الامۃ المرحومۃ المتاب علیھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم نے خنکی محسوس کی اور ایک ہاتھ دیکھا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسی سردی ہے اور یہ کیسا ہاتھ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے دیکھا ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے سلام کیا۔

باب نمبر ۱۱۵

زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا فرمائی کہ مجھے قوم عاد کے مردوں میں سے کسی کو دکھلا دے اللہ تعالٰی نے ایک ایسے مرد کو دکھلایا جس کے دونوں پاؤں مدینہ میں تھے اور سر ذوالحلیفہ میں۔

باب نمبر ۱۱۶

امیہ بن مخشی سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا۔ اور اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ جب وہ کھانے کے اختتام کے قریب پہنچا تو اس نے کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کے ساتھ شیطان بھی کھا رہا تھا مگر جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو شیطان نے قے کر دی اور جو کچھ پیٹ میں تھا اسے نکال دیا۔

باب نمبر ۱۱۷

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ملائکہ کو دیکھنا اور ان کی باتیں سننا

شیخین نے ابو عثمان النہدی سے روایت کی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس وقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں حضرت جبرئیل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیں چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں تو دحیۃ الکلبی تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر میں نے آپ کا خطبہ سنا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کی آمد کی خبر دی۔

شیخین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں پر ایمان لانا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنا اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی عبادت کی جائے کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے، نماز قائم کی جائے زکوٰۃ ادا کی جائے اور رمضان کے روزے رکھے جائیں۔ اس نے کہا احسان کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی عبادت اسطرح کی جائے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو یہ سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ میں تمہیں علامات قیامت بتاتا ہوں، جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور سیاہ اونٹوں کے چرانے والے بلند عمارتیں بنائیں گے۔ پانچ امور کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، جب وہ شخص چلا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے واپس بلالاؤ۔ لوگوں نے جاکر دیکھا تو کسی کو نہیں پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارے دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

تمیم بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو ایک شخص آپ کے پاس سے جارہا تھا میں نے اسے پشت کی جانب سے دیکھا اس کے عمامہ بندھا ہوا تھا اور اس کا سرا پیچھے چھوٹا ہوا تھا، میں نے پوچھا یارسول اللہ یہ کون شخص تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔

حارثہ بن النعمان سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت جبرئیل علیہ السلام تھے میں نے آپ کو سلام کیا اور میں چلا گیا۔ واپسی پر آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے اس شخص کو دیکھا میں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔

قاسم سے مروی ہے کہ حارثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے سرگوشی میں بات کر رہے تھے حارثہ سلام کئے بغیر بیٹھ گئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر یہ شخص سلام کرتا تو ہم ضرور اس کے سلام کا جواب دیتے۔

ابن سعد نے حارثہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عمر بھر میں جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔

محمد بن عثمان نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حارثہ کی بصارت جاتی رہی تھی۔[1]

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے ساتھ سرگوشی کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اعراض فرمایا، ہم وہاں سے چلے آئے۔ میرے والد نے کہا۔ میرے بیٹے تم نے اپنے چچا کے بیٹے کو دیکھا کہ انہوں نے مجھ سے اعراض کیا ہے میں نے کہا ان کے پاس ایک شخص تھا اور وہ اس سے گفتگو فرما رہے تھے۔ عباس رضی اللہ عنہ واپس آئے اور کہا کہ یارسول اللہ میں نے عبداللہ سے اس طرح کہا اور انہوں نے یہ جواب دیا کہ آپ کے پاس واقعی کوئی تھا۔

---

[1] یہ فرشتے کو دیکھنے کا اثر تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا. عبداللہ کیا تم نے اسے دیکھا. میں نے کہا. جی ہاں. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے انہی کی وجہ سے میں نے تم سے اعراض کیا تھا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے دو مرتبہ دعا فرمائی.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور جو مخلوق جبریل کو دیکھتی ہے نابینا ہو جاتی ہے سوائے نبی کے. مگر تمہارا نابینا ہونا آخر عمر میں ہوگا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کی عیادت فرمائی. جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مکان کے قریب پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ وہ مکان کے اندر باتیں کر رہا ہے مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر گئے تو کوئی نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان انصاری سے پوچھا کہ تم کس کے ساتھ باتیں کر رہے تھے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص آیا تھا. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے اسی کو بہترین اور شیریں گفتگو کرتے سنا ہے. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے اور تم لوگوں میں کئی ایسے بھی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی اللہ کی قسم کھائے تو اللہ سبحانہ اس کی قسم کو پورا کر دے.

محمد بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے چہرہ ملائے ہوئے سرگوشی فرما رہے تھے میں نے سلام نہیں کیا اور واپس ہو گیا. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے سلام کیوں نہیں کیا. میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے اس طرح بات فرما رہے تھے کہ کسی کے ساتھ اس طرح بات نہیں کرتے. اس لیے میں نے پسند نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو میں مخل ہوں. یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ صاحب کون تھے. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ کھڑے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ سرگوشی فرما رہے تھے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ کون صاحب ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ شخص کس سے مشابہ ہیں، میں نے کہا دحیہ سے مشابہ ہیں، آپ نے فرمایا تم نے جبریل کو دیکھا ہے. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ وقت بعد آپ نے فرمایا اے عائشہ جبریل تم کو سلام کہتے ہیں، میں نے کہا وعلیہ السلام جزاہ اللہ من دخیل خیراً.

محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے. آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہیں ان کی بیماری

کی خبر دے رہے تھے کہ حضرت ابوبکر نے آکر اجازت چاہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں یہ تو میرے والد ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس قدر جلد اچھے ہو جانے پر تعجب فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد میں ذرا دیر سویا تو میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے سعوط[1] دیا میں کھڑا ہو گیا اور اچھا ہو گیا۔

حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ تشریف لے گئے میں آپ کے پیچھے گیا کہ ایک شخص سامنے سے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے اس سامنے آنے والے کو دیکھا میں نے عرض کی، جی ہاں، آپ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ ہے جو پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا اس نے اپنے رب سے اجازت لی اور آیا اس نے مجھے سلام کیا اور مجھے یہ بشارت دی کہ حسن اور حسین دونوں اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ زہرا جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

عمران بن الحصین سے روایت ہے کہ ملائکہ مجھے سلام کیا کرتے تھے، جب میں نے داغنے کا پیشہ اختیار کیا تو انہوں نے سلام کرنا چھوڑ دیا پھر جب میں نے داغنے کا پیشہ ترک کر دیا تو فرشتے دوبارہ مجھے سلام کرنے لگے۔

غزالہ سے روایت ہے کہ عمران بن الحصین ہمیں کہتے کہ ہم گھر جھاڑیں اور صاف کریں اور ہمیں السلام علیکم السلام علیکم کی آوازیں سنائی دیتیں مگر کوئی شخص نظر نہ آتا۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ ملائکہ کی تسلیم تھی۔

یحییٰ بن سعید القطان سے روایت ہے کہ ہمارے پاس بصرے میں کوئی شخص عمران بن حصین سے افضل نہیں آیا ان کو تیس سال گذرے تھے کہ ان کو ملائکہ ہر طرف سے سلام کرتے تھے۔

قتادہ سے روایت ہے کہ ملائکہ عمران بن حصین سے مصافحہ کیا کرتے تھے مگر جب انہوں نے داغنے کا پیشہ شروع کیا تو فرشتے ان سے دور ہو گئے۔

شیخین نے براء سے روایت کی ہے کہ ایک شخص سورہ کہف پڑھا کرتا تھا کہ اس کے پاس ایک اصیل نر گھوڑا بندھا ہوا تھا اس شخص کو ایک ابر نے ڈھانپ لیا۔ وہ اس کے نزدیک ہو رہا تھا کہ اس کا گھوڑا بھاگنے لگا جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعے کا ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ابر سکینہ تھا جو قرآن شریف کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔

شیخین نے اسید بن حضیر سے روایت کی ہے کہ ایک شب وہ سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے، پاس ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ اچانک وہ گھوڑا کودا، وہ خاموش ہو گئے۔ گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ انہوں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑے نے پھر کودنا شروع کیا وہ پھر خاموش ہو گئے اور گھوڑا بھی رک گیا۔ انہوں نے اپنا سر آسمان کی جانب اٹھایا۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک سائبان سا ہے جس میں چراغ روشن ہیں اور وہ آسمان کی جانب جا رہا ہے۔

---

[1] سعوط اس دوائی کو کہتے ہیں جو ناک میں چڑھائی جائے

یہاں تک کہ وہ اوپر چلا گیا اور وہ اسے نہیں دیکھ سکے۔ صبح کو انہوں نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے تمہارے پڑھنے کی آواز کی بنا پر قریب آئے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو لوگ ان کو دیکھ لیتے اور وہ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہتے۔

اسید سے یہ روایت دوسرے طریقوں سے بھی منقول ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اسید تم پڑھو تم کو آل داؤد کے مزا میر دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ اسید خوش الحان تھے، اور بعض روایات میں ہے کہ وہ فرشتہ ہے اور قرآن سنتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اسید بن حضیر نے کہا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس کوئی شئے آئی اس نے مجھ پر سایہ ڈالا اور پھر وہ شئے اٹھ گئی۔ صبح کو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سکینہ نازل ہؤا تھا جو قرآن سن رہا تھا۔

محمد بن جریر نے یزید سے یہ روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کے اساتذہ نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس بن شماس کو نہیں دیکھا کہ تمام رات ان کے مکان میں چراغ روشن رہے۔ آپ نے فرمایا انہوں نے سورہ بقرہ تلاوت کی ہوگی چنانچہ کسی نے ثابت سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہاں میں نے سورہ بقرہ پڑھی تھی۔

عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ایک رات ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا تو میں نے معاذ بن جبل اور عبداللہ بن قیس کو دیکھا، میں نے ان دونوں سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں دونوں اصحاب نے کہا کہ ہم کو معلوم نہیں۔ یکایک ایک آواز چکی کی شل سنی گئی اور آپ تشریف لے آئے اور فرمایا کہ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ میں چاہوں تو میری آدھی امت جنت میں داخل ہو جائے اور میں چاہوں تو ان کی شفاعت کر دوں۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابی بن کعب نے کہا کہ میں ضرور مسجد میں جاؤں گا اور ضرور نماز پڑھوں گا اور ضرور اللہ تعالیٰ کے محامد ایسے الفاظ میں بیان کروں گا کہ کسی نے ان الفاظ میں نہ کئے ہونگے چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی، بیٹھ گئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں کہ انہوں نے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے۔

اللھم لک الحمد کلہ ولک الملک کلہ وبیدک الخیر کلہ والیک یرجع الامر کلہ علانیتہ وسرہ لک الحمد انک علی کل شئی قدیر اغفر لی ما مضی من ذنوبی واعصمنی فیما بقی من عمری وارزقنی اعمالا زاکیۃ ترضی بہا عنی وتب علی۔

اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ابی ابن کعب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعے کو بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعا کے پڑھنے والے جبریل علیہ السلام تھے۔

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پر غشی طاری ہو گئی ان کی بہن رو رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں واجبلاہ ابن رواحہ کو جس وقت افاقہ ہوا انہوں نے اپنی بہن سے کہا تم نے میرے بارے جو بات کہی مجھ سے پوچھا گیا کیا تم ایسے ہی ہو جیسا تمہاری بہن کہتی ہے۔

ابی عمران الجونی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ بیہوش ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور یہ دعا کی

"اللھم ان کان قد حضر اجلہ فیسر علیہ وان لم یکن حضر علیہ اجلہ فاشفہ"

ان کی بیہوشی کم ہو گئی اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ میری ماں واجبلاہ واظہراہ کہہ رہی تھی۔ اور فرشتہ نے لوہے کا ایک گرز اٹھایا ہوا تھا اور پوچھتا تھا کہ کیا تو ایسا ہی ہے جیسا تیری ماں کہتی ہے۔ اگر میں فرشتے سے ہاں کہہ دیتا تو وہ فرشتہ گرز سے مجھ کو مارتا۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل بیہوش ہوئے ان کی بہن واجبلاہ کہنے لگیں، جب معاذ نے بیہوشی سے افاقہ پایا تو انہوں نے اپنی بہن سے کہا آج تو تم نے مجھے ہمیشہ کے لیے ایذا پہنچانے کا ارادہ کر لیا تھا، ان کی بہن نے کہا میں تمہیں ایذا کیوں کر دے سکتی ہوں، معاذ نے کہا ایک فرشتہ سخت سرزنش کر رہا تھا۔ جس وقت تم نے واجبلاہ کہا اس نے مجھ سے کہا کیا تم ایسے ہی ہو جیسے یہ کہتی ہے۔ میں نے کہا میں ایسا نہیں ہوں۔

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف سخت بیمار ہو گئے اور بیہوش ہو گئے اس بیہوشی میں لوگوں نے خیال کیا کہ جان نکل گئی ہے۔ لوگوں نے ان کو کپڑا اڑھا دیا اور ان کے پاس سے ہٹ گئے عبدالرحمٰن کو افاقہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے جو سخت کلامی کر رہے تھے۔ ان دونوں نے کہا کہ میرے ساتھ عزیز امین کے پاس محاکمہ کے لیے چلو، چنانچہ وہ دونوں مجھے لے چلے۔ راستے میں دو فرشتے اور ملے جو نرم گفتار اور رحم دل تھے۔ انہوں نے پوچھا اسے کہاں لے جا رہے ہو، انہوں نے کہا ہم اسے عزیز امین کے پاس انصاف کے لیے لے جا رہے ہیں۔ ان فرشتوں نے کہا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ ان لوگوں میں سے ہے کہ رحم مادر ہی میں انہیں سعادت میسر آ گئی تھی۔ عبدالرحمٰن اس واقعے کے بعد ایک ماہ زندہ رہے اور پھر وفات پائی۔

عروہ بن رویم سے روایت ہے کہ عرباض بن ساریہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک بوڑھے آدمی تھے اور موت کو پسند کرتے تھے۔ وہ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میری عمر زیادہ ہو چکی ہے میرا اعضاد

سست ہو گئے۔ تو اب مجھے موت دیدے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دمشق کی مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور میں مرنے کی دعا کر رہا تھا کہ میں نے ایک خوبصورت جوان کو دیکھا وہ سبز چادریں اوڑھے ہوئے تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ تو یہ کیا دعا مانگتا ہے میں نے کہا پھر میں کیا دعا مانگوں۔ اس نے کہا یہ دعا مانگو۔ اللھم حسن العمل وبلغ الاجل۔ کہ اے خدا! عمل اچھے ہوں اور مدت پوری ہو۔ میں نے کہا تم کون ہو، اس نے کہا میرا نام رتائیل ہے۔ میں مؤمنوں کے سینے سے غم دور کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ نوجوان غائب ہو گیا۔

باب نمبر ۱۱۸

صحابہ کا جنوں کو دیکھنا اور ان کا کلام سننا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سپرد فرمائی۔ کوئی شخص آیا اور اپنے ہاتھوں میں غلہ لینے لگا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس سے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا۔ اس نے کہا میں محتاج ہوں، میرے ذمے میرے اہل وعیال ہیں اور میں شدید ضرورت مند ہوں۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا، صبح کو میں آپ کے پاس گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اے ابوہریرہ تمہارا رات کا قیدی کہاں گیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے شدید حاجت اور عیال کی ضرورت بیان کی، میں نے اس پر ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے اس نے جھوٹ بولا ہے اور وہ تمہارے پاس پھر آئے گا۔ میں اس کا منتظر رہا چنانچہ وہ پھر آیا اور اس نے غلہ ہاتھوں میں لیا، میں نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میرے ذمے بچے ہیں میں پھر نہیں آؤں گا میں نے اس پر ترس کھا کر پھر چھوڑ دیا اور صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے پوچھا تمہارا رات کا قیدی کہاں گیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے اپنی حاجت مندی اور عیالدار ہونے کی شکایت کی میں نے اسے ترس کھا کر چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے اور تیسری مرتبہ بھی آئے گا۔ میں اس کا پھر منتظر ہو گیا وہ آیا اور غلہ لینے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ کے پاس لے جاؤں گا۔ تو تین مرتبہ آچکا ہے اور یہ آخری بار ہے اس نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں وہ کلمات بتا دوں گا جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا۔ تم جب سونے کے لیے جاؤ تو آیت الکرسی پڑھو اللہ سبحانہ کی جانب سے وہ تمہاری محافظ ہو گی اور صبح تک تمہارے پاس شیطان نہیں آئے گا۔ میں صبح کو اٹھا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ سنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیت الکرسی کے بارے میں تو اس کی بات درست ہے۔ مگر وہ جھوٹا ہے اور تمہارے پاس آنیوالا

یہ شخص شیطان ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس صدقے کے مکان کی کنجی تھی۔ اس مکان میں کھجوریں تھیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک دن دروازہ کھول رہے تھے انہوں نے دیکھا کہ ہاتھ بھر کی مقدار میں کھجوریں لی گئی ہیں۔ دوسرے روز بھی انہوں نے دیکھا کہ ہاتھ بھر کھجوریں لی گئی ہیں اور تیسرے روز بھی اسی طرح لی گئی تھیں۔ حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اسے پکڑنا چاہتے ہو، میں نے کہا بے شک۔ آپ نے فرمایا جب مکان کا دروازہ کھولو تو یہ کہنا۔ سبحان من سخرک لمحمد۔ چنانچہ ابوہریرہ گئے انہوں نے دروازہ کھولا اور فرمایا سبحان من سخرک لمحمد۔ دیکھا کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہے۔ انہوں نے کہا۔ دشمن خدا تو ہی چور ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں پھر نہ آؤں گا۔ میں کھجوریں تنگ دست اہل بیت کے لیے لینے آتا تھا۔ ابوہریرہ نے چھوڑ دیا۔ وہ دوسری اور تیسری مرتبہ بھی آیا ابوہریرہ نے پوچھا کیا تو نے مجھ سے پھر نہ آنے کا وعدہ نہیں کیا تھا۔ آج میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ میں تجھے رسول اللہ کے پاس لے جاؤں گا اس نے کہا تم مجھ کو نہ لے جاؤ۔ میں تم کو وہ کلمات سکھاتا ہوں کہ اگر تم ان کو پڑھو گے تو جنوں میں سے کوئی تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ یہ کلمات آیت الکرسی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کی کھجوریں میرے سپرد کیں میں نے ان کو ایک کمرے میں رکھ دیا۔ ہر روز میں ان میں کمی پاتا تھا میں نے اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا یہ شیطان کا کام ہے تم اس کے انتظار میں رہو۔ چنانچہ میں رات کو شیطان کا منتظر رہا۔ جب رات کا ایک حصہ نکل گیا تو شیطان آیا اور دروازے کی درزوں میں سے کمرے کے اندر آگیا اور کھجوریں کھانے لگا۔ میں نے اپنے کپڑے سمیٹ کر کمر سے باندھ لیے اور میں نے کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہٗ۔ اے دشمن خدا تو صدقے کی کھجوریں کھا رہا ہے۔ حالانکہ دوسرے لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ میں صبح کو تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا غرض میں نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے کہا میں پھر نہیں آؤں گا۔ میں صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا رات کا قیدی کہاں ہے میں نے عرض کی کہ اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ پھر نہیں آئے گا۔ آپ نے فرمایا وہ پھر آئے گا تم اس کے منتظر رہو۔ چنانچہ دوسری رات میں اس کے انتظار میں رہا۔ وہ آیا اور پہلی رات کی طرح کیا میں نے بھی وہی کیا جو پہلی رات کیا تھا اس نے مجھ سے وعدہ کیا اب نہیں آؤں گا۔ صبح کو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا میں نے آپ کو خبر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پھر آئے گا۔ میں تیسری رات اس کا منتظر رہا اور وہ آگیا

میں نے اس سے کہا دشمن خدا تو نے مجھ سے دو مرتبہ وعدہ کیا ہے اب یہ تیسری مرتبہ ہے۔ اس نے کہا میں صاحب عیال ہوں، میں نصیبین سے آیا ہوں اگر ان کھجوروں کے سوا کچھ میسر آجاتا تو میں یہاں نہ آتا، ہم لوگ تمہارے اسی شہر میں رہتے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ مبعوث ہوئے جب آپ پر دو آیتیں نازل ہوئیں ہم اس شہر سے چلے گئے اور نصیبین میں بس گئے۔ وہ دونوں آیتیں جس مکان میں دو مرتبہ پڑھی جاتی ہیں وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ اگر مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں وہ دونوں آیتیں سکھلا دوں گا۔ میں نے کہا ہاں میں تجھے چھوڑ دیتا ہوں۔ اس نے کہا ان دونوں آیتوں میں ایک آیت الکرسی ہے اور دوسری آیت آخر سورہ بقرہ کی آمن الرسول سے آخر تک ہے۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا صبح کو میں خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا جو اس نے کہا وہ تو سچ ہے مگر وہ خود جھوٹا ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس کچھ غلہ تھا اس میں کمی ہوئی ایک رات میرے سامنے ایک غول اس غلے پر اترا میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اور اس سے کہا کہ میں تجھے نہیں چھوڑوں گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا اس نے کہا کہ میں کثیر العیال عورت ہوں مجھے چھوڑ دو میں پھر نہ آؤں گی اس نے نہ آنے کی قسم کھائی میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو یہ واقعہ سنایا آپ نے فرمایا وہ جھوٹی ہے۔ وہ دوبارہ آئی اور اس نے وہی کہا جو پہلے کہا تھا۔ اور قسم کھائی کہ پھر نہ آؤں گی۔ میں نے اسے پھر چھوڑ دیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جھوٹی ہے اور پھر آئے گی۔ وہ تیسری بار پھر آئی میں نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسی شے سکھاتی ہوں کہ تم اسے پڑھو گے تو ہم میں سے کوئی تمہارے پاس نہیں آئے گا جب تم آرام کرو تو اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لیے آیت الکرسی پڑھو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کی تو آپ نے فرمایا کہ اس نے آیت الکرسی کے بارے میں سچ کہا مگر وہ خود جھوٹی ہے۔

حضرت ابوایوب الانصاری سے روایت کی ہے کہ آپ بالا خانے پر قیام پذیر تھے غول آتی کھجوریں لے لیتی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم غول کو دیکھو تو اسے کہنا بسم اللہ اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ غول آئی ابوایوب نے ایسے ہی کیا اور اس کو پکڑ لیا۔ اس نے کہا پھر نہیں آؤں گی۔ انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارا قیدی کہاں ہے، انہوں نے کہا میں نے اسے پکڑا تھا مگر اس نے کہا میں پھر نہیں آؤں گی۔ اس لیے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پھر آئے گی۔ حضرت ابوایوب فرماتے ہیں کہ میں نے اسے دو بار یا تین بار پکڑا ہر بار وہ یہی کہتی تھی کہ میں نہیں آؤں گی۔ تیسری مرتبہ اس نے کہا کہ تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسی شے

سکھاؤں گی کہ اگر تم اس کو پڑھو گے تو کوئی شے تمہارے پاس نہیں آئے گی۔ وہ شے آیت الکرسی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے آیت الکرسی کے بارے میں صحیح کہا مگر وہ خود جھوٹی ہے۔

حضرت ابوایوب سے مروی ہے کہ میرے بالاخانے پہ میری کھجوریں تھیں، وہ کم ہوتی جارہی تھیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل تمہیں کھجوروں کے پاس بلی ملے گی اس سے کہنا اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، چنانچہ دوسرے روز میں نے کھجوروں کے پاس بلی کو دیکھا میں نے اس سے کہا اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی سے وہ ایک بوڑھی عورت میں بدل گئی۔

عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے حضرت ابوایوب کا بالاخانہ تھا۔ اس کے آگے پھر باقی حدیث ذکر کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوایوب کے پاس بالاخانے میں فروکش تھے۔ ابوایوب کا کھانا ایک ٹوکری میں رکھا ہوا تھا اور ٹوکری کمرے میں رکھی ہوئی تھی۔ بلی کی صورت کی کوئی شے آتی اور کھانا لے جاتی۔ ابوایوب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ غول ہے۔ اب جب آئے تو تم یہ کہنا عزم علیك رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تبرحي۔ وہ غول آئی میں نے ویسے ہی کہا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں پھر نہیں آؤں گی۔

ابواسید الساعدی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باغ کی کھجوریں توڑیں اور ان کو ایک کمرے میں رکھ دیا، ایک غول ان کے بالاخانے میں رکھی ہوئی کھجوروں پہ آتی اور کھجوریں لے جاتی۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابااسید یہ غول ہے جس وقت تم اس کے آنے کی آواز سنو اس سے کہو بسم اللہ اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابواسید نے ایسے ہی کیا۔ غول نے کہا اے ابواسید اس تکلیف سے مجھے معاف رکھو کہ میں آپ کے پاس جاؤں۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں پھر نہیں آؤں گی۔ اور میں تمہیں ایک آیت بتاتی ہوں تم اسے برتن پر پڑھ کر ڈھانپ دیا کرو۔ تو ڈھکنا نہیں کھلے گا وہ آیت الکرسی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ وہ غول آیت کے بارے میں تو سچی ہے مگر خود جھوٹی ہے۔

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ وہ ایک جگہ اپنی کھجوروں کو خشک کیا کرتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے محسوس کیا کہ ان کی کھجوریں کم ہو رہی ہیں، ایک رات وہ ان کی حفاظت کر رہے تھے کہ انہوں نے ایک جانور کو دیکھا جو ایک بالغ لڑکے کے مشابہ تھا۔ میں نے اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا میں نے اس سے پوچھا کہ تو جنوں میں سے ہے یا انسانوں میں سے اس نے کہا میں جنوں میں سے ہوں تم مجھے اپنا ہاتھ دو۔ میں نے اپنا ہاتھ دے دیا، میں نے دیکھا کہ اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ جیسا ہے اور اسی طرح کے بال ہیں میں نے اس سے کہا

ہیں نے سنا ہے کہ آپ صدقہ دینا پسند کرتے ہیں اس لیے میں نے چاہا کہ تمہارا کھانا ہم بھی لے لیں. ہم نے پوچھا کہ وہ کیا شے ہے جو ہمیں تمہارے سے بچائے اس نے کہا آیت الکرسی ہے۔ صبح ہوئی تو ابی ابن کعب نے یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنیث نے سچ کہا ہے۔

زید بن ثابت سے روایت ہے ایک رات وہ اپنے باغ میں گئے۔ انہوں نے شور کی آواز سنی، آپ نے پوچھا کہ یہ شور کیسا ہے۔ جنوں میں سے کسی نے کہا ہمیں قحط سالی کی تکلیف ہے تم اپنے پھلوں میں کچھ بخوشی ہمیں دے دو۔ زید نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ تم ہم کو ایسی کوئی بات بتاؤ گے جس سے ہم تم سے محفوظ رہیں۔ اس نے کہا ہاں وہ آیت الکرسی ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص شیطان سے کشتی لڑا اور اس نے شیطان کو پچھاڑ لیا۔ شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تم کو ایسی شے کی خبر دوں گا جس میں تمہیں تعجب ہوگا اس نے چھوڑ دیا، شیطان نے پوچھا کیا تم سورۂ بقرہ پڑھا کرتے ہو اس نے کہا ہاں پڑھتا ہوں۔ شیطان نے کہا کہ کوئی شیطان سورہ بقرہ کا کوئی حصہ نہیں سن پاتا اور بھاگ جاتا ہے اور گدھے کی طرح گوز مارتا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ وہ شخص کون تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ عمر بن الخطاب تھے۔

حضرت حفصہ کی کنیز سدسیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد شیطان جب بھی انہیں ملا اوندھا گر پڑا۔

حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا تم جاؤ اور ہمارے واسطے پانی لے آؤ۔ عمار گئے تو شیطان ان کے سامنے ایک حبشی غلام کی صورت میں آیا اور ان کے اور پانی کے درمیان حائل ہوگیا، عمار نے اس کو پچھاڑ ڈالا، شیطان نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں پانی کے سامنے سے ہٹ جاتا ہوں، عمار نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ پھر آیا عمار نے اسے دوسری مرتبہ بھی پچھاڑ دیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں پانی کے سامنے سے ہٹ جاتا ہوں۔ عمار نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ پھر آیا عمار نے تیسری مرتبہ بھی اسے پچھاڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ایک حبشی غلام کی صورت میں عمار کے اور پانی کے درمیان حائل ہوگیا مگر اللہ تعالیٰ نے عمار کو اس پر کامیابی دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے عمار سے ملاقات کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انہیں بتایا عمار نے کہا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ غلام حبشی شیطان ہے تو میں اس کو ضرور قتل کر دیتا۔

حضرت عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کنوئیں پر بھیجا

میں نے شیطان سے ملاقات کی جو انسان کی صورت میں تھا وہ مجھ سے لڑا میں نے اس کو پچھاڑ ڈالا میرے پاس ہتھیلی کے برابر پتھر تھا میں اس سے اسے کچلنے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنوئیں کے پاس عمار کو شیطان مل گیا ہے اور وہ اس سے لڑ رہا ہے عمار نے کہا کچھ دیر نہیں گذری کہ میں پلٹ کے آیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔ بیہقی کہتے ہیں کہ اس روایت کی تائید میں ابو ہریرہ کا وہ قول ہے جو آپ نے اہل عراق سے کہا تھا کہ کیا تم لوگوں میں وہ عمار بن یاسر نہیں ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی اکرم کی زبان پر شیطان سے چھڑایا تھا۔ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی روایت حاکم نے کی ہے۔

حضرت عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر میں نے انسانوں اور جنوں سے جنگ کی ہے ہم نے ان سے پوچھا جنوں سے تم نے کیوں کر جنگ کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ اترے میں نے اپنا ڈول اور مشک لی تاکہ پانی بھر لاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس کوئی آئے گا اور تمہیں پانی سے روکے گا۔ جب میں کنوئیں پر پہنچا تو میں نے ایک حبشی مرد کو دیکھا جو بہت جنگ جو معلوم ہوتا تھا۔ اس نے کہا آج کے دن تم اس کنوئیں سے ایک ڈول بھی نہ بھر سکو گے میں نے اس کو پکڑا اور پچھاڑ دیا پھر میں نے ایک پتھر لیا اور اس سے اس کی ناک اور منہ توڑ ڈالا اور اپنی مشک بھر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تمہارے پاس کوئی آیا تھا۔ میں نے تمام واقعہ سنا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک بریع چہرے والا شخص آیا اس کے کپڑے بہت برے اور بدبو دار تھے وہ ننگے پاؤں تھا اور لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگتا آرہا تھا وہ آکر آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور آپ سے پوچھا کہ آپ کو کس نے پیدا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے۔ اس نے پوچھا زمین کس نے بنائی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے۔ اس نے پوچھا کہ اللہ تعالےٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا اور پیشانی پر ہاتھ رکھ کر سر مبارک جھکا لیا۔ وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ اس شخص کو واپس لے کر آؤ۔ ہم لوگوں نے اسے ڈھونڈا مگر وہ ایسا مفقود ہو گیا جیسے آیا ہی نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص ابلیس تھا اور اس لیے آیا تھا کہ تمہارے دین میں شک پیدا کرے۔

باب نمبر ۱۱۹

بیہقی نے ابو دجانہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساشکایت کی کہ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ میں نے اپنے مکان میں چکی جیسی آواز سنی اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ سی سنی پھر جیسے بجلی کی چمک پید

ہوئی میں نے اپنا سر اٹھایا۔ میں خوفزدہ تھا میں نے دیکھا کہ ایک سیاہ سایہ لٹک رہا ہے جو مکان کے صحن میں اوپر کو جارہا ہے اور دراز ہوتا جاتا ہے۔ میں اس کی طرف جھکا اور میں نے اس کی جلد کو ٹٹولا تو اس کی جلد سیئی جیسی تھی۔ اس نے میرے چہرے پر آگ کے شرارے پھینکے میں سمجھا کہ اس نے مجھے جلا دیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابو دجانہ وہ شے تیرے مکان کو آباد کرنے والی ہے، پھر آپ نے فرمایا میرے پاس دوات اور کاغذ لاؤ۔ آپ نے دوات اور کاغذ حضرت علی بن ابی طالب کو دیا اور فرمایا کہ لکھو۔

" بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ھذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار من العمار والزوار والصالحین لاطارق بطرق بخیر یارحمٰن امابعد فان لنا ولکم فی الحق سعۃ فان تک عاشقا مولعا او فاجراً مقتحما اور داعیًا حقا مبطلا ھذا کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق اناکنا نستنسخ ماکنتم تعملون ورسلنا یکتبون ماکنتم تمکرون اترکوا صاحب کتابی ھذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الٰہ آخر لاالٰہ الاھو کل شیئ ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون تقلبون حٰمٓ. لاتنصرون حٰمٓ عسق تفرق اعداء اللہ وبلغت حجۃ اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم۔

ابو دجانہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تحریر کو میں اپنے گھر میں لے گیا اور میں نے اپنے سر کے نیچے رکھ لیا اور سو گیا۔ پھر ایک آواز سے بیدار ہوا جو یہ کہہ رہی تھی کہ اے ابو دجانہ لات وعزیٰ کی قسم ان کلمات نے ہمیں جلا دیا ہے۔ اس تحریر کے صاحب کی قسم جب تم اس تحریر کو لوگوں سے اٹھا لو گے تمہارے اور تمہارے پڑوسی کے مکان میں آنا نہ ہوگا۔ میں صبح کو اٹھا اور صبح کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور جو باتیں میں نے جن سے سنی تھیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو دجانہ اس قوم سے یہ تکلیف اٹھا دو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے جنوں کو قیامت تک عذاب ملے گا۔

باب نمبر ۱۲۰

بیہقی نے ایک شخص سے جو صحابہ میں سے تھا روایت کی ہے کہ ایک تاریک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا آپ نے سنا کہ کوئی شخص قل یاایہا الکافرون پڑھ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص شرک سے بری ہوگیا اور ہم چلے پھر ہم نے ایک شخص کو قل ھو اللہ پڑھتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی مغفرت کی گئی میں نے اپنا اونٹ روک لیا تاکہ میں دیکھوں کہ

پڑھنے والا کون ہے میں نے ہر طرف دیکھا مگر مجھے کوئی نظر نہیں آیا۔

باب نمبر ۱۲۱

آپ کا نجاشی کے انتقال کی خبر دینا

شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس روز نجاشی نے وفات پائی اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے انتقال کی خبر دی۔ لوگوں کو نماز پڑھنے کی جگہ لے گئے ان کی صف بنائی اور چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی۔

شیخین نے جابر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن مرد صالح اصحمہ مرا ہے تم اس کی نماز پڑھو۔

بیہقی نے ام کلثوم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے مشک کے اوقیے اور حلے نجاشی کو بطور ہدیہ بھیجے ہیں اور میرا خیال ہے کہ وہ مر گیا ہے اور ہدیہ واپس آجائے گا۔ چنانچہ جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ نجاشی مر گیا اور ہدیہ واپس آگیا۔ بیہقی کہتے ہیں کہ اس روایت میں مذکورہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نجاشی کی وفات سے پہلے کا ہے مگر جس روز نجاشی مرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مرنے کی اطلاع دی اور نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی۔

باب نمبر ۱۲۲

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر کا علم ہو گیا تھا

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو امین جانتے اور اس پر اعتماد کرتے تھے۔ اس شخص نے آپ کے واسطے سحر سے گرہیں دیں اور اس کو ایک کنوئیں میں ڈال دیا۔ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو فرشتے عیادت کے لیے آئے اور آپ کو بتایا کہ فلاں شخص نے گرہیں لگا کر فلاں کنوئیں میں ڈالی ہیں اور ان گرہوں کے سحر کی شدت سے کنوئیں کا پانی زرد ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اس کنوئیں پر بھیجا اس نے وہاں سے گرہوں کو نکالا اور دیکھا کہ پانی زرد ہو گیا تھا۔ گرہیں کھولی گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ راوی نے کہا کہ اس واقعے کے بعد بھی وہ شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ذکر نہ کیا اور نہ کوئی سرزنش فرمائی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کی یہ حالت ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوتا کہ فلاں کام کیا ہے حالانکہ وہ نہ کیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا مانگی پھر آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوگیا جس بارے میں میں نے اپنے رب سے مشورہ چاہا تھا میرے رب نے مجھے مشورہ دیا ہے میرے پاس دو فرشتے آئے ایک پائنتی کی جانب دوسرا سرہانے آکے بیٹھا۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ ان کو کیا بیماری ہے۔ اس نے کہا سحر کیا گیا ہے اس نے پوچھا کہ کس نے انہیں سحر کیا ہے اس نے کہا لبید بن الاعصم نے۔ اس نے پوچھا کہ کس چیز میں سحر کیا ہے اس نے کہا کنگھی میں اور کنگھی میں جو بال تھے اور نر کھجور کی کلی کے غلاف میں سحر کیا ہے۔ اس نے پوچھا کنگھی وغیرہ کہاں اس نے کہا بیرِ ذروان میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر آئے اور آپ نے فرمایا یہ وہ کنواں ہے جو مجھے دکھلایا گیا ہے گویا اس کے نخل شیاطین کے سر ہیں اور اس کا پانی بھگوئی ہوئی مہندی کے رنگ جیسا تھا آپ کے حکم کے مطابق اس میں سے وہ کنگھی وغیرہ نکال لی گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہو گئے آپ کے پاس دو فرشتے آئے ایک آپ کے سر مبارک کے پاس اور دوسرا آپ کے پاؤں کے پاس بیٹھا ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا خیال ہے اس نے کہا سحر کیا گیا ہے۔ پوچھا کس نے سحر کیا ہے اس نے کہا لبید الاعصم یہودی نے۔ پوچھا وہ سحر کی ہوئی شے کہاں ہے اس نے کہا آل فلاں کے کنوئیں میں ایک بڑے پتھر کے نیچے ہے جو کنوئیں میں ہے۔ کنوئیں کے پاس جاکر اس کا سارا پانی نکالو اور پتھر کو اٹھاؤ پھر جو صورت دفن کی گئی ہے اسے کنوئیں سے نکال کر جلا دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھے تو عمار بن یاسر کو ایک گروہ کے ساتھ بھیجا وہ سب لوگ کنوئیں کے پاس آئے انہوں نے دیکھا کہ اس کا پانی مہندی کے پانی جیسا ہے۔ ان لوگوں نے کنوئیں کا سارا پانی کھینچ ڈالا پھر انہوں نے ایک بڑے پتھر کو اٹھایا اس کے نیچے سے مدفون کی ہوئی صورت نکالی اور اس کو جلا دیا۔ اس صورت میں کمان کا چلہ تھا جس میں گیارہ گرہیں تھیں۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو سورتیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئیں آپ اس کی ایک آیت پڑھتے تو ایک گرہ کھل جاتی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ کیا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شدید علیل ہو گئے آپ کے پاس حضرت جبرئیل معوذتین لائے اور ان دونوں سورتوں سے آپ نے تعویذ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس صحت مند ہو کر گئے۔

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعصم کی بیٹیوں اور لبید کی بہنوں نے سحر کیا تھا اور لبید اس جادو کی شے کو لے کر گیا تھا اور اس کو کنوئیں کے اندر کے پتھر کے نیچے داب دیا تھا۔ اعصم کی ایک بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس نے حضرت عائشہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بصر کو اوپر اٹھایا یہ سن کر وہ اپنی بہنوں کے پاس گئی اور ان کو یہ بات بتائی۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوں گے تو آپ کو خبر ہو جائے گی اور اگر نبی نہ ہوں گے تو اس سحر سے دیوانگی ہو جائے گی اور عقل جاتی رہے گی۔ مگر اللہ سبحانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سحر سے باخبر فرما دیا۔

ابن سعد نے عمر بن الحکم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو محرم کے مہینے میں اس وقت سحر کیا گیا تھا جب آپ حدیبیہ سے پلٹ رہے تھے۔

باب نمبر ۱۲۳

سد یاجوج اور ماجوج کے کھل جانے کے بارے میں آپ کی اطلاع

شیخین نے ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوئے۔ آپ کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور لاالٰہ الا اللہ کہہ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ عرب کو اس شر سے افسوس اور ہلاکت ہے جو قریب آگیا ہے۔ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں آج کے دن مثل اس حلقے کے سوراخ ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلقہ بنا کر بتایا۔

باب نمبر ۱۲۴

جو باتیں لوگوں نے اپنے دل میں سوچیں آپ نے ان کی خبر دی

سلمہ بن الاکوع سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نبی ہوں۔ اس نے کہا نبی کسے کہتے ہیں فرمایا اللہ کے رسول کو اس نے پوچھا کہ قیامت کب ہو گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر غیب ہے اور غیب کا علم صرف خدا تعالے ہی کو ہے اس نے کہا اپنی تلوار مجھے دکھائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار اسے دی۔ اس نے اسے ہلایا اور واپس کر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو نے جس بات کا ارادہ تھا اس کی تجھے قدرت حاصل نہیں ہے۔ اس نے کہا میرا ارادہ یہی تھا۔ طبرانی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کے دل میں یہ بات تھی کہ میں آپ کی تلوار لوں گا اور آپ کو قتل کر ڈالوں گا۔ مگر پھر اس نے تلوار نیام میں ڈال دی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نوت ا، اس کے جہاد اور عبادت کا ذکر کیا ... میں وہ شخص آگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کے

چہرے میں سیاہ شیطانی دھبہ دیکھتا ہوں۔ وہ شخص آیا اور اس نے سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے
فرمایا کہ تو نے اپنے دل میں یہ نہیں کہا تھا کہ لوگوں میں مجھ سے بہتر کوئی نہیں ہے اس نے کہا بے شک پھر وہ شخص
چلا گیا اور اس نے مسجد میں ایک خط کھینچا اور نماز پڑھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون شخص اس کے
پاس جاتا ہے اور اسے قتل کر ڈالتا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھ کر گئے اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا تو پلٹ
کر چلے آئے اور کہا کہ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا اور اس حالت میں اسے قتل کرتے ہوئے مجھے خوف
محسوس ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ہے جو اسے جا کر قتل کر دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
گئے اور ان کے ساتھ بھی وہی ہوا جو ابوبکر کے ساتھ ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ہے جو اسے
جا کر قتل کر دے۔ حضرت علی نے کہا میں جا کر اسے قتل کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کو
پاسکو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے مگر وہ نہیں ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پہلا
گروہ ہے جو میری امت میں سے نکلا ہے اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری امت کے دو آدمیوں میں اختلاف
نہ ہوتا۔

وابصۃ الاسدی سے روایت ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لیے حاضر ہوا کہ آپ سے نیکی
اور بدی کے بارے میں پوچھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے وابصہ۔ میں تم کو اس امر کی خبر دیتا ہوں جو
تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس لیے
آئے ہو تاکہ مجھ سے نیکی اور بدی کے بارے میں پوچھو میں نے کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے
ساتھ مبعوث کیا ہے میں اسی لیے آیا تھا آپ نے فرمایا نیکی وہ فعل ہے جس کے لیے تمہارا سینہ منشرح ہو۔
اور بدی وہ فعل ہے جس سے تمہارے دل میں خلش ہو۔ اگرچہ اس کے بارے میں تمہیں لوگوں نے فتوی دیدیا ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس
دو اشخاص آئے جن میں سے ایک انصاری اور دوسرا ثقفی تھا۔ وہ آپ سے کچھ پوچھنے کے لیے آئے تھے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقفی سے ارشاد فرمایا کہ تم پوچھو اور اگر تم چاہو تو میں بتا دوں کہ تم کیا پوچھنے آئے ہو۔ اس نے
کہا یا رسول اللہ بتائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس لیے آئے ہو تاکہ اپنی نماز، رکوع سجود، روزے اور
غسل جنابت کے بارے میں معلوم کرو، اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث
ہے میں یہی پوچھنے آیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ تم بھی سوال کرو اور اگر تم چاہو تو جو بات تم پوچھنے
آئے ہو وہ میں تمہیں بتا دوں۔ انصاری نے کہا یا رسول اللہ بتائیے آپ نے فرمایا کہ تم اس لیے آئے ہو کہ تم اپنے
گھر سے بیت عتیق کی نیت کر کے نکلو تو اس میں کیا ثواب ہے اور تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ میں عرفات میں ٹھہروں،

سر منڈاؤں اور طواف کروں اور کنکریاں ماروں۔ اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہی بات پوچھنے کے لیے میں آیا تھا۔

عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت ہے کہ اہل کتاب سے چند اشخاص آئے ان کے ساتھ مصاحف تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی، میں آپ کے پاس گیا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا مجھے اور انہیں کیا فائدہ، وہ مجھ سے ایسی بات پوچھنا چاہتے ہیں جس کو میں نہیں جانتا۔ میں ایک بندہ ہوں میں صرف وہ جانتا ہوں جو میرے رب نے مجھے بتایا ہے۔ بعد ازاں آپ نے وضو فرمایا۔ مسجد تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر مسجد سے واپس آئے۔ میں اس وقت آپ کے چہرۂ انور پر مسرت کے آثار دیکھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں کو میرے پاس بھیجو۔ وہ لوگ آئے آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو جو بات تم پوچھنے آئے ہو میں وہ بتا دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا جی ہاں ہم یہی چاہتے ہیں آپ نے فرمایا تم لوگ مجھ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھنے آئے ہو۔ ذوالقرنین ایک رومی تھا وہ بادشاہ بن گیا اس نے سفر کیا یہاں تک کہ وہ سرزمین مصر کے ساحل تک آیا اس نے ایک شہر بنایا جس کا نام سکندریہ ہے۔ جب وہ شہر بنا کر فارغ ہوا تو اللہ تعالےٰ نے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا وہ فرشتہ اسے لے کر آسمان پر چڑھا جب آسمان و زمین کے درمیان اونچا ہوا تو فرشتے نے کہا نیچے دیکھ کیا ہے اس نے کہا دو شہر ہیں۔ فرشتہ اسے پھر اوپر لے کر چڑھا اور اس سے کہا کہ نیچے کیا ہے اس نے کہا میں کچھ نہیں دیکھتا۔ فرشتے نے کہا دو شہر جو نظر آئے تھے وہ بحر مستدیر ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیرا راستہ مقرر کر دیا ہے تو اس پر چلے گا، جاہل کو علم سکھلائے گا اور عالم کو اس کے علم پر ثابت رکھے گا۔ پھر اس فرشتے نے ذوالقرنین کو اتار دیا۔ ذوالقرنین نے ایسے دو پہاڑوں کے درمیان دیوار بنائی جن پر کوئی شے ٹھہرتی نہیں تھی پھر اس نے روئے زمین کا سفر کیا۔ اور ایسی قوم کے پاس آیا جن کے چہرے کتوں جیسے تھے پھر ایک اور قوم کے پاس سے گزرا پھر اس نے سفر کیا اور ایسی قوم کے پاس پہنچا جو سانپوں میں سے تھے اور ان میں کا ایک سانپ ایک بڑے پتھر کو نگل لیتا تھا پھر ذوالقرنین عزانیق کے پاس گیا۔ ان لوگوں نے سن کر کہا یہی ہماری کتابوں میں موجود ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا یارسول اللہ میرا باپ چاہتا ہے کہ میرا مال لے لے۔ آپ نے اس کے باپ کو بلایا، جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اس بوڑھے نے اپنے نفس میں کچھ کہا ہے جس کو اس کے کانوں نے نہیں سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بوڑھے سے پوچھا۔ کہ تو نے اپنے دل میں کچھ کہا ہے۔ اس نے کہا اللہ سبحانہٗ آپ کی وجہ سے ہماری بصیرت اور یقین میں اضافہ کرتا ہے میں نے بے شک کہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ۔ تو اس نے یہ اشعار پڑھے:

غذوتک مولوداً ومنتک یافعا تعل بما احنی علیک وتنهل

اذا لیلۃ ضافتک بالسقم لم ابت لسقمک الا ساھراً اتململ

بچپن میں تیری پرورش کی جوانی میں تجھ سے آرزوئیں وابستہ کیں، تجھے ہر طرح سیراب و سیر چشم کیا جب تو بیمار ہوتا تو تیری بیماری سے رات کٹھن ہو جاتی اور میں بے چین و بے قرار رات گزارتا۔

تخاف الرّدی نفسی علیک وانہا لتعلم ان الموت حتم مؤکل

میرا نفس تیری ہلاکت سے خوف زدہ رہتا حالانکہ مجھے یہ معلوم ہے کہ موت تو ایک نہ ایک دن آنی ہے

کأنی انا المطروق دونک بالذی طرقت بہ دونی فعینائی تہمل

تیری بیماری فی الحقیقت مجھ پر آئی تھی اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے

فلما بلغت السن والغایۃ التی الیک مدی ماکنت فیک اؤمل

جب تو جوان ہوا اور میری آرزوئیں کی انتہا کو پہنچ گیا

جعلت جزائی غلظۃ وفظاظۃ کانک انت المنعم المتفضل

تو نے میری جزا سخت کلامی اور بدخوئی سے دی گویا تو ہی تو مجھے دیتا اور بخشتا رہا ہے

فلیتک اذ الم ترع حق ابوتی کما یفعل الجار المجاور تفعل

تو حق پدری کی رعایت نہیں کرتا۔ تو کاش ایک پڑوسی جیسا ہی معاملہ کرتا

یہ اشعار سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آبدیدہ ہو گئے اور بوڑھے کے لڑکے کو پکڑ کر فرمایا: تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں۔

بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت فاطمہ کی شادی کا پیغام آیا۔ میری کنیزک نے مجھ سے کہا تمہیں معلوم ہے کہ آپ کے پاس حضرت فاطمہ کی شادی کا پیغام آیا ہے تم کیوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں جاتے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا مگر آپ کی جلالت اور ہیبت کی بنا پر آپ سے بات نہ کر سکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا۔ اے علی کیوں آئے ہو، کیا ضرورت ہے۔ میں خاموش رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم اس لیے آئے ہو کہ فاطمہ کی شادی کی درخواست کرو۔ میں نے عرض کی بے شک میں اسی لیے آیا ہوں۔

حضرت ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں بھوک کی ایسی تکلیف ہوئی کہ ایسی تکلیف کبھی نہیں ہوئی تھی۔ میری بہن نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو۔ میں آپ کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا جو شخص پارسائی چاہے گا

اللہ تعالیٰ اسے عفت دے گا اور جو شخص غنا چاہے گا اللہ سبحانہ اس کو غنی کر دے گا۔ یہ سن کر میں نے اپنے دل میں کہا اس ارشاد کا مصداق میں ہی ہوں۔ میں اب آپ سے سوال نہیں کروں گا۔ میں واپس بہن کے پاس آگیا اور ا سے آپ کے ارشاد کے بارے میں بتایا اس نے کہا تم نے اچھا کیا۔ دوسرے دن میں نے ایک قلعہ کے نیچے محنت مزدوری شروع کر دی مجھے یہود کے دراہم میں سے چند دراہم ملے۔ ہم نے ان سے کھانے کی چیزیں خریدیں اور کھائیں۔ اور ہمارا یہ حال ہوگیا کہ ہمارے پاس دنیا آگئی اور انصار میں ہم سے زیادہ مال والا کوئی گھرانہ نہ رہا۔ ابن سعد نے اس حدیث کی روایت ان الفاظ سے کی ہے کہ اول آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب متوجہ ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہی لیے ارشاد فرمائی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اتنا رزق مقدر کر دیا کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔

باب نمبر ۱۲۵

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کی خبر دی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ اور فرمایا اے لوگو! تم میں بعض منافق ہیں۔ میں جس منافق کا نام لوں وہ کھڑا ہو جائے۔ آپ ایک ایک کا نام لیتے گئے یہاں تک کہ آپ نے چھتیس منافقین کا نام لیا۔

ثابت البنانی سے روایت ہے کہ منافقین نے جمع ہو کر باہم گفتگو کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہت سے مرد جمع ہوئے انہوں نے ایسا کہا اور ایسا کہا تم لوگ اٹھو اور اللہ سے توبہ اور استغفار کرو میں بھی تمہارے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں مگر منافقین نہیں اٹھے آپ نے ان سے تین مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا اب تم لوگ اٹھو میں تمہیں تمہارے نام سے پکارتا ہوں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے لے کر پکارا اور منافقین ذلیل و خوار منہ چھپائے ہوئے اٹھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجروں میں سے ایک حجرے کے سائے میں تشریف فرما تھے آپ کے پاس مسلمانوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ قریب تھا کہ اس حجرے سے سایہ جاتا رہے کہ آپ نے فرمایا۔ تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جو تمہاری طرف شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا تم اس سے کلام نہ کرنا۔ اتنے میں ایک شخص ازرق چشم داخل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور فلاں اور فلاں مجھے کیوں برا بھلا کہتے ہو۔ اس پر وہ شخص گیا اور ان لوگوں کو لایا اور انہوں نے قسم کھائی اور عذر کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا یَحْلِفُوْنَ لَكُمْ۔ (سورہ مجادلہ: ۱۸)

باب نمبر ۱۲۶

آپؐ نے اس شخص کے بارے میں خبر دی جس نے اپنے آپ کو ذبح کر لیا تھا

جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں شخص مرگیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ نہیں مرا۔ اس نے پھر کہا کہ فلاں شخص مرگیا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ وہ نہیں مرا۔ پھر اس نے تیسری مرتبہ کہا کہ فلاں شخص مرگیا ہے اور اس نے ایک لمبے چوڑے پیکان سے اپنا گلا کاٹ لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

باب نمبر ۱۲۷

آپ نے ابو درداء کے اسلام لانے کی خبر دی

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ ابوالدرداء بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ عبداللہ بن رواحہ اور محمد بن مسلمہ ان کے گھر میں گئے اور ان کے بتوں کو توڑ ڈالا۔ ابوالدرداء واپس آئے تو بتوں کو شکستہ دیکھ کر فرمایا تم نے اپنا دفاع بھی نہ کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ ابن رواحہ نے انہیں سامنے سے آتے دیکھا تو کہنے لگے ہمارے خیال میں یہ ہماری تلاش میں آرہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری تلاش میں نہیں آرہے ہیں بلکہ اسلام لانے کے لیے آرہے ہیں، کیونکہ ابوالدرداء کے اسلام کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔

باب نمبر ۱۲۸

آپؐ نے اس ابر کی خبر دی جو یمن میں برسا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابر آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اس سحاب پر جو فرشتہ مامور ہے وہ ابھی میرے پاس آیا اس نے مجھے سلام کیا اور مجھے خبر دی کہ وہ اس سحاب کو صحرائے یمن کی جانب لے جارہا ہے جس کا نام صریح ہے۔ اس کے بعد ایک شتر سوار آیا ہم نے اس سے اس سحاب کے بارے میں پوچھا اس نے کہا کہ ہاں پانی اسی دن برسا تھا۔ بیہقی نے کہا کہ اس حدیث کا شاہد وہ حدیث مرسل ہے جو بکر بن عبداللہ بن المزنی سے مروی ہے۔ وہ روایت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابر کے فرشتے کی خبر دی کہ وہ فرشتہ اس شہر سے آرہا ہے اور ان کے یہاں فلاں دن پانی برسا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرشتے سے پوچھا کہ ہمارے یہاں کب برسے گا اس نے کہا فلاں روز برسے گا اس وقت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ منافقین بھی موجود تھے۔ ان منافقین نے آپ کے ارشاد کو محفوظ رکھا پھر انہوں نے لوگوں سے ابر کے برسنے کو پوچھا انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ منافقین ایمان لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعے کو ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فزادکم اللہ ایماناً۔ (اللہ تمہارا ایمان زیادہ کرے)

باب نمبر ۱۲۹

آپ نے اس شخص کے بارے میں خبر دی جس نے راستے میں ایک جاریہ کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا

ابی ہثیم سے روایت ہے کہ میں نے ایک جاریہ کو مدینہ کے ایک راستے میں دیکھا، میں اپنا ہاتھ اس کی کمر کی جانب لے گیا۔ دوسرے دن لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے لیے آئے تو میں نے بھی اپنا ہاتھ بیعت کے لیے بڑھا دیا اور کہا یا رسول اللہ مجھ سے بیعت لے لیجیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہی نے تو کل اپنا ہاتھ جاریہ کی طرف بڑھایا تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے بیعت لے لیجیے۔ واللہ میں عمر بھر پھر ایسا فعل نہیں کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہاری بیعت قبول کرتا ہوں۔

باب نمبر ۱۳۰

بغیر حق لی جانے والی بکری کے بارے میں آپ نے اطلاع دی

بیہقی نے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، کھانا رکھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لقمہ لیا اور اسے دہان مبارک میں چبانے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اس بکری کا گوشت ہے جو ناحق لی گئی ہے۔ اس عورت سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس کی پڑوسن نے یہ بکری اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر بھیجی تھی۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک عورت کے پاس سے گزرے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے لیے ایک بکری ذبح کی اور کھانا تیار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لقمہ لیا مگر آپ اس کو حلق سے نیچے نہیں کر سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بکری بغیر اجازت لی گئی ہے اس عورت نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ آل معاذ سے تکلف نہیں کرتے اور وہ ہم سے تکلف نہیں کرتے ہم ان کی چیزیں لے لیتے ہیں اور وہ ہماری لے لیتے ہیں۔

باب نمبر ۱۳۱

آپ نے ایک چور کے بارے میں اطلاع دی

حارث بن حاطب سے روایت ہے کہ زمانۂ رسالت میں ایک شخص نے چوری کی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ عرض کی گئی اس نے صرف چوری کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اس نے دوسری مرتبہ چوری کی پھر ہاتھ کاٹ گیا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں چوری کی پھر اس کا پیر قطع کیا گیا۔ پھر چوری کی تو دوسرا پیر کاٹا گیا۔ چاروں ہاتھ پیر کٹ جانے کے بعد اس نے پانچویں مرتبہ چوری کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حال سے زیادہ واقف تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فرمایا تھا اس لیے اب اسے لے جاؤ اور قتل کر دو۔ لوگوں نے اسے لے جا کر قتل کر دیا۔

باب نمبر ۱۳۲

آپ کا ایک عورت کے بارے میں خبر دینا جو روزہ رکھتی تھی اور غیبت کرتی تھی

ابوالبختری سے روایت ہے کہ ایک عورت کی زبان میں تیزی تھی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ جب رات ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے پر بلایا اس نے کہا میں تو روزہ دار تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا روزہ نہ تھا۔ دوسرے روز اس نے کچھ زبان کو روکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے کے لیے بلایا اس نے کہا میں تو روزہ دار تھی۔ آپ نے فرمایا تیرا روزہ نہیں تھا۔ اگلے روز اس نے اپنی زبان پوری طرح روکے رکھی شام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے پر بلایا اس نے کہا آج میرا روزہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج تو نے روزہ رکھا ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ روزہ کا حکم فرمایا اور ہدایت کی کہ جب تک میں اجازت نہ دوں کوئی روزہ افطار نہ کرے۔ سب نے روزہ رکھا شام ہوئی تو ہر شخص آتا اور کہتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روزہ دار تھا آپ مجھے اجازت دیجیے کہ میں افطار کر لوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اجازت دے دیتے۔ بعد ازاں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ آپ کے اہل میں سے دو عورتوں نے روزہ رکھا تھا وہ آپ کے پاس آنے سے حیا محسوس کرتی ہیں آپ ان دونوں کو اجازت دیجیے۔ کہ وہ افطار کر لیں۔ آپ نے اس سے اعراض فرمایا اس نے پھر عرض کی آپ نے پھر اعراض فرمایا اس نے پھر عرض کی آپ نے

پھر اعراض فرمایا اور یہ کہا کہ ان دونوں نے روزہ نہیں رکھا اور جو آدمیوں کا گوشت کھائے اس کا روزہ کیوں کر ہو گا
تم ان دونوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ اگر تم نے روزہ رکھا تھا تو تے کر دو۔ وہ شخص ان عورتوں کے
پاس آیا اور ان کو آپکا ارشاد بتایا انہوں نے تے کی اور انکی قے میں خون کا لوتھڑا نکلا وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان
ہے اگر یہ لوتھڑے ان دونوں کے پیٹوں میں رہ جاتے تو انہیں آگ کھا لیتی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبید سے مروی ہے کہ دو عورتوں نے روزہ رکھا ایک شخص نے کہا یارسول اللہ
یہاں پر دو عورتیں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہے ان کی حالت پیاس سے مرنے کے قریب ہے آپ نے فرمایا
ان دونوں کو بلاؤ۔ وہ دونوں آئیں اور بہت بڑا پیالہ لایا گیا آپ نے ان دونوں میں سے ایک کو کہا کہ تے کرو اس نے
خون، پیپ، گوشت اور کچھ لہو کی تے کی۔ اس سے آدھا لگن بھر گیا۔ دوسری عورت سے بھی تے کرنے کے
لیے فرمایا اس نے بھی پیپ، گوشت اور خون کی تے کی اور لگن بھر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں
نے اس شے سے روزہ رکھا جسے اللہ نے حلال کیا ہے اور اس شے سے افطار کیا ہے جس کو اللہ نے حرام
قرار دیا ہے۔ یہ دونوں عورتیں ایک دوسری کے پاس بیٹھ گئیں اور لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں (یعنی غیبت کرتی رہیں)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی
میں نے ایک عورت کو کہا کہ اس کے دامن دراز ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھوکو تھوکو۔ میں نے
خون کا لوتھڑا منہ میں سے تھوکا۔

زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان تشریف
فرما تھے۔ آپ اٹھے اور مکان میں تشریف لے گئے آپ کے پاس ہدیئے میں گوشت آیا تھا۔ کچھ لوگوں نے
کہا کہ زید اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے اور ان سے کہتے کہ اگر مناسب سمجھیں تو اس گوشت
میں سے ہمیں بھی عنایت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید سے فرمایا تم ان لوگوں کے پاس جاؤ انہوں نے
تمہارے آنے کے بعد گوشت کھا لیا ہے۔ زید ان کے پاس آئے اور انہیں یہ بات بتائی انہوں نے کہا ہم نے
تو گوشت نہیں کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بلا وجہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ لوگ آپ کے پاس
آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے دانتوں میں زید کے گوشت کا اثر دیکھ رہا ہوں۔ سب نے
کہا آپ نے درست فرمایا۔ آپ ہمارے لیے دعائے مغفرت کیجیے، آپ نے ان کے لیے دعائے مغفرت
فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرب میں یہ دستور تھا کہ دوران سفر بعض دوسروں کی خدمت

کرتے جاتے تھے۔ ایک سفر میں ایک شخص ابوبکر اور عمر کی خدمت کر رہا تھا یہ دونوں حضرات سو گئے۔ بیدار ہوئے تو اس نے ان کے لیے کھانا تیار نہیں کیا تھا۔ ان دونوں نے کہا یہ تو بہت سوتا ہے۔ پھر اسے بیدار کیا اور کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے ابوبکر و عمر کا سلام عرض کر کے سالن لے کر آؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام سن کر فرمایا کہ ان دونوں نے سالن کھا لیا ہے۔ یہ سن کر دونوں حضرات آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم نے کس چیز کا سالن کھایا ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے گوشت کا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں اس کا گوشت تمہارے سامنے کے دانتوں میں دیکھ رہا ہوں، ان دونوں نے عرض کی آپ ہمارے لیے دعائے مغفرت کیجیے آپ نے کہا تم دونوں اس شخص کو کہو کہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

باب نمبر ۱۳۳

حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس گوشت کا ایک ٹکڑا ہدیے میں بھیجا گیا، میں نے خادمہ سے کہا اس کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رکھ دو اتنے میں ایک سائل آیا اور اس نے کہا تصدقوا بارك الله فيكم ہم نے اسے جواب دیا بارك الله فيك نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے خادمہ سے کہا کہ گوشت آپ کے سامنے رکھ دے۔ خادمہ نے گوشت رکھا تو وہ ایک سفید چمکدار پتھر بن گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارے پاس کوئی سائل آیا تھا جس کو تم نے واپس کر دیا، میں نے کہا بیشک آیا تھا، آپ نے فرمایا وہ گوشت اسی لیے پتھر ہو گیا۔ یہ پتھر ام سلمہ کے مکان کے ایک کونے میں پڑا رہتا اور اس کو وہ کوٹنے اور پیسنے کے کام میں لاتیں۔ یہاں تک کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔

باب نمبر ۱۳۴

ابی مسعود سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے۔ مسلمان سخت مشقت اور تکلیف میں تھے اور غم و اندوہ ان کے چہروں سے ہویدا اور منافقین بڑے مسرور تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ امر دیکھا تو فرمایا واللہ آفتاب غروب نہ ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس رزق بھیج دے گا۔ حضرت عثمان نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول دونوں صادق ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چودہ اونٹ غلے کے خریدے اور نو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیئے۔ جب غلہ پہنچا تو مسلمان خوش ہوئے اور منافقین غمگین ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک دعا کے لیے اٹھائے اور اس قدر بلند کئے کہ بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کے لیے اس طرح دعا مانگی کہ پہلے کسی اور کے لیے نہیں مانگی تھی۔

مسعود بن ضحاک اللخمی سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام مطاع رکھا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم میں مطاع ہو گئے اور تم اپنی قوم میں جاؤ جو تمہارے جھنڈے تلے آئے گا۔ وہ امن پائے گا۔ وہ اپنی قوم کی جانب گئے ان کی قوم نے ان کی اطاعت کی اور ان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے دعا کیجیے کہ ہم جرش پر غالب آجائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جرش کی کثرت ہو گی اور آدمی قلیل ہو جائیں گے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے ان کے کثیر ہونے کی دعا کی ہے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے خبر دی کہ مسعود صبح کو آپ سے بحالت شرک جنگ کرے گا اور شام کو مسلمان ہو کر آئے گا۔ چنانچہ زوال شمس کے بعد مسعود آئے۔ ان کی قوم ایسی اطاعت گزار تھی کہ ان کے درمیان کوئی جھگڑا ہوتا وہ جھنڈا لے کر نکلتے اور انکے درمیان صلح کرا دیتے۔

باب نمبر ۱۳۵

ابو عبدالرحمٰن الجہنی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دو شتر سوار آئے آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں بنی کندہ اور مذحج سے ہیں۔ وہ دونوں آپ کے پاس آئے تو وہ دونوں کندہ اور مذحج سے تھے انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

باب نمبر ۱۳۶

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کے پاس ہدیہ بھیجا، جو شخص ہدیہ لے کر گیا تھا اس نے کچھ دیر کی جب واپس آیا تو آپ نے فرمایا میں بتاؤں تم نے کیوں اتنی دیر کی تم ایک بار عثمان کی طرف دیکھتے تھے اور ایک بار رقیہ کی طرف دیکھتے تھے اور سوچتے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ حسین ہے۔ اس نے کہا بے شک اسی وجہ سے مجھے دیر ہوئی۔

ابو المقدام مولی عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رض کے پاس بکری کے پائے بھیجے لے جانے والے کو واپسی میں کچھ دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا میں بتاتا ہوں تمہیں کیوں دیر ہوئی، تم عثمان اور رقیہ کو دیکھ رہے تھے اور دونوں کے حسن پر تعجب کر رہے تھے۔

باب نمبر ۱۳۷

اخبار غیب کی دیگر احادیث

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے

پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس دروازے سے داخل ہوگا وہ جنتی ہے۔ اس کے بعد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا تمہارے پاس اس دروازے سے ایک جنتی آئے گا اس کے بعد سعد بن ابی وقاص داخل ہوئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جنتی آئے گا۔ اتنے میں سعد داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز یہی فرماتے رہے اور ہر مرتبہ سعد آتے گئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن الربیع سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آنے والا ہے۔ اس کے بعد عمر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے تو عثمان آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے اور اے اللہ اگر تو چاہے تو وہ علی ہوں۔ چنانچہ حضرت علی آئے۔

سلمہ ابی رافع کی اہلیہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص اہل جنت سے ضرور آئے گا۔ میں نے آنے کی آہٹ سنی تو وہ علی بن ابی طالب تھے

عبدالرحمن بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی کلب کی ایک عورت سے شادی کرنی چاہی، حضرت عائشہ کو اس کو دیکھنے کے لیے بھیجا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا واپس آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا میں نے کوئی خاص بات نہیں دیکھی آپ نے فرمایا تم نے خاص بات دیکھی ہے تم نے اس کے رخسار پر ایک ایسا تل دیکھا ہے کہ جس کے دیکھنے سے تمہارے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سے کوئی بات مخفی نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک عورت کے پاس بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نکاح میں لینا چاہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس میں کوئی عیب نہیں پایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے رخسار پر ایک ایسا تل دیکھا جس سے تمہاری کنپٹیوں کے بال کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی آپ سے کوئی راز چھپا نہیں ہے اور کس کی قدرت ہے کہ آپ سے چھپائے۔

عباس بن عبداللہ بن سعید سے روایت ہے کہ خالد بن الولید نے مکہ معظمہ جانے کا ارادہ کیا اور انہوں نے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی بکر کے ایک شخص کو ساتھ لے جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا لیجا ؤ مگر بے خوف نہ رہنا۔ چنانچہ خالد اسے ساتھ لے گئے ایک جگہ خالد سو گئے بیدار ہوئے تو دیکھا کہ وہ بکری انکے قتل کے ارادے پر تلوار سونتے کھڑا ہے۔ خالد اٹھے اور اسے قتل کر ڈالا۔

عمرو بن فغوار الخزاعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ابوسفیان کے پاس مال بھیجنا چاہتے تھے تاکہ وہ اسے قریش میں تقسیم کر دیں۔ یہ بات فتح مکہ کے بعد کی ہے۔ میں اپنا ساتھی ڈھونڈ رہا تھا کہ میرے پاس عمرو بن امیۃ الضمری آیا اور اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مکہ جا رہے ہو میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ میں نے اس بات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم عمرو بن امیہ کی قوم کی بستیوں میں اترو تو اس سے ڈرتے رہنا کیونکہ مثل بھی ہے اخوك البکری فلا تأمنه اپنے بکری بھائی سے بے خوف نہ رہنا غرض ہم گھر سے نکلے اور مقام الابواء میں پہنچے تو عمرو بن امیہ نے مجھ سے کہا۔ مجھے اپنی قوم میں ایک ضرورت ہے میں ان کے پاس جاتا ہوں تم ذرا ٹھہرے رہو۔ میں نے کہا ٹھیک ہے جاؤ۔ وہ گیا تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات یاد آگئی۔ میں نے اپنے اونٹ کو کجاوہ باندھا اور اسے تیز دوڑاتا ہوا چلا اور اصافر پہنچ گیا میں نے دیکھا کہ عمرو بن امیہ اپنے ایک گروہ کے ساتھ میرے پیچھے آرہا ہے۔ میں نے اپنا اونٹ اور تیز کیا اور ان سے بچ کے نکل آیا۔ انہوں نے بھی جب دیکھا کہ میں نکل گیا ہوں تو واپس ہو گئے۔ اس کے بعد عمرو بن امیہ پھر مجھ سے آملا اور بولا مجھے اپنی قوم سے ایک کام تھا میں اس لیے چلا گیا تھا۔ میں نے کہا اچھا کیا۔ غرض ہم اس طرح مکہ پہنچ گئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے، خطبہ دیا اور فرمایا تم لوگ آج کے روز مجھ سے جو پوچھو گے میں اس کی خبر دوں گا۔ ہم نے سمجھ لیا کہ جبرئیل علیہ السلام آپ کے ساتھ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ابھی ہم دور جاہلیت کے قریب ہیں آپ ہماری برائی ہم پر ظاہر نہ فرمائیں اور ہم سے درگزر کریں اللہ آپ سے درگزر کرے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قبیلہ قریش ہمیشہ امن میں رہے گا یہاں تک کہ اس کے قبیلے کے لوگ کفر کی حالت میں واپس ہو جائیں۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ کیا میں جنت میں جاؤں گا آپ نے فرمایا تم جنتی ہو۔ دوسرے شخص نے پوچھا میں جنت میں جاؤں گا یا جہنم میں آپ نے فرمایا جہنم میں۔ پھر آپ نے فرمایا جب تک میں خاموش رہوں تم بھی خاموش رہو اور کوئی بات نہ پوچھو اگر تم لوگ دفن نہ کئے جاتے تو میں اہل دوزخ کے ایک گروہ کی تمہیں ضرور خبر دیتا اور تم لوگ انہیں پہچان لیتے اور اگر مجھے یہ حکم ہوتا کہ تمہیں دوزخی لوگوں کے نام بتاؤں تو میں تمہیں بتا دیتا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن انہیں یمن بھیجا۔ اپنی اونٹنی پر سوار کرایا اور فرمایا معاذ تم روانہ ہو کر مقام جند پہنچو گے تو جس جگہ یہ اونٹنی تمہیں لے کر بیٹھ جائے اس جگہ تم اذان دینا اور نماز پڑھنا اور اس جگہ مسجد بنا دینا۔ چنانچہ جب معاذ مقام جند پہنچے تو اونٹنی نے انہیں لے کر ایک چکر لگایا۔ مگر بیٹھی نہیں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ اس جند کے سوا بھی کوئی جند ہے لوگوں نے کہا ہاں جند رکامہ ہے۔ جب جند رکامہ آئے تو اونٹنی نے چکر لگایا اور بیٹھ گئی۔ معاذ وہاں اترے اذان دی اور نماز پڑھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس رات اسود عنسی کو قتل کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان سے خبر آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا اسود قتل ہو گیا اور اس کو ایک ایسے مبارک شخص نے قتل کیا ہے جو مبارکوں کے اہل بیت میں سے ہے کسی نے پوچھا وہ کون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ فیروز ہے۔

مدلوک سے روایت ہے کہ ضمضم بن قتادہ کے بنی عجل کی ایک عورت سے ایک کالا بچہ پیدا ہوا، ضمضم کو اس سے وحشت ہوئی۔ اس نے آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپ نے پوچھا ان کے رنگ کیسے ہیں۔ اس نے کہا لال، سیاہ اور بھورے رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا لال اور کالے رنگ کے سوا دوسرے رنگ کے اونٹ کہاں سے آئے۔ اس نے کہا ان کی اصل میں یہ رنگ ہو گا یہ بھی اس جیسے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا تمہارے فرزند کے اصلاب میں بھی کسی کا کالا رنگ تھا جس پر تمہارا لڑکا ہو گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر بنی عجل کے خاندان کی بوڑھی عورتیں آئیں اور انہوں نے کہا اس بچے کی ماں کی دادی کالی تھی۔ اصل حدیث بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جو زیادہ اعمال حسنہ نہیں کرتا تھا، مر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ جنت میں گیا ہے۔ لوگوں کو تعجب ہوا اور ایک شخص اس کے اہل خاندان کے پاس گیا اور اس کی بیوی سے اس کے عمل کے بارے میں پوچھا۔ اس نے بتایا کہ اس کے کثیر اعمال نہیں تھے البتہ جب بھی وہ مؤذن کی آواز سنتا تو اذان کے الفاظ دہرایا کرتا تھا وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا دی کر تو فلاں شخص کے گھر گیا اور اس کے عمل کے بارے میں دریافت کیا اور اس کے اہل خاندان نے تجھے اس طرح بتایا۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

باب نمبر ۱۳۸

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی بیویوں سے خوش کلامی اور کشادہ روئی سے

پیش آنے سے گریز کرتے تھے اس خوف سے کہ کہیں ہمارے بارے میں کوئی حکم نہ نازل ہو جائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اس کے بعد ہم اپنی بیویوں سے خوش کلامی کرنے لگے۔

سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ قسم بخدا ہم لوگوں میں سے ہر ایک اپنی بیوی کے ساتھ ہر بات سے بچتا تھا؛ باوجود یکہ وہ اور اس کی بیوی ایک چادر میں ہوتے تھے۔ اس ڈر سے کہ کہیں قرآن کریم کا کوئی حکم نہ نازل ہو جائے۔

باب نمبر ۱۳۹

آپ نے بعد میں واقع ہونے والے امور کی خبر دی اور آپ کی خبر کے مطابق وہ امور واقع ہوئے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک واقع ہونے والے امور کی اطلاع دی ہے۔

شیخین نے دوسری سند سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں ایک جگہ کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام امور بیان کئے۔ جس نے یاد رکھا سو رکھا اور جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔ اور آپ کے ذکر کردہ امور میں سے اگر کوئی شے میں بھول جاتا ہوں تو جب اسے دیکھتا ہوں تو اس طرح یاد آجاتی ہے۔ جیسے میں کسی شخص کو بھول جاؤں اور جب وہ سامنے آئے تو یاد آجائے اور میں اسے پہچان لوں۔

مسلم نے ابوزید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا۔ آپ منبر سے اترے اور نماز پڑھی اور پھر خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ جو واقعہ ہو چکا تھا اور جو امور قیامت تک پیش آنے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو بیان کیا اور جو زیادہ یاد رکھنے والا ہے وہی زیادہ عالم ہے۔

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان پر اڑنے والے ہر پرندے کا ہم سے ذکر کیا۔

حضرت مغیرۃ بن شعبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور قیامت تک جو امور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ہمیں خبر دی جس نے اسے محفوظ رکھا اس نے محفوظ رکھا اور جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے

دنیا بلند کی گئی میں نے دنیا کو اور قیامت تک ہونے والے امور کو اس طرح دیکھا جیسے میں اپنی ہتھیلیاں دیکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم پر ہونے والے امور کو اس طرح منکشف فرما دیا جس طرح اس نے گزشتہ انبیاء پر فرما دیا تھا۔

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ آفتاب کو کسوف ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوۃ کسوف پڑھی بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واللہ میں نے نماز میں تمہارے ان تمام ہونے والے امور کو دیکھا ہے، جن سے تم دنیا اور آخرت میں ملنے والے ہو۔

باب نمبر۔ ۱۴۴

آپ کا یہ خبر دینا کہ صحابہ پر اور آپ کی امت پر دنیا کی کشائش ہوگی، ان کے لیے منقش فرش ہوں گے اور وہ باہم جنگ کریں گے

ابو سعید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ دیکھے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ تم لوگ دنیا سے اور عورتوں سے بچو اس لیے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں میں تھا۔

عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واللہ میں تم لوگوں پر فقر کا خوف نہیں کرتا۔ مگر مجھے یہ خوف ہے کہ یہ دنیا وسیع ہو جائے جیسے کہ ان لوگوں پر وسیع ہو گئی تھی جو تم سے پہلے تھے جیسے انہوں نے دنیا سے محبت کی تھی تم بھی دنیا کی محبت میں پڑ جاؤ اور جیسے دنیا نے ان لوگوں کو کھیل اور غفلت میں ڈالا تھا۔ ایسے ہی تمہیں بھی کھیل اور غفلت میں ڈال دے۔

شیخین نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم لوگوں کے پاس منقش فرش ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس منقش فرش کہاں سے آئے۔ آپ نے فرمایا تمہارے پاس منقش فرش ہوں گے۔ اب میں اپنی اہلیہ سے کہتا ہوں کہ یہ منقش فرش دور ہٹاؤ تو میری اہلیہ کہتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ تمہارے واسطے منقش فرش ہوں گے۔

طلحۃ النضری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تم لوگ ایسا زمانہ نہ پاؤ گے کہ تم میں سے ہر ایک کے پاس صبح کو ایک کھانا اور شام کو دوسرا کھانا آئے گا اور تم ایسا لباس پہنو گے جیسا خانہ کعبہ کا غلاف۔ اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آج کے روز ہم بہتر ہیں یا اس روز بہتر ہوں گے۔ آپ نے فرمایا تم آج کے دن بہتر ہو۔ اب تم لوگ آپس میں محبت کرتے ہو اور اس وقت تم لوگ آپس میں دشمنی رکھو گے! ۔۔۔ وہ لوگ

ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے۔

ابونعیم نے عبداللہ بن یزید سے روایت کی ہے کہ عبداللہ کسی جگہ کھانے کے لیے بلانے گئے، دعوت میں آئے تو اس مکان کی دیواروں پر پردے پڑے ہوئے تھے۔ عبداللہ مکان کے باہر بیٹھ گئے اور رونے لگے۔ ان سے کسی نے پوچھا آپ مکان کے باہر کیوں بیٹھے ہیں اور کیوں رو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔ تم لوگوں پر دنیا پر ظاہر ہوئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آج کے روز بہتر ہو۔ یا اس وقت بہتر ہو گے جب تمہارے پاس صبح کو ایک کھانا آئے گا اور شام کو دوسرا کھانا اور تم میں سے کوئی صبح کو ایک لباس پہنے گا اور شام کو دوسرا۔ تم لوگ اپنے گھروں پر ایسے پردے ڈالو گے جیسے خانہ کعبہ پر ڈالے جاتے ہیں۔ عبداللہ نے کہا کیا میں ایسی حالت میں نہ روؤں کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم نے اپنے گھروں پر اس طرح پردے ڈالے ہوئے ہیں جیسے خانۂ کعبہ پر ڈالے جاتے ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عرض کی کہ ہم لوگوں کو قحط سالی نے کھالیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قحط سالی سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ دنیا تمہارے اوپر ہر طرف سے اُمڈ پڑے گی۔ کاش میری اُمت سونے کو زیور نہ بناتی۔

باب نمبر ۱۴۱

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرہ کے فتح ہونے کی خبر دی

خزیم بن اوس بن حارثہ بن لام سے روایت ہے کہ میں نے آپ کی جانب اس وقت ہجرت کی کہ آپ تبوک سے واپس ہو رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیرۂ بیضا ہے جو میرے لیے بلند کیا گیا ہے۔ میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور یہ شیما بنت نفیلۃ الازدیہ ہے جو بغلۂ شہبا پر سوار ہے۔ اور سیاہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر ہم لوگ حیرہ میں داخل ہوں گے اور میں شیما کو ویسا ہی پاؤں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں وہ میرے واسطے ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے لیے ہے۔ جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا اور ہم لوگ مسیلمہ کذاب سے نمٹ چکے تھے ہم حیرہ کی جانب آئے۔ حیرہ میں ہمیں سب سے پہلے شیما بنت نفیلہ ملی اور جیسے آپ نے فرمایا تھا وہ سفید بغلہ پر سوار تھی اور سیاہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھی میں اس کو لپٹ گیا اور میں نے کہا اس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بخشا ہے۔ خالد بن الولید نے مجھ سے اس پر گواہ طلب کئے میں نے محمد بن سلمہ اور محمد بن بشر الانصاری کو بطور گواہ پیش کیا۔ خالد نے شیما کو میرے سپرد کر دیا۔ شیما کا بھائی آیا اس نے کہا مجھے اس کو فروخت کر دو میں نے کہا میں اس کی قیمت دس سو درہم سے

کم نہ کروں گا۔ اس نے مجھے ہزار درہم دے دیئے۔ مجھ سے لوگوں نے کہا کہ اگر تم ایک لاکھ درہم مانگتے تو بھی شیماء کا بھائی تمہیں دے دیتا۔ میں نے کہا مجھے دس سو سے زیادہ کی گنتی معلوم ہی نہ تھی۔

عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیرہ مثل کتوں کے دانتوں کے میرے سامنے متمثل ہوا۔ یا یہ فرمایا کہ تم اسے فتح کرو گے۔ یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی یا رسول اللہ نفیلہ کی بیٹی مجھے بخش دیجیے آپ نے فرمایا وہ تیری ہے۔ اصحاب نے بنت نفیلہ کو اسے دے دیا۔ اس کا باپ آیا اس نے پوچھا اس عورت کو کتنے میں فروخت کرو گے اس نے کہا ہزار درہم میں۔ اس کے باپ نے کہا اگر تم تیس ہزار درہم کہتے تو بھی میں دے دیتا۔ اس نے کہا کیا ہزار سے بھی زیادہ عدد ہوتے ہیں۔

باب نمبر ۱۴۲

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن شام اور عراق کے فتح ہونیکی خبر دی

شیخین نے سفیان بن ابی زہیر سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا یمن فتح کیا جائے گا آپ نے فرمایا ایسی قوم آئے گی جو چوپایوں کو ہانکتے وقت بس بس کہے گی، وہ لوگ اپنے اہل اور ان لوگوں کو کوچ کرا دیں گے جو ان کی اطاعت کریں گے۔ کاش ان کو یہ علم ہوتا کہ مدینہ اچھی جگہ ہے۔ یعنی ان لوگوں کو یہ علم نہیں کہ مدینہ قیام کی بہتر جگہ ہے اگر ان کو یہ علم ہوتا تو وہ مدینہ ہی میں رہتے۔

عبداللہ بن حوالۃ الازدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کئی لشکر ہو جاؤ گے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک عراق میں اور ایک یمن میں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے لیے جگہ کا انتخاب فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شام سے نہ جانا اور وہیں رہنا اور جو شخص شام میں نہ رہنا چاہے وہ یمن چلا جائے اور اس کی نہروں کا پانی پیئے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے شام اور اہل شام کی کفالت کی ہے۔

سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو شام میں ایک جاگیر دی ہے جس کا نام سلیل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور اس کی سند مجھے لکھ کر نہیں دی اور مجھ سے یہی فرمایا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ ہمیں شام پر فتح دے گا وہ جاگیر تمہاری ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے واسطے ذات عرق کو حج کے لیے موقف مقرر فرمایا ہے۔

باب نمبر ۱۴۳

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس وغیرہ کے فتح کی خبر دی

عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم چھ چیزوں کی گنتی کرو جو قیامت کے سامنے آئیں گی ان چھ میں سے ایک میری وفات ہے پھر بیت المقدس کی فتح ہے۔ پھر ایسی دو موتیں آئیں گی جیسے بکریوں کو قُعاص[1] کی بیماری آتی ہے اور انہیں ہلاک کر دیتی ہے۔ پھر اس قدر دولت آئے گی کہ ایک شخص کو دو سو اشرفیاں ملیں گی اور وہ اس سے ناخوش ہوگا پھر ایک فتنہ ایسا آئے گا کہ سرزمین عرب کے ہر مکان میں وہ فتنہ داخل ہو جائے گا۔ پھر تمہارے اور بنی الاصفر کے درمیان صلح ہوگی اور بنی الاصفر تم سے بدعہدی کریں گے یہاں تک عورت کا حمل تک بے وفائی کرے گا۔ عمواس کے سال میں صحابہ نے کہا کہ عوف بن مالک نے معاذ سے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم چھ چیزوں کی گنتی کرو ان چھ چیزوں میں سے تین ہوگئی ہیں اور تین باقی رہ گئی ہیں۔ معاذ نے کہا کہ ان تین چیزوں کے واسطے ایک مدت باقی ہے ولیکن پانچ امور میں جو تم میں آ پہنچے ہیں جو شخص ان پانچ چیزوں میں سے کسی کو پائے گا اس کو اگر مرنے کی قدرت ہو تو مر جائے۔ وہ امور یہ ہیں کہ منبروں پر بیٹھ کر لعنتیں کی جائیں گی، اللہ کا مال جھوٹوں کو دیا جائے گا اور عمارتوں میں صرف ہوگا اور بغیر حق خونریزی ہوگی اور قطع رحمی کی جائے گی۔

ابن سعد نے ذی الاصابع سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم لوگ زندہ ہیں اور آپ وفات پا جائیں تو میں کہاں اقامت اختیار کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بیت المقدس میں رہو اللہ تمہیں ایسی اولاد دے گا جو اس مسجد کو آباد کرے گی اور صبح و شام مسجد میں جائیں گے

باب نمبر ۱۴۴

آپ نے فتح مصر اور وہاں پیش آنے والے واقعات کی خبر دی

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ ایسے ملک کو فتح کرو گے جس میں قیراط کا ذکر کیا جائے گا تم لوگ اس ملک کے رہنے والوں کے ساتھ خیر کی وصیت کرو اس لیے کہ ان لوگوں کے واسطے ذمہ اور رحم ہے۔ جس وقت تم دو مردوں کو دیکھو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہیں تو تم اس زمین سے نکل جاؤ۔ ابوذر نے کہا کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن کی جانب ابن شرحبیل بن حسنہ گئے وہ دونوں آپس میں ایک اینٹ کی جگہ پر لڑے تو ابن شرحبیل وہاں سے چلے گئے۔

کعب بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے

---

[1] سینہ میں درد اور گردن توڑ بیماری۔

کہ جس وقت تم لوگ مصر کو فتح کرو تو قبط کو خیر کی وصیت کرنا اس لیے کہ قبط کے لیے ذمہ اور رحم ہے (حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ قبطی تھیں اور حضرت ام ماریہ۔ فرزند رسول ابراہیم کی والدہ۔ بھی قبطی تھیں)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ مصر کے قبطیوں کے معاملے میں اللہ تعالےٰ سے ڈرو تم لوگ قبط پر غالب آنے والے ہو، وہ لوگ تمہارے واسطے ساز و سامان اور اللہ تعالےٰ کے راستے میں مددگار ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عراق نے اپنے درہم اور قفیز کو منع کیا ہے۔ شام نے اپنے مد اور دینار کو اور مصر نے اپنے اردب اور اپنے دینار کو منع کیا ہے اور جس جگہ سے تم لوگوں نے ابتدا کی تھی اس جگہ سے تم پلٹ گئے۔ کہ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قفیز اور درہم کو پہلے اس لیے ذکر کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قفیز اور درہم کو زمین پر بطور خراج مقرر کریں۔ ہروی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شے کی خبر دی جو موجود تھی اور جو اللہ تعالےٰ کے علم میں ہونے والی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماضی کا صیغہ اس لیے استعمال فرمایا کہ اللہ کے علم کے لحاظ سے یہ زمانہ ماضی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے واسطے ذوالحلیفہ کو حج کا موقف اور اہل شام، مصر اور مغرب کے واسطے جحفہ کو مقرر کیا ہے۔

باب نمبر ۱۴۵

آپؐ کا یہ خبر دینا کہ سمندری جہاد کرنے والوں میں ام حرام بھی ہوں گی

شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور خواب استراحت فرمایا پھر آپ ایسے حال میں بیدار ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرما رہے تھے ام حرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کیوں متبسم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بہت سے لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو راہ خدا میں جہاد کریں گے۔ وہ دریا کے وسط میں ہوں گے اور وہ اپنی قوم کے لوگوں پر بادشاہ ہوں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حرام کے لیے دعا فرمائی پھر تکئے پر سر رکھا اور سو رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں متبسم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے بہت سے لوگ میری امت کے میرے سامنے پیش کیئے گئے جو راہ خدا میں جہاد کریں گے۔ دریا کے وسط میں ہوں گے اور اپنی قوم کے لوگوں پر

بادشاہ ہوں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا کیجیے کہ میں ان میں سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان میں سے ہو۔ چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا اپنے شوہر عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندر میں غازی بن کر گئیں۔ جہاد سے واپسی پر ام حرام کے قریب ایک سواری لائی گئی اس نے ان کو گرا دیا جس سے ان کا انتقال ہو گیا۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عمیر بن الاسود سے روایت کی ہے کہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میری امت کا سب سے اول لشکر دریا میں جہاد کرے گا، وہ لوگ جنتی ہوں گے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں ان غازیوں میں سے ہوں گی آپ نے فرمایا تم ان میں ہو گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول لشکر میری امت کا قیصر کے شہر میں جائے گا ان کے لیے مغفرت ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان میں سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

باب نمبر ۱۴۶

آپ نے خوز، کرمان کی جنگ اور اس قوم کی خبر دی جو بالوں کے جوتے پہنتے تھے

بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم خوز اور کرمان کے عجمی لوگوں سے جنگ نہ کر لو۔ ان کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی، آنکھیں چھوٹی اور چہرے چپٹی ڈھالوں کی طرح ہیں۔ اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم لوگ ایسی قوم سے جنگ نہ کر لو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ واقعہ پیش آ چکا ہے اس لیے کہ خارجیوں کے ایک گروہ کے جوتے بالوں کے تھے انہوں نے رے کے نواح میں خروج کیا تھا۔

باب نمبر ۱۴۷

غزوۂ ہند

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا ہے۔

باب نمبر ۱۴۸

ذی مخبر سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل روم تم سے امن کی صلح کریں گے۔

باب نمبر ۱۴۹

آپؐ نے فرمایا کہ اہل روم تم سے امن کی صلح کریں گے

عبداللہ بن حوالہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ ہم نے آپ سے اپنی تنگی اور محتاجی کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو بشارت ہو واللہ میں تم لوگوں پر اشیا کی قلت کا اتنا خوف نہیں کرتا جتنا میں کثرت کا خوف کرتا ہوں۔ تمہاری یہ حالت رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ سرزمین فارس، روم اور حمیر فتح کرادے گا۔ تمہارے تین بڑے لشکر ہوں گے ایک شام میں، ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا اور یہاں تک ہوگا کہ ایک شخص کو سو درہم یا دینار دیے جائیں گے اور وہ ان کو کم سمجھ کر ناراض ہوگا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ شام کیوں کر فتح ہوگا شام تو اہل روم کے پاس ہے اور ان کے بڑے بڑے سردار ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام ضرور فتح ہوگا اور شام میں تم لوگ خلیفہ ہوگے اور تم لوگوں کے پاپیادہ پھرنے والے سیاہ فام شخص کے گرد سفید فام لوگوں کا ایک ہجوم حلقہ باندھے اس کے حکم کا منتظر ہوگا۔ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیل نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس حدیث کی صفت جزء بن سہیل السلمی میں پائی، وہ اس زمانے میں عجمیوں پر مسلط تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ مسجد کو جاتے وقت جزء بن سہیل اور ان کے گرد حلقہ باندھے لوگوں کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ صفت پر تعجب کرتے تھے۔

عبداللہ بن بسر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے فارس اور روم ضرور فتح ہوں گے۔ یہاں تک کہ طعام کی کثرت ہو جائے گی اور اللہ جل شانہٗ کا نام اس پر نہ لیا جائے گا۔ یعنی اللہ کا نام لے کر نہ کھائیں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت میری امت کے لوگ ہاتھ پھینکتے ہوئے ناز سے چلیں گے اور اہل فارس اور روم ان کے خدمت گار ہوں گے اس وقت ان کے اشرار ان کے اخیار پر مسلط ہوں گے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری ایسی ایسی حالت ہوگی یہاں تک کہ تم لوگوں پر فارس اور روم فتح ہو جائیں گے اور تم میں سے ایک شخص ایک حلہ صبح کو پہنے گا اور ایک شام کو اور تمہیں صبح کے کھانے میں ایک کھانا پیش ہوگا اور شام کو دوسرا۔

عوف بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں کھڑے ہو کر فرمایا تم لوگ فقر کا خوف کرتے ہو حالانکہ اللہ فارس اور روم فتح کرانے والا ہے اور سونقریب تمہارے اوپر دنیا ٹوٹ

پڑے گی اور میرے بعد تمہیں حق سے روگرداں کرنے والی کوئی بات دنیا کے سوا نہ ہوگی۔

ہاشم بن عتبہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غازیوں میں تھا۔ اس وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ جزیرۂ عرب میں جہاد کرو گے۔ اللہ تعالیٰ فتح دے گا پھر فارس میں جہاد کرو گے وہاں بھی فتح حاصل ہوگی پھر روم میں جہاد کرو گے وہاں بھی فتح ہوگی پھر تم دجال سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح دے گا۔

عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج رات کو دیکھا گویا کالی بکریاں میرے پیچھے آرہی ہیں پھر ان کالی بکریوں کی ردیف سفید بکریاں ہوگئیں ان میں پھر کالی بکریاں نہیں دکھائی دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کالی بکریاں اہل عرب ہیں جو آپ کا اتباع کریں گے پھر اہل عجم آپ کی اتباع کریں گے اور ان کی کثرت کی بنا پر اہل عرب ان میں دکھائی نہیں دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ایسا ہی ہوگا اور سحر کے وقت فرشتے نے مجھے یہی تعبیر بتائی ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

باب نمبر: ۱۵۰

آپ نے خبر دی کہ کسریٰ اور قیصر ہلاک ہو جائیں گے، اُن کے خزانے مال غنیمت بن جائیں گے اور ان کے بعد کسریٰ اور قیصر نہیں ہوں گے

شیخین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ کے ہلاک ہونے کے بعد کوئی اور کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر کے ہلاک ہونے کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ان کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ایک گروہ کسریٰ کے قصر ابیض کے خزانے کھولے گا۔ اور جن لوگوں نے وہ خزانے کھولے ان میں میں اور میرے والد تھے ہمیں اس میں سے ایک ہزار درہم کا حصہ ملا۔

عفیف الکندی سے روایت ہے کہ میں مکہ آیا اور عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تاکہ ان سے بیعت کر دں، میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس منیٰ میں ملا۔ قریب ہی ایک خیمہ تھا۔ ایک شخص نکلا، آسمان کی طرف دیکھا اور جب سورج کو دیکھا کہ ڈھل ہوگیا ہے تو نماز کے لیے کھڑا ہوگیا پھر ایک عورت خیمے سے نکلی اور نماز کے لیے کھڑی ہوگئی اور بعد ازاں ایک لڑکا نکلا اور اس شخص کے ساتھ نماز پڑھنے لگا۔ میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ کون شخص

ہے انہوں نے کہا کہ یہ میرا بھتیجا محمد ہے۔ اس کی بی بی خدیجہ اور چچازاد بھائی علی ہے وہ کہتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس کی اتباع اس کی بیوی اور اس کے چچازاد بھائی نے کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کسریٰ اور قیصر کے خزانے اس کے لیے فتح ہو جائیں گے

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے کنگن لائے گئے وہ دونوں کنگن سراقہ بن مالک نے پہن لیے جو سراقہ کے مونڈھوں تک پہنچ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر کہا الحمد للہ کہ کسریٰ بن ہرمز کے دونوں کنگن سراقہ بن مالک جو اعرابی ہے اور بنی مدلج سے ہے اس کے دونوں ہاتھوں میں ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سراقہ نے ان کنگنوں کو اس لیے پہنا تھا کہ ان کی کلائیوں کی طرف دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے کسریٰ کے کنگن پہنے ہیں ان کا کمر بند لگا ہے اور اس کا تاج سر پہ رکھا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے فرمایا کہ جس وقت تم کسریٰ کے کنگن پہنو گے تمہارا کیا حال ہو گا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے کنگن لائے گئے آپ نے سراقہ کو بلایا اور ان کو کنگن پہنائے اور ان سے فرمایا کہو الحمد للہ۔ یہ اللہ ہی تو ہے جس نے کسریٰ ابن ہرمز سے کنگن چھین کر سراقہ اعرابی کو پہنا دیئے۔

ابن محیریز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فارس ایک یا دو ٹکڑوں کا ہے، پھر اس کے بعد کبھی فارس، فارس نہ ہو گا اور روم میں بہت سے سردار ہوں گے ایک سردار کے ہلاک ہونے کے بعد دوسرا سردار اس کا جانشین ہو جائے گا۔

باب نمبر ۱۵۱

رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ آپ کے بعد چار خلیفہ ہوں گے بنوامیہ اور بنو العباس ہوں گے جب تک امیر قریش سے رہے گا قریش دین کو قائم رکھیں گے اور ترک ان کے ملک کو سلب کریں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی نگہبانی اور نگرانی انبیاء کیا کرتے تھے ایک نبی وفات پاتا دوسرا نبی آ جاتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے بلکہ میرے بعد خلفاء ہوں گے اور وہ بہت ترقی کریں گے۔ اصحاب نے عرض کی آپ ان کے بارے میں ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اول بیعت پھر بیعت کی تکمیل اور ان خلفاء کا حق ادا کرنا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان سے اس امر کے بارے میں پوچھے گا جن کا انہیں نگران بنایا ہے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قریش کے بارہ خلیفہ ہوں گے پھر قیامت سے قبل کذابوں کا ظہور ہوگا۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایسے خلفاء ہوں گے کہ جس امر کو جانیں گے اس کو کریں گے۔ اور جس شے کا حکم دیں گے اسے خود بھی کریں گے اور ان کے بعد وہ خلفاء ہوں گے کہ جس کا ان کو علم نہ ہوگا اس کو کریں گے اور وہ فعل کریں گے جس کا ان کو امر نہیں کیا گیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو سفہاء کی حکومت سے پناہ میں رکھے۔ کعب نے پوچھا سفہاء کون ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد آنے والے ایسے امراء جو نہ میری ہدایت پر چلیں گے اور نہ میری سنت کی اتباع کریں گے۔
شیخین نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بہت سے ایسے ناخوش احوال اور امور ہوں گے جن کو تم پسند نہ کرو گے اور ناگوار جانو گے۔ اصحاب نے پوچھا ہم میں سے اگر کوئی ان احوال اور امور کو پائے تو وہ کیا کرے۔ فرمایا جو حق تمہارے ذمے واجب ہوا سے ادا کرو اور جو شے تمہارے لیے ہے اس کے اللہ سے طلب گار رہو۔
عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا بلیغ وعظ کہا کہ ہمارے دل بے قرار ہو گئے اور ہماری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ نصیحت تو ایسی ہے جیسے کسی وداع کرنے والے کی ہوتی ہے آپ ہم سے کیا عہد لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، کوئی حبشی غلام بھی ہو تو اس کے قول کو سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا اور دین میں پیدا ہونے والے اور محدثات سے ڈرتے رہنا اس لیے کہ یہ امور محدثہ ضلالت ہیں۔ جو شخص تم میں سے ان امور کو پائے گا تو اس پر میری اور میرے خلفائے مہدیین کی سنت واجب ہے اس سنت پر مضبوطی سے قائم رہو۔

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر شروع کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے اور اسے رکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے، اس کو رکھا، حضرت عثمان ایک پتھر لائے اور اس کو رکھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اصحاب میرے بعد والی ہوں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تعمیر مسجد کے لیے پہلا پتھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا، پھر ایک پتھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھایا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اٹھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا یہ اصحاب میرے بعد خلفاء ہوں گے۔

قطبہ بن مالک سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ مسجد قبا کی بنا ڈال رہے تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صرف تین اصحاب کے ساتھ مسجد تعمیر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ تینوں میرے بعد خلفاء ہوں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میں نے ایک مرد صالح کو دیکھا جس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ کے ساتھ اور عمر رضی اللہ عنہ کا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور عثمان رضی اللہ عنہ عمر کے ساتھ۔ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا کہ مرد صالح خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک دوسرے کے ساتھ متعلق ہونے کو فرمایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اس امر کے والی ہوں گے۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ان دونوں کی اقتداء کرو۔ یہ دونوں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول رکھا ہوا تھا۔ میں نے اس کنوئیں سے پانی کھینچا پھر ڈول ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان کے پانی کھینچنے میں ضعف تھا اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مغفرت کرے۔ پھر وہ چھوٹا ڈول ایک بڑے ڈول سے بدل گیا اور اسے عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا۔ ابن الخطاب نے ایک مضبوط اور طاقتور آدمی کی طرح پانی بھرا اور لوگ سیراب ہو گئے۔ شیخین نے اس حدیث کی روایت ابن عمر سے بھی کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں سیاہ بکریوں کو پانی پلا رہا ہوں پھر ان میں سفید بکریاں بھی شامل ہو گئیں۔ پھر ابوبکر آئے انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی کے بھرے اور انہیں ضعف تھا۔ پھر عمر آئے انہوں نے ڈول لیا تو وہ ڈول بڑا ہو گیا۔ اور انہوں نے تمام لوگوں کو سیراب کیا اور تمام بکریاں پانی پی کر ہٹ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس خواب کی تاویل یہ کی ہے کہ سیاہ بکریاں عرب ہیں اور سفید بکریاں عجمی ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا خواب وحی ہوتا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ضعف سے مراد ان کی مدت خلافت کا اختصار اور ان کا جلد وفات پا جانا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے خواب میں دکھلایا جاتا ہے کہ میں لوگوں کے پاخانوں کو روندتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ضرور آدمیوں سے

ایک راستے پر ہو گئے۔ اور ابو بکر نے عرض کی کہ میں نے اپنے سینہ پر رقمہ کے مثل ابھار دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دو سال ہیں۔

ابن سعد نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا اور ابو بکر صدیق سے بیان فرمایا کہ میں اور تم دونوں ایک سیڑھی پر سبقت کر رہے ہیں، میں نے تم سے سیڑھی کے اڑھائی ڈنڈوں پہ سبقت کی۔ ابو بکر صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں لے لے گا اور میں آپ کے بعد ڈھائی سال زندہ رہوں گا۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں مجھ سے فرمایا کہ اپنے باپ اور بھائی کو بلا لو تاکہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک کاغذ لکھ دوں اس لیے کہ مجھ کو خوف ہے کہ کوئی کہنے والا کچھ کہے اور کوئی تمنا کرنے والا کوئی تمنا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ صرف ابو بکر کو چاہتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں بارہ خلیفہ ہوں گے۔ ابو بکر میرے بعد تھوڑی مدت رہیں گے اور سرزمین عرب کی چکی کے مالک کی زندگی قابل تعریف ہے اور وہ شہید ہو گا۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بن الخطاب ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم میں سے لوگ اس قمیص کے اتارنے کو کہیں گے جو قمیص اللہ نے تمہیں پہنائی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر تم اس کو اتار دو گے تو جنت میں داخل نہ ہو سکو گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزر جائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی المصطلق کے سفیروں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں آپ سے پوچھوں کہ اگر ہم آئندہ سال آئیں اور آپ کو نہ پائیں تو صدقات کس کو دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ اپنے صدقات ابو بکر کو دیں، میں نے ان کو یہ بات پہنچا دی انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر ابو بکر صدیق کو نہ پائیں تو پھر صدقات کس کو دیں۔ میں نے آپ سے عرض کی آپ نے فرمایا عمر کو دیں۔ میں نے ان لوگوں سے کہہ دیا انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو اگر عمر کو نہ پائیں تو کس کو دیں آپ نے فرمایا عثمان کو دیں اور جس روز عثمان قتل ہوں اس روز تمہیں ہلاکت ہو۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم امیر اور خلیفہ ہو گے اور تم مقتول ہو گے اور تمہاری ڈاڑھی تمہارے اس سر کے خون سے[1] رنگین ہو گی۔

ثور بن مجزاۃ سے مروی ہے کہ یوم جمل میں، میں طلحہ کی جانب اس حالت میں گیا کہ ان میں تھوڑی سی جان تھی

---

[1] زخم پر خون روکنے کے لیے جو چیز رکھی جاتی ہے۔

انہوں نے مجھ سے پوچھا تم کن لوگوں میں سے ہو میں نے کہا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے اصحاب میں سے ہوں۔ طلحہ نے کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ میں تم سے بیعت کروں میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا طلحہ نے مجھ سے بیعت کی اور اسی وقت ان کی روح پرواز کر گئی۔ میں آیا اور میں نے حضرت علی کو یہ واقعہ سنایا۔ انہوں نے فرمایا اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس امر کو پسند نہیں فرمائے گا کہ طلحہ جنت میں جائیں اور میری بیعت ان کی گردن میں نہ ہو۔

عبدالرحمٰن بن سہل الانصاری الحارثی جو جنگ احد کے شہداء میں سے ہیں، مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبوت کے ساتھ خلافت تھی اور ہر خلافت کے بعد بادشاہت ہوئی اور ہر صدقہ بعد میں خراج بن گیا۔

ابو عبیدہ بن الجراح اور معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امر نبوت و رحمت ظاہر ہوا ہے پھر یہ امر خلافت و رحمت ہوگا پھر ظلم سے بھرپور بادشاہت ہو جائے گی۔ پھر تکبر، جبر اور فساد ہوگا۔

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں خلافت تیس سال رہے گی۔ پھر بادشاہت آجائے گی یہ تیس سال چاروں خلافتوں کی مدت تھی۔

ابو بکرہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت کی خلافت تیس سال ہوگی پھر اللہ جس کو چاہے ملک دے گا۔ معاویہ نے کہا کہ ہم ملک پر راضی ہو گئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ نبوت کے زمانے میں ہو۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا نبوت رہے گی اور اس کے بعد نبوت اٹھالی جائے گی۔ پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی اور اللہ جب تک چاہے گا یہ خلافت رہے گی پھر خلافت بھی اٹھالی جائے گی، پھر ظلم سے بھرپور بادشاہت ہوگی اور جبریت ہوگی اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ جبریت باقی رہے گی پھر ختم ہو جائے گی، پھر اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت ہوگی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ جب خلیفہ ہوئے تو ان سے یہ حدیث ذکر کی گئی اور لوگوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ یہ خلافت آپ کی خلافت ہے یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ مسرور ہوئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خلافت مدینہ منورہ میں ہے اور بادشاہت شام میں ہے۔

عبداللہ بن حوالہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت خلافت دیکھی جائے کہ ارض مقدسہ میں نازل ہوئی ہے تو زلزلے اور حزن اور غم اور بڑے بڑے امور ہوں گے اور قیامت اس قدر قریب ہوگی جس قدر میرا ہاتھ تمہارے سر سے قریب ہے۔ بیہقی کہتے ہیں کہ یہاں قیامت سے خلافت کا ختم ہو جانا مراد ہے۔

حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ میں نے دیکھا

۱؎ اس وقت لوگ زنا کریں گے۔ شرابیں حلال ہو جائیں گی۔ حریر کا پہننا حلال ہو جائے گا۔

کہ لشکروں کی تلوار میرے سر کے نیچے سے اٹھالی گئی میں نے سمجھا کہ یہ چلی گئی میں نے اسے دیکھا تو وہ شام کی طرف چلی گئی۔ اور یہ مرواقعہ ہے کہ جس وقت فتنے ظاہر ہوں گے اس وقت ایمان شام میں ہوگا۔ اور اسی حدیث کی مثل بیہقی نے عمر بن الخطاب اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے کہ عثمان کے بعد مدینہ، مدینہ نہیں رہا اور معاویہ کے بعد فراخی زندگانی نہیں رہی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اے معاویہ اگر تم مالک ہو تو مخلوق سے اچھا معاملہ کیجیو۔ اس وقت سے خلافت کا متمنی تھا۔

عبدالرحمٰن بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے خلافت پر برانگیختہ نہیں کیا مگر اس ارشاد نبوت نے کہ اے معاویہ اگر تم والی امر ہو تو اللہ سے ڈریو اور عدل کیجیو۔ میں ہمیشہ یہی سوچتا تھا کہ میں اس امر میں لگنے والا ہوں چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ سے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا اگر اللہ تعالیٰ تم کو ایک قمیص پہنائے گا یعنی خلافت دے گا، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ تعالےٰ میرے بھائی کو قمیص پہنانے والا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ولیکن اس میں ابتلاء اور سختی ہے۔ یہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاویہ اللہ تعالیٰ تم کو اس امت کے امر کا والی کرے گا تم سوچ لو کہ تم کیا کرنے والے ہو۔ حضرت ام حبیبہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالےٰ میرے بھائی کو یہ مرتبہ دے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اور اس میں ابتلاء اور سختی ہے، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاویہ اگر تم والی امر ہوگے تو اللہ تعالےٰ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے اس فرمان کی بنا پر ہمیشہ سے یہ خیال کرتا تھا کہ میں اس امر میں مبتلا ہونے والا ہوں۔ یہاں تک کہ میں مبتلا ہوگیا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سنو تم میرے بعد میری امت کے والی ہونے والے ہو۔ جس وقت یہ امر ہو تو میری امت کے محسن سے عذر قبول کرنا اور میری امت کے بڑوں کو دور رکھنا۔ میں اس کی امید رکھتا تھا یہاں تک کہ اس مقام پر آکھڑا ہوا

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دن اور رات ختم نہ ہوں گے جب تک کہ معاویہ کی بادشاہت نہ ہو۔

سلمۃ بن مخلد سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ سے سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ رضی اللہ عنہ کے واسطے یہ دعا فرماتے تھے اے اللہ معاویہ کو کتاب کا علم دے اور انہیں شہروں میں قدرت دے اور انہیں عذاب سے محفوظ رکھ۔

عروہ بن رویم سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ مجھ سے کشتی لڑیئے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ بولے میں تجھ سے کشتی لڑتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ کبھی مغلوب نہیں ہوں گے۔ چنانچہ معاویہ نے اس اعرابی کو پچھاڑ دیا، صفین کے موقعے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ حدیث مجھے یاد ہوتی تو میں معاویہ سے جنگ نہ کرتا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میری اولاد میں ایک شخص ہوگا جس کے چہرے میں ایسا نشان ہوگا جس سے چہرہ بدنما معلوم ہوگا، وہ امر خلافت کا والی ہوگا اور روئے زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ نافع کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ شخص عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر اکثر کہا کرتے تھے کہ کاش مجھ کو معلوم ہوتا کہ اولاد عمر میں وہ کون شخص ہے جس کے چہرے پر نشان ہے اور جو روئے زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن عمر نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک اولاد عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی شخص والی خلافت نہ ہوجائے اور حضرت عمر کی طرح خلافت کرے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ بلال بن عبداللہ بن عمر وہ شخص ہیں کیوں کہ ان کے چہرے پر نشان تھا مگر بعد میں معلوم ہُوا کہ وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں اور ان کی والدہ عاصم بن عمر بن الخطاب کی صاحبزادی تھیں۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو امیہ پر لعنت نہ کرو اس لیے کہ بنو امیہ میں ایک مرد صالح۔ عمر بن عبدالعزیز ہوں گے۔

حضرت سعید بن المسیب نے فرمایا کہ خلفا، حضرت ابوبکر اور دو عمر ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ دوسرے عمر کون ہیں؟ انہوں نے کہا عنقریب تم انہیں پہچان لو گے۔ بیہقی کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے دو سال قبل ہی رحلت کر گئے تھے۔ اور وہ یہ بات اس لیے کہتے تھے کہ انہیں عمر بن عبدالعزیز والی حدیث پہنچی تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت ابو العاص کے بیٹے چالیس کے عدد کو پہنچ جائیں گے تو اللہ کے دین کو تباہ کر دیں گے اور اللہ کے بندوں کو غلام اور

لونڈی بنا لیں گے اور اللہ کے مال کو اپنا مال سمجھ لیں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ابی العاص کے تیس بیٹے ہو جائیں گے تو دین میں فساد ہو گا وہ اللہ کے مال کو اپنی دولت سمجھیں گے اور اللہ کے بندوں کو غلام اور لونڈی بنائیں گے۔

بیہقی نے ابن موہب سے روایت کی ہے کہ وہ معاویہ کے پاس تھے۔ معاویہ کے پاس مروان آیا اس نے کہا۔ امیر المؤمنین! میری مدد کیجیے۔ میری بہت ذمے داری ہے، دس بچوں کا باپ ہوں، دس کا چچا ہوں اور دس کا بھائی ہوں۔ مروان واپس گیا تو معاویہ نے حضرت ابن عباس سے۔ جو ان کے پاس تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت بنو الحکم کی تعداد تیس ہو جائے گی وہ اللہ تعالیٰ کے مال کو اپنا سمجھ کر لیں گے، بندگان خدا کو باندی اور غلام بنائیں گے اور کتاب اللہ کو فساد کے لیے استعمال کریں گے اور جب ان کی تعداد چار سو ننانوے ہو جائے گی تو ان کی ہلاکت کھجوریں چبانے سے ہوگی۔ ابن عباس نے فرمایا بیشک ایسا ہی ہے، مروان نے گھر جا کر پھر کسی ضرورت کے لیے عبدالملک کو معاویہ کے پاس بھیجا۔ جب عبدالملک واپس ہوا تو معاویہ نے کہا کہ اے ابن عباس تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ یہ چار جابروں کا باپ ہے۔ ابن عباس نے فرمایا بے شک ایسا ہی ہے۔

حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت بنو امیہ کے مردوں کی تعداد چالیس ہوگی وہ بندگان خدا کو باندی اور غلام بنائیں گے۔ اللہ کے مال کو بلا معاوضہ عطیہ سمجھیں گے۔ اور کتاب اللہ کو غلط جگہ اختیار کریں گے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بنی الحکم میرے منبر پر بندروں کی طرح کود رہے ہیں ابوہریرہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے اور مطمئن نہیں دیکھا، یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔

بیہقی نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منبر پر بنی امیہ کو دیکھا تو ناگوار ہوا وحی آئی کہ میں دنیا میں ان کو دنیا دوں گا۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مطمئن ہو گئے۔

حضرت حسن بن علی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بنی امیہ کو اپنے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا یہ امر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہوا اس پر انا اعطینک الکوثر اور انا انزلناہ فی لیلۃ القدر دونوں سورتیں نازل ہوئیں، ہزار مہینہ تک خلافت کے مالک بنو امیہ ہوں گے۔ قاسم بن الفضل کا بیان ہے کہ ہم نے بنو امیہ کے ایام حکمرانی شمار کیے تو بلا کم و بیش ہزار ماہ ہوئے۔

عمرو بن مرہ الجہنی سے مروی ہے کہ حکم بن ابی العاص آیا اور خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور اسے سانپ یا سانپ کا بچہ کہا اور فرمایا کہ اس پر لعنت ہے اور اس کی اولاد پر لعنت ہے سوائے مؤمنین کے۔ کچھ عرصے میں یہ لوگ دنیاوی شرف حاصل کریں گے مگر آخرت میں ذلیل ہوں گے۔ ان مکاروں اور فریبیوں کو دولت دنیا ملے گی مگر آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

فاکہی نے زہری اور عطاء خراسانی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کے بیٹوں کے بارے میں فرمایا کہ میں گویا اس کے بیٹوں کی جانب دیکھ رہا ہوں کہ وہ میرے منبر پر چڑھ رہے ہیں اور اتر رہے ہیں۔

فاکہی نے معاویہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کے بارے میں فرمایا کہ جب اس کے بیٹے تیس یا چالیس کی تعداد میں ہو جائیں گے تو امر خلافت کے مالک ہو جائیں گے۔

حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حکم بن العاص گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی اولاد میری امت میں خرابی پیدا کرے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی امیہ کے جابروں میں سے ایک جابر کی ناک سے میرے اس منبر پر خون بہے گا۔ چنانچہ عمرو بن سعید بن العاص کی ناک سے منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خون بہا یہاں تک کہ سیڑھیاں تر ہو گئیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا دیکھو کیا کوئی ستارہ تم آسمان میں دیکھتے ہو میں نے عرض کی بے شک میں ثریا کو دیکھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری امت ان ستاروں کی تعداد کے مطابق اس امت کی والی ہوگی اور دو شخص فتنے کے وقت والی ہوں گے۔

ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ام الفضل نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایک بچے کی ماں بننے والی ہو، جب وہ پیدا ہو جائے تو اسے میرے پاس لانا۔ میں نے عرض کی بچہ کیوں کر ہوگا قریش نے قسم کھائی ہے کہ وہ اپنی عورتوں کے پاس نہ جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں جو خبر دی ہے ویسا ہی ہوگا۔ غرض میرے لڑکا ہوا تو میں اسے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اس کے داہنے کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی اور اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور اس کا نام عبداللہ رکھا اور فرمایا کہ خلفاء کے باپ کو لے جاؤ، میں نے اس واقعے سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو باخبر کیا۔ حضرت عباس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام الفضل نے ٹھیک کہا ہے۔ یہ لڑکا خلفاء کا باپ ہے ان خلفاء میں سے ایک سفاح ہو گا اور ایک مہدی ہو گا اور ان میں ایک شخص وہ بھی ہو گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل تشریف فرما تھے، میں نے سمجھا کہ دحیہ الکلبی ہیں۔ میں اس وقت سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یہ سفید کپڑے پہنے ہے مگر اس کی اولاد سیاہ لباس پہنے گی بعد ازاں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دحیۃ الکلبی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبریل تھے اور آخری عمر میں تمہاری بصارت زائل ہو جائیگی۔

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اس خزانے یعنی کعبہ معظمہ کے پاس تین شخص قتال کریں گے وہ خلیفہ کے بیٹے ہوں گے مگر ان میں سے کسی کو خلافت نہیں ملے گی پھر خراسان سے سیاہ جھنڈے آئیں گے اور وہ تمہارا اس طرح قتل عام کریں گے کہ اس کی مثال نہیں ملے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے ان جھنڈوں کو کوئی شئے نہ پھیر سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیا میں نصب کر دیے جائیں گے۔

ابان بن الولید بن عقبہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ معاویہ کے پاس آئے، میں بھی وہاں موجود تھا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم لوگوں میں دولت ہوگی، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک، معاویہ نے ان سے پوچھا تمہارے انصار کون ہوں گے ابن عباس نے کہا اہل خراسان اور بنی امیہ کی بنی ہاشم سے بہت سی جنگیں ہوں گی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم وہ اہل بیت ہیں کہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے اور میرے اہل بیت میرے بعد عظیم ابتلاء سے دوچار ہونے والے ہیں، وہ اپنے گھروں سے نکالے جائیں گے اور منتشر ہو جائیں گے اور ان کی یہ حالت ہو جائے گی کہ جانب مشرق (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا) سیاہ علم اٹھائے ایک قوم آئے گی۔ ان سے مطالبۂ حق کیا جائے گا مگر وہ نہ دیں گے پھر ان سے جنگ ہو گی اور ان پر فتح ہو گی، پھر میرے اہل بیت کا ایک شخص خلیفہ ہو گا اور وہ خلافت میں ایسا عدل پیدا کرے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھر گئی تھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میرے بعد قتل اور پراگندگی میں مبتلا ہوں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانے کے

اختتام پر میرے اہل بیت میں سے ایک سفاح نامی شخص ظاہر ہوگا، اور فتنوں کا زمانہ ہوگا اور وہ ہاتھوں میں مال بھر بھر کر دے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگوں میں سے سفاح، منصور اور مہدی ہوں گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں میں سے تین شخص ہوں گے سفاح منصور اور مہدی

زبیر بن بکار سے مروی ہے کہ جس وقت ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بعد میں ہونے والے اختلافات کے بارے میں خبر دی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عہد شکنوں، دین سے نکلنے والوں اور ظالموں سے جنگ کرنے کا حکم فرمایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس حملے کے بارے میں بھی خبر دی تھی اور بتا دیا تھا کہ معاویہ اور اس کا بیٹا یزید امر خلافت کا والی ہوگا اور خلافت بنی امیہ کے پاس آجائے گی اور وہ اسے میراث بنا لیں گے اور بعد ازاں بنو العباس آئیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ سرزمین بھی دکھلائی جہاں حسین شہید کیے جائیں گے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ بنو امیہ اسلام کو کانا کر دیں گے پھر اسے اندھا کر دیں گے پھر یہ نہ جانا جائے گا کہ اسلام کہاں ہے اور یہ نہ جانا جائیگا کہ اسلام کا والی کون ہے۔ پھر اسلام اس جگہ اور اس جگہ ہوگا اور جب تک اللہ چاہے گا اسلام کی یہ حالت ایک سو چھتیس سال رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ سفیروں کے ایک گروہ کو بھیجے گا جو بادشاہوں کے سفیروں جیسے ہوں گے۔ ان کی خوشبو پاکیزہ ہوگی اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اسلام کی سماعت و بصارت واپس کر دیں گے۔ میں نے پوچھا وہ سفیر کون لوگ ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ لوگ عراقی عجمی اور مشرقی ہوں گے۔

ابو مسعود الانصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امر دین ہمیشہ تم لوگوں میں رہے گا اور تم اس کے اس وقت والی ہوگے جبتک اس دین کے خلاف امور کا ارتکاب نہ کرنے لگو۔ جب تم ایسا کرنے لگو گے۔ اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق میں سے برے لوگوں کو تم پر مسلط کر دے گا اور وہ لوگ تمہارا پوست اس طرح نکالیں گے جس طرح شاخ درخت کا پوست نکالا جاتا ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امر قریش میں رہے گا اور قریش سے جو شخص دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گرا دے گا۔ جب تک قریش دین پہ قائم رہیں گے ۔

حاکم نے ضحاک بن قیس سے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ والی ہمیشہ قریش میں سے ہوں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ترک جبتک تم سے نہ لڑیں تم بھی ان سے جنگ نہ کرو کیونکہ بنو قنطورا[1] (ترک) میری امت سے ملک لیں گے اور اللہ انہیں اس کا مالک بنائے گا۔

ابونعیم نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سرزمین جس کا نام بصرہ یا بصیرہ ہے۔ اس میں مسلمان اتریں گے اور ان کے قریب ایک نہر ہوگی جس کا نام دجلہ ہے۔ مسلمان اس نہر پر پل بنائیں گے اور اس سرزمین میں لوگ بکثرت ہوجائیں گے۔ اور آخر زمانے میں بنو قنطورا آئیں گے ان کے چہرے چوڑے اور آنکھیں تنگ ہوں گی وہ نہر کے کنارے پر اتریں گے۔ اس وقت ... وں کے تین گروہ ہوجائیں گے ایک گروہ اپنی اصل سے مل جائے گا۔ ایک اپنی جانوں کو بچائے گا وہ کافر ہوجائے گا اور ایک گروہ ان سے قتال کرے گا اور اس گروہ کے بقیہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ ان کو فتح دے گا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو ایک ایسی قوم تین بار ہانکے گی جس کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی گویا ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے وہ میری امت کے لوگوں کو ہانکتے ہوئے جزیرۂ عرب میں پہنچا دیں گے پہلی مرتبہ کے ہانکنے میں بھاگنے والے بچ جائیں گے۔ دوسری مرتبہ میں بعض بچ جائیں گے اور تیسری مرتبہ میں ان کا استیصال ہوجائے گا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ترک ہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ ترک اپنے گھوڑے مسجدوں کے ستونوں سے باندھیں گے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ترک عرب پر ضرور غالب ہوں گے یہاں تک کہ عرب کو شیح اور قیصوم (گھاس) کے اگنے کی جگہ پہنچا دیں گے (یعنی عرب پست ہوجائیں گے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا گویا کہ میں ترکوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ پھٹے ہوئے کانوں والے خچروں پہ آئے ہیں اور انہیں فرات کے کنارے باندھ رہے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قبیلۂ مضر   عبد صالح کو ہمیشہ قتل کرتا رہے گا۔ ہلاک کرے گا اور فنا کرے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ایک لشکر بھیجے گا جو قبیلۂ مضر کے لوگوں کو قتل کرے گا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد ایک ایسی قوم ہوگی جو ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور اس طرح ملک لے لیں گے۔

---

[1] قنطورا حضرت ابراہیم کی باندی کا نام ہے جس کی اولاد سے ترک اور چینی ہیں۔

باب نمبر ۱۵۲

آپ صلعم نے حضرت عمر رضی کی شہادت کی خبر دی

ابن سعد اور ابن ابی الاشہب نے مزینہ کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک لباس دیکھ کر استفسار فرمایا کہ نیا ہے یا دھلا ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دھلا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر نیا لباس پہنو، قابل ستائش زندگی بسر کرو اور شہادت کی موت مرو۔

حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان ایک مرتبہ احد پہاڑ پر کھڑے ہوئے تھے کہ اس نے جنبش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے احد۔ ٹھہر ارہ۔ تیرے اوپر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت لکھی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی۔ پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت اور شہادت کی خوشخبری بھی۔ پھر حضرت عثمان نے اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت اور شہادت کی خوش خبری بھی۔

طبرانی نے عبدالرحمٰن بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں حضرت عمر بن الخطاب کی شہادت کے وقت موجود تھا اور اس دن آفتاب گہن ہوا تھا۔

باب نمبر ۱۵۳

آپ صلعم نے حضرت عثمان رضی کی شہادت کی خبر دی

شیخین نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیر اریس کی جانب تشریف لے گئے اور اس کی دیوار پر بیٹھ گئے اور پھر آپ نے اپنے دونوں پیر کنوئیں میں لٹکا دیے اور دونوں پنڈلیاں کھول لیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا آج مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہنا چاہیے۔ اتنے میں ابوبکر صدیق آ گئے۔ میں نے ان سے کہا آپ ٹھہریے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ابوبکر آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ ابوبکر آئے اور کنوئیں کی دیوار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی جانب بیٹھ گئے اور انہوں نے بھی اپنے پاؤں لٹکا دیے۔ پھر حضرت عمر آئے، میں نے پھر خدمت رسالت میں عرض کی کہ عمر آئے ہیں اور باریابی کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ حضرت عمر آئے اور کنوئیں کی دیوار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھ گئے اور کنوئیں میں پاؤں لٹکا لیے۔ پھر حضرت عثمان تشریف لائے۔ میں نے خدمت اقدس میں عرض کی کہ عثمان آئے ہیں اور اذن باریابی چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اجازت دے دو اور انہیں خوشخبری دے دو کہ وہ بہت سختیاں اور غم جھیل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عثمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کنوئیں کی اس دیوار پر جگہ نہ پاکر بالمقابل جاکر تشریف فرما ہوگئے اور کنوئیں میں پاؤں لٹکا دیے۔ سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ اس واقعے کی تاویل ان حضرات کی قبور ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر و عمر مدفون ہوں گے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ علیحدہ دفن کیے جائیں گے۔

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور فرمایا تم جاؤ یہاں تک کہ تم ابوبکر صدیق کے پاس پہنچو گے اور ان کو ان کے مکان میں چادر لپیٹے بیٹھا ہوا پاؤ گے تم انہیں جنت کی بشارت دیدو۔ پھر تم ثنیۃ الوداع میں پہنچو گے وہاں تمہیں عمر حمار پر سوار نظر آئیں گے اور ان کے سر کے سامنے کا حصہ نظر آئے گا تم انہیں بھی جنت کی بشارت دے دینا۔ پھر تم جاؤ یہاں تک کہ تم عثمان کے پاس پہنچو گے وہ اس وقت خرید و فروخت میں مصروف ہوں گے تم انہیں یہ بشارت دے دینا کہ تم سختیاں اور غم جھیل کر جنت میں جاؤ گے۔ چنانچہ میں ان تینوں حضرات کے پاس گیا اور جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا سب کو اسی حالت میں پایا میں نے ان تینوں حضرات کو آپ کے فرمان کی اطلاع دی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باغ میں تھا۔ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس دروازہ کھول دو اور اس آنے والے کو جنت کی اور میرے بعد خلافت کی بشارت دے دو۔ میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس جاؤ دروازہ کھولدو اسے جنت کی بشارت دے دو اور بتا دو کہ ابوبکر کے بعد تم خلیفہ ہوگے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر ہیں پھر ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے فرمایا انس جاؤ دروازہ کھول دو جنت کی بشارت دے دو اور بتا دو کہ عمر کے بعد تم خلیفہ ہوگے اور شہید کیے جاؤ گے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان آئے ہیں

ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں کھجور کے ایک باغ میں تھے۔ ایک شخص نے جس کی آواز پست تھی اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اجازت دے دو اور

بتادو کہ غموں اور سختیوں کے بعد تم جنت میں جاؤ گے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان ہیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان میرے پاس ایسے حال میں آئے کہ میرے پاس فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا اس نے کہا کہ عثمان شہید ہوں گے اور انہی کی قوم انہیں شہید کرے گی اور ہم فرشتے عثمان سے حیا کرتے ہیں۔

حضرت زبیر بن العوام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم فتح کے موقع پر ایک قریشی کو جبرًا قتل کیا اور فرمایا کہ کوئی قریشی آج کے بعد جبرًا قتل نہ کیا جائے گا، مگر عثمان کا قاتل۔ تم اسے ضرور قتل کر دینا اگر تم اسے قتل نہ کرو گے تو بکریوں کی طرح قتل کیے جاؤ گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس وقت حضرت عثمان بلوائیوں کے ہاتھوں محصور تھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتنے ہوں گے اور باہم اختلاف ہوگا۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے امیر اور امیر کے اصحاب کو نہ چھوڑنا۔ اور آپ نے حضرت عثمان کی جانب اشارہ فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو بلایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ متغیر ہو رہا تھا یوم الدار[1] کے موقعے پر ہم نے عثمان سے کہا کہ کیا آپ جنگ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں جنگ نہیں کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک وصیت فرمائی تھی جس کی میں ہر حال تکمیل کروں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اللہ ایک قمیص پہنائے گا اگر منافقین اس قمیص کے اتارنے کا ارادہ کریں تو تم نہ اتارنا۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو بلوایا، وہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم مقتول و شہید ہو گے تم صبر کرنا اور جو لباس اللہ تمہیں پہنائے گا وہ بارہ سال اور چھ ماہ رہے گا مگر تم خود سے نہ اتارنا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واپس آگئے تو آپ نے دعا دی کہ اللہ تعالے تمہیں صبر دے تم عنقریب روزے کی حالت میں شہید ہو گے اور میرے ساتھ افطار کرو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عثمان رضی اللہ عنہ تمہیں میرے بعد خلافت ملے گی اور منافقین چاہیں گے کہ تم خلافت چھوڑ دو، تم خلافت نہ چھوڑنا۔ اس روز تم روزہ رکھنا اس لیے کہ تم میرے پاس افطار کرو گے۔

[1] جس روز حضرت عثمان محصور ہوئے۔

عبداللہ بن حوالہ سے مروی ہے کہ ایک جنتی شخص چادر کا عمامہ باندھے لوگوں سے بیعت لے گا تم اس پر حملہ کرو گے۔ چنانچہ جب حضرت عثمان پر حملہ ہوا وہ صبر کی چادر کا عمامہ باندھے ہوئے بیعت لے رہے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تم قتل کیے جاؤ گے تم اس وقت سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے ہو گے اور فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ[1] پر تمہارا خون کرے گا۔

ذہبی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

عبداللہ بن حوالہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے تین چیزوں سے نجات پائی اس نے ہر ایک امر سے نجات پائی آپ نے فرمایا ایک میری وفات ہے۔ دوسرے اس خلیفہ کا قتل ہے جو حق پر صابر ہوگا اور حق پر جان دے گا اور تیسرے دجال ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی چکی تینتیس[۳۳] یا چھتیس[۳۶] یا سینتیس[۳۷] سال کے بعد گھومے گی اگر وہ لوگ ہلاک ہوں گے تو وہ ہلاک ہونے والوں کے راستے پر ہوں گے اور اگر ان کا دین قائم ہوا تو ستر سال قائم رہے گا۔ حضرت نے پوچھا۔ یا رسول خدا کیا اس مدت میں گزشتہ عرصہ بھی شامل ہے یا آئندہ کے لیے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئندہ کے لیے تھے۔ بیہقی کہتے ہیں کہ بنی امیہ کی سلطنت اسی طرح تھی یہاں تک کہ اس میں سستی آگئی ستر برس کے بعد خراسان میں ملک کا دعوٰے کرنیوالوں نے خراسان سے ظہور کیا اور غلبہ پایا۔

مرہ بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنے کا ذکر فرما رہے تھے اور فتنے کے دور کے قریب آجانے کے بارے میں ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص کپڑے سے اپنا منہ چھپائے ہوئے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنے کے دن یہ شخص ہدایت پر ہوگا۔ میں نے کھڑے ہو کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو گے اور ایک دوسرے کو تلواروں سے مارو گے اور تم لوگوں میں جو شریر ہوگا وہ تمہاری دنیا کا وارث ہوگا۔

عبدالرحمن بن عدیس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایسے لوگ خروج کریں گے جو دین سے اس طرح دور ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے دور ہو جاتا ہے اور یہ لوگ کوہ لبنان میں قتل کیے جائیں گے۔ ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عدیس بلوا کرنے والا اہل مصر کے ساتھ حضرت عثمان کے پاس گیا اور اس نے ان کو قتل کیا اور خود اس واقعے کے ایک

[1] سورہ بقرہ۔ آیت ۱۳۷

یا دو سال بعد کوہ لبنان میں قتل کیا گیا۔

مہاجر بن حبیب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سلام کے پاس کسی کو اس حال میں بھیجا کہ وہ محصور تھے اور ان سے یہ کہا کہ تم اپنا سر اٹھاؤ۔ تم اس روزن کو جو گھر میں ہے دیکھتے ہو۔ اس روزن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کی رات مجھ کو دیکھا اور فرمایا اے عثمان کیا لوگوں نے تمہارا محاصرہ کر رکھا ہے میں نے کہا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے ایک ڈول لٹکا دیا میں نے اس ڈول سے پانی پیا۔ اور میں اپنے جگر میں اس کی خنکی محسوس کر رہا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم چاہتے ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے واسطے دعا کرتا ہوں اللہ تمہیں ان لوگوں پر نصرت دے گا جنہوں نے تمہیں محصور کیا ہے۔ اگر تم چاہو تو ہمارے پاس افطار کرو۔ میں نے آپکے پاس حاضر ہونے کو اختیار کیا۔ حضرت عثمان اسی روز شہید ہو گئے۔

حضرت نائلہ بنت القرافصہ اہلیہ حضرت عثمان سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان کا محاصرہ کیا گیا تو آپ روزے سے تھے افطار کے وقت انھوں نے پانی مانگا، محاصرین نے نہیں دیا، رات پیاسے بسر کی۔ سحر کے وقت حضرت عثمان نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں میرے پاس تشریف لائے کہ آپ کے ساتھ پانی کا ایک ڈول تھا۔ آپ نے فرمایا اے عثمان پانی پیو۔ میں نے پانی پیا۔ یہاں تک کہ میں سیراب ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اور پیو میں نے پھر پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھر گیا۔

حضرت عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت کے روز میں نے یہ آواز سنی، البشریا عثمان بروح وریحان، البشر یا ابن عفان برب غیر غضبان البشر یا ابن عفان بغفران ورضوان۔ میں نے ادھر اُدھر دیکھا مگر مجھے کوئی نظر نہیں آیا۔

مسہر بن حبیش سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا۔ ہم کو ایک انبوہ نے پیچھے سے ڈھانپ لیا ہم ان لوگوں سے ڈر کر متفرق ہونے لگے کہ آواز آئی تم لوگ نہ ڈرو اور اپنی جگہ رہو۔ ہم اس لیے آئے ہیں کہ تمہارے ساتھ حضرت عثمان کے جنازے میں شرکت کریں۔ مسہر کہا کرتے تھے کہ واللہ وہ لوگ ملائکہ تھے۔

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کا جنازہ حُش کوکب میں تین دن تک رکھا رہا اور لوگوں نے انہیں دفن نہیں کیا۔ یہاں تک کہ ایک ہاتف نے آواز دی۔ کہ انہیں دفن کرو اور ان پر نماز جنازہ نہ پڑھو کیوں کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی مغفرت فرما دی ہے۔

مالک بن ابی عامر سے مروی ہے کہ لوگ حُش کوکب میں مردوں کو دفنانے سے گریز کرتے تھے حضرت عثمان کہا کرتے تھے کہ قریب ہے کہ ایک مرد صالح ہلاک ہو جائے گا اور اس جگہ مدفون ہو گا لوگ اس کی اقتدا کریں گے۔ حُش کوکب میں اولاً جو شخص مدفون ہوا وہ حضرت عثمان تھے۔

عثمان بن مرہ نے اپنی والدہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے جنوں کو حضرت عثمان پر مسجد نبوی میں تین دن تک نوحہ کرتے سنا ہے۔ وہ اپنے نوحے میں جو اشعار پڑھتے تھے ان میں سے بعض یہ ہیں۔

لیلة الحصبة اذ یرمون بالعنز الصلاب ؛ ثم جاؤا بکرة یبغون صقراً کالشهاب

زینهم فی الحی والمجلس نکالاً للرقاب

مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت عثمان نے بالاخانے سے محاصرین کو دیکھا اور فرمایا تم لوگ مجھے قتل کر دو گے تو کل نماز بھی چھوڑ دو گے یا اس کا ثواب نہیں ملے گا اور تمہیں جہاد سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور تمہاری غنیمت تمہارے درمیان تقسیم نہیں جائے گی مگر جب وہ لوگ باز نہیں آئے تو آپ نے فرمایا۔ اللهم احصهم عدداً واقتلهم بدداً ولا تبق منهم احداً اسے خدا ایک ایک کو گھیر لے اور ان کو چن چن کر قتل کر دے اور ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ۔ مجاہد کہتے ہیں کہ ان لوگوں میں سے کچھ اس فتنے میں مارے گئے یزید نے اہل مدینہ پر بیس ہزار کا لشکر بھیجا، انہوں نے تین روز تک مدینہ منورہ کو مباح کر دیا۔ اور اہل مدینہ کی مداہنت کی بنا پر یزید کے لشکر نے جو چاہا سو کیا۔

باب نمبر ۱۵۴

آپ نے حضرت علیؓ کی شہادت کی خبر دی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اس جگہ اور اس جگہ ضرب لگائی جائے گی (کنپٹیوں کی جانب اشارہ فرمایا) اور ان سے خون بہے گا اور تمہاری ڈاڑھی رنگین ہو جائے گی۔

حضرت عمار بن یاسر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ بدبخت انسان تمہاری کنپٹی پر تلوار مارے گا یہاں تک کہ تمہاری ڈاڑھی خون سے تر ہو جائے گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی کے پاس ایسے حال میں داخل ہوا کہ وہ مریض تھے اس وقت حضرت علی کے پاس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر تھے۔ ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ میرے خیال میں یہ ہلاک ہوں گے آپ صلی اللہ نے فرمایا یہ غیظ کی حالت میں مریں گے۔

زہری سے روایت ہے کہ جس صبح حضرت علی قتل ہوئے بیت المقدس میں جو پتھر اٹھایا گیا اس کے نیچے خون پایا گیا۔

سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ جس روز حضرت علی شہید ہوئے اس روز جو سنگریزہ اٹھایا گیا اس کے نیچے خالص خون تھا۔

باب نمبر ۱۵۵

آپؐ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کی شہادت کی خبر دی

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پہ تھے اور ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر ساتھ تھے۔ ایک بڑے پتھر نے حرکت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا، حرکت نہ کر تجھ پر نبی، صدیق اور شہید موجود ہیں۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی شہید کو دیکھنا چاہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔

حضرت طلحہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص شہید کو دیکھنا چاہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔

باب نمبر ۱۵۶

آپ نے ثابت بن قیس بن شماس کی شہادت کی خبر دی

اسمٰعیل بن محمد بن ثابت الانصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا کہ اے شماس کیا تم اس بات سے خوش نہ ہو گے کہ تمہاری زندگی محمود اور تمہاری موت شہادت کی ہو۔ ثابت نے عرض کی بے شک میں اس سے خوش ہوں۔ چنانچہ ثابت نے محمود زندگی بسر کی اور یوم مسیلمہ الکذاب میں شہید کیے گئے۔

باب نمبر ۱۵۷

آپؐ نے حضرت امام حسینؓ کی شہادت کی خبر دی

ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت حسین کو لے کر گئی اور میں نے انہیں آپ کی آغوش اطہر میں دے دیا۔ میں نے دیکھا کہ چشم مبارک سے آنسو بہ رہے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور مجھ کو یہ خبر دی کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی اور جبریل علیہ السلام جہاں یہ قتل ہوں گے اس مقام کی سرخ مٹی بھی لے کر میرے پاس آئے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام کے واسطے لیٹے پھر

آپ ایسے حال میں بیدار ہوئے کہ غمگین تھے اور دست مبارک میں سرخ مٹی تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم الٹ پلٹ رہے تھے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیسی مٹی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ کو جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ حسین سرزمین عراق میں قتل ہونگے اور یہ اسی جگہ کی مٹی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بارش کے فرشتے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی اتنے میں حضرت حسین تشریف لے آئے اور آپ کے شانۂ اطہر پر بیٹھنے لگے۔ اس فرشتے نے کہا کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بے شک۔ اس فرشتے نے کہا کہ آپکی امت انہیں قتل کرے گی۔ اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ بھی دکھلا دوں جہاں یہ قتل ہوں گے چنانچہ اس نے ہاتھ مارا اور سرخ مٹی آپ کو دکھلائی، اس مٹی کو ام سلمہ نے لے کر کپڑے میں باندھ لیا۔ ہم لوگ سنا کرتے تھے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں شہید ہوں گے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور حسین میرے مکان میں کھیل رہے تھے، جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت کے بعد آپ کے اس فرزند کو قتل کرے گی اور حضرت حسین کی طرف اشارہ کیا، اور آپ کے پاس جبریل وہ مٹی لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سونگھا اور فرمایا کرب اور بلا کی بو ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا جس وقت یہ مٹی بدل کر خون ہو جائے تو تم جان لینا کہ میرا بیٹا قتل ہو گیا۔ حضرت ام سلمہ نے اس مٹی کو ایک شیشی میں رکھ دیا۔

محمد بن عمرو بن حسن سے مروی ہے کہ ہم لوگ حسین کے ساتھ کربلا کی نہر کے پاس تھے، آپ نے شمر بن ذی الجوشن کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ خدا اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں کبرے کتے کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ میرے اہل بیت کا خون پی رہا ہے۔ شمر ملعون مبروص تھا۔

انس بن الحارث سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرا یہ بیٹا حسین اس سرزمین میں قتل کیا جائے گا جس کا نام کربلا ہے، تم میں سے جو وہاں موجود ہو وہ حسین کی مدد کرے۔ انس بن الحارث کربلا میں حضرت حسین کے ساتھ شہید ہوئے۔

ابی سلمۃ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور حضرت جبریل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ حضرت جبریل نے کہا کہ ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت قتل کرے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں اس سرزمین کے بارے میں بھی بتا دوں جہاں یہ قتل ہوں گے۔ فرشتے نے ہاتھ مارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ مٹی دکھلائی[1]

[1] عراق کی جانب اشارہ کیا

شعبی سے مروی ہے کہ ابن عمر مدینہ منورہ تشریف لائے ان کو خبر دی گئی کہ حضرت حسین عراق کی جانب متوجہ ہوئے ہیں ابن عمر حضرت حسین سے مدینہ منورہ سے دو راتوں کے فاصلے پر سفر میں جا ملے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا تو آپ نے آخرت کو اختیار کیا اور دنیا کا ارادہ نہیں کیا اور آپ انہی کی اولاد ہیں۔ تم میں سے کسی کو بھی اللہ تعالیٰ دنیا کا والی نہیں بنائے گا اور خدا نے دنیا کو تم سے تمہاری بھلائی کے لیے پھیرا ہے اس لیے آپ واپس چلیں مگر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نہیں مانے۔ ابن عمر ان سے گلے ملے اور ان سے کہا کہ میں آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں حالانکہ آپ قتل ہونے جارہے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اہل بیت کی کثرت کی بناء پر یہ خیال نہیں کرتے تھے کہ حضرت حسین سرزمین عراق میں قتل ہوجائیں گے۔

یحییٰ الحضرمی سے روایت ہے کہ وہ حضرت علی کے ساتھ صفین گئے نینوی کے بالمقابل آپ نے فرمایا اے ابو عبداللہ کنارہ فرات پر ٹھہر جاؤ۔ میں نے پوچھا کیوں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ حسین فرات کے کنارے قتل کیے جائیں گے اور اس جگہ کی مٹی بھی مجھے دکھلائی۔

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت علی کے ساتھ حضرت حسین کی قبر کی جگہ پر آئے حضرت علی نے فرمایا اس جگہ ان کے اونٹ اتریں گے۔ اس جگہ ان کے کجاوے رکھے جائیں گے اور یہ جگہ ان کے خون کے ٹپکنے کی ہے۔ ایک گروہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس جگہ قتل کیا جائے گا اور ان پر آسمان وزمین روئیں گے

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی اور فرمایا کہ میں نے ابن ذکریا کے عوض ستر ہزار آدمیوں کا قتل مقدر کیا اور آپ کے نواسے کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار کا قتل مقدر کرتا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال الجھے ہوئے پریشان اور گرد آلود تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک خون کی شیشی تھی، میں نے پوچھا یہ کیا شے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حسین اور اصحاب حسین کا خون ہے آج اول دن سے میں اس خون کو اٹھا رہا ہوں جس وقت ابن عباس نے یہ خواب دیکھا وہ دن یاد رکھا گیا اور جس دن امام حسین شہید ہوئے وہی دن تھا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کے سر اور ریش مبارک پر مٹی لگی ہوئی تھی، میں نے آپ کی خیریت دریافت کی آپ نے فرمایا کہ میں ابھی حسین کی قتل گاہ میں موجود تھا۔

بصرۃ الازدیہ سے روایت ہے کہ جب حسین شہید ہوئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی اور ہم نے صبح کو دیکھا کہ ہماری ہر شے خون سے بھری ہوئی تھی۔

زہری سے روایت ہے کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ جس دن حسین شہید ہوئے بیت المقدس میں ہر پتھر کے نیچے سرخ خون پایا گیا۔

ام حبان سے روایت ہے کہ جس روز حضرت حسین شہید کیے گئے تین روز تک ہم لوگوں پر تاریکی رہی اور ہم لوگوں میں سے کسی نے اپنے اس زعفران کو ہاتھ نہ لگایا جس نے اپنے چہرے پر ملا اس کا چہرہ جھلس گیا اور بیت المقدس میں ہر پتھر کے نیچے سرخ خون پایا گیا۔

جمیل بن مرہ سے مروی ہے کہ جس دن حضرت حسین شہید ہوئے لوگوں کو آپ کے لشکر کا ایک اونٹ ملا لوگوں نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت پکایا تو وہ تلخ ہو گیا اور کوئی بھی اسے نہ کھا سکا۔

سفیان اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت حسین شہید ہوئے تو ورس جل گیا اور گوشت آگ ہو گیا

علی بن مسہر اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ جن دنوں حضرت حسین شہید ہوئے میں جوان تھی۔ آسمان بہت دنوں تک گرم رہا اور گریہ کرتا رہا۔

سفیان نے اپنی دادی سے نقل کیا ہے کہ حضرت حسین کے قتل میں جعفیین کے دو آدمی تھے جن میں سے ایک کا عضو تناسل اس قدر دراز ہو گیا تھا کہ وہ اسے لپیٹ لیتا تھا اور دوسرا مشک پانی منہ کو لگا کر پی جاتا مگر سیراب نہ ہوتا۔

حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہ میں نے جنوں کو سنا کہ وہ حضرت حسین پر نوحہ کرتے اور یہ کہتے تھے

مسح النبی جبینہ　　فلہ بریق فی الخدود

ابواہ فی علیا قریش　　وجدہ خیر الجدود

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین کی پیشانی پہ دست مبارک پھیرا جس سے ان کے رخساروں میں نور دکھائی دیتا
ان کے والدین قریش کے اعلیٰ ترین افراد اور ان کے دادا بہترین دادا ہیں۔"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی میں نے جنوں کے نوحہ کرنے کو نہیں سنا مگر آج کی رات وہ نوحہ کر رہے ہیں میں خیال کرتی ہوں کہ میرے فرزند حسین قتل ہو گئے ہیں۔ ام سلمہ نے کنیز کو بھیجا کہ باہر جا کر خبر کرے لوگوں نے اسے بتایا کہ حضرت حسین شہید ہو گئے اور ایک جنیہ کو یہ نوحہ کرتے سنا گیا۔

الا یا عین فاحتفلی بجھد　　ومن یبکی علی الشھداء بعدی

علی رھط تقودھم المنایا　　　الی متجبر فی ملک عبد

مزید بن جابر الحضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی ماں سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا کہ جن حضرت حسین پر نوحہ کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

الغی حسینا ھبلا　　　کان حسینا جبلا

ابن لہیعہ کے واسطے سے ابی قبیل سے روایت ہے کہ جب حضرت حسین شہید ہو لئے اور ان کے سر کو لوگوں نے کاٹا اور وہ لوگ پہلی منزل پہ بیٹھے شراب نبیذ پی رہے تھے ان کے سامنے لوہے کا ایک قلم دیوار میں سے نکلا اور اس قلم نے ایک سطر خون سے لکھی۔

اترجوا امۃ قتلوا حسینا　　　شفاعۃ جدہ یوم الحساب

منہال بن عمرو سے مروی ہے کہ میں دمشق میں تھا لوگ حضرت حسین کا سر لے جا رہے تھے اور ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا جب وہ اس آیت پر پہنچا۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَهْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا[1]۔ تو ان کے سر سے آواز آئی۔ اصحاب کہف سے زیادہ تعجب انگیز میرا قتل اور میرے سر کا اٹھا کر لے جانا ہے۔

باب نمبر ۱۵۸

آپ نے یہ خبر دی کہ میرے بعد لوگ مرتد ہو جائیں گے

مسلم نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک میری امت کے بہت سے قبیلے مشرکوں کے ساتھ مل کر ان کی طرح بتوں کو نہ پوجنے لگیں۔

مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے لوگ میرے حوض پر سے اس طرح ہٹا دیے جائیں گے جیسے کہ کوئی بھٹکا ہوا اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے میں ان لوگوں کو بلاؤں گا تو مجھے بتایا جائے گا کہ انہوں نے اپنا دین بدل دیا تھا میں کہوں گا کہ دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔

شیخین نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے مرد لائے جائیں گے اور انہیں شمال کی طرف لے جایا جائے گا میں کہوں گا کہ یہ میری امت کے لوگ ہیں، مجھے کہا جائے گا کہ جو کچھ انہوں نے بعد میں کیا وہ آپ نہیں جانتے۔ میں عبد صالح کی طرح کہوں گا۔ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ[2]۔ مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کے بعد یہ پلٹ گئے اور مرتد ہو گئے۔

---

[1] سورہ کہف آیت ۹ - [2] سورہ مائدہ آیت ۱۱۷

باب نمبر ۱۵۹

آپ ﷺ نے خبر دی کہ جزیرۂ عرب میں کبھی بت پرستی نہ ہو گی

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اس امر سے مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی عبادت کریں لیکن شیطان نمازیوں کے درمیان برانگیختگی کرتا رہے گا۔

باب نمبر ۱۶۰

مستورد سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تمہارے لیے اہل روم زیادہ سخت ہیں اور وہ قیامت کے قریب ہلاک ہوں گے۔

باب نمبر ۱۶۱

آپ ﷺ نے خبر دی کہ سہیل بن عمرو اچھے مقام میں رہیں گے

حسن بن محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھے اجازت دیجیے میں سہیل بن عمرو کے سامنے کے دو دانت نکال ڈالوں تاکہ وہ اپنی قوم میں بدگوئی نہ کر سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سہیل کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ یقیناً وہ کسی روز تمہیں مسرور کرے گا۔ سفیان نے کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو سہیل بن عمرو کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا کہ جس شخص کا معبود محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو محمد تو وفات پا گئے مگر اللہ تعالیٰ زندہ ہے اسے موت نہیں ہے۔

محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہے کہ سہیل بن عمرو اسیر کیا گیا تو حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس کے سامنے کے دو دانت نکال دوں تاکہ اس کی زبان لٹک جائے اور یہ خطبہ نہ دے سکے۔ سہیل کے ہونٹوں سے جو کلام نکلتا تھا وہ اس سے زیادہ عالم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مثلہ کی اجازت نہیں دوں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو مثلہ کرے گا اگرچہ میں نبی ہوں یعنی دانتوں کا نکالنا مثلہ ہے جو ممنوع ہے۔ یقین ہے سہیل ایسے مقام پر ہو گا کہ اے عمر تم اسے برا محسوس نہیں کرو گے۔ چنانچہ جب سہیل کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کی خبر آئی تو سہیل نے بعینہٖ وہی خطبہ پڑھا جو حضرت ابوبکر نے پڑھا تھا۔ جیسے اس نے حضرت ابوبکرؓ کا خطبہ سنا ہو۔ حضرت عمر کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اشہد انک رسول اللہ۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا تھا کہ سہیل ایسے مقام پر کھڑا ہو گا کہ اے عمر تم اسے برا محسوس نہیں کرو گے۔

ابو سعید بن عامر بن حمزہ خزاعی سے مروی ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر مکہ میں آئی تو میں نے دیکھا کہ سہیل بن عمرو نے وہی خطبہ پڑھا جو حضرت ابو بکر نے مدینہ منورہ میں پڑھا تھا۔ وہ خطبہ سہیل نے ہمارے سامنے پڑھا گویا کہ سہیل نے وہ خطبہ سنا تھا۔ جب حضرت عمر کو یہ خبر پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اشہد ان محمد رسول اللہ اور جو کچھ حضور لائے وہ حق ہے یہ وہی مقام ہے جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سہیل بن عمرو ایسے مقام پہ کھڑے ہوں گے کہ تم انہیں برا محسوس نہیں کرو گے۔

باب نمبر ۱۶۲

حضرت براء کے بارے میں آپ کا فرمان کہ اگر وہ اللہ کو قسم دیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے ضعیف ہیں کہ ان کو لوگ ضعیف جانتے ہیں اور ان کے جسم پہ دو پرانی چادروں کے سوا کچھ نہیں ہے لیکن اگر وہ اللہ کو قسم دیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دے اور ان لوگوں میں سے براء بن مالک ہیں۔ براء نے ایک لشکر کو تستر میں مقابلہ کیا جہاں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور انہوں نے براء سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر براء اللہ کو قسم دیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دے۔ تو تم اپنے رب کو قسم دو۔ انہوں نے کہا اے رب میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ فارسی شکست کھا جائیں۔ چنانچہ انہیں شکست ہوگئی پھر وہ سوس کے مقام پہ مدمقابل ہوئے اور مسلمان ان سے تنگ آ گئے تو مسلمانوں نے براء سے کہا اے براء اپنے رب کو قسم دو۔ انہوں نے کہا کہ اے رب میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو فارسیوں کو شکست دے اور مجھے اپنے نبی کے ساتھ ملحق کر دے چنانچہ فارسیوں کو شکست ہوئی اور حضرت براء شہید ہو گئے۔

باب نمبر ۱۶۳

اقرع بن شفی العکی سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حالت مرض میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی کہ شاید میں اس بیماری میں مر جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم زندہ رہو گے اور سرزمین شام کی جانب ہجرت کر کے وہاں وفات پاؤ گے اور فلسطین کے ایک ٹیلے پہ دفن کیے جاؤ گے۔ چنانچہ وہ حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں مرے اور رملہ پہ دفن کیے گئے۔

مرۃ البہزی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم ایک ٹیلے پہ مرو گے چنانچہ وہ شخص رملہ پہ مرا۔

باب نمبر ۱۶۴

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خبر دینا کہ عمر محدثین میں سے ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی امتوں میں محدثین ہوئے ہیں میری امت کے محدث عمر ہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی امت میں محدثین پیدا فرمائے ہیں، میری امت کے محدث عمر ہیں، صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محدث کیوں کر ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی زبان سے ملائکہ کلام کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام کی تعداد کافی زیادہ تھی اور ہم ان سب میں حضرت عمر کے بارے میں یہ سمجھتے تھے کہ سکینہ عمر کی زبان پر ناطق ہوتا ہے۔

طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ ہم لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ حضرت عمر فرشتے کی زبان سے ناطق ہوتے ہیں

ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر کسی معاملے میں جو رائے رکھتے ویسا ہی ہو جاتا۔

باب نمبر ۱۶۵

آپ کی ازواج مطہرات میں جو پہلے آپ کے پاس پہنچنے والی تھیں آپ نے ان کے بارے میں اطلاع دی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ ازواج میں سے میرے پاس سب سے پہلے آنے والی وہ ہیں جن کے ہاتھ دراز ہیں۔ اس پر تمام ازواج ہاتھ ملا ملا کر دیکھنے لگیں، کہ ہم میں سے کون بی بی ایسی ہے جس کے ہاتھ دراز ہیں۔ ان میں حضرت زینب سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی تھیں (یعنی سخی تھیں)

شعبی سے روایت ہے کہ ازواج مطہرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے والی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں، تمام ازواج اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں، جب حضرت زینب کا انتقال ہوا تو ازواج نے سمجھا کہ زینب خیر و صدقات میں سب سے زیادہ دراز دست تھیں۔ (سخی تھیں)

باب نمبر ۱۶۶

آپ نے قرآن شریف کے مصحف میں لکھے جانے کی خبر دی

نبیط الاشجعی سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مصحف میں قرآن لکھوایا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے بالکل درست کیا ہے اور آپ کے اس کام میں توفیق الٰہی شامل ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والی قوم وہ ہے جو میرے بعد آئے گی اور مجھ پر ایمان لائے گی اور مجھے ان لوگوں نے نہیں دیکھا ہوگا مگر وہ اس پر عمل کریں گے جو ورق معلق میں ہوگا۔ میں سوچتا تھا کہ یہ ورق کیا ہوگا حتیٰ کہ میں نے اب مصاحف کو دیکھ لیا۔ یہ سن کر حضرت عثمان خوش ہوئے اور حضرت ابوہریرہ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم فرمایا۔ اور کہا مجھے معلوم نہ تھا کہ تم ہمارے نبی کی حدیث کو محفوظ رکھو گے اور ہم سے بیان نہ کرو گے۔

باب نمبر ۱۶۷

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اویس قرنی کی خبر دی

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن کا ایک شخص تمہارے پاس آئے گا یمن میں صرف اس کی ماں ہوگی، اس کے جسم پر سفیدی ہوگی وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے دور کرنے کے لیے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دے گا البتہ ایک دینار کی جگہ سفیدی باقی رہ جائے گی۔ اس کا نام اویس ہوگا جو شخص اس سے ملاقات کرے اس سے اپنے لیے دعائے مغفرت کرائے۔

حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تابعین میں ایک شخص قرن سے ہوگا جس کا نام اویس بن عامر ہوگا اس کے جسم پر سفیدی ظہور کرے گی وہ اللہ تعالےٰ سے دعا کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سفیدی کو دور کر دے اور اس سفیدی میں سے اتنی چھوڑ دے کہ میں تیری نعمت کو یاد رکھوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے جسم میں تھوڑی سی سفیدی باقی رہنے دے گا تم میں سے جو اس سے ملاقات کر سکے اسے چاہیے کہ اپنے لیے مغفرت کی دعا کرائے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ جنگ صفین کے موقعے پر شامی افواج میں سے ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا کیا تم میں اویس قرنی ہیں، لوگوں نے کہا جی ہاں ہیں۔ اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اویس خیر التابعین میں سے ہیں۔ پھر وہ پلٹا اور اپنی فوج میں داخل ہوگیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اویس قرنی سے فرمایا کہ آپ میرے واسطے مغفرت کی دعا کیجیے، انہوں نے کہا کہ میں آپ کے لیے کیوں کر دعائے مغفرت کروں آپ تو خود صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اویس قرنی نامی ایک ایک شخص خیر التابعین سے ہو گا۔

باب نمبر ۱۶۸

آپ نے عبداللہ بن سلام کے بارے میں خبر دی

شیخین نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم مرتے دم تک اسلام پر قائم رہو گے۔

عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ مقام شہدا تم کو نہیں ملے گا۔

حضرت سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑا پیالہ لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھایا اور کچھ بچ رہا۔ آپ نے فرمایا کہ اس راستے سے ایک شخص آئے گا جو اہل جنت میں سے ہے وہ اس کھانے کو کھائے گا۔ چنانچہ عبداللہ بن سلام آئے اور انہوں نے اس کھانے کو کھایا۔

باب نمبر ۱۶۹

آپ نے رافع بن خدیج کو شہادت کی خبر دی

یحییٰ بن عبدالحمید بن رافع سے روایت ہے کہ میری دادی نے مجھ سے بیان کیا کہ یوم احد یا یوم حنین میں رافع کے سینے میں تیر پیوست ہو گیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس تیر کو کھینچ لیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تیر اور پیکان دونوں کو کھینچ لوں اور تم چاہو تو اس کی پیکان چھوڑ دوں اور قیامت کے روز تمہاری شہادت کی گواہی دوں۔ رافع نے کہا کہ آپ تیر کھینچ لیجیے اور پیکان چھوڑ دیجیے اور قیامت کے روز میری شہادت کی گواہی دیجیے۔ رافع اس کے بعد زندہ رہے یہاں تک کہ خلافت معاویہ کے زمانے میں ان کا زخم پھٹ گیا اور وہ انتقال کر گئے۔

باب نمبر ۱۷۰

آپ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں خبر دی

ام ذر سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نہیں نکالا، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ابوذر سے کہا تھا کہ جب مکانات سلع[1] پہاڑ تک پہنچ جائیں تو تم شہر سے نکل جانا چنانچہ جب مکانات سلع تک پہنچ گئے تو وہ شام چلے گئے۔

ام ذر سے روایت ہے کہ جب ابوذر کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کے بارے میں جس میں میں بھی تھا فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص بیابان میں مرے گا اور اس کے مرنے کے وقت مؤمنین کی ایک جماعت موجود ہو گی جن لوگوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا وہ سب آبادیوں میں انتقال کر گئے ہیں اور یہاں اس میں مرنے والا میں ہی ہوں تم ذرا راستے پر نظر رکھو۔ میں نے کہا اب راستے میں لوگ نہیں ہیں، اور حجاج جا چکے ہیں۔ کچھ دیر بعد میں نے کجاووں پر جاتے ہوئے کچھ لوگوں کو دیکھا میں نے انہیں کپڑے سے اشارہ کیا وہ آ گئے اور ابوذر کے پاس کھڑے ہو گئے اور ان کے انتقال کے بعد ان کی تدفین کر کے واپس ہوئے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب ایسے لوگ امیر ہوں گے جو مال غنیمت اپنے لیے خاص کر لیں گے اس وقت تم کیا کرو گے۔ میں نے عرض کی میں اپنی تلوار سے ماروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس شمشیر زنی سے بہتر بات بتاتا ہوں تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی کہ لوگ میرے قتل پر قادر نہ ہوں گے اور میرے دین کے بارے میں مجھے مبتلائے فتنہ نہ کر سکیں گے اور میں تنہا مسلمان ہوا ہوں تنہا مروں گا اور قیامت کے دن تنہا اٹھوں گا۔

اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر کو مسجد میں سوتا ہوا دیکھ کر فرمایا تم مسجد میں سو رہے ہو۔ انہوں نے کہا میں کہاں سوؤں مسجد کے سوا میرا کوئی گھر نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ تمہیں مسجد سے بھی نکال دیں گے پھر کیا کرو گے۔ انہوں نے کہا کہ میں شام چلا جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جب شام سے نکالے جاؤ گے تب کیا کرو گے۔ انہوں نے کہا دوبارہ شام واپس آ جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر شام سے نکالے جاؤ گے تب کیا کرو گے، انہوں نے کہا میں اپنی تلوار اٹھاؤں گا اور یہاں تک لڑوں گا کہ مر جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس سے اچھی بات بتاتا ہوں۔ جہاں تمہیں لوگ لے جائیں چلے جانا اور جس طرف تمہیں دھکیلیں ادھر چلے جاؤ، یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو۔

ابوالمثنیٰ الملیکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت گھر سے اصحاب کی طرف تشریف لے جاتے تو فرماتے عویمر میری امت کا حکیم ہے اور جندب[2] میری امت کا ہانکا ہوا ہے۔ جندب اکیلا زندگی

---

[1] مدینہ منورہ کے قریب ایک مقام۔ [2] ابوذر غفاری

[illegible] گا اور اللہ تعالیٰ تنہا اس کے لیے کافی ہو گا۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر سے فرمایا کہ جس وقت عمارات سلع پہاڑ تک پہنچ جائیں تو تم نکل جانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے شام کی جانب سے اشارہ فرمایا۔ اور کہا میں گمان نہیں کرتا کہ تمہارے امرا تمہیں تمہارے حال پر چھوڑیں گے۔ ابوذر نے عرض کی یارسول اللہ جو لوگ کہ میرے اور آپ کے امر کے درمیان حائل ہوں کیا میں ان سے جنگ نہ کروں۔ آپ نے فرمایا نہیں ان کی سنو اور اطاعت کرو اگرچہ ایک حبشی غلام تمہارا امیر ہو۔ جب یہ وقت آیا تو ابوذر شام چلے گئے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ابوذر نے شام میں لوگوں کو بگاڑ دیا ہے۔ حضرت عثمان نے ابوذر کو بلا یا وہ آئے اور ربذہ[1] چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو نماز کی اقامت ہوئی وہاں ایک حبشی غلام حضرت عثمان کی جانب سے امیر تھا۔ وہ پیچھے ہٹا تو ابوذر نے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ کیونکہ مجھے یہ حکم ہے کہ میں حبشی غلام کی بات بھی سنوں اور اس کی اطاعت کروں

باب نمبر ۱۷۱

آپ نے ایک اعرابی کی شہادت کی پیش گوئی فرمائی

کدیر الضبی سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ مجھ کو ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے آپ نے فرمایا کہ عدل کی بات کہو اور جو مال بچے اس کو دوسروں کو عطا کرو۔ اس اعرابی نے عرض کی واللہ مجھ کو یہ قدرت نہیں ہے کہ میں ہر وقت عدل سے بات کہوں اور بچی ہوئی اشیاء کسی کو دوں، آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور بر ملا اسلام کیا کرو اس نے کہا یہ کار دشوار ہے۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کوئی اونٹ ہے اس نے کہا جی ہاں میرے پاس اونٹ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اونٹ اور ایک مشک لے لو اور ان گھر والوں کو جنہیں پینے کا پانی میسر نہیں ہے ایک دن چھوڑ کر پانی فراہم کرو۔ یقیناً تمہارے اونٹ کے مرنے اور مشک کے پھٹنے سے پہلے تمہارے لیے جنت واجب ہو جائے گی، یہ ارشاد سن کر وہ اعرابی چلا گیا اس کی مشک نہیں پھٹنے پائی اور اس کا اونٹ ہلاک نہیں ہوا کہ وہ اعرابی شہید ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور اس نے پوچھا کہ وہ کون سا عمل ہے جو مجھے جنت میں لے جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم ایسے مقام پر رہتے ہو جہاں باہر سے پانی لانا پڑتا ہے، اس نے کہا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایک نئی مشک خرید لو اور اس سے پانی پلاؤ۔ تم اس مشک کے دریدہ ہونے سے پہلے ہی جنت میں پہنچ جاؤ گے۔

---

[1] قبیلہ اور مکہ کے درمیان ایک گاؤں جہاں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مدفن ہے۔

باب نمبر ۱۷۲

آپؐ کا ارشاد کہ میری امت میں سے ایک شخص دنیا میں جنت میں داخل ہوگا

شریک بن خباشتہ النمیری سے مروی ہے کہ وہ بیت المقدس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے کنوئیں سے پانی بھرنے کے لیے گئے۔ ڈول کی رسی ٹوٹ گئی اور ڈول پانی میں گر گیا۔ وہ کنوئیں میں اترے ابھی ڈول ڈھونڈ رہے تھے کہ ایک درخت نظر پڑا۔ انھوں نے اس کا ایک پتہ سے لیا اور اسے اپنے ساتھ لے آئے وہ ایسا پتہ تھا جو دنیا میں نہ پایا جاتا تھا وہ اس پتہ کو حضرت عمر کے پاس لائے حضرت عمر نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حق ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے ایک شخص دنیا ہی میں جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت عمر نے اس پتے کو مصحف مبارک کے دفتین کے درمیان رکھ دیا۔

کلبی نے دوسری روایت میں شریک بن خباشہ کی اہلیہ سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت عمر کے ساتھ شام گئے۔ آگے باقی واقعہ ذکر کیا اور یہ کہا کہ حضرت عمر نے کسی کو کعب کے پاس بھیجا اور ان سے پوچھا کیا تم کتاب میں یہ پاتے ہو کہ ایک شخص اس امت کا دنیا میں جنت میں داخل ہوگا انھوں نے کہا۔ بے شک۔

باب نمبر ۱۷۳

آپؐ نے اپنے بعد آنے والے کذابین اور حجاج کے ظہور کی پیش گوئی فرمائی

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے تیس کذاب ہوں گے اور وہ کل دجال ہوں گے ان میں سے ہر ایک اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔

حذیفہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں انیس کذاب اور دجال ہوں گے ان میں چار عورتیں بھی ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے تیس دجال ظاہر ہوں گے ان میں مسیلمہ، عنسی اور مختار ہیں اور قبائل عرب میں بنو امیہ، بنو حنیفہ اور بنو ثقیف بد تر قبائل ہیں۔

اسماء بنت ابوبکر سے روایت ہے کہ انہوں نے حجاج سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ بنی ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور ایک ظالم ہوگا کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا ہے ظالم میرے خیال میں تو ہی ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ ان کے پاس کوئی آنے والا آیا اور انہیں خبر دی کہ اہل عراق نے

اپنے امام کو کنکریاں ماریں یہ سن کر حضرت عمر غصے میں نکلے اور نماز پڑھی نماز میں ان کو سہو ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے یہ دعا مانگی اے اللہ اہل عراق نے مجھ پر میرے امر کو غلط ملط کر دیا تو بھی ان کے امر کو ان کے اوپر غلط ملط کر دے اور ان پر اس ثقفی غلام کو جلد مسلط کر دے جو اہل عراق پر جاہلیت کے طرز پر حکومت کرے گا کسی اچھے آدمی کا عذر قبول نہیں کرے گا اور بدکردار کو مہلت نہیں دے گا۔ جب حضرت عمر نے یہ دعا مانگی تھی اس وقت حجاج پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ ابو الیمان کہتے ہیں کہ حضرت عمر کو حجاج کے ظہور کا علم تھا اور انہوں نے اہل عراق پر غصہ آجانے کی وجہ سے اس کے جلد ظہور کی دعا کی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو یہ بد دعا دی۔ اے اللہ میں نے ان کے ساتھ امانت برتی، انہوں نے میرے ساتھ خیانت کی میں نے ان کے سامنے سچائی پیش کی اور انہوں نے میرے سامنے لاگ لپیٹ کی باتیں کیں۔ اے اللہ تو ان کو مینوں پر اس ثقفی جوان کو مسلط کر دے جو بڑے دانتوں والا متکبر ہے، جو کسی ایک بات پہ قائم نہیں رہے گا وہ عمدہ غذائیں کھائے گا بہترین لباس پہنے گا اور جاہلیت کے طریقے پہ حکمرانی کرے گا۔ جب حضرت علی نے یہ بددعا کی تھی اس وقت حجاج پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

مالک بن اوس بن الحدثان سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ جوان بڑے دانتوں والا متکبر ہے اہل مصر کا امیر ہے اور مصر کے عمدہ لباس پہنے گا اور بہترین غذائیں کھائے گا اس کے پاس جو اشراف آئیں گے انہیں قتل کرے گا اور اس سے مخلوق کو شدید خوف ہو گا اور اس کے خوف سے لوگ راتوں کو نہ سو سکیں گے

حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص کو یہ دعا دی کہ تو ثقفی جوان کے ظاہر ہونے تک زندہ رہے اس نے پوچھا یہ ثقفی کون ہے؟ حضرت علی نے فرمایا کہ قیامت کے روز لوگ اس سے کہیں گے کہ جہنم کے ایک گوشے کی تو ہم سے کفایت کر۔ وہ جوان ثقفی بیس یا کچھ اوپر بیس سال حکمران رہے گا اور اللہ کی ہر معصیت کا مرتکب ہو گا اور اگر کوئی معصیت کسی بند دروازے کے پیچھے ہو گی وہ اس کے ارتکاب کے لیے اس دروازے کو توڑ دے گا۔ جو لوگ اس کی اطاعت کریں گے ان کی مدد سے ان لوگوں کو قتل کرے گا جو اس کی نافرمانی کریں گے۔

باب نمبر ۱۷۴
آپ نے پیشین گوئی فرمائی کہ حضرت حسن کی وجہ سے اللہ سبحانہٗ دو گروہوں میں صلح فرما دیگا

بخاری نے ابوبکرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دے گا۔

باب نمبر ۱۷۵

محمد بن الحنفیہ کے بارے میں آپ کی پیش گوئی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے ایک لڑکا ہوگا تم میرے نام اور میری کنیت سے اس کا نام رکھو گے۔

باب نمبر ۱۷۶

صلۃ بن اشیم کے بارے میں آپ نے خبر دی

عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص صلۃ بن اشیم ہوگا اس کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

باب نمبر ۱۷۷

آپ نے وہبؔ، قرظیؔ، غیلانؔ اور ولیدؔ کی خبر دی تھی

حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام وہب ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو حکمت عطا کرے گا اور ایک شخص غیلان نامی ہوگا جو لوگوں کے لیے شیطان سے زیادہ مضرت رساں ہوگا۔

بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان شام میں آواز دے گا اور شام کے دو تہائی لوگ قدر کی تکذیب کریں گے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں غیلان القدری کی جانب اشارہ ہے۔

ابی بردۃ الظفری سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کاہنوں میں سے ایک کاہن مرد میں ظاہر ہوگا کہ جو قرآن اس قدر خوبی سے پڑھے گا کہ کوئی بھی اس قدر خوبی سے قرآن نہیں پڑھے گا، نافع بن یزید نے کہا کہ ہم کہا کرتے تھے کہ وہ شخص محمد بن کعب القرظی ہیں اور دو کاہن ایک قبیلہ قریظہ اور دوسرا النضیر کے ہیں۔

ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کاہنوں میں سے ایک شخص ایسا ہوگا جو قرآن شریف کو اس قدر صحت کے ساتھ تلاوت کرے گا کہ کوئی اور شخص اس طرح نہ پڑھے گا راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ صاحب محمد بن کعب القرظی ہیں اور دو کاہن ایک بنی قریظہ اور ایک

بنی تفسیر کہے ہیں۔ بیہقی نے عون بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ قرآن شریف کی تاویل میں میں نے قرظی سے زیادہ عالم کسی کو نہیں دیکھا۔

سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ام سلمہ کے بھائی کے لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ولید رکھا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ تم اپنے فرعون کے نام پر نام رکھتے ہو، اس امت میں ایک شخص ہوگا اس کا نام ولید ہوگا اور وہ میری امت کے حق میں فرعون سے بھی زیادہ بُرا ہوگا اوزاعی کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ ولید بن عبدالملک ہے مگر بعدازاں علم ہوا کہ یہ ولید بن یزید ہے۔

باب نمبر ۱۷۸

آپ صلعم نے شام میں پھیلنے والے طاعون کی خبر دی اور فرمایا کہ میری امت کی فنا نیزے کی بھال اور طاعون سے ہوگی اور یہ واقعات عوف بن مالک کی حدیث میں آچکے ہیں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ شام کی جانب ہجرت کروگے اور تمہیں شام کی فتح ہوگی اور تم لوگوں میں ایک بیماری ہوگی جو گلٹی کی مثل ہوگی یا گوشت کے ایک لمبے ٹکڑے جیسی ہوگی وہ پیٹ کے پردے اور نرم جگہ کو گھیرے گی اس بیماری سے تم لوگ شہید ہوگے اور تمہارے اعمال پاک ہوں گے۔

حضرت معاذ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جابیہ نامی ایک جگہ پہنچو گے اور وہاں تمہیں اونٹ کے غدود کے مثل بیماری ہوگی اس سے تم اور تمہاری اولاد شہید ہوگی اور تمہارے اعمال اس سے پاک ہوں گے۔

حضرت ابوموسیٰ الاشعری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت فنا نیزے کی بھال اور طاعون سے ہوگی لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ نیزے کی بھال سے تو ہم واقف ہیں مگر طاعون کیا شے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے دشمن جنات جو نیزہ مارتے ہیں اس کا کونچہ طاعون ہے اور نیزے کی بھال اور طاعون دونوں سے وفات پانا شہادت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت نیزے

کی بھال اور طاعون سے ختم ہوگی، میں نے عرض کی یارسول اللہ نیزے کی بھال سے تو ہم واقف ہیں مگر طاعون کیا شے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اونٹ کے غدود کے مثل ایک غدود ہوتا ہے جس جگہ طاعون ہو وہاں کا مقیم شخص اگر مرجائے تو شہید ہے اور اگر بھاگ جائے تو وہ جہاد سے بھاگنے والا ہے۔

باب نمبر ۱۷۹

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی قوم میں فواحش کا غلبہ ہو اور انہوں نے ان کو برملا کیا تو ان میں طاعون پھیل گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم میں زنا پھیل جاتا ہے اس میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے۔

باب نمبر ۱۸۰

آپ نے ام ورقہ کو شہادت کی خبر دی

ام ورقہ بنت نوفل سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لیے جانے لگے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے بھی جنگ میں شرکت کی اجازت دیجیے شاید اللہ تعالےٰ مجھے شہادت نصیب فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہیں رہو تمہیں یہیں شہادت نصیب ہوگی۔ ام ورقہ کو لوگ شہید کہتے تھے۔ انہوں نے قرآن پڑھا تھا اور انہوں نے اپنے ایک غلام اور ایک باندی کو مدبر کیا تھا وہ غلام اور باندی دونوں ایک رات آئے اور ان کو ایک چادر سے گلا گھونٹ کر مار دیا۔ یہ واقعہ حضرت عمر کے زمانۂ خلافت میں پیش آیا۔ حضرت عمر کے حکم سے ان دونوں کو سولی دی گئی اور مدینہ منورہ میں یہ پہلی سولی تھی۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے کہ چلو شہید کی زیارت کریں۔

باب نمبر ۱۸۱

ام الفضل سے گفتگو

زید بن علی بن حسین سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے بعد اپنا سر مبارک کسی ایسی عورت کی آغوش میں نہیں رکھا جو آپ کے لیے حلال نہ ہو، مگر ام الفضل زوجہ حضرت عباس کی آغوش میں سر مبارک رکھا ہے۔ وہ آپ کے سر مبارک میں جوئیں دیکھتی تھیں اور آپ کو سرمہ لگاتی تھیں وہ ایک دن آپ کے سرمہ

لگا رہی تھیں کہ ان کی آنکھ سے ایک قطرہ آنسو رخسار مبارک پر گرا۔ آپ نے پوچھا تم کو کیا ہوا۔ ام الفضل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کی خبر ہم کو سنائی ہے کاش آپ ہمیں وصیت فرماتے کہ آپ کے بعد آپ کی جگہ کون شخص ہوگا آپ نے فرمایا تم لوگ میرے بعد مقہور اور ضعیف خیال کیے جاؤ گے۔

باب نمبر ۱۸۲

حضرت عمرؓ کی شہادت سے فتنہ کی ابتداء

شیخین نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگوں میں کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو یاد رکھتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کے بارے میں فرمایا ہے۔ حذیفہ بولے مجھے یاد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیان کرو میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جس کسی کے مال اولاد، اہل وعیال اور ہمسائے میں کوئی فتنہ اور ابتلا ہو اس کا کفارہ نماز اور صدقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ فتنہ میرا مقصود نہیں ہے میں اس فتنے کو پوچھتا ہوں جو دریا کی موج کی طرح ہوگا۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ پر اس فتنے کا خوف نہیں ہے آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک ایسا دروازہ ہے جو بند ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ دروازہ کھلے گا یا ٹوٹے گا۔ میں نے کہا کہ وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر نے کہا جب وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا تو کبھی بند نہیں ہوگا۔ لوگوں نے حذیفہ سے پوچھا کہ وہ دروازہ کیا ہے انہوں نے کہا وہ حضرت عمر ہیں۔

عروہ بن قیس سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے خالد بن الولید سے کہا کہ فتنے ظاہر ہو گئے ہیں۔ خالد بن الولید بولے۔ جب تک ابن الخطاب زندہ ہیں فتنے ظاہر نہ ہوں گے، بلکہ ان کے بعد ظاہر ہوں گے۔

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا کی بعد ازاں حضرت عمر کا ذکر کیا اور ان کی ثنا کی۔ پھر فرمایا کہ تیس برس ہو جائیں تو جدھر تمہارا جی چاہے چلے جانا تم جس طرف بھی منہ کرو گے وہ عجز کی طرف ہوگا یا فجور کی طرف۔

ابن سعد نے کعب سے روایت کی ہے کہ کعب نے حضرت عمر سے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ ذی الحجہ کا چاند تمام نہ ہوگا کہ آپ جنت میں چلے جائیں گے اور ہم لوگ کتاب میں آپ کی یہ صفت پاتے ہیں کہ آپ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہیں اور لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روک رہے ہیں اور آپ کی وفات کے بعد قیامت تک لوگ جہنم میں گرتے رہیں گے۔

عثمان بن مظعون سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے بارے میں فرمایا کہ

یہ فتنہ سکے لیے رکاوٹ ہیں اور جب تک یہ ہمارے درمیان رہیں گے تمہارے اور فتنے کے درمیان ایک دروازہ مضبوطی سے بند رہے گا۔

حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک عمر تم لوگوں میں رہیں گے تم لوگوں تک کوئی فتنہ نہیں پہنچے گا۔

حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت میری امت میں تلوار نکل آئیگی وہ کبھی نہ رکھی جائے گی اور قیامت تک لوگ قتل ہوتے رہیں گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ہرج ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا ہرج کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرج وہ قتل ہے جو تم خود ایک دوسرے کا کروگے۔

کرز بن علقمہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فتنے شبنم کی طرح برسیں گے ان فتنوں میں تم زہریلے سانپ بن جاؤ گے اور ایک دوسرے کو قتل کروگے۔

خالد بن عرفطہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے نئے امور اور فتنے ہوں گے اور باہم جدائی اور اختلاف ہوگا اگر تمہارے لیے ممکن ہو کہ مقتول ہو تو مقتول ہو جاؤ مگر قاتل نہ ہو۔

عمرو بن الحمق سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے فتنے رونما ہوں گے اور زیادہ سلامتی سے مغربی لشکر لوگ رہیں گے۔ ابن الحمق نے کہا اسی لیے میں مصر میں تم لوگوں کے پاس آیا ہوں

عمران بن الحصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار فتنے ہوں گے۔ پہلا فتنہ وہ ہوگا جس میں لوگوں کا خون حلال ہو جائے گا۔ دوسرے میں خون اور مال حلال ہو جائے گا اور تیسرے میں جان و مال اور عزت حلال ہو جائیں گے[1]

باب نمبر ۱۸۳

حضرت ابو الدرداء کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے سے پہلے مریں گے

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ بہت سی قومیں ایمان کے بعد مرتد ہو جائیں گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مگر تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل حضرت ابو الدرداء نے وفات پائی۔

یزید بن عیب سے مروی ہے کہ دو اشخاص حضرت ابو الدرداء کے سامنے ایک بالشت زمین پر جھگڑنے لگے ابو الدرداء نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم لوگوں کو ایک بالشت بھر زمین پر

---

[1] اس روایت میں چوتھے فتنے کا ذکر نہیں ہے۔

جھگڑا تا دیکھو تو اس سرزمین سے نکل جائیو۔ چنانچہ ابوالدرداء شام چلے گئے۔

باب نمبر ۱۸۴

آپ نے خبر دی کہ محمد بن مسلمہ فتنے سے محفوظ رہیں گے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ہر شخص پر فتنہ کا خوف کرتا ہوں سوائے محمد بن مسلمہ کے، کیونکہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہیں کوئی فتنہ ضرر نہ دے گا۔

ثعلبہ بن ضبیعہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ آئے تو ہم نے دیکھا کہ ایک خیمہ نصب ہے اور اس میں محمد بن مسلمہ الانصاری موجود ہیں۔ میں نے سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں کسی شہر میں اس وقت تک قیام نہیں کروں گا جب تک مسلمانوں سے فتنہ دور نہ ہو جائے۔

محمد بن مسلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم مسلمانوں کو جنگوں میں مبتلا دیکھو تم حرہ کی چٹان پر چلے جانا اور اپنی تلوار کو چٹان پر مار کر توڑ دینا اور اپنے مکان میں بیٹھے رہنا یہاں تک کہ کسی خطا کار کا ہاتھ تم تک پہنچے یا قدرتی موت آجائے۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق عمل کیا ہے۔

محمد بن مسلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلوار عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس تلوار سے راہ خدا میں جہاد کرتے رہو مگر جب مسلمانوں کے دو گروہوں کو باہم برسرپیکار دیکھو تو اس تلوار کو پتھر پہ مار کر توڑ دو اور اپنی زبان اور ہاتھ کو روکے رکھنا یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے یا کوئی خطا کار تمہاری طرف دست درازی کرے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پہ محمد بن مسلمہ ایک پتھر پہ کے پاس گئے اور تلوار کو اس پہ مار کر توڑ دیا۔

باب نمبر ۱۸۵

آپ نے جنگ جمل، صفین، نہروان کے واقعے کی خبر دی

اور

یہ کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ حضرت علیؓ سے جنگ کریں گے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض امہات المؤمنین کے خروج کا ذکر کیا۔ جسے سن کر حضرت عائشہ ہنسنے لگیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمیرا کہیں وہ تمہیں نہ ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ اگر ان کا کوئی معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہو تو ان سے مہربانی سے پیش آنا۔

قیس سے روایت ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنی عامر کی آبادیوں میں پہنچیں تو کتے بھونکنے لگے حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یہ کونسا مقام ہے لوگوں نے بتایا کہ حَوْاَب ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ شاید مجھے واپس جانا ہوگا۔ حضرت زبیر نے کہا کہ نہیں ابھی واپسی کا وقت نہیں آیا، آپ آگے بڑھئے تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں اور لوگوں میں جو تفرقہ ہے آپ کی وجہ سے اس کی اصلاح ہو جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ شاید مجھے واپس ہی جانا ہوگا کیونکہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا تم میں سے ایک عورت پر حَوْاَب کے کتے بھونکیں گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عورتوں میں سے ایک عورت زیادہ بالوں والے اونٹ پر سوار ہو کر نکلے گی اور اس پر حواب کے کتے بھونکیں گے اس کے گرد وپیش بہت سے لوگ مقتول ہوں گے اور وہ تباہی کے قریب نجات پائے گی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جو باتیں سنی ہیں ہمیں بھی سنائیے۔ حذیفہ بولے وہ باتیں میں تمہیں سناؤں گا تو تم مجھے سنگسار کر دو گے حاضرین نے کہا سبحان اللہ! ایسا کیوں کر ہو سکتا ہے۔ حذیفہ بولے اگر میں تم سے یہ بیان کر دوں کہ تمہاری بعض امہات تم سے ایک لشکر لے کر جہاد کریں گی اور وہ لشکر تمہیں تلواروں سے مارے گا۔ تو کیا تم میری تصدیق کرو گے لوگ بولے سبحان اللہ اس بات کی کون تصدیق کرے گا۔ حذیفہ بولے تمہارے پاس حمیرا ایک بڑا لشکر لے کر آئیں گی۔ بیہقی کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ جنگ جمل سے پہلے ہی انتقال فرما گئے تھے۔

ابی بکرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ہلاک ہونے والی قوم خروج کرے گی۔ وہ لوگ فلاح نہیں پائیں گے ان کی قیادت ایک عورت کر رہی ہوگی جو جنت میں جائے گی۔

ابو رافع سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہارے اور عائشہ کے درمیان ایک واقعہ ہوگا جب ایسا ہو تو تم عائشہ کو پرامن مقام پر پہنچا دینا۔

ابوالاسود سے روایت ہے کہ جب حضرت زبیر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قصد سے نکلے میں وہاں موجود تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ میں تم کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اے زبیر تم علی سے جنگ کرو گے اور تم ان کے ساتھ زیادتی کرنے والے ہو گے۔ زبیر بولے مجھے یاد نہیں ہے اور یہ کہہ کر پلٹ گئے۔

ابو جردۃ المازنی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تم کو اللہ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا تھا کہ تم مجھ سے جنگ

کردگے اور میرے ساتھ زیادتی کردگے۔ حضرت زبیر بولے۔ بے شک لیکن میں بھول گیا تھا۔

قیس سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ کیا تم کو وہ دن یاد نہیں جب میں اور تم موجود تھے اور تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا کہ کیا تم علی کو دوست نہیں رکھتے، تم نے کہا تھا کہ علی کی محبت سے مجھے کوئی مانع نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم علی پر خروج کردگے اور ان سے لڑوگے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ بات سن کر حضرت زبیر پلٹ گئے۔

عبدالسلام سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر سے یوم جمل کے موقعے پر پوچھا کہ، میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا تھا کہ تم علی سے جنگ کردگے اور علی کے حق میں ظالم ہوگے پھر علی کو تم پر نصرت حاصل ہوگی۔ زبیر نے کہا۔ جی ہاں۔ اب میں تم سے جنگ نہ کروں گا۔

شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے دوگروہ آپس میں جنگ کریں گے اور ان کے درمیان قتل عظیم ہوگا اور ان کا دعویٰ ایک ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل نے آپس میں اختلاف کیا اور ان کے اختلاف کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ انھوں نے دو اشخاص کو حکم مقرر کیا، جن کے نام نفضل اور افضل تھے۔ یہ امت بھی اختلاف کرے گی اور ان کا اختلاف اس وقت تک قائم رہے گا جب تک یہ دو حکم مقرر کریں گے وہ حکم گمراہ ہوں گے اور ان کی پیروی کرنے والے بھی گمراہ ہوں گے۔

حضرت ابوموسیٰ الاشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں دو حکم ہوں گے وہ دونوں گمراہ ہوں گے اور جو لوگ ان کا اتباع کریں گے وہ بھی گمراہ ہوں گے۔ سوید بن غفلہ نے کہا کہ اے ابوموسیٰ میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد تم سے نہیں تھی اور فرمایا تھا کہ اے ابوموسیٰ میری امت میں فتنہ ہوگا اس فتنے میں تم لیٹے ہوئے ہو تو بیٹھے ہوئے سے اچھے ہوگے اور بیٹھے ہوئے ہو تو کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگے اور کھڑے ہوئے ہو تو چلتے ہوئے سے بہتر ہوگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد خاص فرمایا تھا عام لوگ مخاطب نہیں تھے۔

حارث سے روایت ہے کہ میں صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھا، میں نے شام کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ دیکھا جس پر سوار تھا اور اس کا بوجھ تھا۔ وہ سوار آیا اور اس نے بوجھ اٹھا کر پھینک دیا، اور وہ اونٹ صفوں کو چیرتا ہوا حضرت علی کے پاس پہنچا اور اپنے ہونٹ آپ کے سر اور مونڈھوں کے درمیان رکھ دیئے اور اپنا ہونٹ اور گردن ہلانے لگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ یہ امر اس علامت کے سبب سے

جو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہے۔

حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ٹوٹ گئے، حضرت علی پیچھے رہ گئے اور نعلین مبارک سینے لگے۔ آپ تھوڑی دور چلے پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں وہ شخص ہے جو قرآن شریف کی تاویل پر جنگ کرے گا جیسے کہ میں نے قرآن شریف کی تنزیل پر کفار سے جنگ کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا وہ شخص میں ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم وہ نہیں ہو، حضرت عمر نے عرض کی کیا میں ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں ہو لیکن یہ وہ شخص ہے جو میرا جوتا سی رہا ہے۔

ابوایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عہد شکن، جابر، ستمگار اور دین سے خارج ہونے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم میرے بعد سخت تکلیف اٹھاؤ گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا اپنے دین کی سلامتی میں مشقت اٹھاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔

ابوالاسود دؤلی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام حضرت علی کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں رکاب میں ڈالا ہوا تھا انہوں نے کہا آپ عراق نہ جائیے اگر آپ عراق جائیں گے تو آپ کو تلوار سے گزند پہنچے گی۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ اس بات کو تم سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ارشاد فرما چکے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ فتنے پیدا ہوں گے اور قوم کے لوگ تم سے حجتیں کریں گے، میں نے عرض کی آپ مجھ کو کیا امر فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتاب کے ساتھ حکم کیجیو۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ میں تم کو سات فتنوں سے ڈراتا ہوں، ایک فتنہ مدینہ سے آئے گا، دوسرا مکہ میں ہوگا، تیسرا یمن سے اٹھے گا، چوتھا شام سے، پانچواں مشرق سے، چھٹا مغرب سے اور ساتواں بطن شام سے آئے گا اور وہ فتنہ سفیانی ہوگا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے وہ ہیں جو اول فتنہ کو پائیں گے اور اس امت میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے جو آخر فتنہ کو پائیں گے۔

ولید بن العیاش نے کہا ہے کہ مدینہ کا فتنہ طلحہ اور زبیر کی جانب سے تھا اور مکہ کا فتنہ ابن الزبیر کی طرف سے تھا اور شام کا فتنہ بنو امیہ کی جانب سے تھا اور مشرق کا فتنہ ان لوگوں کی جانب سے تھا۔

باب نمبر ۱۸۶

رسول اللہ نے قریش کے نوجوانوں اور ۶۰ھ ہجری کے آغاز میں ہونے والے واقعات کی خبر دی

شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں چاہوں تو ان کے نام لے سکتا ہوں کہ وہ فلاں کے بیٹے اور فلاں کے بیٹے ہیں۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ۶۰ھ ہجری کے بعد جو لوگ آئیں گے وہ نماز کو ضائع کریں گے اور خواہشوں کی پیروی کریں گے، وہ گمراہ ہوں گے پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن شریف پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، اور ان کے دلوں میں قرآن کی عظمت نہ ہوگی۔

بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین سے پلٹ کے آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم معاویہ کی امارت کا انکار نہ کرو اگر تم معاویہ کو گم کردو گے تو تم دیکھو گے کہ سر کاندھوں سے حنظل کی مانند گریں گے، یعنی عام طور پر لوگ ان کے بعد قتل ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساٹھ کے آغاز سے تم لوگ خدا کی پناہ مانگنا اور لڑکوں کی امارت سے پناہ مانگنا۔ اس وقت دنیا احمق اور بدسرشت کے لیے ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ وہ مدینے کے بازاروں میں پھرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اے اللہ مجھ کو ساٹھواں سنہ نہ پائے۔ اے لوگو تم پر خدا رحم کرے تم معاویہ کی کنپٹیوں کے بالوں کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ اے اللہ میں لڑکوں کی امارت کے زمانے تک زندہ نہ رہوں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پہلے پہل میری سنت کو تبدیل کرے گا وہ بنی امیہ سے ہوگا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ یزید بن معاویہ ہے۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ یہ امر معتدل رہے گا اور عدل کے ساتھ قائم رہے گا یہاں تک کہ بنی امیہ کا ایک شخص یزید اس میں رخنہ ڈالے گا۔

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ایسے

فتنے آئے ہیں جو اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی مثل ہتے جبکہ ایک رسول گیا دوسرا رسول آیا، نبوت منسوخ ہوگئی اور بادشاہت آگئی۔ اے معاذ گنتی کرو۔ میں جب پانچ پر پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یزید! اللہ تعالیٰ یزید کو برکت نہ دے۔ پھر چشمان مبارک سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا کہ میرے پاس حسین کی شہادت کی خبر آئی ہے ان کی تربت کی مٹی میرے پاس آئی اور مجھے ان کے قاتل کے بارے میں بتایا گیا۔ معاذ نے کہا جب میں گنتے ہوئے دس تک پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولید ایک فرعون کا نام ہے جو شرائع اسلام کا ہادم ہوگا اور اس کے اہل بیت کا ایک آدمی اس کا خون کرے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جس شر کا آغاز ۶۰ ساٹھ سے ہونے والا ہے وہ قریب آپہنچا ہے اس سے عرب کے واسطے خرابی ہے اس وقت امانت غنیمت ہو جائے گی اور صدقہ تاوان ہو جائے گا اور شہادت تعارف کے ساتھ ہوگی اور حاکم اپنے نفس کی خواہش کے مطابق حکمرانی کریگا۔

باب نمبر ۱۸۷

مدینہ کا عالم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب لوگ مشقت سے سفر کریں گے اور مدینہ کے عالم سے زیادہ کسی کو عالم نہ پائیں گے۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ ہماری رائے میں یہ عالم مالک بن انس ہیں۔

باب نمبر ۱۸۸

قریش کا عالم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ قریش کو برا بھلا نہ کہو اس لیے کہ قریش کا عالم روئے زمین کو علم سے بھر دے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ اور دیگر علماء کی رائے ہے کہ وہ عالم قریش امام شافعی رحمۃ اللہ ہیں، اس لیے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ سے جس قدر علم روئے زمین پر پھیلا ہے اس قدر علم کسی کا نہیں پھیلا۔

باب نمبر ۱۸۹

زید بن صوحان اور جندب کے بارے میں نبی کریم کی پیش گوئی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو ایسے شخص کا دیکھنا

خوش گوار معلوم ہو جس کے بعض اعضاء اس سے پہلے جنت میں جا چکے ہوں تو وہ زید بن صوحان کو دیکھے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جارہے تھے آپ فرمانے لگے کہ جندب اور زید بہت خوب ہیں، کسی نے عرض کی کہ جندب اور زید کون ہیں، آپ نے فرمایا کہ جندب ایسی ضرب لگائے گا جس میں وہ تنہا ایک امت ہوگا۔ اور زید میری امت کا ایک فرد ہے جس کا ہاتھ اس سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں جب ولید بن عقبہ کوفہ کا والی ہوا تو اس نے ایک ایسے شخص کو بٹھا دیا جو جادو کرتا تھا، وہ لوگوں کو یہ دکھاتا تھا کہ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، جندب تلوار لائے اور اس جادوگر کی گردن مار دی اور کہا کہ اب اپنے آپ کو زندہ کر۔ اور زید بن صوحان کا ہاتھ جنگ قادسیہ میں کٹ گیا تھا اور وہ یوم جمل میں شہید ہوئے۔

عبید بن لاحق سے بروایت اجلح مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے ایک شخص اترا اس نے رجز پڑھنا شروع کر دیا، پھر دوسرا شخص اترا۔ آپ بھی صحابہ کی معیت میں اتر گئے اور فرمایا کہ جندب اور زید بہت خوب ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں دو اشخاص ہوں گے ان میں سے ایک تلوار مار کر حق اور باطل میں تفریق کر دے گا اور دوسرے کا ہاتھ اللہ کے راستے میں قطع کیا جائے گا۔ پھر وہ شہید ہوگا۔ اجلح نے کہا ہے کہ جندب نے ولید بن عقبہ کے پاس ساحر کو قتل کیا اور زید کا ہاتھ یوم جلولاء میں قطع ہوا اور یوم الجمل میں زید بن صوحان شہید ہوئے۔

حاکم نے حسن سے یہ روایت کی ہے کہ امراء کوفہ میں سے ایک امیر نے ایک ساحر کو بلایا وہ کھیل تماشے کرتا تھا۔ جندب تلوار لے کر آئے اور اسے مار ڈالا۔ لوگ ادھر ادھر ہو گئے تو آپ نے فرمایا تم لوگ نہ ڈرو مجھے صرف اس ساحر کو مارنا تھا۔

حارث اعور سے روایت ہے کہ جن امور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا ان میں ایک زید الخیر تھے اور وہ زید بن صوحان تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک شخص تابعین میں سے ہوگا اور وہ زید الخیر ہیں ان کا ایک حصۂ جسم ان سے بیس برس پہلے جنت میں جائے گا چنانچہ زید کا بایاں ہاتھ نہاوند میں کٹ گیا اور زید اس واقعہ کے بعد بیس برس زندہ رہے۔ پھر یوم الجمل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے شہید ہو گئے، زید نے شہادت سے قبل کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ کو آسمان سے نکلتے اور اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے دیکھا اب میں اپنے ہاتھ سے ملنے والا ہوں۔

باب نمبر ۱۹۰

آپؐ نے عمار بن یاسر کے قتل کی خبر دی

شیخین نے ابو سعید سے اور مسلم نے ام سلمہ اور ابی قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا کہ تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عمار کی باندی سے روایت کی ہے کہ عمار بیمار ہو گئے اور بیہوش ہو گئے پھر ان کو کچھ افاقہ ہوا۔ اور ہم لوگ ان کے لیے رو رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں بستر پر مروں گا حالانکہ مجھ کو میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور دنیا میں میرا آخری غذا پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔

ابو البختری سے روایت ہے کہ عمار بن یاسر کے پاس یوم صفین میں دودھ لایا گیا وہ اسے دیکھ کر ہنسنے لگے لوگوں نے ہنسنے کی وجہ دریافت کی تو بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دنیا میں تمہاری سب سے آخری پینے کی شے دودھ ہوگا۔ پھر عمار آگے بڑھے اور شہید ہو گئے۔

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا کہ تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور تم بمقدار پیاس کے پانی ملا ہوا دودھ پیو گے اور وہی دنیا میں تمہارا آخری رزق ہوگا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے میرے خدا تو نے عمار پر قریش کو برانگیختہ کیا، عمار کا قاتل اور جنگ میں اس کا سامان لینے والا جہنمی ہیں۔

ابن سعد نے ہذیل سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگوں نے بتایا کہ عمار پر دیوار گر گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نہیں مرے۔

باب نمبر ۱۹۱

آپؐ نے اہل حرہ کے قتل کی خبر دی

ایوب بن بشیر المعاد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لے گئے۔ اور حرہ زہرہ کے پاس ٹھہر گئے اور انا للہ پڑھی، صحابہ نے وجہ دریافت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے وہ اچھے لوگ جو میرے صحابہ کے بعد ہوں گے اس حرہ کے پاس قتل ہوں گے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ ایک آیت کی جو تاویل ابن عباس سے مروی ہے وہ اس روایت کی تائید میں ہے پھر بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے کہ اس آیت کی تاویل ساٹھویں سنہ کے آغاز میں آئی ہے اور وہ آیت یہ ہے۔

"وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا"، (سورہ احزاب ۱۴)

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آتوھا کے معنی اعطوھا فرمائے ہیں اور اس سے یہ تاویل کی ہے کہ بنی حارثہ نے اہل شام کو مدینہ میں داخل کیا۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہ یوم الحرہ میں مدینہ کے لوگ اس طرح قتل کیے گئے کہ شاید ہی کوئی بچا ہو۔ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم الحرہ میں سات سو حفاظ قرآن شہید ہوئے جن میں سے تین سو صحابہ تھے اور یہ واقعہ یزید کی خلافت میں پیش آیا۔

بیہقی نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ کو تین دن تک لٹوایا اور غارت گری مچائی اور ایک ہزار غیر شادی شدہ لڑکیوں کی عزت پامال کی گئی۔ لیث بن سعد سے منقول ہے کہ یوم الحرہ کی جنگ سنہ ترسٹھ میں ماہ ذی الحجہ کے اختتام سے تین دن پہلے چہار شنبہ کے دن واقع ہوئی۔

باب نمبر ۱۹۲

آپ نے مقام عذراء میں ہونے والے مقتولین کی خبر دی

ابوالاسود سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اہل عذراء اور اہل حجر کے قتل پر تمہیں کس نے آمادہ کیا معاویہ بولے کہ میں نے ان کے قتل میں امت کی فلاح اور ان کی بقاء میں امت کا فساد دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عذراء میں جو لوگ قتل کیے جائیں گے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوگا۔

حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ انہوں نے اہل عراق سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم میں سے سات آدمی مقام عذراء میں قتل کیے جائیں گے، ان کی مثال اصحاب اخدود کی سی ہے۔ حجر اور حجر کے اصحاب عذراء میں قتل کیے گئے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ زیاد بن سمیہ نے منبر پر حضرت علی کا ذکر کیا۔ حجر نے کنکریاں لیں اور زیاد کے ماریں۔ زیاد نے حضرت معاویہ کو لکھا کہ حجر نے میرے کنکریاں ماریں معاویہ نے لکھا کہ حجر کو میرے پاس بھیج دو۔ جب حجر دمشق کے قریب پہنچے تو معاویہ نے ان لوگوں کو بھیجا جو آگے آ کر ان کے مقابلے پر آ گئے اور ان کو مع حجر قتل کر ڈالا۔ بیہقی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا اس کی بنیاد یہی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سنا تھا۔

باب نمبر ۱۹۳

آپ نے عمرو بن الحمق کے قتل کی خبر دی

رفاعۃ بن شداد البجلی سے روایت ہے کہ وہ عمرو بن الحمق کے ساتھ تھے جب کہ ان کو معاویہ نے طلب کیا تھا، عمرو نے کہا اے رفاعہ مجھے یہ لوگ قتل کر دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا جن وانس میرے خون میں شریک ہوں گے۔ رفاعہ کہتے ہیں کہ ابھی عمرو کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ میں نے گھوڑے دیکھے۔ میں نے عمرو کو رخصت کیا اور ان پر ایک سانپ نے حملہ کیا اور انہیں ڈس لیا پھر سوار پہنچ گئے اور عمرو کا سر کاٹ کر لے گئے اسلام میں عمرو کا پہلا سر تھا جو بھیجا گیا۔

باب نمبر ۱۹۴

آپ نے زید بن ارقم کے نابینا ہونے کی خبر دی

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میری بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس عیادت کے لیے تشریف لائے اور فرمایا اس بیماری کا کوئی خطرہ نہیں ہے البتہ مجھے یہ ڈر ہے کہ تم میرے بعد طویل عمر پاؤ گے اور نابینا ہو جاؤ گے زید نے کہا میں خدا سے ثواب کی امید رکھوں گا اور صبر کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کرو گے تو بلا حساب جنت میں جاؤ گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زید نابینا ہو گئے پھر بینائی واپس آگئی اور اس کے بعد انہوں نے انتقال فرمایا۔

زید بن حارثہ

باب نمبر ۱۹۵

بے وقت نماز پڑھنے والے امام

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ ایسی قوم کو پاؤ گے جو نماز بے وقت پڑھیں گے۔ اگر تم ایسی قوم کو پاؤ۔ تو تم نماز گھر میں وقت پر پڑھ کر پھر ان کے ساتھ پڑھ لیا کرنا اور اسے نفل متصور کرنا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد تمہارے امور کے والی ایسے امراء ہوں گے جو سنت کے نور کو بجھا دیں گے اور بدعتیں علی الاعلان کریں گے اور نماز کے معین اوقات میں تاخیر کریں گے۔

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے امراء ہوں گے جو دنیاوی امور میں مشغول رہیں گے نمازوں میں تاخیر کریں گے۔ تم اپنی نمازیں ان امراء کے ساتھ بطور نوافل پڑھ لیا کرنا۔ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ امراء بنو امیہ کے حکمران ہیں جو نمازوں کو وقت معین سے مؤخر کرنے میں مشہور ہیں، یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور انہوں نے نمازیں ان کے اوقات پر از سر نو شروع کرائیں۔

باب نمبر ۱۹۶

آپ نے ایک قوم کی عمر ختم ہونے اور ایک قرن کے منقضی ہونے کی خبر دی

شیخین نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک رات آخر عمر میں عشاء کی نماز پڑھائی، سلام پھیرا اور کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ تمہاری اس رات سے صدی کا آغاز ہو رہا ہے اس صدی کے لوگوں میں سے جو اس وقت روئے زمین پر ہیں کوئی باقی نہ رہے گا۔ اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد ایک قرن کا ختم ہو جانا ہے۔

مسلم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے ایک ماہ قبل فرمایا کہ تم لوگ قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم صرف خدا کو ہے قسم بخدا آج کے دن روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس پر سو برس آئیں

مسلم نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا ان میں سے میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا ابوالطفیل صدی کے آغاز میں مر گئے۔

عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے سر پر رکھا اور فرمایا کہ یہ لڑکا ایک قرن زندہ رہے گا چنانچہ وہ سو برس زندہ رہے۔ اور ان کے چہرے پر مسہ تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ یہ لڑکا نہیں مرے گا یہاں تک کہ یہ مسہ جاتا رہے گا چنانچہ وفات سے قبل وہ مسہ جاتا رہا۔

حبیب بن مسلمۃ الفہری سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ آئے، ان کے والد بھی آئے اور عرض کی یارسول اللہ یہ فرزند میرے ہاتھ پاؤں ہے جن پر میرے کام موقوف ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اپنے باپ کے ساتھ چلے جاؤ وہ عنقریب مر جائیں گے۔ چنانچہ وہ اسی سال مر گئے۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حبیب بن مسلمہ جہاد میں شرکت کی غرض سے مدینہ منورہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے بعد ازاں ان کے والد مسلمہ بھی　آئے اور عرض کی کہ حبیب کے سوا میرا اور

کوئی فرزند نہیں ہے یہی میرے مال وعیال اور میری زمین کا انتظام کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبیب کو ان کے والد کے ساتھ بھیج دیا اور فرمایا کہ اس سال تم بااختیار ہو جاؤ گے اور کوئی امر مانع باقی نہ رہے گا، چنانچہ حبیب اپنے والد کے ساتھ چلے گئے اور ان کے والد اسی سال انتقال کر گئے اور اسی سال حبیب جہاد میں شریک ہوئے۔

باب نمبر ۱۹۷

نعمان بن بشیر کی شہادت کی خبر

عمرو بن قتادہ سے روایت ہے کہ عمرہ بنت رواحہ اپنے فرزند نعمان بن بشیر کو بچھونے میں لپیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مال واولاد میں زیادتی کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ سے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہ ہو گی کہ یہ اپنے ماموں جیسی زندگی بسر کرے کہ اس کا ماموں زندگی میں حمید رہا اور شہید مقتول ہوا اور جنت میں داخل ہوا۔

عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ بشیر بن سعد نعمان بن بشیر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس فرزند کے لیے دعا کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس بات سے خوش ہو کہ جس مقام کو تم پہنچو یہ بھی اسی مقام کو پہنچے پھر یہ شام جائے اور شام کے منافقین میں سے کوئی اسے شہید کر ڈالے۔

ابن سعد نے مسلمہ بن محارب اور دیگر رواۃ سے نقل کیا ہے کہ جب ضحاک بن قیس مرج راہط میں مروان بن الحکم کی خلافت میں قتل ہوئے تو نعمان بن بشیر نے حمص سے فرار ہونا چاہا وہ اس وقت حمص کے عامل تھے۔ انہوں نے مخالفت کی تھی اور ابن الیزید کے واسطے دعوت دی تھی اہل حمص نے ان کو تلاش کر کے قتل کر ڈالا اور ان کا سر اتار لیا۔

باب نمبر ۱۹۸

حدیث کی روایت میں کذاب اور وہ شیاطین جو جھوٹی حدیثیں وضع کریں گے

مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو ایسی حدیثیں بیان کریں گے جن کو نہ تم نے سنا ہو گا اور نہ تمہارے بزرگوں نے سنا ہو گا تم ان سے بچو۔

واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ ابلیس بازاروں میں گھومے گا اور کہے گا فلاں بن فلاں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان ایک شخص کی صورت میں آکر لوگوں سے جھوٹی حدیثیں بیان کرے گا۔ جس سے قوم میں افتراق پیدا ہو گا۔

سفیان سے روایت ہے کہ جس شخص نے مسجد خیف میں قصہ گو کو دیکھا تھا اس نے اس کی تلاش کی تو وہ ابلیس تھا۔

عیسیٰ بن ابی فاطمۃ الفزاری سے مروی ہے کہ میں مسجد حرام میں ایک شیخ کے پاس بیٹھا تھا اور اس سے حدیثیں لکھ رہا تھا شیخ نے کہا مجھ سے شیبانی نے حدیث بیان کی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ شیبانی نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے، شیخ نے کہا شعبی سے نقل کیا ہے اس نے کہا مجھ سے شعبی نے حدیث بیان کی ہے، شیخ نے کہا کہ حارث نے روایت کی ہے اس نے کہا میں نے حارث سے سنا ہے، شیخ نے کہا حضرت علی سے مروی ہے۔ اس نے کہا واللہ میں نے علی کو دیکھا ہے اور میں صفین میں موجود تھا۔ میں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی جب میں وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا پر پہنچا اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ شخص غائب تھا۔

باب نمبر ۱۹۹

آپ نے خبر دی کہ چوتھی صدی میں لوگ بدل جائینگے

مسلم نے عمران بن الحصین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سب سے بہتر میرے قرن کے لوگ ہیں پھر میرے قرن کے بعد کے لوگ بہتر ہوں گے اور بعد ازاں ان کے بعد کے لوگ بہتر ہوں گے۔ پھر ایسی قوم آئے گی جو خیانت کرے گی، امانت داری ملحوظ نہ رکھے گی گواہی نہ دیں گے اور نہ لوگ ان سے گواہی چاہیں گے، نذر مانیں گے مگر پوری نہ کریں گے اور ان لوگوں میں موٹا پا رونما ہو گا۔

باب نمبر ۲۰۰

آپ نے ایک گروہ کی خبر دی کہ ان کے آخر میں مرنے والا جہنمی ہو گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس اشخاص سے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے مکان میں تھے فرمایا کہ تم لوگوں میں جو آخر میں مرے گا وہ دوزخی ہے، ان لوگوں میں سمرہ بن جندب بھی تھا۔ ابو نضرہ کا بیان ہے کہ سمرہ بن جندب سب کے آخر میں مرا۔

ابو محذورہ سے روایت ہے کہ میں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سمرہ بن جندب ایک مکان میں تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگوں میں آخر میں جو مرے گا وہ دوزخی ہے، ابوہریرہ کا انتقال ہوا، پھر ابو محذورہ کا انتقال ہوا پھر سمرہ مرا۔

معمر نے روایت کی ہے کہ ابن طاؤس اور دیگر راویان نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سمرہ بن جندب اور ایک اور شخص سے کہا کہ تم میں جو آخر میں مرے گا وہ دوزخی ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سمرہ سے پہلے وہ شخص انتقال کر گیا اور ابوہریرہ اور سمرہ باقی رہ گئے۔ اگر کوئی شخص ابوہریرہ کو غصہ دلانا چاہتا وہ کہتا کہ سمرہ مر گیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر چیخ مار کر بیہوش ہو جاتے۔ بعدازاں ابوہریرہ سمرہ سے پہلے انتقال کر گئے۔

ابویزید المدنی سے روایت ہے کہ جب سمرہ کو مرض الموت لاحق ہوا تو اس پر سردی کا حملہ ہو گیا اس کے لیے آگ جلائی گئی اور آگے پیچھے اور داہنے بائیں آتش دان روشن کیے گئے مگر اسے سردی سے کوئی افاقہ نہ ہوا اور اسی حالت میں مر گیا۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ سمرہ پر سخت سردی کا حملہ ہو گیا۔ ایک بڑی دیگ میں پانی بھر کر اس کے نیچے آگ جلائی گئی سمرہ اس کی بھاپ میں بیٹھا، مگر اس کی سردی کم نہ ہوئی اور وہ دیگ میں گر کر مر گیا۔

باب نمبر ۲۰۱

آپ نے خبر دی کہ ایک شخص ایک گروہ میں سے دوزخی ہے

رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رجال بن عنفوہ میں بہت عاجزی اور خیر تھی اور وہ قرآن کریم کی پابندی سے تلاوت کرتا تھا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ان لوگوں میں سے ایک دوزخی ہے۔ رافع کہتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا تو میں نے ابوہریرہ ابوارد الدوسی، طفیل بن عمرو اور رجال بن عنفوہ کو موجود پایا۔ میں نے اپنے دل میں تعجب کیا کہ یہ شقی کون ہے وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے بنو حنیفہ سے رجال بن عنفوہ کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ فتنے میں مبتلا ہو گیا اور اس نے گواہی دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کو اپنے امر میں شریک کیا ہے۔ میں نے یہ سن کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درست فرمایا تھا کہ رجال دوزخی ہے۔

مخلد بن قیس البجلی سے مروی ہے کہ فرات بن حبان اور رجال بن عنفوہ اور ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے ایک کا دانت دوزخ میں احد پہاڑ سے بڑا ہو گا اور فرمایا کہ پشت پھیرنے والے سے بے وفائی ظاہر ہوتی ہے یہ خبر ان لوگوں کو پہنچی یہاں تک کہ ابوہریرہ اور فرات کو رجال کی خبر پہنچی تو یہ دونوں صحابی سجدے میں گر پڑے کہ خدا نے ان کو جہنم سے بچایا اور رجال مرتد ہو گیا۔

باب نمبر ۲۰۲

ولید بن عقبہ کا حال

ولید بن عقبہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے بعد اہل مکہ اپنے بچوں کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچوں کے سروں پر دست مبارک پھیرا اور دعا دی۔ میری ماں بھی مجھے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی میرے جسم پر خلوق ملا ہوا تھا اور خوشبو لگی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ نہیں پھیرا اور نہ مجھے ہاتھ لگایا۔ بیہقی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ولید کے بارے میں علم کی بنا پر فرمایا تھا اور اللہ تعالیٰ کی منشا یہ تھی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے محروم رہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید کو عامل بنا دیا تھا، اس نے شراب پی اور نماز میں تاخیر کی۔ اس کی یہ باتیں مشہور ہیں اور اس کی شخصیت ان امور میں سے ہے جو حضرت عثمان پر بطور الزام عاید کیے گئے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ظالموں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

باب نمبر ۲۰۳

قیس بن مطاعہ کا حال

ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ قیس بن مطاعہ اس حلقے کی جانب آیا جس میں سلمان فارسی صہیب الرومی اور بلال الحبشی تھے۔ اس نے کہا یہ اوس و خزرج کے لوگ تو اس شخص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کر رہے ہیں مگر یہ لوگ کیوں مدد کر رہے ہیں۔ یہ سن کر معاذ نے اس کا گریبان پکڑ لیا اور اسکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی کہی ہوئی باتوں سے آگاہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر غصے میں کھڑے ہو گئے اور چادر کھینچتے ہوئے مسجد تشریف لائے اور الصلوۃ جامعۃ کی ندا دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا لوگو! انسانوں کا رب ایک ہی ہے ایک ہی باپ ہے اور ایک ہی دین ہے۔ عربیت تمہارا باپ نہیں ہے اور نہ ہی تمہاری ماں۔ وہ صرف تمہاری زبان ہے جو شخص عربی بولتا ہے وہ عربی ہے۔ معاذ بن جبل تلوار پکڑے ہوئے تھے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس منافق کے بارے میں کیا حکم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دوزخ کے لیے چھوڑ دو۔ راوی کا بیان ہے کہ قیس بن مطاعہ بعد ازاں مرتد ہو گیا اور حالت ارتداد میں قتل ہوا۔

باب نمبر ۴۲۰

حضرت ابن عباسؓ کا حال۔

عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کام کے لیے بھیجا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو دیکھا اور اس شخص کے مرتبے کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو نہیں کی اور واپس چلے آئے، اس کے بعد حضرت عباس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص بیٹھا تھا جس کی بناء پر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات نہیں کی اور وہ واپس ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا عبداللہ نے اس شخص کو دیکھا تھا۔ حضرت عباس نے کہا جی ہاں دیکھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جبریل تھے آخر عمر میں عبداللہ کی بصارت زائل ہو جائے گی اور انہیں علم دیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سفید کپڑوں میں ملبوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دحیہ سے گفتگو فرما رہے تھے جو درحقیقت حضرت جبریل تھے مگر مجھے علم نہیں تھا میں نے سلام نہیں کیا۔ حضرت جبریل بولے ان کے کپڑے سفید ہیں مگر ان کی ذریت سیاہ لباس پہنے گی اگر یہ سلام کرتے تو سلام کا جواب دیتا۔ جب کہ میں پلٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے سلام کیوں نہیں کیا میں نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دحیہ الکلبی سے گفتگو کر رہے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کی گفتگو میں مخل ہونا مناسب نہ خیال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے انہیں دیکھا میں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری عمر میں تمہاری بصارت جاتی رہے گی اور وفات کے وقت لوٹ آئے گی۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور انہیں تختہ پر رکھا گیا تو ایک سفید طائر آیا اور ان کے کفن میں داخل ہوگیا اور باہر نہیں نکلا۔ عکرمہ نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت تھی جو ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جب ابن عباس قبر میں اتارے گئے تو باہر کھڑے ہوئے لوگوں نے اس کلمے کو سنا جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کو سکھایا گیا تھا۔ يَآ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا کہ میری بصارت زائل ہو جائے گی چنانچہ زائل ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ میں غرق ہو جاؤں گا اور میں بحیرۂ طبریہ میں ڈوب گیا تھا۔ اور مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ میں فتنے کے بعد ہجرت کروں گا اے اللہ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ آج کے دن میری ہجرت محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی جانب ہے۔

ط سورہ فجر: ۲۷-الخ۔

باب نمبر ۲۰۵

آپؐ کا یہ فرمان کہ میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے اور میری امت پہلی امتوں کے طریقوں پر چلے گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود کے اکہتر یا بہتر فرقے ہوئے اور نصاریٰ کے بھی اکہتر یا بہتر فرقے ہوئے اور میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب اپنے دین میں بہتر فرقے از روئے ملت کے ہو گئے اور یہ امت تہتر فرقوں میں متفرق ہو جائے گی۔ یہ لوگ اہل ہوا و ہو جائیں گے اور سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے کہ وہ جہنمی نہ ہوگا اور وہ فرقہ جماعت ہے اور میری امت میں ایسی قومیں ظہور کریں گی کہ وہ خواہش نفس میں گزشتہ قوموں کی اس طرح پیروی کریں گی جس طرح کتا اپنے مالک کے پیچھے رہتا ہے اس امت کے لوگوں کی کوئی رگ اور کوئی جوڑ ایسا نہیں رہے گا جس میں ہوائے نفس داخل نہ ہو۔

ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل پر جو امر آیا میری اُمت پر بھی ہوبہو وہی امر آئے گا، یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں سے علانیہ مجامعت کی ہوگی تو اس کے مثل میری امت میں بھی ہوگا۔ بنی اسرائیل میں اکہتر فرقے ہوں گے اور میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے کل فرقے دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک کے، اصحاب نے پوچھا وہ کون سا فرقہ ہے آپ نے فرمایا وہ طریقہ جس پر آج میں اور میرے اصحاب ہیں۔

عمرو بن عوف سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے تم ضرور ان کی سنت پر چلو گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے تم ان کے طریقوں کو ضرور اختیار کرو گے اس طرح کہ اگر وہ ایک بالشت کسی راستے پر چلے ہوں گے تو تم بھی ایک بالشت ضرور اس راستے پر چلو گے اور اگر وہ کسی راستے پر ایک گز یا ایک باعؔ[1] چلے ہوں گے تو تم بھی ایک باع اور ایک گز ضرور چلو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوا ہوگا تو تم بھی داخل ہو گے اور تم ان کی یہاں تک اتباع کرو گے کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے مجامعت کی ہوگی تو تم بھی کرو گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ امتوں میں بنی اسرائیل سے زیادہ مشابہ ہو تم ہوبہو اسرائیل کے طریقے اختیار کرو گے یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں کوئی شے

---

[1] دونوں ہاتھوں کا پھیلاؤ

نہ ہوگی مگر تم لوگوں میں مثل ہوگی۔ یہاں تک کہ ایک جماعت کے پاس سے ایک عورت گزرے گی ایک شخص اس کے ساتھ جماع کرے گا پھر وہ دوستوں کی طرف پلٹ کے آئے گا اور ان کی طرف دیکھ کر ہنسے گا اور وہ اس کی طرف دیکھ کر ہنسیں گے۔

مستورد بن شداد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے لوگوں کی سنتوں میں سے یہ امت کسی سنت کو ترک نہ کرے گی یہاں تک کہ اس کو ادا کرے گی۔

عوف بن مالک الاشجعی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا ایک فرقہ جنت میں جائے گا باقی سب جہنم میں جائیں گے میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کب ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ رذیلوں کی کثرت ہوگی اور باندیاں مالک بن جائیں گی، اجرت لینے والے لوگ منبروں پر بیٹھیں گے، قرآن شریف مزامیر بن جائے گا، مسجدوں میں نقش ونگار ہوں گے، مسجدوں میں اونچے اونچے منبر بنائے جائیں گے، نے دولت متصور ہوگی، زکوٰۃ تاوان اور امانت غنیمت سمجھی جائے گی اور دین میں تفقہ لغیر اللہ ہوگا، مرد اپنی عورت کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا، اپنے باپ کو دور کرے گا اور دوست کو قریب کرے گا۔ اور امت میں جو ہوگا وہ پہلے لوگوں کو برا بھلا کہے گا اور فاسق قبیلے کا سردار ہو جائے گا۔ قوم کا رئیس قوم کا رذیل آدمی ہوگا۔ اور انسان کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لیے کی جائے گی۔ جب یہ امور ظہور میں آجائیں گے اس وقت یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور لوگ شام کی جانب متوجہ ہوں گے میں نے پوچھا کیا شام فتح ہو جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں عنقریب فتح ہو جائے گا اور اس کے فتح ہونے کے بعد فتنے واقع ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کا ہو بہو اور قدم بقدم اتباع کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی ضرور داخل ہوگے۔ اصحاب نے پوچھا کیا وہ پچھلے لوگ یہود اور نصاریٰ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہی ہیں۔

باب نمبر ۱۰۶

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کی خبر دی

شیخین نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

موجود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شے تقسیم فرما رہے تھے ذوالخویصرہ آیا اور اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدل کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہلاک ہو میں عدل نہیں کر دں گا تو پھر کون کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر تم اسے چھوڑ دو اس کے ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے ایک شخص ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر جانے گا اور ان کے روزے کے ساتھ اپنے روزے کو حقیر سمجھے گا وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلقوں سے نیچے نہ اترے گا وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے تیر کمان سے دور ہو جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہو گی کہ ایک شخص کالے رنگ کا ہو گا اس کا بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے ٹکڑے کی مثل ہو گا اور وہ لوگ اس فرقے پر خروج کریں گے جو خیر الناس ہو گا۔ ابوسعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی اور میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی تلاش کا حکم دیا چنانچہ وہ تلاش کر کے لایا گیا اور میں نے دیکھا کہ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا تھا وہ ویسا ہی ہے۔ اس حدیث کی روایت ابو یعلی نے بھی کی ہے اور آخر میں یہ زیادہ کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کون اس شخص کو پہچانتا ہے ایک شخص نے کہا کہ یہ حرقوص ہے اور اس کی ماں فلاں جگہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی ماں کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ یہ کس کا ہے۔ اس نے کہا مجھے نہیں معلوم جاہلیت میں میں اپنی بکریاں ربذہ میں چرایا کرتی تھی مجھے ایک تاریک شے نے ڈھانپ لیا اور میں حاملہ ہو گئی اور میں نے اس کو جنا۔

مسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے فرقے ہو جانے کے بعد ایک گروہ خارجیوں کا دین سے نکل جانے کا اور اسے وہ گروہ قتل کرے گا جو اولی بالحق ہو گا۔

مسلم نے ابو علیدہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اصحاب النہر سے فارغ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں تلاش کرو اگر یہ وہی لوگ ہیں جن کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو ان لوگوں میں ایک ناقص ہاتھ والا شخص ہو گا۔ ہم لوگوں نے اسے تلاش کیا اور پا لیا اور ہم اس کو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لائے آپ نے اسے دیکھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا اور فرمایا واللہ اگر یہ امر نہ ہوتا کہ تم سن کر اترا جاؤ گے اور تکبر کرو گے تو میں تمہیں وہ بات بتلاتا جو اللہ تعالے نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اس شخص کے بارے میں جاری فرمائی تھی جس نے ان خارجیوں کو قتل کیا ہے۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ

سے پوچھا کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ سنا ہے۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا، قسم ہے کعبہ کی میں نے سنا ہے۔

سعید بن الجمھان سے مروی ہے کہ میں عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہارے باپ کہاں ہیں میں نے کہا انہیں ازارقہ نے قتل کر ڈالا۔ عبداللہ نے لعنہم اللہ کہا اور کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ازارقہ جہنم کے کتے ہیں۔

باب نمبر ۲۰۷

آپ نے رافضہ، قدریہ، مرجئہ اور زنادقہ کے بارے میں خبر دی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے باب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہودیوں نے یہاں تک بغض کیا کہ ان کی ماں کو بہتان لگایا اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہ مرتبہ دے دیا جس پر وہ فائز نہیں تھے۔ میرے باب میں دو آدمی ہلاک ہوں گے ایک اقرار کرنے والا جو میری ایسے وصف سے تعریف کرے گا جو مجھ میں نہیں ہے اور وہ بھی جو مجھ سے بغض و عداوت رکھتا ہے اور مجھ پر عیب لگانے اور مجھ پر بہتان رکھنے پر ابھارتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک ایسی قوم ہوگی جس کا نام رافضہ ہوگا یہ لوگ اسلام چھوڑ دیں گے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ مرجئہ اور قدریہ ہوئے ہیں اس نبی پر اس کی امت کا معاملہ مشوش کر دیتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ اور مرجئہ اس امت کے مجوس ہیں۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں دو قسمیں ہیں دونوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے ایک مرجئہ اور دوسری قدریہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بعد اتنے زمانے تک زندہ رہو گے اور ایسی قوم کو پا لو گے جو اللہ تعالیٰ کی تکذیب کریں گے اور کہیں گے کہ گناہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ہے۔ جب کہ یہ امر ہو، جب ایسے لوگ موجود ہوں تو تم اللہ کی طرف رجوع کرنا اور ان سے برأت ظاہر کرنا۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں مسخ ہوگا اور وہ قدر کی تکذیب کرنے والوں اور زندیقوں میں ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کا امر ہمیشہ متوسط رہے گا جب تک کہ اس امت کے لوگ مشرکین کی اولاد کے بارے میں اور قدر کے بارے میں کلام نہیں کریں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کے شریر لوگ قدر کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں مسخ اور قذف ہوگا اور وہ اہل زندقہ میں ہوگا۔

حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت اس وقت تک دین پر مضبوطی سے قائم رہے گی جب تک وہ قدر کی تکذیب نہ کرے گی اور قدر کی تکذیب کے وقت اس کی ہلاکت ہوگی۔

باب نمبر ۲۰۸

حضرت میمونہ رضی مکہ میں انتقال نہیں کریں گی

یزید بن الاصم سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہوگئیں انہوں نے کہا کہ مجھے مکے سے باہر لے چلو میں مکے میں نہ مروں گی کیونکہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ میں مکہ میں نہ مروں گی۔ لوگ ان کو اٹھا کر مقام سرف میں اس درخت کے پاس لائے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نکاح کر کے لائے تھے۔ وہیں ان کا انتقال ہوا۔

باب نمبر ۲۰۹

ابو ریحانہ کا واقعہ

ابی ریحانہ سے مروی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ریحانہ اس روز تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزرو گے جو جانور کو بے آب و دانہ باندھ کر رکھیں گے اور تم ان سے کہو گے کہ اس امر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے وہ لوگ تم سے

کہیں گے کہ تم اس بارے میں کوئی قرآن کی آیت تلاوت کرو، چنانچہ ابوریحانہ ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزسے جنہوں نے ایک مرغی کو باندھ رکھا تھا ابوریحانہ نے ان کو منع کیا تو انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں قرآن کی آیت پیش کرو۔ ابوریحانہ نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے یہی وہ لوگ ہیں جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔

باب نمبر ۲۱۰

رئیس خیبر کا واقعہ

خطیب نے مالک کے راویوں میں اسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے رئیس خیبر سے فرمایا کہ کیا تمہارا خیال ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یاد نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارا اس روز کیا حال ہو گا جب تمہارا اونٹ تمہیں شام میں چھوڑ جائے گا پھر ایک دن پھر ایک دن پھر ایک دو دن تمہیں چھوڑے رکھے گا۔

باب نمبر ۲۱۱

آپ نے میت کے کلام کرنے کی خبر دی

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص ہو گا جو مرنے کے بعد کلام کرے گا۔

ربعی بن خراش سے مروی ہے کہ میرا بھائی ربیع مر گیا وہ ہم لوگوں میں گرمیوں کے دنوں میں زیادہ روزے رکھنے والا اور سردیوں کی راتوں میں زیادہ قیام کرنے والا تھا۔ میں نے اس پر چادر ڈال دی۔ وہ ہنسا۔ میں نے کہا۔ میرے بھائی کیا مرنے کے بعد حیات ہے۔ اس نے کہا نہیں، لیکن میں اپنے رب سے ملا اور میرا رب روح وریحان اور غیر غضبناک چہرے سے ملا۔ میں نے پوچھا تم نے کیوں کر دیکھا۔ اس نے کہا جس طرح تم گمان کرتے ہو میں نے اس سے کہیں آسان دیکھا۔ یہ واقعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ربعی نے سچ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت میں ایک شخص مرنے کے بعد کلام کرے گا۔ ایک روایت ہے کہ وہ خیر التابعین ہو گا۔ امام جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے بہت سے طریقے ہیں اور میں نے کتاب البرزخ میں ان لوگوں کے اخبار پوری طرح نقل کی ہیں۔ جنہوں نے مرنے کے بعد کلام کیا ہے۔

باب نمبر ۲۱۲

سنتِ رسول سے بے اعتنائی اور آیات متشابہات میں بحث و مجادلہ

مقدام بن معدی کرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور کتاب کی مثل دی گئی ہے (حدیث) عنقریب ایک شکم سیر تکیہ لگا کر بیٹھے گا اور کہے گا کہ تم لوگ قرآن کو لازم پکڑو قرآن میں جو حلال ہو وہ حلال ہے اور جو قرآن میں حرام ہو وہ حرام ہے۔

ابو رافع سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ایک تکیہ لگا کر بیٹھا ہو گا اس کے سامنے میرا کوئی حکم بیان کیا جائے گا جس میں کسی کام سے میری ممانعت ہوگی، وہ سنکر کہے گا کہ ہم نہیں جانتے ہم نے کتاب اللہ میں جو شے پائی ہے ہم نے اس کا اتباع کیا ہے۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ "هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ"[1] آخر تک آیت پڑھی اور فرمایا کہ جس وقت تم لوگ ان آدمیوں کو دیکھو جو قرآن شریف کی آیت متشابہ کا اتباع کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔ تم ان سے بچنا۔ ایک روایت میں ہے کہ جس وقت تم ان لوگوں کو دیکھو جو آیات میں مجادلہ کرتے ہیں تو تم ان سے ضد نہ کرنا۔ ایوب نے کہا ہے کہ اصحاب اہواء ہمیشہ آیات متشابہات میں گفتگو کرتے ہیں۔

باب نمبر ۲۱۳

قیس بن خرشہ کا حال

محمد بن یزید بن ابی زیاد الثقفی سے مروی ہے کہ قیس بن خرشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر پر بیعت کرتا ہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خدا کی جانب سے آیا ہے اور میں آپ سے اس بات پر بیعت کرتا ہوں کہ میں حق کہوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قیس! تمہیں ایک زمانہ دراز گزرے گا اور تمہیں میرے بعد ایسے لوگ ملیں گے کہ تم ان سے حق کہنے پر قادر نہ ہوگے۔ قیس نے عرض کی واللہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس امر پر بیعت کروں گا اسے ضرور پورا کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تمہیں کوئی بشر ضرر نہ دے گا۔ قیس نے زیاد بن ابی سفیان اور اس کے بیٹے عبید اللہ کو برا بھلا کہا عبید اللہ کو خبر پہنچی تو اس نے قیس کو بلوایا اور اس سے پوچھا کیا تو وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول پر افترا کرتا ہے قیس نے کہا میں افترا نہیں کرتا ہوں لیکن اگر تو چاہے تو میں تجھے بتاؤں کہ کتاب اللہ اور سنت رسول پر عمل کرکے کون اللہ

[1] سورہ آل عمران: ۷

اور رسول پر افترا کر رہا ہے، عبید اللہ نے پوچھا وہ کون ہے، قیس نے کہا تو اور تیرا باپ اور وہ شخص جس نے تم دونوں کو حکم دیا ہے۔ قیس نے پوچھا وہ کیا بات ہے جس کا میں نے اللہ اور اس کے رسول پر افترا کیا ہے عبید اللہ نے کہا تو یہ زعم کرتا ہے کہ تجھے کوئی بشر گزند نہیں دے سکتا۔ قیس نے کہا بے شک۔ عبید اللہ نے کہا کہ آج کے دن تو ضرور جان لے گا کہ تو جھوٹا ہے اور اس نے کہا کہ صاحب عذاب اور سامان عذاب میرے پاس لاؤ۔ عبید اللہ کے اس حکم پر قیس ثابت قدم نہ رہا جھک گیا اور پھر مر گیا۔

باب نمبر ۲۱۴

آپ نے انصار کو یہ خبر دی تھی کہ وہ آپ کے بعد ناخوشی دیکھیں گے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ تم میرے بعد تقسیم اور امر دین میں ناخوشی دیکھو گے یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملاقات کرو۔

مقسم سے مروی ہے کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ معاویہ کے پاس آئے اور ان سے اپنی ضرورت کا ذکر کیا انہوں نے ابوایوب کے ساتھ بے اعتنائی برتی اور اپنا سر نہیں اٹھایا۔ ابوایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں درست فرمایا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ناخوش حالی اور تنگ سالی کی تکلیف پہنچے گی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا ایسی صورت میں تمہیں کیا حکم فرمایا تھا۔ ابوایوب بولے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ صبر کرو یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔ معاویہ نے کہا جب یہ فرمایا ہے تو صبر کرو۔ یہ سن کر ابوایوب غصے ہو گئے اور قسم کھائی کہ معاویہ سے بات نہیں کریں گے۔

باب نمبر ۲۱۵

قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے

حسن بن الحسن سے روایت ہے کہ انصار کا ایک قبیلہ تھا ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اور اس کی بنا پر ان میں سے جب کوئی مرتا تو ایک ابر آتا اور قبر پر پانی برساتا۔ انصار کا ایک غلام مر گیا مسلمانوں نے کہا کہ آج کے روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو ضرور دیکھیں گے کہ کسی قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے چنانچہ جب وہ غلام دفن کیا گیا ایک ابر آیا اس کی قبر پر برسا۔

باب نمبر ۲۱۶

ابُوہریرہؓ کا حال

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ علم کا ظرف ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ ہم لوگوں سے کہیں زیادہ شانِ رسالت کے شناسا ہیں اور حدیث کے ہم سے زیادہ حافظ ہیں ⁂

باب نمبر ۲۱۷

دیدارِ نبوّت کے شائق کچھ لوگ

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت میں بہت سے لوگ ایسے ہوں گے۔ جن کی یہ خواہش ہوگی۔ کہ کاش وُہ اپنے مال اور اپنے اہل کے عوض میری حدیث خرید کرتا ⁂

باب نمبر ۲۱۸

آپؐ کا یہ فرمان کہ میری اُمّت خواجہ سراؤں کو اختیار کرے گی

حضرت معاویہؓ سے مروی ہے۔ کہ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ایک قوم خواجہ سراؤں کی ہوگی۔ تم لوگ اُن سے نیکی کی وصیّت کرنا ⁂

باب نمبر ۲۱۹

آپ نے کوتوالی کے پیادوں کی خبر دی

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ

شاید تمہاری اتنی عمر ہو۔ کہ تم اُن لوگوں کو دیکھو۔ کہ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دُموں کی مثل ایک شے ہو گی۔ وُہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کو اُٹھیں گے۔ اور اللہ کے غصے ہی میں شام کریں گے (یعنی ایسے ظالم ہوں گے کہ ان کے صبح و شام غضب الٰہی میں گزریں گے۔)

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اہل دوزخ کی دوؔ قسمیں ہیں۔ جن کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اُن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں کے مثل کوڑے ہوں گے۔ اُن کوڑوں سے وُہ لوگوں کو ماریں گے۔ اور ایسی عورتیں ہوں گی۔ کہ لباس پہنے ہوں گی۔ مگر عریاں ہوں گی۔ اور وُہ عورتیں دلفریب اور بنی ٹھنی ہوں گی۔ اُن کے سر ایسے ہوں گے جیسے اونٹوں کے کوہان ہوتے ہیں۔ اور جھکے ہوتے ہوں گے۔ ابو نعیم نے کہا ہے۔ کہ وُہ عورتیں جو اس حدیث میں مذکور ہیں۔ کہا گیا ہے۔ کہ وُہ عراق کی مغنیہ عورتیں ہیں۔ جو باکرہ ہیں اور اپنے سروں پر عمامے باندھتی ہیں۔ اور اُن عماموں پر چادریں اوڑھتی ہیں ؛

حضرت ابی امامہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اس اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے۔ کہ اُن کے ساتھ گائے کے دموں جیسے کوڑے ہوں گے۔ اور اُن کے صبح و شام غضب الٰہی میں گزریں گے ؛

باب نمبر ۲۲۰

حجاز سے نکلنے والی آگ

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ آگ حجاز سے نکلے گی۔ اُس آگ سے اُونٹوں کی گردنیں بصریٰ میں روشن ہو جائیں گی ؛

حضرت اُبوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہم سفر سے واپس ہوئے۔ تو لوگ جلدی کر کے مدینے میں داخل ہو گئے۔ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم لوگ مدینہ کو جس حالت پر تھا۔ اس سے بہتر حالت میں چھوڑ دو گے۔ اُبو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے۔ کہ کاش مجھے معلوم ہوتا۔ کہ جبل ورقان سے کب ایسی آگ نکلے گی۔ جس سے بصریٰ میں اُونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ جلال الدین سیوطی

فرماتے ہیں۔ کہ یہ آگ ۶۵۴ھ چھ سو چون میں نکلی تھی ؛

باب نمبر ۲۲۱

آپؐ نے بصرہ اور کوفہ کی خبر دی

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ میں اس زمین کو ضرور پہچانتا ہوں۔ جس کا نام بصرہ ہے۔ وُہ زمین از روئے قبلہ زیادہ راست ہے۔ اور وہاں بہت مسجدیں ہوں گی۔ اور مؤذن بکثرت ہوں گے۔ اُس زمین سے جس قدر بلائیں دفع کی جائیں گی۔ اتنی کسی اور سر زمین سے نہیں کی جائیں گی ؛

حضرت ابُوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اہل کوفہ کا ذکر فرمایا۔ اور کہا۔ کہ اہل زمین (کوفہ) پر عظیم بلائیں نازل ہوں گی۔ پھر آپؐ نے اہل بصرہ کا ذکر فرمایا۔ کہ اہل بصرہ قبلہ میں درمیان حالت پر رہیں گے۔ مؤذن بکثرت ہوں گے۔ اور جس امر کو وُہ مکروہ جانیں گے اللہ تعالےٰ اُن سے اُس کو دفع کرے گا ؛

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے۔ کہ آپؐ فرماتے تھے۔ کہ مسلمانوں کے تین شہر ہوں گے۔ ایک شہر جہاں۔ بحرین ملتے ہیں۔ وہاں ہوگا۔ ایک شہر جزیرہ میں۔ اور ایک شام میں ہوگا ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ تم لوگ بہت سے شہر بساؤ گے۔ اُن میں ایک شہر بصرہ ہوگا۔ جس میں خسف اور مسخ ہوگا ؛

باب نمبر ۲۲۲

آپؐ نے بغداد کی تعمیر کی خبر دی

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ دجلہ، دجیلہ، صراط اور قطربل کے درمیان ایک شہر آباد کیا جائے گا۔ اُس میں رُوئے زمین کے جبابرہ جمع ہوں گے۔ اُس میں روئے زمین کا خراج۔ جمع ہوگا۔ اور وُہ سر زمین دھنسنے میں زمین شور میں میخ گھس جانے سے

زیادہ سریع ہوگی۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مشرق کی دو نہروں کے درمیان شہر بنائے جائیں گے۔ زمین کے خزانے اُس میں جمع ہوں گے اور مخلوق کے شریر لوگ وہاں آباد ہوں گے۔ اُس کے بعد اللہ تعالےٰ انہیں تلوار سے عذاب دے گا۔ اور اُس شہر کو دھنسا دے گا۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ بغداد دُوسری صدی ہجری میں بنا۔ ساتویں صدی ہجری میں اس کے باشندے تاتاریوں کی تلواروں سے قتل ہوئے۔ اور اب اُس کا دھنس جانا باقی ہے ؎

باب نمبر ۲۲۳

آپؐ کی اُمّت کی مُدّت

ابی ثعلبہ خشنی سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اُس اُمت کو آدھے دن سے ہرگز ہرگز عاجز نہ کرے گا ؎

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت کے لئے نصف دن کا مقرر کیا جانا۔ اللہ کے نزدیک مجھ کو ہرگز ہرگز عاجز نہ کرے گا۔ کسی نے پُوچھا۔ نصف دن کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ پانچ سو برس ؎

باب نمبر ۲۲۴

اُمّت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر رہے گا

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ہمیشہ میری اُمت کے لئے ایک گروہ حق پہ مدد کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ امر الٰہی آجائے ؎

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور قیامت تک مسلمانوں کی ایک جماعت اُس کے لئے جہاد کرتی رہے گی ؎

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قیامت

تک میری اُمت کا ایک گروہ حق کی اعانت کرتا رہے گا ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ امر دین پر رہے گا ۔ جو لوگ اُس گروہ کے خلاف کریں گے ۔ تو اُس سے اُس گروہ کو کوئی نقصان نہ ہو گا ۔ یہاں تک کہ امر الٰہی آ جائے ؛

باب نمبر ۲۲۵

آغاز صدی پر دین کی پیروی

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ ہر صدی کے آغاز پر اللہ تعالےٰ ایک شخص کو مبعوث کرے گا ۔ جو اُس اُمت کے دین کی تجدید کرے گا ؛

باب نمبر ۲۲۶

دجّال کی آمد

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ دجّال اُس وقت تک نہ نکلے گا ۔ یہاں تک کہ لوگ اُس کا ذکر بھول جائیں گے ۔ اور وہ اس وقت تک خروج نہ کرے گا ۔ یہاں تک کہ ائمہ اُس کا ذکر منبروں پر ترک کر دیں گے ۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ کہ آج کوئی خطیب منبر پر دجّال کا نہیں کرتا ؛

باب نمبر ۲۲۷

افضل اور شریف لوگوں کا دُنیا سے چلے جانا

رویفع بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں ۔ سب نے مل کر کھالیں یہاں تک کہ بجز گٹھلیوں کے کچھ باقی نہ رہا ۔ اور صرف گٹھلیاں اور بیکار

کھجوریں رہ گئیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم میں بھی اچھے لوگ اسی طرح دنیا سے چلے جائیں گے۔ اور پھر جو اچھے رہ جائیں گے۔ وُہ بھی چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی اچھا نہ رہے گا۔ اور اُن ناقص کھجوروں کی طرح ناقص لوگ رہ جائیں گے ؎

باب نمبر ۲۲۸

اُمّت کے وُہ احوال جو آپؐ کے فرمان کے مطابق پُورے ہُوئے

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے خیر پوچھا کرتے تھے۔ اور میں آپ سے شر کو پوچھا کرتا تھا۔ اُس خوف سے کہ شر مجھ کو پالے گا۔ ایک مرتبہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ہم لوگ جاہلیت اور شر میں تھے۔ کہ اللہ نے ہمارے پاس یہ خیر بھیج دی۔ کیا اُس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ بے شک ہے۔ اور اُس کے بعد دین کا تغیر ہے۔ میں نے عرض کی۔ کہ دین کا تغیر کیوں کر ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ لوگ میری سنت ترک کرکے دُوسرے طریقے اختیار کریں گے۔ اور میری اقتداء سے ہٹ کر دوسرے راستہ پر چلیں گے اس سے وہ پہچانے جائیں گے اور ان کو بُرا جانا جائے گا۔

میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا بے شک جہنم کے دروازوں پر بُلانے والے ہوں گے۔ جو اُن کے بلانے کو قبول کرے گا۔ وُہ اُسے جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کی۔ کہ اُن لوگوں کا وصف بیان فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ بہتر میں کہتا ہوں۔ وُہ لوگ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اور ہماری زبان میں گفتگو کریں گے۔ امام اوزاعی نے فرمایا ہے۔ کہ وُہ پہلا شر جو خیر کے بعد ہے۔ وُہ آپؐ کے بعد ہونے والا فتنہ ارتداد ہے ؎

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ بنو سلیم اپنی معدن کے سونے میں سے ایک ٹکڑا لے کر آئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ کانیں ہوں گی اور ایک روایت ہے میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا معادن ظاہر ہوں گے۔ اور اشرار خلق ان کے گرد جمع ہوں گے ؎

حضرت ثوبان سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اُمتیں اس طرح جمع ہوں گی۔ جس طرح کھانا کھانے والے دستر خوان پر جمع ہو جاتے ہیں۔ کسی نے پُوچھا۔ کیا اُس وقت ہم لوگ تعداد میں کم ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں تم بکثرت ہوگے۔ مگر تم اس

طرح کم حیثیت ہو گے۔ جیسے سیلاب میں درخت کا سڑا پتہ جھاگ میں آلودہ ہوتا ہے اور تمہارے دشمنوں کے سینوں سے اللہ تعالےٰ تمہارے خوف کو نکال دے گا۔ اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا۔ لوگوں نے پوچھا۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم " وہن کیا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا۔ دُنیا کی محبت اور موت سے نفرت ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ ایک زمانہ ایسا ضرور آئے گا ۔ کہ ایک شخص جو مال لے گا ۔ وُہ اس بات کی پروا نہ کرے گا۔ کہ یہ مال حلال ہے یا حرام ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم لوگوں میں سے ایک پر وُہ دن ضرور آئے گا ۔ کہ اگر وُہ مجھے دیکھے ۔ تو میرا دیکھنا اُس کے لئے اپنے مال وعیال سے زیادہ عزیز ہو گا ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اُس امر کو پسند کرتا ہوں ۔ کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا ۔ اصحاب نے عرض کی ۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ بلکہ تم لوگ میرے اصحاب ہو ۔ اور میرے بھائی وُہ ہیں ۔ جو ابھی تک نہیں آئے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم لوگ مجھ سے سنتے ہو ۔ اور دُوسرے لوگ تم سے میری حدیثیں سُنیں گے ۔ اور اُن سے اور لوگ سُنیں گے ؛

ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص حاضر ہے ۔ اُسے چاہیئے ۔ کہ غائب کو میری حدیث پہنچا دے ۔ یقیناً جس کو میری حدیث پہنچے گی وُہ اُس پہلے شخص سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو گا ۔ جس نے مجھ سے سُنا ہے ؛

ابی ہارون العبدی سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ ہم لوگ ابوسعید خدری کے پاس گئے ۔ وُہ فرماتے تھے ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے لوگو مرحبا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ کہ تمہارے پاس ایک قوم آفاق سے آئے گی ۔ وُہ دین میں تفقہ کے طالب ہوں گے ۔ تم لوگ اُن سے اچھی وصیت کرنا ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ علماء سینوں سے نکال کر قبض نہیں فرماتا ۔ مگر علماء

کو اُٹھا کر علم کو قبض فرمائے گا۔ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا۔ تو لوگ جاہلوں سے فتوے پُوچھیں گے جو بغیر علم کے بتائیں گے۔ اور خُود بھی گمراہ ہوں گے۔ اور دُوسروں کو بھی گمراہ کریں گے ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ علم ثریا پر بھی ہو گا۔ تو فارس کے لوگ اُسے حاصل کر لیں گے ؛

ابن سیرین سے مروی ہے۔ کہ مَیں ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ کہ اُن سے ایک شخص نے کسی امر کے بارے میں پوچھا۔ مَیں نے اُس کو نہیں سمجھا۔ ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ اللہ اکبر اس بات کو دو آدمیوں نے پوچھا۔ اور یہ پوچھنے والا تیسرا شخص ہے۔ مَیں نے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ کئی لوگوں کی وجہ سے سوال بکثرت ہوں گے یہاں تک کہ یہ کہیں گے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کو کس نے پیدا کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جس امر کا میں خوف کرتا ہوں۔ اُس سے زیادہ خوفناک میری اُمت کے لئے یہ امر ہے۔ کہ وُہ بے وقت نمازیں پڑھیں گے ؛

حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دین غالب ہو گا۔ یہاں تک کہ دریاؤں سے پار جائے گا۔ اور دین یہاں تک غالب ہو جائے گا۔ کہ دریاؤں میں گھوڑے ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر ایک ایسی قوم آئے گی۔ جو قرآن پڑھے گی۔ اور وُہ کہیں گے۔ کہ ہم نے قرآن پڑھا ہے۔ ہم سے زیادہ قاری کون شخص ہے۔ ہم سے زیادہ فقیہہ کون ہے۔ ہم سے زیادہ عالم کون ہے۔ پھر آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ اُن لوگوں میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اور وُہ جہنم کا ایندھن ہیں ؛

سمرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ عنقریب اللہ تعالےٰ تمہاری بانوں سے عجم کو بھر دے گا۔ پھر اللہ تعالےٰ عجم کو ایسا سیر کر دے گا۔ کہ وُہ نہ بھاگیں گے عجم تمہاری لڑائی لڑیں گے۔ اور تمہاری غنیمت کھائیں گے ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے مدینہ کی ایک جگہ دیکھی۔ اور فرمایا۔ کہ اس مقام پر کئی قسمیں ہوں گی۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف صعود نہ کریں گی۔ ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ میں نے اس جگہ اب تک نخاسیوں کو دیکھا ہے ؛

حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم

سے سُنا ہے۔ کہ میرے بعد تمہارے ایسے والی ہوں گے۔ کہ جس امر کو تم سُنکر کہو گے۔ وُہ اُس کو معروف کہیں گے۔ اور جس کو تم معروف کرو گے۔ وُہ اُس کو منکر کہیں گے۔ تم میں سے جو اُن اُمور کو پائے تو اُس پر اللہ کی نافرمانی کرنے والے کی اطاعت واجب نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ عطیات کو لو جب تک کہ وہ عطیہ ہو اور جب اور جس وقت عطیہ دین کے بارے میں رشوت ہو جائے۔ تو تم اُس کو ہرگز نہ لو۔ اور تمہیں اُس کے چھوڑنے میں خوف نقر مانع ہو گا۔ تو سُن لو۔ کہ ایمان کی چکی گھومنے والی ہے۔ تو جس طرف تمہیں کتاب اللہ لے جائے۔ تو اسی سمت جانا اور سلطان اور کتاب اللہ دونوں کے راستے جُدا جُدا ہو جائیں گے۔ تو تم لوگ کتاب اللہ کو نچھوڑنا اور تم پر ایسے امراء ہوں گے۔ کہ تم اُن کی اطاعت کرو گے۔ تو وُہ تمہیں گمراہ کریں گے۔ اور اگر تم نافرمانی کرو گے۔ تو وُہ تمہیں قتل کر دیں اصحاب نے پوچھا۔ پھر ہم کیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا۔ وُہ جو عیسیٰ بن مریم نے کیا تھا۔ کہ وُہ سُولی پر چڑھائے گئے۔ مگر حق سے نہیں ہٹے۔ کیونکہ اللہ کی اطاعت میں موت اس حیات سے اچھی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی معصیت میں ہو۔

حضرت عبداللہ بن الحارث سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت کے بعض سلاطین ہوں گے۔ کہ جن کے دروازوں پر فتنے اس طرح فروکش ہوں گے۔ جیسے اونٹ بٹھا کرتے ہیں۔ اور وُہ کسی کو جو کچھ دیں گے اُس کے بدلے اُس کا دین لے لیں گے۔

حجر بن عدی سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت میں ایک قوم شراب پئے گی۔ اور اُس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ کچھ دن گزریں گے۔ ایک شخص کہے گا۔ کہ ایک ہتھیلی درہموں کے عوض کون اپنا دین فروخت کرتا ہے۔

عمران بن الحصین الضبی سے مروی ہے۔ کہ وُہ بصرہ آئے۔ وہاں حضرت عبداللہ بن عباس امیر تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا۔ جو بکثرت یہ کہتا تھا۔ کہ اللہ اور اُس کے رسول نے سچ فرمایا۔ عمران نے وجہ پوچھی۔ تو اُس نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ کے ایک سردار کے بیٹے کا فدیہ لے کر گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس کو اُس کے باپ کے پاس لے جاؤ۔ میں نے عرض کی۔ یا نبی اللہ! یہ اُس کا فدیہ ہے۔ آپؐ لے لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہم آل محمدؐ کے واسطے جو اولاد اسماعیل ہیں۔ یہ امر جائز نہیں ہے۔ کہ ہم کسی کا ثمن کھائیں۔ اور مجھے قریش کے اپنے نفوس کا خوف ہے۔ میں نے پُوچھا۔ اُن کے بارے میں کیا بات ہے۔

سے آپؐ نے فرمایا۔ اگر تمہاری عمر دراز ہوئی۔ تو تم قریش کو اُس جگہ دیکھ لوگے۔ جیسے بکریاں دو تالابوں کے درمیان ہوتی ہیں۔ کبھی اُس تالاب پر جاتی ہیں۔ کبھی اُس تالاب پر۔ میں نے دیکھا۔ کہ جو لوگ ابن عباسؓ کے پاس آتے ہیں۔ وُہ اس سال معاویہ سے اذن ملاقات چاہتے ہیں۔ تو مجھے نبیؐ کا قول یاد آ گیا ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم ہوگی۔ جو اس سیاہی سے خضاب کرے گی۔ جیسے پرندوں کے پوٹے زنگین ہوتے ہیں۔ یہ لوگ جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے ؛

سلامہ بنت الحر سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا۔ کہ میری اُمت پر ایسا وقت آئے گا۔ جب وُہ ایک ساعت کھڑے رہیں گے۔ اور کسی امام کو نہ پائیں گے۔ جو اُن کو نماز پڑھائے ؛

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے۔ کہ مجھے اپنی اُمت پر تین اُمور کا خوف ہے۔ کہ وُہ ستاروں سے بارش کا پانی چاہیں گے۔ اُن پر سلطان کا ظلم ہو گا۔ اور وُہ قدر کی تکذیب کریں گے ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میں اپنی اُمت پر خوف کرتا ہوں۔ کہ وُہ قدر کی تکذیب کریں گے۔ اور نجوم کی تصدیق کریں گے ؛

ابی امامہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ آخر زمانے میں اپنی اُمت پر جس شئے کا خوف کرتا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے خطرہ اس بات کا ہے۔ کہ وُہ نجوم پر اعتقاد رکھیں گے۔ اور قدر کی تکذیب کریں گے اور اُن پر سلطان کا ظلم ہو گا ؛

جنادۃ الازدی سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جاہلیت کے تین افعال اہل اسلام نہیں چھوڑیں گے، کواکب سے پانی چاہنا، نسب کا طعنہ دینا، اور میت پر نوحہ کرنا ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت کی ہلاکت تین چیزوں میں ہو گی۔ ایک عصبیّت، دُوسرے تقدیر اور تیسرے وُہ روایت جو بغیر وثوق کے وُہ بیان کریں گے ؛

حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میں اپنی اُمت پر تین چیزوں کا خوف کرتا ہوں۔ ایک عالم کی لغزش کہ وُہ ثابت قدم نہ رہے گا۔ دُوسرے

منافق قرآن سے جدال کرے گا۔ تیسرے قدر کی تکذیب ؛

مستورد بن شداد سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہر اُمت کے زمانہ عمر کی نہایت ہے۔ اور میری اُمت کے زمانہ کی انتہاء سو برس ہے جب سو برس گزر جائیں گے۔ تو وُہ شئے آئے گی۔ جس کا وعدہ اللہ نے کیا ہے۔ ابن لہیعہ نے کہا ہے کہ اُن پر فتنوں کی کثرت ہوگی ؛

ثوبان سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شئے کا وعدہ کیا گیا ہے وُہ سو برس میں ہوگی ؛

عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دُنیا کی زینت ۱۲۵ سنہ میں بڑھ جائے گی ؛

ابی امامہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ کہ اِس دین کے واسطے اقبال اور ادبار ہے۔ تم سنو اُس دین کے اقبال سے یہ امر ہے۔ کہ ایک پورا قبیلہ دین میں تفقہ حاصل کرے گا۔ اور کوئی شخص تفقہ سے باقی نہ رہے گا۔ مگر ایک یا دو فاسق۔ جو ذلیل حالت میں رہیں گے اگر وُہ دونوں گفتگو کریں گے۔ تو قہر کئے جائیں گے۔ اور ظلم کئے جائیں گے۔ اور اس دین کا ادبار یہ ہوگا۔ کہ تمام قبیلہ جفا کرے گا۔ اُس قبیلہ میں کوئی باقی نہ ہوگا مگر ایک یا دو فقیہہ اور وُہ دونوں ہی ذلیل ہوں گے۔ اگر وُہ گفتگو کریں گے۔ تو لوگ ان پر زیادتی اور ظلم کریں گے۔ اور اُس اُمت کا کفر شخص اوّل پر لعنت کرے گا۔ حالانکہ لعنت اسی پر ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگ علانیہ شراب پئیں گے ایک عورت اُن کی جانب جائے گی۔ اور ایک جانب شخص اُٹھے گا۔ اور اُس کے دامن کو اس طرح اُٹھائے گا۔ جیسے بھیڑ کی دُم اُٹھائی جاتی ہے۔ کوئی کہنے والا اُس دن کہے گا۔ کہ اُس عورت کو تو نے دیوار کے اس طرف کیوں نہیں چھپایا۔ وُہ کہنے والا اس وقت ایسا ہوگا۔ جیسے تم میں اب ابوبکر و عمر۔ تم لوگوں میں سے جو شخص اُس وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے گا۔ اُس کے لئے ان اصحاب میں سے جنہوں نے مجھے دیکھا، مجھ پر ایمان لائے اور میری اطاعت کی۔ اور مجھ سے بیعت کی۔ اُن میں سے پچاس کا اجر ہوگا ؛

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ جس وقت تم میری اُمت کو دیکھو۔ کہ ظالم کو ظالم کہنے سے ڈرنے لگی ہے۔ تو تم اُن سے رُخصت کئے جاؤ گے ؛

ابی بکرہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ کہ ایک زمانہ

ایسا بھی آئے گا۔ جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے لوگو تمہارا کیا حال ہو گا۔ کہ جس وقت تمہاری عورتیں حد سے گزر جائیں گی۔ اور تم لوگوں میں جو جوان ہوں گے۔ وُہ فاسق ہو جائیں گے۔ اصحاب نے پوچھا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ امر ہونے والا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بے شک اور اس سے زیادہ شدید ہونے والا ہے پھر آپؐ نے فرمایا۔ تم لوگ کیا کرو گے۔ جس وقت تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کردو گے اصحاب نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا۔ ایسا بھی ہو جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ بے شک اور اُس سے شدید امر ہونے والا ہے۔ تمہارا اُس وقت کیا حال ہو گا۔ جب تم منکر کو معروف سمجھو گے۔ اور معروف کو منکر ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ لوگوں پر ایک زمانہ وُہ بھی آئے گا۔ کہ جب وُہ مسجدوں میں حلقے باندھ کر بیٹھیں گے۔ اُن کا مقصود دنیا ہی ہو گی۔ اور اللہ کے واسطے وُہ نہ بیٹھے ہوں گے۔ تو تم اُن لوگوں میں نہ بیٹھو ؛

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس وقت مسلمان اپنے علماء سے بغض کریں گے۔ اور اپنے بازاروں کی عمارت کو ظاہر کریں گے اور دراہم جمع کرنے کی خاطر نکاح کریں گے۔ وُہ چار اُموریں مبتلا ہوں گے، قحط سالی، بادشاہوں کا ظلم والیان کی خیانت اور دُشمن کا غلبہ ؛

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس اُمت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے اونچی اونچی سواریوں پر سوار ہوں گے۔ یہاں تک کہ وُہ مسجدوں کے دروازوں پر آئیں گے۔ اُن کی عورتیں باوجود لباس کے برہنہ ہوں گی۔ اور اُن کے سروں پر ایسے عمامے ہوں گے۔ جیسے لاغر اُونٹوں کو نکلے ہُوئے کوہان ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دُنیا کے ختم ہونے سے پہلے انسانوں میں خسف، مسخ اور قذف ہو گا۔ اصحاب نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کب ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ جب عورتیں بالاخانوں پر ہوں گی۔ گانے والیاں بکثرت ہو جائیں گی۔ جھوٹی گواہی دی جائے گی۔ اور نماز پڑھنے والے لوگ اہل شرک کے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پئیں گے۔ اور مرد مردوں کے سبب اور عورتیں

عورتوں کے سبب مُستغنی ہو جائیں گے ؛

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ یہ اُمت ہمیشہ شریعت پر رہے گی ۔ جب تک اُن میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں گی ۔ ایک یہ کہ جب تک اُن میں سے علم قبض نہ کیا جائے ۔ اور جب تک اُن میں خبیث بکثرت نہ ہوں ۔ اور جب تک اُن میں سقار ظاہر ظاہر نہ ہوں ۔ اصحاب نے پوچھا ۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سقارہ کون لوگ ہوتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ آخر زمانے کے لوگ ہوں گے ۔ جب یہ باہم ملیں گے ۔ تو بجائے سلام کے ایک دُوسرے کو لعنت کریں گے ؛

حذیفہ سے مروی ہے ۔ کہ آپ نے فرمایا ۔ کہ میری اُمت ہرگز فنا نہ ہو گی ۔ یہاں تک کہ اُن میں تمایز تمایل اور تمامع ظاہر ہوں ۔ میں نے پوچھا ۔ تمایز کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ میرے بعد ہونے والی عصبیت ، میں نے پوچھا تمایل کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے پر اس طرح جھک جائے گا ۔ کہ اس کی حرمت کو حلال کرے گا ۔ میں نے پوچھا ۔ تمامع کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ بعض شہر کے لوگ دُوسرے شہروں کی جانب جائیں گے ۔ اور سردار لوگ یا جماعتیں جنگ میں آمد و رفت رکھیں گے ؛

ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ اسلام کے ڈنڈے یکے بعد دیگرے ٹوٹ جائیں گے ۔ اور جب ایک ڈنڈا ٹوٹ جائے گا ۔ تو اُس کے قریب والا پکڑ لیں گے ۔ سب سے پہلا ڈنڈا حکم کا نقض ہو گا ۔ اور آخری ڈنڈا نماز ہو گی ؛

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ تمہارے اس طرف صبر کے دن ہیں ۔ ان دنوں میں صبر ایسا ہو گا ۔ جیسے آگ کو پکڑنا اور اُس وقت عامل کو پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پُوچھا ۔ کہ ان لوگوں کے پاس پچاس کا اجر ملے گا ۔ یا ہم لوگوں میں سے پچاس کا ۔ آپ نے فرمایا ۔ تم لوگوں میں سے پچاس کا اجر ملے گا ؛

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا کہ تم لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا ۔ جب تم ایک شخص کے اولاد کی کمی پر رشک کرو گے ۔ جیسا کہ آج کے دن تم کسی کے مال و دولت پر رشک کرتے ہو ۔ یہاں تک کہ ایک شخص اپنے بھائی کی قبر پر جائے گا ۔ اور اُس پر چوپائے کی طرح لوٹے گا ۔ اور کہے گا ۔ کہ کاش میں تیری جگہ ہوتا ۔

اس کا یہ حال اِس لئے نہیں ہو گا۔ کہ اُسے اشتیاق الٰہی ہو گا۔ یا اُس نے کوئی عمل صالح کیا ہو گا۔ اور وُہ اُس کے انجام کا مشتاق ہو گا۔ بلکہ اُس کا یہ حال اُن مصائب کی بنا پر ہو گا۔ جو اُس پر نازل ہوتی ہوں گی ؎

حضرت اُم سلمہ سے روایت ہے۔ کہ مَیں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ کہ اُس میں لوگ سچے کو جھوٹا ٹھہرائیں گے۔ اور جھوٹے کو سچا، امانت دار خیانت کرے گا۔ اور خائن امانت دار بنایا جائے گا۔ وُہ شخص گواہی دے گا۔ جس سے گواہی طلب نہیں کی گئی ہو گی۔ اور وُہ شخص قسم کھائے گا۔ جس سے قسم کھانے کے لئے نہیں کہا گیا ہو گا۔ اور کمینہ طبیعت اور احمق اسعد الناس ہو گا ؎

ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ آدمی تازہ ہونے والے درخت ہیں۔ مگر ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ کہ آدمی کانٹے دار درخت ہو جائیں گے۔ اگر تم اُن کی بات رَد کرو گے۔ تو وُہ تمہاری بات رَدّ کریں گے۔ اور اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو وُہ تمہیں نہ چھوڑیں گے۔ اور اگر تم ان سے بھاگو گے۔ تو وُہ تمہیں تلاش کر لیں گے۔ راوی نے پوچھا۔ پھر ان لوگوں سے کیوں کر نجات ملے گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ فاقہ کے دن کے واسطے انہیں اپنے مال میں سے قرض دینا ؎

ابی امامہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ یہ امر زیادہ نہ کرے گا۔ مگر شدّت کو اور مال زیادہ نہ کرے گا۔ مگر اضافے کو اور آدمی زیادہ نہ کریں گے۔ مگر بخل کو اور قیامت قائم نہ ہو گی۔ مگر اشرار الناس پر ؎

حذیفہ سے مروی ہے۔ کہ مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا۔ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب ترک کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جس وقت تم لوگوں کی وُہ حالت ہو گی۔ جو بنی اسرائیل کی ہوئی تھی۔ جس وقت تمہارے نیک لوگ بُرے لوگوں کے ساتھ سہولت برتیں گے۔ یا خلاف باطن ظاہر کریں گے۔ اور تمہارے بُرے لوگوں میں تفقہ فی الدین ہو گا اور چھوٹے لوگوں میں حکومت ہو گی ؎

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اس اُمت کا آخر اس اُمت کے اوّل پر لعنت کرے گا۔ اور جو شخص کسی حدیث کو چھپائے گا۔ وُہ گویا اللہ کی نازل کردہ کسی شئے کو چھپائے گا ؎

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے

فرمایا۔ کہ آخر زمانے میں ایسی قوم آئے گی۔ کہ جس کے چہرے انسانوں جیسے اور قلوب شیطانوں جیسے ہوں گے۔ وہ امر قبیح سے باز نہ رہیں گے۔ اگر تم اُن کا اتباع کرو گے۔ تو تم سے مدارات کریں گے اور اگر تم اُن سے غائب ہو گے۔ تو وہ تمہاری غیبت کریں گے۔ اور اگر تم اُن سے باتیں کریں گے۔ تو تمہاری تکذیب کریں گے۔ اور اگر تم اُن کو امانت دار بناؤ گے۔ تو وہ تمہاری خیانت کریں گے۔ اُن کے لڑکے شوخ اور پلید ہوں گے۔ اُن کے جوان شاطر ہوں گے۔ اور اُن کے بوڑھے معروف کا حکم نہ کریں گے۔ اور منکر سے منع نہ کریں گے۔ اُن کو گرامی اور عزیز کو کرنا ذلت ہو گی۔ اور جو شے اُن کے ہاتھوں میں ہو گی۔ اس کا طلب کرنا فقر ہو گا۔ حلیم اُن کے یہاں غاوی ہو گا۔ معروف کا حکم کرنے والا متہم ہو گا۔ اور مومن ان میں ضعیف خیال کیا جائے گا۔ اور فاسق اُن میں صاحب شرف ہو گا۔ سنت اُن میں بدعت اور بدعت سنت ہو گی۔ اس وقت اُن پر بد مُسلط ہو گا۔ اور نیک آدمی دُعا کرے تو اس کی دعا قبول نہیں کی جائے گی ؂

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ کہ انسان بھیڑیا بن جائے گا۔ اور جو نہ بنے گا۔ تو اُسے بھیڑیئے کھا جائیں گے ؂

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ کہ انسان کو عاجزی اور بدی کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔ اُس وقت انسان کو چاہیئے کہ عاجزی اختیار کرے۔ اور بُرائی کو ترک کر دے ؂

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت میں بھی وُہی بیماریاں ہوں گی۔ جو دیگر اُمتوں میں ہوتی ہیں۔ اصحاب نے پُوچھا۔ اُن اُمت میں کیا بیماریاں تھیں۔ آپ نے فرمایا ''تکبر للجنۃ'' مال پر اِترانا، ایک دُوسرے سے چھوٹ جانا، مساوات کے طور پر رغبت کرنا، آپس میں بُغض کرنا، اور بُخل۔ یہ اُن اُمتوں کی بیماریاں ہیں۔ لوگ یہاں تک سرکشی اختیار کریں گے۔ کہ زنا، ظلم اور زیادتی کریں گے۔ اور حق سے تجاوز، پھر آشوب اور فتنہ ہو گا ؂

احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ آخر میں دنیا احمق اور دنی الطبع کی ملک ہو جائے گی ؂

مستورد بن شدّاد سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تمام نیکو کار دُنیا سے رُخصت ہو جائیں گے۔ اور ایسے ناکارہ لوگ رہ جائیں گے۔ جیسے ناکارہ کھجوریں ہوتی ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی پروا نہ فرمائے گا ؂

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جو شئے پہلے اس امت سے اٹھائی جائے گی۔ وہ حیا ہے اور امانت ہے اور اس امت میں جو شئے آخر میں رہ جائے گی۔ وہ نماز ہے ؛

سعد سے روایت ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ قیامت سے پہلے ایک ایسی قوم ظاہر ہو گی۔ جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائیں گے۔ جیسے گائیں کھاتی ہیں ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آخر زمانے میں عبادت گزار جاہل اور قاری فاسق ہوں گے ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ سب سے خوفناک عمل جس کے بارے میں اپنی امت کا خطرہ محسوس کرتا ہوں۔ وہ عمل قوم لوط ہے ؛

حمید الجہنی سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے پاس جبرائیل آئے۔ اور انہی نے کہا۔ کہ آپؐ کی امت میں تین اعمال ہوں گے۔ اس امت سے قبل اور کسی امت میں وہ عمل نہیں ہوئے ہیں۔ نباشی[1] کریں گے۔ اور اپنے آپ کو موٹا بنا دیں گے۔ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ فعل کریں گی ؛

ابی عمرو سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک زمانہ آئے گا۔ اور لوگ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے۔ تم اُن کے درمیان نہ بیٹھنا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

حسن سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ایک زمانہ آئے گا۔ کہ بادشاہ سیر اور تماشے کے لئے حج کریں گے۔ اور امیر تجارت کے لئے۔ اور فقراء سوال کرنے کے لئے۔

ابی عمرو سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک زمانہ آئے گا۔ کہ میری امت اسلام سے اس طرح خالی ہو جائے گی۔ جیسے شراب کا برتن خالی کر کے جھکا دیا جاتا ہے ؛

بحر بن سوادہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت میں پیدائش ہوں گی۔ وہ نعمتوں میں پیدا ہوں گے۔ اور نعمتوں سے غذا کھائیں گے۔ اُن کا مقصد حیات یہی ہو گا۔ کہ خوش خوراکی، خوش لباسی اور خوش گفتاری، میری امت کے یہ بُرے لوگ ہوں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میرے بعد میری امت سے وہ قوم ہو گی۔ جو قرآن شریف پڑھے گی۔ اور وہ لوگ دین میں تفقہ پیدا کریں گے۔ اُن کے پاس شیطان آئے گا۔ اور کہے گا۔ کہ کاش تم لوگ سلطان کے پاس جاتے۔ کہ وہ

---

[1] مردوں کا کفن چرانا

تمہاری دُنیا کی اصلاح کرتا۔ اور تم لوگ سلطان کو سلطنت کی جانب سے یکسو کر کے دین کی طرف کر لیتے۔ مگر اُن کی دُنیا کی اصلاح یہ بادشاہ ایسی ہی کریں گے۔ جیسے کانٹے دار درخت سے پھل کے بجائے کانٹے ملتے ہیں ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے: کہ صاحب دین کا دین سلامت نہ رہے گا۔ مگر اس شخص کا دین جو کہ اپنے دین کو لے کر پہاڑ پر چڑھ جائے۔ اُس وقت معیشت جس طرح حاصل ہوگی۔ وُہ اللہ کے قہر و غضب کا باعث ہوگی۔ اُس وقت آدمی اپنی بیوی اور بچّوں کے ہاتھوں مرے گا۔ اور اگر وُہ نہ ہوں گے۔ اُس کی ہلاکت اپنے ماں باپ کے ہاتھوں ہوگی۔ اگر ماں باپ بھی نہ ہوں گے۔ تو اُس کی ہلاکت اپنے قرابت داروں کے ہاتھوں ہوگی۔ اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ایسا کیوں کر ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ لوگ تنگیٔ معاش کے سبب اُسے عار دلائیں گے۔ اور اُس عار کی بناء پر وُہ ایسی جگہ جائے گا۔ جہاں وُہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دے گا ؛

باب نمبر ۲۲۹

علاماتِ قیامت کی خبر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت کی علامت یہ ہے۔ کہ علم اُٹھا لیا جائے گا۔ اور جہل پھیل جائے گا۔ اور شراب پی جائے گی۔ اور زناء عام ہوگا ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک اعرابی نے پُوچھا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! قیامت کب ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا۔ جب امانت ضائع ہونے لگے۔ تو تم قیامت کے منتظر رہو۔ اعرابی نے پوچھا۔ کہ امانت کیوں کر ضائع ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ جس وقت امر غیر اہل کے سپرد کیا جانے لگے۔ تو تم قیامت کے منتظر رہو ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبیؐ سے کسی نے پوچھا۔ قیامت کب ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس باب میں جس سے سوال کیا جا رہا ہے۔ وُہ سوال کرنے والے سے زیادہ باخبر نہیں ہے البتہ مَیں تمہیں کچھ علامتیں بتاتا ہوں۔ جس وقت تم دیکھو۔ کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔ جب تم ننگے پاؤں

برہنہ بدن، بہروں اور گونگوں کو رُوئے زمین کا بادشاہ بنا دیکھو۔ اور جس وقت تم جانور چرانے والوں کو دیکھو گے۔ کہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں فخر کریں گے۔ تو یہ قیامت کی نشانیاں ہیں ؛

عمرو بن العوف سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے قریب مکر و فریب کے سال ہوں گے۔ اُس وقت جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی۔ اور سچے کی تکذیب، خائن امانت دار بنایا جائے گا۔ اور امانت دار خیانت کرے گا۔ اُس وقت رویبضہ ناطق ہو گا۔ اصحاب نے پوچھا۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم رویبضہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ کمینہ اور حقیر انسان جو مخلوق کے معاملے میں دخیل ہو جاتے ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت کی نشانیوں میں سے فحش تفحش اور سلہ رحمیؔ ہو گا۔ امین کو خیانت سے منسُوب کریں گے اور خائن کو امین بنا دینگے۔ اور خائن معتمد علیہ ہو جائے گا ؛

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت کی یہ علامتیں ہوں گی۔ کہ اولاد غصے ہو گی۔ موسم گرما کی گرمی بارش ہو جائے گی۔ اشرار بکثرت ہوں گے اجنبیوں کے ساتھ سلوک کیا جائے گا۔ ارحام قطع کئے جائیں گے۔ ہر ایک قبیلے کے منافق اس قبیلے کے سردار ہو جائیں گے۔ محرابوں میں آرائش و نقش ہوں گے۔ مگر قلوب ویران ہوں گے۔ اور مؤمن اپنے قبیلے میں غلام سے زیادہ ذلیل ہو گا۔ اور مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ اکتفا کریں گی۔ لڑکے ملک کے بادشاہ ہو جائیں گے۔ مرد عورتوں سے مشورہ کریں گے۔ ویران مقامات آباد ہوں گے۔ اور آباد مقامات ویران ہوں گے۔ اور معازف اور آلات موسیقی ظاہر ہوں گے۔ شرابیں پی جائیں گی۔ اور اولاد زنا کی کثرت ہو گی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا۔ کیا وُہ لوگ مسلمان ہوں گے۔ آپؓ نے فرمایا۔ بے شک۔ اور ایسے بھی لوگ ہوں گے۔ کہ ایک شخص بیوی کو طلاق دے کر بھی اُسے اپنے پاس رکھے گا۔ اور وُہ دونوں زانی ہوں گے ؛

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت قائم نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ کتاب اللہ عار گردانی جائے گی۔ زمانہ کا تقارب ہو جائے گا یعنی ایک زمانہ دوسرے زمانے سے قریب ہو کر مل جائے گا۔ اور سال گھٹ جائیں گے۔ یعنی اُن کی مدت کم ہو جائے گی اور پھل کم ہو جائیں گے۔ اور متہم لوگ امانت دار بنائے جائیں گے۔ اور امانت دار متہم کیئے جائیں گے۔ اور جھوٹا سچا ٹھہرایا جائے گا۔ اور سچا جھوٹا سمجھا جائے گا۔ فتنوں کی کثرت ہو گی۔ نافرمانی

معصیت اور حسد۔ اور بخل ظاہر ہو گا۔ اور لوگوں کے درمیان اُمور میں اختلاف ہو جائے گا۔ اور ہوائے نفس کی پیروی کی جائے گی۔ اور حاکم گمان سے حکم کرے گا۔ اور علم قبض کر لیا جائے گا۔ اور جہل پھیل جائے گا۔ اولاد غصے در ہوگی۔ سردی کا موسم گرمی کا ہو جائے گا۔ فحش امور ظاہر ہوں گے۔ اور زمین خون سے سیراب ہو جائے گی ؛

حضرت ابُو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت سے پہلے فحش اور بخل ظاہر ہو گا۔ امین خیانت کرے گا۔ خائن امانت دار بنایا جائے گا۔ معزز اور اشراف لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ اور ماتحت لوگ آقاؤں کی پروا نہ کریں گے۔ اور اُن پر غلبہ پالیں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت سے پہلے اولاد غصہ ہوگی۔ بارش گرمی برسائے گی) ۔ اور لئیم کثرت سے ہو جائیں گے اور کرام لوگ کم ہو جائیں گے۔ اور چھوٹا بڑے پر جرأت کرے گا۔ اور لئیم کریم پر جرأت کرے گا ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا۔ کہ قریب قیامت کے وقت مغربی چادریں بکثرت اوڑھی جائے گی۔ تجارت کی کثرت ہوگی۔ مال کی کثرت ہو گی۔ اور صاحب مال کی تعظیم اس کے مال کے سبب ہو گی۔ امور فاحش کی کثرت ہو جائے گی۔ اور لڑکوں کی حکومت ہو جائے گی اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی۔ اور سلطان وقت چوری کرے گا۔ اور ناپ تول میں کمی کی جائے گی۔ مرد کتے کے پلے کی پرورش کرے گا۔ وُہ اس کے لئے اُس سے اچھا ہو گا۔ کہ وُہ اپنے بیٹے کی پرورش کرے۔ کسی بڑے کی توقیر نہیں ہوگی۔ کسی چھوٹے پر رحم نہ کیا جائے گا۔ اور اولاد زنا کی کثرت ہو جائے گی ؛

ابن عمرو سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے قریب ہونے کی علامت یہ ہوگی۔ کہ اشرار کے مراتب بلند ہوں گے۔ اور اخیار کے مدارج پست ہوں گے باتوں کے دروازے کھُل جائیں گے۔ اور عمل ختم ہو جائے گا ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے قریب ہونے کی یہ علامت ہوگی۔ کہ ہلال عیاں طور پر دیکھا جائے گا۔ آدمی اُس کو دیکھ کر کہیں گے۔ کہ دو راتوں کا ہلال ہے۔ مسجدوں میں راستہ بن جائے گا۔ اور ناگہانی موت واقع ہو گی ؛

طلحہ بن ابی حدار سے مروی ہے۔ کہ نبی کریم نے فرمایا۔ کہ قیامت کی نشانی یہ ہے۔ کہ آدمی ہلال کو دیکھیں گے۔ کہ کہیں گے۔ کہ دُو راتوں کا ہلال ہے۔ حالانکہ پہلی ہی رات کا ہو گا ؛

ابن عمرو سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت قائم نہ

ہوگی۔ یہاں تک کہ انسان راستے میں اس طرح جفتی کریں گے۔ جیسے گدھے کرتے ہیں :

ابی بکرہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ قبیلے کے منافق اُس کے سردار ہوجائیں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ علامات قیامت میں ایک بات یہ ہے۔ کہ لوگ صرف اپنے شناساؤں کو سلام کیا کریں گے۔ اور تجارت اس قدر عام ہو جائے گی۔ کہ بیوی اپنے شوہر کی اعانت کرے گی۔ قطع رحمی کی جائے گی۔ جھوٹی گواہی دی جائے گی۔ شہادت حق کو چھپایا جائے گا۔ ایک شخص مسجد کے پاس سے گزرے گا۔ مگر نماز نہ پڑھے گا :

علاء بن الخالد سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت سے پہلے لوگ اپنے شناساؤں کو سلام کیا کریں گے۔ اور مسجدیں راستہ بن جائیں گی :

عبدالرحمٰن الانصاری سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت قریب ہونے کی ایک یہ علامت ہے۔ کہ بارش کی کثرت ہوگی۔ مگر سبزہ کی قلّت ہوگی۔ اور قاریوں کی کثرت ہوگی۔ مگر فقہا کی قلت ہوگئی اور اُمراء کی کثرت ہوگئی مگر زمینوں کی قلّت ہوجائے گی :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت قائم نہ ہوگی۔ مگر اُس سے پہلے عرب کی سرزمین سبزہ زار اور چراگاہوں سے بدل جائے گی۔ اور یہاں تک کہ شتر سوار اور عراق اور مکہ کے درمیان سفر کرے گا۔ مگر اُسے کسی قسم کا خوف نہ ہوگا۔ سوائے راستہ بھٹکنے کے :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے زمانہ قریب ہوجائے گا۔ اور سال ایک ماہ کی اور ایک ہفتے کے مثل اور ایک دن کے مثل ہوجائے گا۔ اور دن اس طرح گزرے گا۔ جیسے لکڑیوں یا گھاس کا گٹھا جلتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر میری اُمت چھ امور کو حلال کرے گی۔ تو اُن کی ہلاکت ہوگی۔ وہ باہم لعنت کرنے لگیں گے شراب پئیں گے۔ حریر پہنیں گے۔ گانے والیاں ہوں گی۔ اور مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ اکتفاء کریں گے :

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ قیامت سے پہلے لوگ مسجدوں میں باہم

مباہات کریں گے (زیب وزینت)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرا خیال ہے۔ کہ تم میرے بعد مسجدوں کو بلند بناؤ گے۔ جیسے یہود نے اپنے کنیساؤں اور عیسائیوں نے اپنے گرجاؤں کو بلند بام بنایا

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ کسی قوم کا عمل اُس وقت بُرا ہوا۔ جب اُنہوں نے مسجدوں کو سنہری نقش و نگار سے آراستہ کر لیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ قیامت سے قبل لوگ میراث تقسیم کرنا چھوڑ دیں گے۔ اور دشمن کی غلیمت سے خوشی نہ ہو گی۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ امر اوّل پایا گیا ہے۔ امر ثانی کے مبادی ظاہر ہو گئے ہیں۔ اس لئے کہ صدی کے وزیروں نے بہت سے وارثوں کو اُن کی میراثوں سے محروم کر دیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے۔ کہ قیامت قائم نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ سر زمین عرب میں سبزہ زار چرا گاہیں۔ اور نہریں ہو جائیں گی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے۔ کہ قیامت قائم نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ مسجدیں راستہ بن جائیں گی۔ ایک شخص دُوسرے کو تعارف کی بنا پر سلام کرے گا۔ عورت اور اُس کا شوہر تجارت کریں گے۔ گھوڑوں اور عورتوں کی قیمت گراں ہو جائے گی۔ پھر ارزاں ہو گی۔ تو قیامت تک ارزاں رہے گی۔

باب نمبر ۲۳۰

جہاد کا بیان

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی حارثہ کے ایک شخص سے فرمایا۔ اے فلاں کیا تم جہاد نہیں کرو گے۔ اُس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پودے لگائے ہیں۔ اگر میں جہاد کے لیے جاؤں گا۔ تو وُہ ضائع ہو جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ جہاد تمہارے پودوں کے لئے بہتر ہے۔ ابوالدرداء کا بیان ہے۔ کہ اُس

نے جہاد کیا۔ اور اُس کے درخت بہت اچھے ہوتے ۔

باب نمبر ۲۳۱

حجر اسود کا واقعہ

حسن بن محمد العلوی سے مروی ہے۔ کہ میں کوفہ کی جامع مسجد میں گیا۔ اُس وقت میں لڑکا سا تھا۔ قرامطہ حجر اسود لائے۔ اہل کوفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اسود زندانی کو جس کا نام رحمہ ہے۔ اور جو اولاد ارحام سے ہے۔ دیکھ رہا ہوں۔ کہ حجر اسود کو میری اس مسجد کے ساتویں کنگرہ سے چھوڑ رہا ہے۔ قرامطہ جب مسجد میں داخل ہوئے تو اُن کے سردار نے کہا۔ اے رحمہ اٹھ! اسود زندانی اٹھا اور اُس نے حجر اسود لے لیا۔ اور مسجد کی سطح پر چڑھ گیا۔ تاکہ اُسے چھوڑ دے۔ اُس نے اس کو مسجد کے پہلے کنگرہ پر چھوڑ دیا۔ ایک دوسرے شخص نے اُسے دوسرے کنگرہ پر پھینک دیا۔ اور رحمہ جب حجر اسود کو کنگرہ سے چھوڑنا چاہتا تھا۔ وہ دوسرے کنگرہ کی جانب چلا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ساتویں کنگرہ کے پاس پہنچ گیا۔ اور اُس نے اُس کو وہاں سے چھوڑ دیا۔ لوگوں نے دیکھا۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ تو اُس پر انہوں نے تکبیر کہی ۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اُس قسم کے واقعے پر رائے زنی مناسب نہیں ہے۔ اور قرامطہ کا حجر اسود کو اُٹھا لانے کا واقعہ ۳۱۷ھ میں ہوا تھا ۔

باب نمبر ۲۳۲

دعائے استسقاء کے معجزات

شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قحط سالی ہوئی۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ کہ ایک اعرابی آیا۔ اُس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مال ہلاک ہو گیا۔ اور عیال بھوکے مرنے لگے۔ آپ دعا فرمائیے۔ آپ نے ہاتھ اُٹھائے۔ اُس وقت ابر کا کوئی ٹکڑا آسمان پر نہیں تھا۔

مگر ابھی آپؐ نے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے۔ کہ پہاڑوں کے مثل ابر اُٹھا۔ پھر آپؐ منبر سے نہیں اُٹھے تھے۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ ریش مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ دُوسرے جمعہ تک پانی برستا رہا۔ پھر وہی اعرابی کھڑا ہوُا۔ اور اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم مکانات گرنے لگے ہیں۔ آپ نے دونوں ہاتھ بلند فرمائے۔ اور یہ دعا کی اللّٰہمّ حوالینا ولا علینا۔ آپ اپنے دست مبارک سے ابر کی جانب اشارہ فرماتے۔ اور وُہ پھٹ جاتا۔ اس بارش سے مدینہ کی زمین سخت ہوگئی۔ صحرا بہ نکلے۔ اور وادی قناۃ ایک ماہ تک بہتی رہی۔ اور جس طرف سے بھی کوئی آیا۔ اُس نے یہی بتایا۔ کہ اس قدر زور کی بارش ہوئی۔ کہ پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی ؎

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک اعرابی نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا۔ اور اُس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے پاس ایسے حال میں آئے ہیں۔ کہ ہمارے پاس کوئی ایسا اونٹ نہیں ہے۔ جو آواز دے۔ اور نہ کوئی بچہ ہے۔ جو پُکار کر روئے۔ اور اُس نے یہ اشعار پڑھے :-

اتیناك والعذراء تدمی لثانها
وقد شغلت ام الصبی عن الطفل
والقی بکفیه الصبی استکانة ؎ من الجوع ضعفا ما یمر وما یحلی
ولا شیئ مما یاکل الناس عندنا ؎ سوی الحنظل القانی والعهلز المقل
ولیس لنا الا الیك فرارنا
واین فرار الناس الا الی الرسل

(ہم آپ کے پاس آئے۔ اور فریادی لڑکیوں کے تالو فریاد سے خُون آلود ہوگئے ہیں۔ اور بچوں کی مائیں بچوں سے غافل ہوگئی ہیں۔ بچّے مارے بھوک کے ہر کھٹّی میٹھی چیز منہ میں ڈال لیتے ہیں۔ جب کہ ہمارے پاس سوائے حنظل اور عہلز کے کوئی کھانے کی شئے نہیں ہے۔ اور اب آپ کے پاس آنے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں تھا۔ اور لوگ رسولوں ہی کے پاس آیا کرتے ہیں۔)

آپؐ یہ سُن کر کھڑے ہو گئے۔ منبر پر چڑھے۔ پھر آپؐ نے دست مُبارک اُٹھائے اور دُعاء کی :-

اللّٰہمّ اسقنا غیثًا مغیثًا مریئًا مریعًا غدقًا طبقًا عاجلًا غیر رائث نافعًا غیر ضار۔ تملاء بہ الضرع وتنبت بہ الزرع وتحیی بہ الارض بعد موتها وکذلك

تخرجون ہ

آپ کے دُعاء فرماتے ہی آسمان پر ابر آئے۔ اور برس پڑے۔ مدینہ طیبہ کے لوگ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم غرق ہو گئے۔ آپ نے آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھائے۔ اور یہ دعاء فرمائی:۔ اللّٰھم حوالینا ولا علینا تا ابر مدینہ سے ہٹ گیا۔ آپ نے تبسم فرمایا۔ یہاں تک کہ کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ ابو طالب کی نیکی اللہ کے لئے ہے۔ اگر وُہ زندہ ہوتے۔ تو اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ آپ نے ابو طالب کے اُس قول کی جانب اشارہ فرمایا ہے:۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہا

ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل

بنی کنانہ کا ایک شخص کھڑا ہوا۔ اور اُس نے یہ اشعار پڑھے:۔

لك الحمد والحمد لمن شکر

سقینا بوجہ النبی المطر

دعا اللہ خالقہ دعوۃ ❊ الیہ واشخص منہا البصر

اغاث بہ اللہ علیا مضر ❊ وھذا العیان لذاك الخبر

وکان کما قال عمہ ❊ ابو طالب ابیض ذو غرر

ولم تك الا کف الرداء ❊ او اسرع حتیٰ رأینا الدرر

بہ اللہ یسقی صوب الغمام

ومن یکفر اللہ یلقی الغیر

"شکر گزار بندے تیرے حمد سرا ہیں۔ کہ آپ کے واسطے سے ہمیں پانی ملا ہے۔ آپ نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا کے سبب علیا مضر کی فریاد سُنی۔ اور آپ کے بارے میں جو خبر سُنی گئی۔ اُس کا مشاہدہ ہو گیا۔ اور جیسا کہ آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کے بارے میں فرمایا تھا۔ کہ آپ سفید اور روشن چہرے والے ہیں۔ چادر بھی لپیٹنے نہ پائے تھے۔ کہ پانی کے موتی برسنے شروع ہو گئے۔ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ ابر سے سیراب کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کا انکار کرتا ہے۔ تغیر احوال دیکھتا ہے")

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تم نے یقیناً اچھا کلام کیا ہے۔ ؛ ۔

ابی امامہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم چاشت کے وقت مسجد میں کھڑے ہوئے تین بار تکبیر کہی۔ پھر آپ نے تین بار دعا فرمائی :- اللّٰھمّ اسقنا ۵
پھر فرمایا - اللّٰھمّ ارزقنا سمنًا ولبنًا وشحمًا ولحمًا ۵ اُس وقت آسمان پر کچھ نہیں تھا۔ کہ آندھی اور غبار اُٹھا۔ اور ابر جمع ہوگیا۔ اور پانی برسا۔ اہل بازار نے فرمایا۔ کہ اس وقت آپ کھڑے ہوئے تھے۔ اور راستوں میں پانی بہ نکلا تھا۔ راوی کہتا ہے۔ کہ اس سال دودھ، گھی، چربی اور گوشت ہمیشہ سے زیادہ ہوا۔ اور ہر شئے راستوں میں ہوتی تھی کوئی خریدتا نہیں تھا ؛

ربیع بنت معوذ بن عفراء سے مروی ہے۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ لوگوں کو وضو کے سبب پانی کی ضرورت ہوئی۔ نشتر سواروں میں پانی ڈھونڈا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ پانی برسا۔ اور سب نے بھر لیا۔ اور سیراب ہو کر پی لیا ؛

ابی لبابۃ بن عبد المنذر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اللّٰھمّ اسقنا ابو لبابۃ نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھل خرمن میں پڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ اتنا پانی برسا۔ کہ ابو لبابۃ۔ برہنہ کھڑا ہو کر تمر کے خشک کرنے کی جگہ سوراخ کو اپنے تہمد سے بند کرے۔ راوی نے کہا۔ کہ اس وقت ہم لوگ آسمان پر ابر نہیں دیکھتے تھے۔ کہ اچانک بکثرت پانی برسا۔ انصار ابو لبابہ کے گرد کھڑے ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ اے ابو لبابہ یہ بارش اُس وقت تک بند نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تم ویسا ہی کرو۔ چنانچہ ابو لبابہ برہنہ کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے اپنے تہمد سے تمر کے خرمن کے سوراخ کو بند کیا۔ اُس کے بعد بارش بند ہو گئی ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے قحط سالی کی شکایت کی۔ آپ عیدگاہ تشریف لے گئے۔ اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے۔ یہاں تک کہ بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی۔ اللہ تعالےٰ نے ایک ابر کو پیدا کیا۔ وُہ گرجا اور بجلی چمکی۔ اور اس نے پانی برسایا۔ آپ مسجد کو نہیں آئے۔ کہ سیلاب بہ نکلا۔ آپ نے فرمایا :- اشھد انّ اللّٰہ علیٰ کلّ شیءٍ قدیرٌ و انّی عبد اللّٰہ ورسولہٗ ۵

کعب بن مرہ یا مرۃ بن کعب البہزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مضر پر بددعا فرمائی۔ آپؐ کے پاس ابوسفیان آئے۔ اور عرض کی۔ کہ آپ کی قوم کے لوگ ہلاک ہوگئے۔ آپؐ اُن کے لئے دُعا فرمائیں۔ آپؐ نے دُعا فرمائی:۔ اللھم اسقنا غیثا مُغیثا غدقا طبقا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر رائث ؕ

ہم لوگوں نے جمعہ تک انتظار کیا۔ پھر پانی برسا۔ اور خوب برسا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپؐ سے کثرت باراں کی شکایت کی۔ اور عرض کیا۔ کہ مکانات بہ گئے ہیں۔ آپؐ نے دُعا فرمائی:۔
اللھم حوالینا ولا علینا ؕ اُس دعا کے بعد ابر دائیں بائیں پھٹ گیا :۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک اعرابی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اُس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپکے پاس ایک ایسی قوم کے پاس سے آیا ہوں۔ جن کے چرواہے کو کچھ توشہ نہیں دیا جاتا۔ اور اُن کے پاس اتنا چارہ ہے۔ کہ اپنے نر اُونٹ کو روک کر رکھیں۔ آپؐ منبر پر تشریف لے گئے اور پھر منبر پر سے اُتر آئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور دعا کی:۔ اللھم اسقنا غیثا مغیثا مرئیا طبقا مریعا غدقا عاجلا غیر رائث ؕ

پھر آپ منبر سے اُتر آئے۔ اطراف میں سے کسی طرف سے آپ کے پاس کوئی شخص نہیں آتا تھا۔ مگر وُہ لوگ یہ کہتے تھے۔ کہ ہمارے پاس پانی برسا :۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں اکثر مرتبہ شاعر کے اِس قول کو یاد کرتا تھا۔ کہ:۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی جانب دیکھتا تھا۔ آپؐ منبر پر پانی کے لئے ہاتھ اٹھاتے۔ اور منبر سے اُترنے نہ پاتے۔ کہ ہر پرنالہ بہ رہا ہوتا تھا :۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دَور میں قحط سالی ہوئی۔ آپؐ مدینہ منورہ سے بقیع الغرقد کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ اُس وقت سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ عمامہ کا ایک حصہ سامنے کی جانب چھوڑا ہُوا تھا۔ اور دُوسرا اپنے دونوں شانوں کے درمیان اور عربی کمان کاندھے پر ڈالے ہوئے تھے۔ آپؐ قبلہ رُو ہو گئے۔ پھر

تکبیر کہی۔ اور دو رکعت نماز پڑھائی۔ دونوں رکعتوں میں قرأت بالجہر کی، اوّل رکعت میں سورۂ اذا الشمس کورت تلاوت کی۔ اور دوسری رکعت میں والضحیٰ پڑھی۔ پھر آپ نے اپنی چادر مبارک پلٹی۔ تاکہ قحط سالی فراخ حالی سے بدل جائے۔ پھر حمد و ثنا کی۔ ہاتھ اُٹھائے اور یہ دُعا کی :۔

"اللھم ضاحت بلادنا واغبرت ارضنا وھامت دوابنا اللھم منزل البرکات من اماکنھا وناشر الرحمة من معادنھا بالغیث المستغیث انت المستغفرون الالمام نستغفرك للجمات من ذنوبنا ونتوب الیك من عظیم خطایانا اللھم ارسل السمآء علینا مدرارًا واکفنا مغرورًا من تحت عرشك من حیث ینفعنا غیثنا غیثًا مغیثًا وارعًا رایعًا ممرعًا طبقًا عامًا خصبا تسرع لنا بہ النبات، وتکثر لنا بہ البرکات وتقبل بہ الخیرات اللھم انك قلت فی کتابك و جعلنا من السمآء کل شیء حیّ اللھم لاحیاة لشیء خلق من السمآء الا بالمآء اللھم وقد قنط الناس ومن قنط منھم سآء ظنھم وھامت بھائمھم وعجت عجیج الثکلی علی اولادھا ارجست عنا قطر السمآء فرقت لذالك وعظمھا وذھب لحمھا وذاب شحمھا اللھم ارحم انین الآنة وحنین الحانة ومن لایحمل رزقہ غیرك ط

اللھم ارحم البھآئم الحایمة والانعام السآئمة والاطفال الصآبیة اللھم ارحم المشآئخ الرکع والاطفال المرضع والبھآئم الرتع ؛

اللھم نوقتوتا الیٰ قوتنا ولا تردنا محرومین انك سمیع الدعآء برحمتك یا ارحم الراحمین ۃ

آپ دُعا سے فارغ نہیں ہوئے تھے۔ کہ اَبر آیا۔ اور یہاں تک کہ جو لوگ آپ کے ساتھ آئے تھے۔ ہر ایک کو یہ فکر تھی۔ کہ گھر کیسے واپس ہو۔ اس بارش کے سبب جانور پھلے پھولے کھیتیاں سرسبز ہوئیں۔ اور لوگوں نے عیش سے زندگی بسر کی۔ اور یہ تمام اُمور آپ کی برکت سے ہوئے ؛

باب نمبر ۲۳۳

آپؐ نے اپنی آل کے لئے دُعا فرمائی

شیخین نے حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے یہ دُعا کی :- اللّٰھُمَّ اجعل رزق اٰل محمدٍ قوتًا ط

بیہقی فرماتے ہیں۔ کہ آل محمدؐ کو قوت ملا۔ اور انہوں نے اس پر صبر کیا ؛

باب نمبر ۲۳۴

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک مہمان آیا۔ آپؐ نے اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس کھانے کے لئے بھیجا۔ مگر کسی کے یہاں کھانا نہیں تھا۔ آپؐ نے دُعا فرمائی :-

اللّٰھُمَّ انّی اسئلك من فضلك ورحمتك فانّہٗ لا یملکھا الّا انت ط

اس دُعا کے بعد آپؐ کے پاس بُھنی ہوئی بکری ہدیۃً آئی۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ بکری اللہ کا فضل ہے اور ہم اُس کی رحمت کے منتظر ہیں ؛

واثلہ بن الاسقع سے اُوپر کی حدیث کی طرح مروی ہے۔ اور اس طرح اُس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ کہ ایک بُھنی ہوئی بکری اور چپاتیاں ہدیۃً بھیجی گئیں۔ اُن کے لئے اہل صفہ نے سیر ہو کر کھایا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ سے ہم نے اس کے فضل اور رحمت کو چاہا سو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور اُس کی رحمت اُس کے پاس آخرت کے لیے ہمارے لیے ذخیرہ کی گئی ہے ؛

باب نمبر ۲۳۵

حضرت عمرؓ کے لئے دُعاء

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اپنا دست مبارک تین مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سینے پر مارا۔ جس وقت وُہ اسلام لائے۔ اور یہ دُعاء فرمائی :-

" اللّٰھمّ اخرج ما فی صدر عُمر من غل وابدلہ ایماناً ط "

باب نمبر ۲۳۶

حضرت علیؓ کے لئے دُعاء

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا۔ آپؐ نے میری عیادت فرمائی۔ میں یہ دُعاء مانگ رہا تھا۔ کہ اے اللہ اگر میری اجل آ گئی ہے۔ تو مجھے راحت دے اور اگر اُس میں تاخیر ہے۔ تو مجھے شفا دے۔ اور اگر یہ بیماری ابتلاء ہے۔ تو مجھے صبر دے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی :-

" اللّٰھمّ اشفہٖ اللّٰھمّ عافہٖ ط "

پھر آپؐ نے فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ۔ میں کھڑا ہو گیا۔ اور اب تک دوبارہ وُہ بیماری نہیں ہوئی :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ایک عورت کی جانب گیا۔ اُس نے آپ کے لئے ایک بکری ذبح کی۔ آپؐ نے فرمایا ایک شخص اہل جنت میں سے آئیگا حضرت ابُوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ ایک شخص اہل جنت میں سے آئے گا۔ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ آئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ کہ ایک شخص اہل جنت میں سے آئے گا۔ اور اے خدا اگر تو چاہے۔ تو وُہ شخص علی ہو۔ چنانچہ حضرت علی آئے :

باب نمبر ۲۳۷

حضرت سعد بن ابی وقاص کے لئے دُعاء

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے سعد رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دُعا رکی ؛۔

" اللّٰھُمّ استجب لہٗ اذا دعاک "

"اے اللہ جس وقت سعد دُعا مانگیں ۔ تو قبول فرما ! "

حضرت سعد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے یہ دُعاء فرمائی :۔ اللّٰھُمّ استجب السعد اذا دعاک ۔ اُس کے بعد حضرت سعد جو دُعاء کرتے ۔ وُہ قبول ہوتی تھی ؛

حضرت ابُوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ آپؐ نے حضرت سعد کے لئے یہ دُعاء فرمائی :۔ اللّٰھُمّ سدّد سھمہ واجب دعوتہ وجبہ ۃ

(اے اللہ اُس کے تیر کو سیدھا رکھ ۔ اُس کی دُعاء کو قبول کر اور اُسے دوست رکھ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ اہل کوفہ میں سے کچھ لوگوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کی شکایت　　حضرت عُمر رضی اللہ عنہ سے کی۔

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے سعد کے ساتھ اس شخص کو بھیجا ۔ جو سعد کے حالات لوگوں سے پُوچھے ۔ اُس نے سعد کو کوفہ کی مسجدوں میں پھرایا ۔ سب نے سعد کے بارے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر خیر کیا ۔ یہاں تک کہ وُہ شخص ایک مسجد کے پاس پہنچا ۔ ایک شخص نے جس کا نام ابوسعدہؓ تھا ۔ کہا ۔ تم نے قسم دی ہے ۔ تو میں اب بتاتا ہوں ۔ کہ سعد برابر تقسیم نہیں کرتے تھے لشکر میں نہیں جاتے تھے ۔ اور عدل نہیں کرتے تھے ۔ سعد نے سُن کر یہ دُعاء دی ؛

" اللّٰھُمّ ان کان کاذبًا فاطل عمرہٗ واطل فقرہ وعرضہ للفتن ۃ "

(اے میرے اللہ اگر یہ شخص جھوٹا ہے ۔ تو اُس کی عمر طویل کر کے اُس کے فقر کو لمبا کر ۔ اور اُس کو فتنوں کا نشانہ بنا) ؛

ابن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔ کہ میں نے اُس کو ایسے حال میں دیکھا ۔ کہ وُہ شیخ کبیر ۔ بڑھاپے سے اُس کی بھویں آنکھوں پر گر پڑی تھیں ۔ وُہ محتاج ہوگیا ۔ اور راستے میں چھوتی

بچیوں کو چھیڑا کرتا۔ کوئی پوچھتا۔ تیرا کیا حال ہے۔ تو وُہ کہتا۔ کہ شیخ کبیر ہوں۔ فتنے میں ڈالا گیا ہوں۔ اور مجھے سعد کی بد دعا لگ گئی ہے ؛

مصعب بن سعد سے روایت ہے۔ کہ سعد نے کوفے میں خطبہ دیا۔ اور لوگوں سے پُوچھا۔ کہ مَیں کیسا امیر ہوں۔ ایک شخص کھڑا ہوا۔ اور اُس نے کہا۔ میرے خیال میں تم رعایا کے حق میں عدل نہیں کرتے۔ برابر تقسیم نہیں کرتے اور لشکر میں رہ کر جہاد نہیں کرتے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ سُن کر کہا۔ کہ اے اللہ اگر یہ شخص جھوٹا ہے۔ تو اُسے اندھا کر دے۔ اُس کو تنگ دست کر دے۔ اُس کی عمر دراز کر دے۔ اور اُس کو فتنوں میں ڈال دے۔ چنانچہ وُہ شخص اندھا اور محتاج ہو گیا سوال کرنے لگا۔ اور مختار کذاب کے فتنے میں قتل کیا گیا ؛

قبیصہ بن جابر سے روایت ہے۔ کہ مسلمانوں میں ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص کی ہجو کی۔ سعد نے یہ دعاء کی۔ اے میرے اللہ اگر یہ شخص جھوٹا ہے۔ تو تو اُسے اندھا کر دے۔ اُس کی زبان اور اُس کے ہاتھ سے مجھے محفوظ رکھ۔ جس طرح تو چاہے۔ تو یوم قادسیہ میں اُس شخص کو تیر لگا۔ جس سے اُس کی زبان کٹ گئی۔ اور اُس کا ہاتھ کٹ گیا۔ اور مرتے دم تک وُہ کوئی بات نہ کر سکا ؛

مغیرہ نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک عورت کا قد بہت چھوٹا تھا۔ لوگوں نے کہا۔ کہ یہ سعد کی بیٹی ہے۔ بچپن میں سعد کے وضو کے پانی میں اُس نے ہاتھ ڈال دیا تھا سعد نے یہ دعا دی۔ کہ

" یضع اللہ قرنك "

" اللہ تعالیٰ تیرے زمانے کو کم کر دے " تو وُہ اب تک جوان نہیں ہوئی ؛

مینا مولی عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت سعد کے پاس آیا کرتی تھی۔ یا اُوپر سے جھانکا کرتی تھی۔ سعد نے اُس کو منع کیا۔ مگر وُہ باز نہ آئی۔ ایک دن آئی۔ اور اُوپر سے جھانکا۔ تو سعد نے کہا۔ شاہ وجہک ! تو اُس کا چہرہ اُس کی پیٹھ کی طرف ہو گیا۔

قیس سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہا۔ سعد نے سُن کر یہ دُعا کی۔ کہ اے اللہ یہ شخص تیرے ولی کو بُرا کہتا ہے۔ تو مجمع کے منتفرق ہونے سے پہلے اُن لوگوں کو اپنی قدرت دکھا دے۔ قیس نے کہا۔ ہم لوگ منتفرق نہیں ہوئے تھے۔ کہ وُہ گھوڑے سمیت زمین میں دھنس گیا۔ وُہ سر کے بل پتھروں پر گر پڑا۔ اُس کا دماغ پھٹ گیا۔ اور وُہ مر گیا ؛

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ سعدؓ نے ایک شخص کو بد دُعا دی۔ اُس کے پاس ایک اُونٹنی آئی۔ اور اُس نے اُس کو مار ڈالا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا۔ اور قسم کھائی۔ کہ کسی کو بد دُعا نہ دُوں گا :

ابن المسیب سے مروی ہے۔ کہ مروان نے کہا۔ کہ یہ مال ہمارا ہے۔ ہم جس کو چاہیں گے دیں گے یہ سُنکر سعد رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے۔ اور مروان سے کہا۔ کہ بد دُعا کروں۔ مروان دوڑ کر آیا۔ اور اُس نے سعد رضی اللہ عنہ کو گلے لگا لیا۔ اور کہا۔ کہ اے ابو اسحاق! تم بد دُعا نہ کرو۔ یہ مال اللہ کا ہے :

یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ کہ سعد رضی اللہ عنہ نے دُعا کی کہ اے میرے خدا میرے بچے چھوٹے ہیں۔ میری موت کو اس قدر مؤخر کر۔ کہ وُہ جوان ہو جائیں۔ چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے بیس سال بعد وفات پائی :

عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سعد رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کہیں سے گزرا وُہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بُرا کہہ رہا تھا۔ سعد نے اُس سے کہا۔ کہ تو اُن لوگوں کو بُرا کہتا ہے۔ کہ جن کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو فیصلہ ہونا تھا۔ سو ہو گیا۔ تجھے اُن کے بُرا کہنے سے باز آ جانا چاہیئے۔ ورنہ مَیں تجھے بد دعا دُوں گا۔ وُہ کہنے لگا۔ کہ یہ شخص مجھے ایسے خوف دلاتا ہے۔ گویا یہ کوئی نبی ہے۔ کہ جو دعا کرے گا۔ قبول ہو جائے گی۔ اُس پر سعد نے دُعا کی۔ اے اللہ! یہ شخص اُن لوگوں کو بُرا کہتا ہے۔ جن کے بارے میں تیرا جو فیصلہ ہونا تھا۔ سو ہو گیا۔ تو آج ہی اُس کو سزا دے۔ دیکھا۔ کہ اونٹنی آ رہی ہے اور لوگوں نے اُس کو راستہ دے دیا۔ اُس نے اُس شخص کو کچل ڈالا۔ لوگ سعد کے پیچھے گئے۔ اور سعد سے کہتے گئے۔ کہ اے ابو اسحاق اللہ تعالیٰ نے تمہاری دُعا قبول کی :

باب نمبر ۲۳۸

مالک بن ربیعہ کے بارے میں آپؐ کی دُعاء

مالک بن ربیعہ السّلولی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اُن کے لئے یہ دُعاء فرمائی۔ کہ اُن کی اولاد میں برکت ہو۔ چنانچہ اُن کے اسّی لڑکے پیدا ہُوئے تھے :

باب نمبر ۲۳۹

عبداللہ بن عتبہ کے لئے آپؐ کی دُعاء

عبداللہ بن عتبہ کی اُم ولد سے مروی ہے۔ کہ مَیں نے اپنے سردار عبداللہ بن عتبہ سے دریافت کیا۔ کہ تم رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی کس بات کو یاد رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں پانچ یا سات برس کا تھا۔ کہ مجھے آپؐ نے اپنی آغوش میں بٹھایا۔ اور میرے اور میری اولاد کے لئے برکت کی دُعاء کی۔ ہم اُس دعاء کی برکت یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ہم بوڑھے نہیں ہوئے ؛

باب نمبر ۲۴۰

نابغہ کے لئے دُعاء

یعلی بن الاشدق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے نابغہ جعدی سے سُنا۔ کہ اُس نے آپؐ کے سامنے شعر پڑھا۔ آپؐ نے پسند فرمایا۔ اور کہا۔ لا یغضض اللّٰہ فاك ؕ راوی نے کہا۔ کہ میں نے نابغہ کو ایک سو کچھ برس کی عمر میں دیکھا۔ کہ اُس کا کوئی دانت نہیں ٹوٹا تھا ؛

یہی روایت ابن ابی اسامہ سے بھی مروی ہے۔ اور اُس میں یہ ہے۔ کہ نابغہ دانتوں میں سب لوگوں میں عمدہ تھا۔ اگر نابغہ کا کوئی دانت گر جاتا۔ تو دُوسرا دانت نکل آتا تھا ؛

ابن السکن سے مروی ہے۔ کہ نابغہ کے دانت آپؐ کی دُعاء کی برکت سے اولوں سے زیادہ سفید تھے ؛

باب نمبر ۲۴۱

ثابت بن یزید کے لئے دُعاء

ابن عابد سے روایت ہے۔ کہ ثابت بن یزید نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرا پاؤں لنگڑا ہے۔ زمین سے نہیں لگتا۔ اُن کے لئے آپ نے دُعاء فرمائی۔ اُن کا پاؤں اچھا ہو گیا۔ اور زمین سے لگنے لگا ؛

باب نمبر ۲۴۲

آپ نے مقداد کے لئے دُعاء فرمائی

ضباعہ بنت الزبیر اہلیہ مقداد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک دن مقداد حاجت کے لیئے بقیع گئے۔ اور ایک ویران جگہ میں بیٹھ گئے۔ وہاں ایک چوہا ایک سوراخ سے نکلا اور ایک دینار نکال کر لایا۔ اور وہ اسی طرح نکال کر لاتا رہا۔ یہاں تک کہ سترہ دینار ہو گئے۔ مقداد وہ دینار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تم نے اپنا ہاتھ سوراخ میں ڈالا تھا۔ مقداد نے کہا۔ نہیں! آپ نے فرمایا۔ اُن دیناروں میں تم پر صدقہ واجب نہیں ہے اللہ تعالےٰ تمہیں اُن دیناروں میں برکت دے۔ ضباعہ کہتی ہیں۔ کہ اُن دیناروں کا آخری دینار ختم نہیں ہوتی۔ اور میں نے مقداد کے یہاں عمدہ چاندی دیکھی ؛

باب نمبر ۲۴۳

عمرو بن الحمق کے لئے دُعاء

عمرو بن الحمق سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دُودھ پلایا۔ اور آپ نے اُن کے لئے یہ دُعاء فرمائی۔ اللّٰھمّ امتعہ بشبابہ ط

چنانچہ اسّی سال کی عمر میں بھی اُن کا کوئی بال سفید نہیں ہُوا ؛

باب نمبر ۲۴۴

ابُوسبرہ کی اَولاد کے لئے دُعاء

سبرہ سے روایت ہے۔ کہ اُن کے والد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئے۔ آپؐ نے اُن کے بیٹوں کے واسطے دُعا فرمائی۔ وُہ آج تک اپنی اولاد میں بزرگ ہیں۔

باب نمبر ۲۴۵

ضمرۃ بن ثعلبۃ کے لئے دُعاء

ضمرۃ بن ثعلبۃ البھزی سے مروی ہے۔ کہ وُہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم آپ میرے لئے شہادت کی دُعاء کیجئے۔ آپؐ نے یہ دُعاء فرمائی :-

" اللّٰھمّ انّی احرم دم ابن ثعلبۃ علی المشرکین ہ "

چنانچہ وُہ عمر بھر مشرکین پر حملے کرتے رہے۔ اور اُن کی صفوں کو چیرتے ہُوئے آگے نکل جاتے اور پلٹ کر آجاتے تھے ؛

باب نمبر ۲۴۶

ایک یہُودی کے لئے دُعاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک یہُودی نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم کے سامنے بیٹھا تھا نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے چھینک لی۔ تو یہودی نے یرحمک اللہ پڑھا۔ اُس پر آپؐ نے ھداک اللہ فرمایا۔ اور وُہ یہودی مسلمان ہو گیا ؛

باب نمبر ۲۴۷

ابی سلمہؓ کے لئے دُعاء

عبدالحمید بن سلمہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں۔ کہ اُن کے والدین میں ایک کافر تھا۔ اور ایک مُسلمان۔ وُہ دونوں نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ملاں کو اختیار دیا کہ جس پاس رہنا چاہے چلا جائے وُہ کافر کی طرف متوجہ ہوا۔ آپؐ نے یہ دُعاء فرمائی :۔

" اللّٰھمّ اھدہٖ " پھر وُہ مسلمان کی طرف متوجہ ہوُا۔ آپؐ نے اُسے مسلمان کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ؛

باب نمبر ۲۴۸

زناء کے بیان میں

ابی امامہ سے روایت ہے۔ کہ ایک نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا۔ اور اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم! مجھے زناء کی اجازت دیجئے۔ لوگ اُس کی جانب متوجہ ہوُئے۔ اور اُسے جھڑکنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرے پاس آؤ۔ وُہ آپؐ کے قریب آگیا اور آپؐ نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ وُہ بیٹھ گیا۔ آپؐ نے اُس سے پوچھا۔ کیا تو اپنی ماں کے ساتھ زناء چاہتا ہے؟ اُس نے کہا۔ میں آپؐ پر فدا ہوں۔ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جیسا کہ تو اپنی ماں سے زناء کو پسند نہیں کرتا۔ کوئی بھی شخص اپنی ماں سے زناء پسند نہیں کرتا۔ پھر آپؐ نے پُوچھا۔ کیا تُو اپنی بیٹی سے زناء پسند کرتا ہے؟ اُس نے کہا۔ میں آپؐ پر فدا ہو جاؤں۔ میں اپنی بیٹی سے زناء کو پسند نہیں کرسکتا۔ آپؐ نے فرمایا۔ جیسے تو اپنی بیٹی کے ساتھ زناء کو پسند نہیں کر سکتا اسی طرح کوئی بھی پسند نہیں کرسکتا۔ پھر آپؐ نے پوچھا۔ کیا تُو اپنی بہن سے زناء کو پسند کرتا ہے؟ اُس نے عرض کی۔ خدا مجھ کو آپؐ پر فدا کرے۔ میں یہ پسند نہیں کرسکتا۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس طرح تو اپنی بہن سے زناء کو پسند نہیں کرتا۔ ایسے ہی کوئی بھی اپنی بہن سے زناء کو پسند نہیں کرسکتا۔ پھر آپؐ نے اُس سے پوچھا۔ کیا اپنی پھوپھی سے زنا کرنا پسند کر سکتا ہے۔ اُس

عرض کی۔ خدا مجھ کو آپؐ پر فدا کرے۔ میں پھوپھی کے ساتھ زنا کو پسند نہیں کر سکتا۔ آپؐ نے فرمایا جس طرح تم پھوپھی کے ساتھ زنا کو ناپسند کرتے ہو۔ ایسے ہی لوگ بھی ناپسند کرتے ہیں۔ پھر آپؐ نے پوچھا۔ کیا۔ تو خالہ کے ساتھ زنا کو پسند کر سکتا ہے۔ اُس نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ میں خالہ کے ساتھ زنا کو پسند نہیں کر سکتا۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس طرح تو خالہ کے ساتھ زنا کو پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح لوگ بھی خالہ کے ساتھ زنا کو پسند نہیں کرتے۔ پھر آپؐ نے اپنا دست مبارک اُس پر رکھا۔ اور یہ دُعا کی :۔

"اللّٰھم اغفر ذنبہ وطھر قلبہ واحصن فرجہ ط"

اُس کے بعد اُس نوجوان نے اس قسم کی کسی نتنے کی جانب التفات نہیں کیا :۔

باب نمبر ۲۴۹

حضرت اُبیؓ بن کعبؓ کے لئے دُعاء

سلیمان بن صمرو سے روایت ہے۔ کہ ابی بن کعب اُن دو اشخاص کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جنہوں نے قرأت میں اختلاف کیا تھا۔ اُن میں سے ہر ایک یہی کہتا کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھایا ہے۔ آپؐ نے ان دونوں کو پڑھوا کر سُنا اور فرمایا۔ کہ دونوں نے دُرست پڑھا۔ اُبی کہتے ہیں۔ کہ میرے دل میں دَور جاہلیت سے بھی زیادہ شک پیدا ہوُا۔ آپؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا۔ اور فرمایا :۔

"اللّٰھم اذھب عنہ الشّیطان"

میری یہ حالت ہو گئی۔ کہ پسینہ بہنے لگا۔ اور گویا کہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف خوف کی حالت میں دیکھ رہا ہوں :۔

باب نمبر ۲۵۰

حضرت ابن عباسؓ کے لئے دُعاء

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے

لئے یہ دُعاء فرمائی :- اللّٰھم فقھہ فی الدین ؕ

ایک دُوسری روایت میں وعلمہ التاویل کے الفاظ بھی ہیں ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ اور میرے لئے حکمت کی دُعاء فرمائی۔ اور میرے حق میں آپؐ کی دُعاء قبول ہوئی ؛

حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے میرے لئے یہ دُعاء فرمائی :-

" اللّٰھم اعط الحکمۃ وعلمہ التاویل ؕ "

حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے میرے لئے یہ دُعاء فرمائی :-

" اللّٰھم علمہ تاویل القرآن " ؕ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے لئے دُعاء فرمائی :-

" اللّٰھم بارك فیہ وانشر منہ "

باب نمبر ۲۵۱

حضرت انس بن مالکؓ کے لئے دُعاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میرے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے یہ دُعاء فرمائی :- اللّٰھم اکثر لہٗ مالہٗ وولدہ وبارك لہٗ فیما رزقتہ ؕ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس مال کثیر ہے۔ اور بیٹے اور پوتے ایک سو کی تعداد میں ہیں۔ اور میری بیٹی آمنہ نے کہا۔ کہ بصرہ میں حجاج کے آنے تک میری صلبی اولاد ایک سو انتیس دفن کی گئی ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے میرے لئے یہ دُعاء فرمائی :- اللّٰھم اطل عمرہٗ واکثر مالہٗ واغفر لہٗ ؕ

ابُو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ایک باغ تھا۔ جس میں سال میں دو بار میوہ آتا تھا۔ اور اُس باغ میں ایک خاص قسم کی بوتھی جس میں سے مُشک کی سی خوشبو آتی تھی ؏

حمید سے مروی ہے۔ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ننانوے برس کی عُمر پائی۔ اور ۹۱ھ ہجری میں انتقال کیا ؏

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے میرے لئے یہ دُعاء فرمائی ؛- اللھم اکثر مالہٗ وولدہٗ واطل عمرہٗ واغفرلہٗ ؕ اُس دعاء کی برکت یہ ہے۔ کہ میں نے اپنی صلبی اولاد میں سے ایک سو افراد دفن کئے۔ اور میرے پھل سال میں دُو مرتبہ آتے ہیں۔ میں نے اتنی عمر پائی ہے۔ کہ زندگی سے ملول ہو گیا ہوں۔ اور خدا سے مغفرت کی اُمید رکھتا ہوں ؏

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے میرے مال اور اولاد کے حق میں جو دُعاء فرمائی تھی۔ میں اُس کے اثرات پہچانتا ہوں ؏

باب نمبر ۲۵۲

حضرت ابُوہریرہ رضؓ اور اُنکی والدہ کے حق میں آپؐ کی دُعاء

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رُوئے زمین پر جس قدر مؤمن ہیں۔ وُہ مجھے محبُوب رکھتے ہیں۔ راوی نے پوچھا۔ ایسا کیوں ہے ؟ انہوں نے فرمایا۔ کہ میں اپنی والدہ کو دعوت اسلام دیتا تھا۔ اور وُہ گریز کرتی تھیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے عرض کی۔ کہ آپؐ اللہ تعالےٰ سے دُعاء کیجئے۔ کہ میری ماں کو اِسلام کی ہدایت ہو۔ چنانچہ آپؐ نے دعا فرمائی۔ میں واپس ہوا۔ اور اپنے گھر میں داخل ہوا۔ تو میری ماں نے اشھد ان لآ الٰہ الاّ اللہ وانّ محمّد رسول اللہ ؕ کہا۔ میں یہ سُنکر فوراً پلٹ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس پہنچا۔ اور خوشی کے مارے میرے آنسو آئے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی دُعا اللہ نے قبول کر لی ہے۔ اور میری والدہ اِسلام لے آئی ہیں۔ اب آپؐ دُعاء فرمائیے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری والدہ کو مؤمن بندوں کا محبُوب

بنا دے۔ اور اُن کو اللہ تعالےٰ ہمارا محبوب بنا دے۔ آپؐ نے یہ دُعا فرمائی :۔

" اللّٰھم حبّب عبدك ھٰذا وامہٗ الیٰ عبادك المؤمنین وحبّبھم الیھما "

چنانچہ رُوئے زمین کے تمام مُسلمان مرد و عورت مجھے محبوب رکھتے ہیں۔ اور میں اُن کو محبُوب رکھتا ہوں ؛

محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص زید بن ثابت کے پاس آیا۔ اور اُن سے کچھ پوچھا۔ زید نے کہا۔ کہ تم ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نہ چھوڑو۔ کیونکہ میں اور ابُوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ایک اور شخص مسجد میں دُعاء مانگ رہے تھے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم باہر سے تشریف لائے ہیں۔ اور میرا ساتھی دُعا کرتے جاتے۔ اور ہماری دُعاء پر آپؐ آمین فرماتے جاتے۔ پھر ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ دُعاء کی :۔

" انّی اسئلك مثل ما سالك صاحبای واسئلك علمًا لا ینسیٰ "

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے آمین فرمایا۔ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم بھی اللہ سے ایسے علم کی دعاء کریں۔ جو نہ بھولے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم پر اُس دوسی ابوہریرہؓ نے سبقت کی ہے ؛

باب نمبر ۲۵۳

سائبؓ کے واسطے دُعاء

جعد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ ایسے حال میں تھے۔ کہ جب مرے اُس وقت اُن کی عُمر چورانوے برس تھی۔ اور تیز، چالاک اور معتدل مزاج تھے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ مجھ کو معلُوم ہوا۔ کہ میں نے اپنی سماعت اور بصر سے نفع نہیں اُٹھایا۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی دُعاء کے سبب ؛

باب نمبر ۲۵۴

حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف رضؓ کے واسطے دُعاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روائیت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا۔ "بارک اللہ لک"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ آپ کی دُعاء کی برکت سے مجھے توقع ہے۔ کہ اگر میں کوئی پتھر اُٹھاؤں گا۔ تو اُس کے نیچے سے بھی سونا یا چاندی نکلے گا ؁

باب نمبر ۲۵۵

عروۃ البارقی رضؓ کے واسطے دُعاء

عروۃ البارقی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لئے بیع میں برکت کی دعاء فرمائی تھی۔ وُہ اگر مٹی بھی لیتے تھے۔ تو اُس میں بھی نفع ہوتا تھا ؁

عروۃ البارقی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے میرے لئے یہ دُعاء فرمائی۔ کہ اے اللہ! میرے معاملے اور بیع میں مجھے برکت دے۔ میں نے کوئی شئے نہیں خریدی۔ مگر مجھے اُس میں نفع ہُوا ؁

عروۃ البارقی سے ایک اور روایت میں مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے میرے واسطے فرمایا:-

"بارک اللہ لک فی صفقۃ یمینک"

اُس دُعاء کے بعد میں بازار کناسہ میں کھڑا ہوتا۔ اور واپسی سے پہلے پہلے مجھے چالیس ہزار درہم کا نفع ہوجاتا تھا ؁

باب نمبر ۲۵۶

عبداللہؓ بن جعفر کے لئے دُعاء

عمرو بن الحریث سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم عبداللہؓ بن جعفر کی جانب تشریف لے گئے۔ وُہ کوئی شئے فروخت کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا:۔
"اللّٰھمّ بارك لہٗ فی تجارتہٖ "

باب نمبر ۲۵۷

اُم سلیمؓ کے حمل کے واسطے دُعاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ عبداللہ ابن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا بیمار ہوگیا۔ اور مرگیا۔ اُس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ گھر پر نہیں تھے۔ اُن کی اہلیہ نے نہلا دُھلا کر اُسے مکان کے ایک طرف دُور لٹا دیا۔ ابُو طلحہ رضی اللہ عنہٗ آئے۔ تو انہوں نے پوچھا۔ کہ لڑکا کیسا ہے۔ اُن کی اہلیہ نے کہا۔ کہ آرام سے ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا۔ کہ اُن کی اہلیہ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ وُہ سوگئے۔ صبح کو اُٹھے۔ اور غسل کیا۔ اور جب باہر جانے لگے۔ تو اہلیہ نے بتایا۔ کہ لڑکا مرگیا۔ ابُو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ اور آپ کو اُس واقعہ سے مطلع کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آج کی رات برکت دے گا۔ سفیان نے کہا کہ انصاری کا بیان ہے۔ کہ مَیں نے اُن کی نو اولادیں دیکھیں۔ جن میں سے ہر ایک نے قرآن کا قاری اور عالم ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا اُبو طلحہ رضی اللہ عنہ سے تھا۔ وُہ مر گیا۔ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے اُس کو ڈھانپ دیا۔ اُبو طلحہ رضی اللہ عنہ گھر آئے۔ اور پُوچھا۔ کہ بچے کا کیا حال ہے؟ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا۔ آرام ہے۔ اُبو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا کھایا۔ بعد ازاں اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا۔ کہ اگر کوئی شخص تمہیں کوئی شئے عاریتاً دے۔ اور پھر وُہ واپس لے لے۔ کیا تم اُس شئے کے واپس کرنے پر افسوس کرو گے اُبو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نہیں۔ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اللہ نے تمہیں عاریتاً ایک بیٹا دیا تھا۔ اور اب وہ اللہ نے واپس لے لیا ہے۔ اگلے دن صبح کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ اور اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے قول سے آپؐ کو باخبر کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تم دونوں کو برکت دے۔ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا۔ پھر میرے ہاں عبداللہ پیدا ہُوا۔ راویوں کا بیان ہے۔ کہ وُہ لڑکا بڑا نیکوکار تھا۔ اور اُس کے ہم عمروں میں کوئی اُس سے افضل نہ تھا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے۔ کہ وُہ لڑکا نبی کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے اُس کے تالو میں خرما وغیرہ ملا۔ پھر اُس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا۔ اور اُس کا نام عبداللہ رکھا۔ اور آپؐ کے دست مبارک کے پھیرنے سے اُس کے چہرے پر نُور ہو گیا تھا۔

باب نمبر ۲۵۸

عبداللہ رضؓ بن ہشام کے لئے دُعاء

بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے ابی عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُن کو اُن کا دادا عبداللہ بن ہشام بازار کو لے جاتا تھا۔ تاکہ غلہ خریدیں۔ اُن سے ابن الزبیر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ ملتے اور کہتے۔ کہ ہم کو اپنا شریک بنالو۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے واسطے برکت کی دُعاء کی ہے۔ وُہ اُن کو اپنا شریک کر لیتے۔ اور اکثر انہیں سالم اُونٹ نفع میں مل جاتا۔ اور وُہ اُسے گھر بھیج دیتے تھے۔

باب نمبر ۲۵۹

حکیم بن حزامؓ کے لئے دُعاء

مدینہ کے ایک شیخ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے حکیم بن حزام کو ایک ایک دینار دے کر اپنے لئے قربانی کا جانور لینے کے لئے بھیجا۔ اُنہوں نے ایک جانور خریدا۔ اُسے دو دینار میں فروخت کیا۔ پھر ایک جانور اور ایک دینار واپس لے کر آئے۔ آپؐ نے اُن کو دُعا دی۔ اور فرمایا۔ اللہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو تجارت میں برکت دے ؛

ابن سعد نے حکیم سے روایت کی ہے۔ کہ وُہ تجارت میں خوش قسمت تھے۔ اور انہوں نے جو شئے بھی فروخت کی۔ اُس میں انہیں ضرور فائدہ ہوُا ؛

باب نمبر ۲۶۰

قریش کے واسطے دُعاء

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے یہ دُعاء فرمائی :۔

" اللھم کما اذقت لاوّل قریش نکالاً فاذق آخرھا نوالاً ؕ "

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے یہ دُعاء فرمائی :۔

" اللھم اذقت اوّل قریش عذاباً دوبالاً فاذق آخرھا نوالاً ؕ "

باب نمبر ۲۶۱

عبداللہ بن شبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے زبیر بن ابی سلمٰی رضی اللہ عنہ کو سو برس کی عمر میں دیکھا۔ تو آپؐ نے فرمایا :۔ اللّٰھم اعذنی من شیطانہٖ۔ اُس کے بعد اُس نے کوئی شعر نہیں کہا۔ اور مر گیا ؛

باب نمبر ۲۶۲

تکبّر کے بیان میں

ابن سعد نے کہا ہے۔ کہ خالد بن اسید بن ابی العیص میں شدید تکبر تھا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر وہ مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف دیکھا۔ اور یہ دُعاء فرمائی۔ اللّٰھم زدہ تیھا (اے خدا اس کی خودی کو اور زیادہ کردے۔ چنانچہ وُہ تکبر آج تک اُن کی اولاد میں پایا جاتا ہے ؛

باب نمبر ۲۶۳

یزید بن نمر سے روایت ہے۔ کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا۔ جو کہ لنجا تھا۔ اُس نے کہا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ میں آپؐ کے سامنے سے اپنے گدھے پر سوار ہوکر گزرا۔ آپؐ نے دُعاء فرمائی ؛۔

اللّٰھم اقطع اثرہٗ (خدا اسکی ٹانگیں توڑ دے) میں پھر گدھے پر سوار ہو کر نہیں چلا ؛

باب نمبر ۲۶۴

آپؐ کی جامع دُعائیں

صخر الغامدی سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعاء فرمائی ؛۔

" اللّٰھم بارک لامتی فی بکورھا ؃ " ۔

صخر تجارت کرتے تھے۔ اور اپنے لڑکوں کو بھی تجارت کراتے تھے۔ وُہ بڑے دولت مند ہو گئے۔ اور اس قدر مال ہو گیا۔ کہ رکھنے کو جگہ نہ رہی ؛

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے شوہر کی شکایت کی۔ آپؐ نے اُس سے پُوچھا۔ کیا تمہیں اپنے شوہر سے نفرت ہے۔ اُس نے کہا ۔ ہاں۔ آپؐ نے اُس سے اور اُس کے شوہر سے فرمایا۔ کہ تم اپنے سروں کو نزدیک کرو۔ پھر آپؐ نے اُس عورت کی پیشانی اُس مرد کی پیشانی پر رکھی۔ اور یہ دُعاء فرمائی ؛۔

" اللّٰھم الّف بینھما وحبّب احدھما الیٰ صاحبہ ؃ اُس کے بعد پھر وُہ عورت

آپؐ سے ملی۔ اُس نے قدم مبارک کو بوسہ دیا۔ آپؐ نے اُس سے پُوچھا۔ تم اور تمہارے شوہر کیسے ہو۔ اُس نے عرض کی۔ کہ کسی نئے مال یا پُرانے موروثی سرمائے یا اولاد، کوئی شئے مجھے اپنے شوہر سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ آپؐ نے یہ سُنکر فرمایا:۔ اشھد انی رسول اللّٰہ ٭ حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ بولے:۔ وانا اشھد انک رسول اللّٰہ ٭

ابُوامامہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلّم ایک جنگ میں تھے۔ میں آپؐ کے پاس آیا۔ اور عرض کی۔ کہ آپ اللّٰہ تعالےٰ سے میری شہادت کی دُعاء فرمائیے۔ آپؐ نے یہ دُعاء فرمائی:۔ اللّٰھم سلّمھم وغنمھم ٭

چنانچہ ہم نے جہاد کیا۔ اور ہم محفوظ رہے۔ اور ہمیں غنیمت ملی۔ پھر ایک اور جہاد کے موقعہ پر میں آپؐ کے پاس آیا۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللّٰہ صلّے اللّٰہ علیہ وسلّم آپؐ میرے لئے جہاد کی دُعاء فرمائیے۔ آپؐ نے یہ یہ دُعاء فرمائی:۔

اللّٰھم سلّمھم وغنمھم ٭ ہم نے جہاد کیا۔ محفوظ رہے اور مال غنیمت حاصل کی ٭

حضرت زید بن ثابت رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللّٰہ صلّے اللّٰہ علیہ وسلّم نے یمن کی جانب دیکھا۔ اور یہ دُعاء فرمائی:۔

اللّٰھم اقبل بقلُوبھم ٭ "اے اللّٰہ تو اُن کے دلوں کو متوجہ کردے" پھر آپؐ نے شام کی جانب دیکھا۔ اور یہی دُعاء فرمائی:۔

اللّٰھم اقبل یقلوبھم ٭ اور پھر عراق کی جانب دیکھا۔ اور یہی دُعار فرمائی:۔ اللّٰھم اقبل بقلُوبھم ٭

حضرت سلمۃ بن الاکوع سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص آپؐ کی موجودگی میں بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اُس نے کہا۔ کہ میرا ہاتھ داہنا نہیں اُٹھتا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اُٹھتا ہے۔ اور اُس کو اُٹھنے سے روکنے والی تکبر کے سوار اور کوئی شئے نہیں۔ راوی کا بیان ہے۔ کہ اُس کا یہ ہاتھ پھر منہ کی جانب نہیں جا سکا ٭

عقبہ بن عامر رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللّٰہ صلّے اللّٰہ علیہ وسلّم نے سبیعۃ الاسلمی کو دیکھا۔ کہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اُس کو غزہ کی بیماری نے پکڑا ہے۔ چنانچہ جب وُہ غزہ کی طرف گیا۔ اُسے طاعون ہو گیا۔ اور وُہ مر گیا ٭

حضرت بریدہ رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے قیس نامی

ایک شخص سے اُس کا حال پُوچھا۔ اور فرمایا :- لا اقرتہ الارض "زمین اسے کہیں قرار نہیں بخشے گی۔ چنانچہ وہ جس جگہ جاتا وہاں نہ ٹھہر پاتا۔ اور وہاں سے نکل جاتا۔

ضمرہ اور مہاجرین حبیب کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ایک لشکر میں باہر تشریف لے گئے۔ آپؐ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ اور سب اُونٹوں پر سوار رہے ایک شخص باہر نکل کر آیا۔ اور اُس نے زمین پر اتر کر نماز پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا:- خالف خالف اللہ بہ ط چنانچہ وُہ مرنے سے پہلے مُرتد ہو گیا ؛

عبدالملک بن یعلی اللیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ بکر بن شداخ اللیثی اُن لوگوں میں سے تھے۔ جو رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اُس وقت وُہ لڑکے تھے۔ جب بالغ ہُوئے۔ تو نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئے۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم میں آپؐ کے گھروں میں جاتا تھا۔ مگر اب میں مردوں میں شامل ہو گیا ہوں۔ اُن کو آپؐ نے یہ دُعا دی :- اللّٰھم صدق قولہ ولقظہ ولقہ الظفر ط

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں انہوں نے ایک یہودی کو قتل کر دیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس بات کو بہت عظیم جانا۔ اور بے قرار ہو گئے۔ اور منبر پر چڑھے۔ اور فرمایا۔ کہ مجھ کو اللہ تعالٰے نے والی اور خلیفہ لوگوں کے قتل کے واسطے نہیں بنایا ہے۔ جس شخص کو اُس یہودی کے قتل کا علم ہے۔ مَیں اُسے خدا کا خوف دلاتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ وُہ مجھے بتائے۔ بکر بن شداخ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ کہ مَیں نے اُس یہودی کو قتل کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے۔ اللہ اکبر! تم اُس یہودی کے خون کا اعتراف کرتے ہو۔ تم اپنی نجات کے لئے کوئی دلیل لاؤ۔ بکر نے کہا۔ جی ہاں۔ دلیل یہ ہے۔ کہ فلاں شخص جہاد کرنے کے لئے گیا۔ اور اپنے گھروں کو میرے سپُرد کر گیا۔ مَیں اُس کے گھر پر آیا۔ تو مَیں نے اُس یہودی کو اُس کے گھر میں پایا۔ اور اُسے یہ اشعار پڑھتے ہُوئے سُنا ؛

واشعث غرۃ الاسلام حتّٰی

خلوت بعرسہ لیل التمام

ابیت علی ترابیھا واسی ؛ علی قواء لاحبہ الخرام !

کان مجامع الربلات منھا ؛ قیام ینھضن الیٰ فئام !

(پراگندہ بال شخص جو اسلام کے دھوکے میں آ گیا ہے۔ مَیں نے اُس کی بیوی کے ساتھ

تمام رات خلوت کی۔ مَیں نے اُس کی بیوی کے سینے پر رات گزاری۔ اور اُس نے ہمیشہ سفر میں رہنے والی اونٹنی پر شام کی۔ اُس عورت کے پستان کے اطراف گوشت کی تہیں ہیں۔ اور یہ خوب موٹی عورت ہے۔)

راوی نے کہا ہے۔ کہ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے بکر کے قول کی تصدیق کی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی دُعا کے سبب سے خون کو باطل کر دیا ؏

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے پاس معاویہ کو بلاؤ۔ میں نے عرض کی۔ وُہ کھانا کھا رہے ہیں۔ دُوسری بار بُلایا اور تیسری بار بُلایا۔ وُہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ لا اشبع اللّٰہ بطنہٗ (اللہ تعالیٰ اسکے پیٹ کو نہ بھرے) اُس دعا کے بعد معاویہ کا پیٹ کبھی نہیں بھرا ؏

وحشی سے روایت ہے۔ کہ ایک مرتبہ معاویہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے سوار تھے۔ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ اے معاویہ تمہارے جسم کا کون ساحصّہ میرے جسم سے ملا ہُوا ہے۔ معاویہ نے کہا۔ کہ میرا پیٹ۔ آپؐ نے فرمایا:۔ اللّٰھم املاہ علماً وحلماً ۵ (اے اللہ اس کے پیٹ کو علم وحلم سے بھر دے)

فروخ مولی عثمان سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا۔ کہ آپ کے فلاں فلاں غلام نے غلہ گراں فروخت کرنے کے لئے جمع کر لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ جو شخص غلّے کو مسلمانوں سے روک کر جمع کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اُس کو جذام یا افلاس کی بیماری میں مبتلا کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام نے کہا۔ کہ ہم غلہ اپنے مال سے خریدتے ہیں۔ اور فروخت کرتے ہیں۔ راوی نے ذکر کیا ہے۔ کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام کو ایک زمانے بعد مجذوم دیکھا ؏

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کو دیکھا۔ کہ نماز میں اپنے بالوں کو مٹی سے بچا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:۔ اللّٰھم قبح شعرہٗ۔ (خدا اس کے بالوں کو برباد کرے) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ اُس کے بال گر گئے ؏

عبدالملک بن ھارون بن عنترہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ابی ثروان مبنی عمرو بن تمیم کے اونٹوں کا چرواہا تھا۔ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم جب قریش سے بچ کر اپنے مکان سے نکلے۔ تو بنی عمرو کے اونٹوں میں آ گئے۔ آپ کو ابو ثروان نے دیکھ کر پوچھا۔ کہ

آپ کون ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں ایک شخص ہوں۔ اور تیرے اُونٹوں میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔ ابو ثروان نے کہا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ وُہ شخص ہیں۔ جس نے نبوت کا دعوٰی کیا ہے۔ آپؐ نے کہا۔ ہاں۔ اُس نے کہا۔ پھر تو آپ یہاں سے چلے جائیں۔ جن اُونٹوں میں آپ ہوں گے۔ اُن میں کوئی صلاح نہ ہوگی۔ آپؐ نے اُس پر بد دُعا کی :۔ اللّٰھم اطل شقاءہ وبقاءہ ؕ راوی کہتا ہے کہ اس کی بہت زیادہ عمر ہوگئی تھی۔ اور موت کی تمنائیں کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے اُس سے کہا۔ کہ تو تو ہلاک ہوگیا۔ کہ تیرے لئے آپؐ نے بد دعا کی۔ ابو ثروان نے کہا۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ میں اسلام کے غلبہ کے بعد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ اور مسلمان ہوگیا۔ آپؐ نے میرے لئے دُعا کی۔ اور مغفرت چاہی۔ ولیکن پہلی دُعا پہلے قبول ہوگئی ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک حبشی عورت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور اُس نے عرض کی۔ کہ مجھ کو مرگی آتی ہے۔ آپؐ میرے لئے دُعا فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تو چاہتی ہے۔ تو صبر کر۔ صبر میں تجھ کو جنت ملے گی۔ اور اگر تو صبر نہ کر سکے۔ تو پھر میں شفا کی دُعا کرتا ہوں۔ اُس نے کہا۔ میں صبر کروں گی۔ لیکن میں مرگی کی حالت میں برہنہ ہوجاتی ہوں۔ آپؐ اللہ سے دُعا کریں۔ کہ میں برہنہ نہ ہوں تو آپؐ نے دُعا فرمائی :۔

مجاہد سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے ایک اونٹ خریدا۔ اور اُس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے ایک اُونٹ خریدا ہے۔ آپؐ میرے لئے برکت کی دُعا فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا :۔ اللّٰھم بارك له فيه ؕ کچھ دنوں کے بعد وُہ اُونٹ مر گیا۔ اور اُس نے دُوسرا اُونٹ خریدا۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے برکت کی دُعا کیجئے۔ آپؐ نے اُس کے لئے دُعا فرمائی۔ کچھ دنوں کے بعد وُہ اونٹ بھی مر گیا۔ اُس نے تیسرا اُونٹ خریدا۔ اور اُس کو لے کر آپؐ کے پاس آیا۔ آپؐ نے یہ دُعا دی۔ اللّٰھم احمله عليه ؕ اے میرے اللہ! تو اُس کو اس اُونٹ پر سوار کر۔ چنانچہ یہ اونٹ اُس کے پاس بیس سال رہا۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ بظاہر دُعائے نبوت تیسری مرتبہ قبول ہُوئی۔ لیکن درحقیقت پہلی دو مرتبہ بھی قبول ہوئی۔ مگر آنحضرت سے متعلق قبول ہُوئی ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قنوت میں یہ دُعا فرمائی :۔

" يا ام ملدم عليك بمهي عصيتہ فانهم عصى الله ورسوله ؕ

اے تپ تو بنی عصیہ کو نہ چھوڑ۔ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی ہے۔ چنانچہ اُن لوگوں کو تپ نے پچھاڑ ڈالا ؛

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ میرا بیٹا مر گیا۔ مَیں نے آہ و بکا کی اور غسل دینے والے سے کہا۔ کہ ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دینا۔ کہیں یہ ہلاک نہ ہو جائے۔ عکاشہ بن محصن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس گئے۔ اور ام قیس کے قول سے باخبر کیا۔ آپؐ نے سُنکر تبسّم کیا۔ پھر فرمایا۔ اُس عورت کی عمر دراز ہو گئی ہے۔ اور جو کچھ عمر اُس نے گزاری ہے۔ اُس کا اُسے کچھ علم نہیں ہوا ہے۔) (کہ ٹھنڈا پانی مُردے کو کیا ضرر دے گا۔ مُردے کو اُس کا علم نہیں ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ لیلے بنت حطیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئی۔ اور آپؐ اپنی پیٹھ آفتاب کی طرف کئے ہوئے تھے۔ لیلے نے آپؐ کے شانے پر ہاتھ لگایا۔ آپؐ نے فرمایا کون ہے ؟ اُس کو شیر کھائے۔ اُس نے کہا۔ کہ میں بنت مطعم الطیر اور مباری الریح ہوں یعنی میں لیلے بنت الحطیم ہوں۔ میں آپؐ کو اپنا نفس پیش کرتی ہوں۔ آپؐ مجھے زوجہ بنا لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں نے بنا لیا۔ لیلے اپنی قوم میں واپس آ گئی۔ اُس کی قوم کے لوگوں نے کہا۔ کہ تُو نے بُرا کیا۔ تو با غیرت عورت ہے آپؐ کی اور بھی بیویاں ہیں۔ وُہ آپ پر غیرت کریں گی۔ کہیں آپؐ تجھے بد دعا نہ دے دیں۔ تو جا کر اپنا نفس واپس لے لے۔ لیلی لوگوں کی یہ باتیں سنکر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کی۔ کہ مجھے چھوڑ دیجئے۔ آپؐ نے کہا۔ کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ بعد ازاں مسعود بن اوس رضی اللہ عنہ نے اُس سے شادی کر لی۔ ایک مرتبہ لیلی کسی باغ میں غسل کر رہی تھی۔ کہ ایک بھیڑیا آیا۔ اور اُس نے اُس کو کھا لیا۔ لوگ وہاں پہنچے تو وُہ مر چکی تھی ؛

ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ثعلبہ بن حاطب آیا۔ اور اُس نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم۔ آپ یہ دُعا فرمائیے۔ کہ مجھے مال و اولاد نصیب ہو۔ آپؐ نے فرمایا۔ تیرا بھلا ہو۔ وُہ تھوڑا مال کہ جس پر شکر کیا جا سکے۔ اس زیادہ مال سے بہتر ہے۔ کہ جس پر تُو شکر نہ کر سکے۔ مگر وہ نہیں مانا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے ثعلبہ تیرا بھلا ہو۔ کیا تُو میرے جیسا نہیں ہونا چاہتا۔ مَیں اگر چاہوں۔ تو میرا رب اُن پہاڑوں کو سونے کا بنا دے۔ اور سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔ ثعلبہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپؐ دعا کیجئے۔ کہ مجھے مال اور اولاد نصیب ہو۔ قسم ہے اُس ذات کی کہ جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر مجھے مال دے گا۔ تو مَیں ہر ذی حق کے حق کو دوں گا۔ آپؐ نے ثعلبہ کے لئے

دُعا فرمائی۔ اُس نے بکریاں خریدیں۔ اُن میں برکت ہُوئی۔ اور بکریوں میں اُس طرح افزائش ہوئی۔ جیسے کیڑوں میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ثعلبہ پر مدینہ کی جگہ تنگ ہوگئی۔ ثعلبہ بکریاں دُور لے گیا۔ پہلے وُہ دن میں نماز کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آتا تھا۔ مگر رات کو نہ آتا تھا۔ پھر اُس کی بکریاں اور بڑھ گئیں۔ اور وُہ اور دُور چلا گیا۔ اور نماز میں صرف جمعہ کو آنے لگا۔ پھر بکریاں اور بڑھ گئیں۔ اور وُہ انہیں اور دُور لے گیا۔ اور اُس نے جمعہ کو آنا بھی ترک کر دیا۔ اور جنازے کی نماز میں بھی آنا چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ذبح ثعلبۃ بن حاطب ط پھر صدقہ لینے کا حکم آیا۔ تو آپؐ نے دُو آدمی روانہ کئے۔ اور اُن کو اونٹوں اور بکریوں کے سال لکھ کر دیئے۔ اور بتایا کہ اونٹوں اور بکریوں کا صدقہ کس طرح لیا جاتا ہے۔ آپؐ نے اُن دونوں کو ثعلبہ بن حاطب کے پاس جانے کے لئے بھی فرمایا۔ وُہ دونوں ثعلبہ کے پاس پہنچے۔ اور اُس سے صدقہ کا مطالبہ کیا۔ اُس نے کہا۔ کہ مجھے صدقات سے متعلق تحریر دکھاؤ۔ ثعلبہ نے اُسے غور سے دیکھا۔ اور کہا۔ کہ یہ تو جزیہ ہے۔ تم جاؤ۔ اور دُوسرے لوگوں سے صدقات لے کر فارغ ہو کر میرے پاس آؤ۔ وُہ دونوں دُوسرے لوگوں سے صدقات لے کر پھر اُس کے پاس آئے ثعلبہ نے کہا۔ یہ تو جزیہ ہے۔ تم دونوں جاؤ۔ میں اُس بارے میں غور کروں گا۔ وُہ دونوں واپس مدینہ میں آگئے۔ اُن کو جب آپؐ نے آتے ہوئے دیکھا۔ تو اُن کے بتانے سے پہلے ہی آپؐ نے فرمایا ہے۔ کہ ذبح ثعلبۃ بن حاطب اور قرآن کی یہ آیت نازل ہُوئی:۔

"وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ" (سورہ توبہ ۷۵)

اس آیت کے نزول کے بارے میں ثعلبہ کو اطلاع ہوئی۔ وُہ اپنے ذمہ کا صدقہ لے کر خُود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے تجھ سے صدقہ لینے سے منع کر دیا ہے۔ ثعلبہ رونے لگا۔ اور اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا یہ عمل تیرے واسطے ہے۔ میں نے تجھ کو کہا تھا۔ کہ میری بات مان لے (اور مال کی کثرت کا مطالبہ نہ کر) غرض آپؐ نے اُس سے صدقہ قبول نہیں فرمایا۔ بعدازاں نہ ابُوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس سے صدقہ وصول کیا۔ اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔ یہاں تک کہ ثعلبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دَور خلافت میں مر گیا۔

عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس جگہ ایک لڑکا ہے۔ جس کی موت کا وقت

قریب ہے۔ اُس سے لوگ کہتے ہیں۔ کہ لا الہ الا اللہ کہے۔ مگر وہ نہیں کہہ پاتا۔ آپؐ نے پُوچھا۔ کیا وہ زندگی میں کلمہ نہیں پڑھتا تھا۔ لوگوں نے کہا۔ بے شک پڑھتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ پھر موت کے وقت کیا شئے مانع ہے۔ یہ کہہ کر آپؐ اُٹھے۔ اور اُس لڑکے کے پاس تشریف لائے آپؐ نے فرمایا۔ اے لڑکے لا الہ الا اللہ کہو۔ اُس نے کہا۔ کہ مجھے قدرت نہیں ہے۔ کہ میں یہ کلمہ کہہ سکوں۔ آپؐ نے پوچھا۔ کس وجہ سے نہیں کہہ سکتے۔ اُس نے کہا۔ کہ والدہ کے حقوق کے سبب سے نہیں کہہ سکتا۔ آپؐ نے پوچھا۔ کیا وہ زندہ ہے۔ اُس نے کہا۔ ہاں زندہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کسی کو اس کی ماں کے پاس بھیجو۔ وہ آپؐ کے پاس آئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا۔ یہ تیرا بیٹا ہے۔ اُس نے کہا۔ ہاں جی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اگر تجھ سے کہا جائے۔ کہ ہم اُسے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیں گے

تو کیا تُو اُس کے حق میں شفاعت نہیں کرے گی۔ اُس نے کہا۔ میں شفاعت کروں گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ تو ہمارے سامنے گواہی دے۔ کہ میں راضی ہو گئی ہوں۔ اُس نے کہا۔ کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہو گئی ہوں۔ آپؐ نے اُس لڑکے سے کہا۔ کہ اب لا الہ الا اللہ کہو۔ اُس نے لا الہ الا اللہ کہا۔ اور آپؐ نے فرمایا :-

الحمد للہ الذی انقذہ بی من النار (اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔ کہ اُس نے میری بدولت اُس کو جہنم سے نجات دی)

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محدثین کے واسطے یہ دُعا فرمائی۔ نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فبلغھا نوعاھا فادا ھا کما سمعھا ط

خدا اُس کے چہرے کو تروتازہ رکھے۔ جو میری حدیث سُنے۔ اُسے یاد رکھے اور اسی طرح دوسروں کو پہنچا دے جس طرح کہ اس نے سنا۔ علماء نے کہا ہے کہ محدثین کے چہرے پر تازگی اُسی دعائے نبوت صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہوا کرتی ہے ؂

باب نمبر ۲۶۵

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کسی شخص کے واسطے دُعا فرمائی ہے۔ تو آپؐ کی دُعا اُس شخص کو اور اُس کی اولاد در اولاد کو پہنچتی ہے ؛
عبداللہ بن الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے میرے لئے اور میری اولاد در اولاد کے واسطے دعا فرمائی ہے۔ مَیں نے اپنے باپ سے سُنا۔ کہ انہوں نے میری ایک بہن سے کہا۔ کہ تو اُن میں سے ہے۔ کہ جن کو رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی دُعا پہنچی ہے ؛

باب نمبر ۲۶۶

عبیدۃ بن الاشعث نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ کہ وُہ ۹ھ میں پیدا ہُوئے۔ اُن کی ماں نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج کی باتیں بعض کے پاس پہنچاتی۔ اور اُن میں بُرائی ڈالتی۔ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اُس پر بد دُعا کی۔ اور وُہ مر گئی ؛

باب نمبر ۲۶۷

وُہ دُعائیں جو نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرامؓ کو سکھائیں۔ اور پھر جن کی تاثیر ظاہر ہُوئی ؛
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ اُنہیں اُس وقت بخار تھا۔ اور وُہ اُسے بُرا بھلا کہہ رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ بخار کو بُرا نہ کہو۔ اُس کو حکم ہے۔ لیکن اگر تم چاہو۔ تو مَیں تمہیں ایسے کلمات سکھا دُوں۔ کہ جن کے پڑھنے سے تمہارا بخار دُور ہو جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ سکھلائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہو :- اللھم ارحم جلدی الرقیق و عظمی الدقیق من شدۃ الحریق یا ام ملدم ان کنت امنت باللہ العلیّ العظیم فلا تصدعی الرّاس ولا تنتنی الفم ولا تاکلی اللحم ولا تشربی الدم وتحوّلی عنی الی من اتّخذ مع اللہ

اِلٰهًا آخَرَ ہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کلمات کہے۔ تو بُخار جاتا رہا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ اُن کے والد اُن کے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ مَیں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وُہ دُعا سنی ہے۔ کہ اگر تم پر پہاڑ کے برابر سونا قرض ہو۔ تو وُہ بھی اللہ تعالےٰ ادا کرا دے گا ۔

اللّٰھم فارج الھم و کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمٰن الدنیا والاٰخرۃ و رحیمھما انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ تغنینی بھا من رحمۃ من سواك ہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میرے اُوپر بہت قرض تھا۔ اور مَیں اُس کو ناپسند کرتا تھا۔ تھوڑے دنوں ہی کے بعد اللہ تعالےٰ نے مجھے فائدہ دیا۔ اور میرے ذمّے جو قرض تھا۔ وُہ ادا فرما دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میرے اُوپر اسماء کا قرض تھا۔ اور اُن سے مجھے شرم آیا کرتی تھی۔ چنانچہ جب اسماء سے ملاقات ہُوئی۔ میں یہی دُعا پڑھا کرتی۔ یہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے بغیر میراث اور بغیر صدقہ کے رزق دیا۔ اور مَیں نے اسماء کا قرض اُتار دیا ۔

اُبُو العالیہ الریاحی سے روایت ہے۔ کہ خالد بن الولید نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم ایک جن مجھ سے مکر کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ پڑھو:۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما ذرا فی الارض ومن شر ما یخرج منھا ومن شر ما یعرج فی السماء وما ینزل منھا ومن شر کل طارق الا طارق یطرق بخیر یا رحمٰن ہ

خالد بن ولید کہتے ہیں۔ کہ مَیں نے اُن کلمات کو پڑھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے مجھ سے اُس جن کو دفع کر دیا ۔

عمران الحصین نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ کہ اُن کے والد نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئے۔ اُنھوں نے پُوچھا۔ مَیں کیا پڑھوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہو:۔ اللّٰھم قنی شر نفسی واعزم لی علیٰ رشدی ہ

وُہ مسلمان نہیں ہُوئے تھے۔ پھر وُہ مسلمان ہو گئے۔ اور آئے۔ اور عرض کی یا رسُول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلّم آپ نے مجھ سے یہ پڑھنے کے لئے فرمایا۔ مَیں نے پڑھا۔ اور مُسلمان ہو گیا ؛

سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے بنی اسلم کے ایک شخص سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص کے بچھّو نے کاٹ لیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر وُہ رات کو یہ کلمات پڑھتا۔ تو اُس کو بچھّو نہ کاٹتا۔

" اعُوذ بکلمات اللّٰہ التّامّات من شرّ ما خلق ہ "

راوی کہتا ہے۔ کہ اُن کلمات کو میرے گھر کی ایک عورت نے پڑھا۔ اُس کو سانپ نے کاٹا۔ مگر اُسے کوئی تکلیف نہ ہوئی ؛

ابی بکر بن محمد سے مروی ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن سہیل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔ کہ ان کو حریات الافاعی میں سانپ نے کاٹا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اُن کو عمارۃ بن حزم کے پاس لے جاؤ۔ تاکہ وُہ جھاڑ دیں۔ لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم عبداللہ مر جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ آپ اُن کو عمارۃ کے پاس لے جاؤ۔ عمارۃ نے اُن کو جھاڑا۔ تو اللہ تعالےٰ نے عبداللہ کو شفا دی ؛

سہیل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم میں سے ایک شخص کو حرۃ الافاعی میں سانپ نے کاٹا۔ اُس کی جھاڑ کے لئے عمرو بن حزم کو بُلایا گیا۔ انہوں نے انکار کیا۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آکر اجازت چاہی۔ آپؐ نے اُن سے فرمایا۔ کہ ہمارے سامنے پڑھو۔ اُنہوں نے آپؐ کے سامنے پڑھا۔ تو آپؐ نے اجازت دے دی۔ حرۃ الافاعی ابواء کے قریب ایک مقام ہے ؛

عبدالرحمٰن بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت خالد بن الولید کو نیند نہیں آتی تھی۔ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَیں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں۔ جن کو پڑھنے سے تمہیں نیند آجائے گی تم پڑھو۔

اللّٰھمّ ربّ السّمٰوٰت السّبع وما اظلّت وربّ الارضین وما اقلّت وربّ الشّیاطین وما اضلّت کن جارًا لی من شرّ خلقک کلّھم جمیعًا ان یفرط علیّ احدٌ منھم او ان یطغی عزّ جارک ولا الٰہ غیرک ہ

ابان بن ابی العیاش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انس بن مالک نے حجاج سے گفتگو کی۔ تو حجاج نے کہا۔ کہ اگر تم نے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضری نہ دی ہوتی۔ ور

امیر المؤمنین نے تمہارے بارے میں مجھے نہ لکھا ہوتا۔ تو تمہارا اور میرا عجیب معاملہ ہوتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ چپ رہو۔ جس وقت میرے نتھنے موٹے ہو گئے (میری آواز بھاری ہو گئی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ کلمات سکھائے۔ جن کے سبب کسی جابر و متکبّر کا قہر و غلبہ مجھے کوئی ضرر نہ دے گا۔ اور حاجتیں آسانی سے پوری ہوں گی۔ اور مومنین محبّت سے ملاقات کریں گے۔ حجاج نے کہا۔ کاش وہ کلمات تم مجھے سکھا دیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم اُن کے اہل نہیں ہو۔ بعدازاں حجاج نے اپنے بیٹوں کو دو لاکھ درہم کے ساتھ بھیجا۔ اور اُن سے کہا۔ اُس بوڑھے کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آنا۔ شاید تم دونوں اُن کلمات کو حاصل کرلو۔ مگر حجاج کے بیٹے اُن کلمات کو حاصل نہ کر سکے۔

ابان کہتے ہیں۔ کہ انس رضی اللہ عنہ نے وفات سے تین روز قبل مجھے بُلایا۔ اور کہا۔ کہ یہ کلمات مجھ سے سیکھ لو۔ اور کسی اہل شخص ہی کو سکھانا۔ اللہ تعالیٰ نے جو شئے انس رضی اللہ عنہ کو عطا کی تھی۔ وُہ مجھے بھی عطا کی۔ اور وُہ شئے مجھ سے دُور ہوتی۔ جس کو محسوس کرتا تھا۔ وُہ دُعا یہ ہے:۔

اللہ اکبر اللہ اکبر بسم اللہ علیٰ نفسی و دینی بسم اللہ علیٰ اھلی و مالی بسم اللہ علیٰ کلّ شیءٍ اعطانی بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ ربّ الارض و ربّ السّماء بسم اللہ الّذی لا یضرّ مع اسمہ داءٌ بسم اللہ افتتحت وعلی اللہ توکّلت اللہ ربّی الا اشرک بہ احدًا اسئالک اللّٰھمّ بخیرک من خیرک الّذی لا یعطیہ غیرک عزّ جارُکَ وجلّ ثناءُکَ ولا الٰہ الّا انت اللّٰھمّ اجعلنی فی عیاذک وجوارک من کلّ سوءٍ ومن الشّیطان الرّجیم اللّٰھمّ انّی استجیرک من کلّ شیءٍ خلقت واحترس بک منھن وا قوم بین یدی بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم قل ھو اللہ احد ۝ اللہ الصّمد ۝ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفوًا احد ۝

ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی ومن تحتی .... بین یدی سے من تحتی تک ہر لفظ کے بعد قل ھو اللہ احد پوری سورت چھ مرتبہ پڑھی جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے کہا۔ یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم دُنیا نے مجھ سے رُخ موڑ لیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تو صلوٰۃ ملائکہ اور تسبیح خلائق کیوں نہیں پڑھتا۔ کہ جس سے مخلوق کو رزق ملتا ہے۔ طلوع فجر کے وقت ایک بار پڑھ ۔۔۔

سُبحان اللہ وبحمدہٖ سُبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ ۔ دُنیا تیرے پاس پامال ہوکر آ جائے گی۔ وُہ شخص چلا گیا۔ کچھ دن بعد آیا۔ اور عرض کی۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا میرے پاس اُس طرح آئی ہے۔ کہ مَیں نہیں جانتا۔ کہ اُسے کہاں رکھوں ؟

باب نمبر ۲۶۸

حضرت ابُوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ وُہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کے ساتھ سفر میں تھے۔ عرب کے کسی قبیلے میں پہنچے۔ تو وہاں ایک شخص کو سانپ نے کاٹ لیا تھا۔ اُن میں سے ایک نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اُس کو دم کیا۔ تو وُہ اچھا ہوگیا ؛

خارجۃ بن الصلت التیمی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ وُہ ایک قوم کے پاس گئے۔ جہاں ایک مجنون زنجیر سے جکڑا ہوُا تھا۔ اُن لوگوں نے پُوچھا۔ کہ اس مجنون کی بھی کوئی دوا تمہارے پاس ہے۔ کیونکہ تمہارے نبی خیر کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے تین مرتبہ تین دن سورۃ فاتحہ ہر روز دو مرتبہ پڑھی۔ اور وُہ مجنون اچھا ہوگیا۔ اُن لوگوں نے اُن کو سو بکریاں دیں۔ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور آپؐ سے اُس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم یہ جانور استعمال کرسکتے ہو۔ کیونکہ اگر کوئی شخص باطل منتر سے کما سکتا ہے۔ تو تم نے حق جھاڑ پھونک سے کمایا ہے ؛

باب نمبر ۲۶۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے اس قول کے بارے میں فرمایا ہے۔ کہ یہ قول قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ [۱] اللہ کی طرف سے سرقہ سے امان ہے۔ آپؐ کے اصحاب میں سے ایک شخص رات کو سونے کو لیٹا۔ تو اُس کو پڑھا۔ اُس کے یہاں ایک چور داخل ہوُا۔ اور جو کچھ اُس کے مکان میں تھا۔ جمع کرلیا۔ اور اُس کو اُٹھایا۔ وُہ صاحب سو نہیں رہے تھے۔ یہاں تک کہ وُہ چور سامان مکان کے دروازے تک لے گیا۔ مگر اُس نے دروازہ بند پایا۔ اُس نے وُہ سامان رکھ دیا۔ تو اُس کو دروازہ کھُلا نظر آیا۔ اُس نے تین بار اسی طرح کیا۔ کہ سامان اُٹھایا تو دروازہ بند پایا۔ اور رکھ دیا۔ تو کھُلا ہوُا ہوُا نظر آیا۔ یہ دیکھ کر وُہ اصحابی ہنس پڑے۔ اور فرمایا کہ میں نے اپنے مکان کو بہت زیادہ محفوظ کرلیا ہے ؛

---

[۱] سورہ اسریٰ : ۱۱۰

باب نمبر ۲۷۰

عہد نبویؐ میں صحابہؓ کے خواب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے بہت سے صحابہ عہد نبوی صلے اللہ علیہ وسلّم میں خواب دیکھا کرتے تھے۔ اور آپؐ سے اُن خوابوں کو بیان کرتے تھے اور آپ ان کی تعبیر دیا کرتے اور ماشاء اللہ فرمایا کرتے تھے۔ میں اُس وقت کم سن تھا۔ اور نکاح سے پہلے مسجد ہی میرا مکان تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ اگر میرے اندر کوئی خیر ہوتی تو میں بھی کوئی اصحاب کی طرح خواب دیکھتا۔ میں ایک رات سونے کو لیٹا تو میں نے یہ دُعا کی۔ کہ اے اللہ اگر تجھے علم ہے۔ کہ میرے اندر کوئی خیر ہے۔ تو مجھے کوئی خواب دکھلا۔ میں اُس حالت میں اُسی خیال میں تھا۔ کہ میرے پاس دو فرشتے آئے۔ اُن کے ہاتھوں میں دو ہتھوڑے تھے۔ وُہ مجھے جہنم کی جانب لے جا رہے تھے۔ اور میں اُن دونوں کے درمیان اللہ سے یہ دعاء کر رہا تھا۔

"اللّٰھمّ انّی اعوذ بک من جھنّم ؕ"

پھر مجھے دکھلایا گیا۔ کہ ایک فرشتہ ہے اُس کے ہاتھ میں لوہے کا ہتھوڑا ہے۔ اُس نے مجھ سے کہا۔ تُو نہ ڈر۔ کیونکہ تُو ایک اچھا شخص ہے۔ کاش تو نماز بکثرت پڑھے۔ وُہ مجھ کو لے گئے۔ یہاں تک کہ مجھے جہنم کے کنارے پر کھڑا کر دیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ جہنم کا اُس طرح چھپاؤ ہے جیسے کنوئیں کا ہوتا ہے۔ اُس کے دو قرن کنوئیں کے قرن (اُونچے کنارے جن پر چرخی رکھی جاتی ہے) کے مثل ہیں۔ اور ہر ایک قرن کے درمیان ایک فرشتہ ہے۔ جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا ہے۔ (اور بہت سے لوگ جہنم میں زنجیروں سے اُلٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ جہنم میں میں قریش کے بہت سے لوگوں کو پہچانا۔ پھر فرشتے مجھے داہنی جانب ہٹا لائے۔ میں نے اُس خواب کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ انہوں نے آپؐ سے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک صالح شخص ہے ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے ہاتھ میں حریر کی دھجی ہے۔ میں جنت کے جس مکان کی جانب جانا چاہتا۔ وُہ دھجی مجھے لے جاتی۔ اُس خواب کو

میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ اُنہوں نے آپؐ سے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ تمہارا بھائی صالح شخص ہے ؛

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں ایک باغ میں ہوں۔ باغ کے درمیان ایک ستون ہے۔ اور ستون کے اُوپر کے حصّے میں ایک ڈنڈا ہے۔ مجھ سے کسی نے کہا۔ اُس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا۔ میں اُس پر نہیں چڑھ سکتا۔ میرے پاس ایک خادم آیا۔ اُس نے میرے کپڑے سمیٹے۔ اور میں اُوپر چڑھ گیا۔ اور میں نے اُس ڈنڈے کو پکڑ لیا۔ اور اُس کو پکڑے ہوئے بیدار ہو گیا۔ اس خواب کو میں نے نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ باغ اسلام ہے۔ اور ستون اسلام کا ستون ہے۔ اور ڈنڈا عروۃ الوثقیٰ ہے تم مرتے دم تک اسلام پر قائم رہو گے ؛

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے دَور میں خواب دیکھا۔ کہ میرے پاس ایک شخص آیا۔ اور مجھ سے کہا۔ چلو اور مجھے ایک شاہراہ پر لے گیا۔ میں جا رہا ہوں۔ کہ بائیں سمت ایک اور راستہ آیا۔ میں نے ارادہ کیا۔ کہ اُس راستے پر ہو لوں۔ تو اُس شخص نے کہا۔ کہ تم اُس راہ کے مسافر نہیں ہو۔ پھر ایک داہنی طرف راستہ آیا۔ میں اُس پر چل پڑا۔ یہاں تک کہ میں ایک پھسلواں پہاڑ پر پہنچ گیا۔ اُس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا۔ اور مجھے پہاڑ کے اُوپر پھینک دیا۔ وہاں میں نے ایک ڈنڈا پکڑ لیا۔ اُس نے مجھ سے کہا۔ کہ اُس ڈنڈے کو پکڑے رہو۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے بیان کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ تم نے خیر دیکھی۔ یہ شاہراہ حشر ہے۔ بائیں جانب راستہ دوزخ کا ہے۔ اور دائیں جانب راستہ جنت کا ہے۔ اور پھسلواں پہاڑ منزل شہدا ہے۔ اور جو ڈنڈا تم نے پکڑا۔ وُہ عروۃ الاسلام ہے۔ تم مرتے دم تک اُسے تھامے رہو گے ؛

ابن زمیل الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے ایک خواب دیکھا۔ اور اُس کو رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے بیان کیا۔ کہ تمام لوگ ایک وسیع نرم اور روشن راستے پر جا رہے ہیں۔ پھر وُہ راستہ ایک چراگاہ تک پہنچا۔ جو چمک رہی تھی۔ اور شبنم گھاس پر ٹپک رہی تھی۔ میں سواروں کی پہلی جماعت میں تھا۔ جس وقت وُہ جماعت چراگاہ میں پہنچی۔ اُنہوں نے تکبیر کہی۔ پھر اُنہوں نے اپنے کجاوے ڈال دیئے۔ اور داہنے اور بائیں طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ میں انہیں دیکھ رہا تھا۔ کہ وُہ جا رہے ہیں۔ پھر سواروں کی دُوسری جماعت آئی۔ یہ پہلی جماعت سے دُگنے

تھے۔ جب وہ چراگاہ سے قریب ہوئے۔ تو انہوں نے تکبیر کہی۔ اور اپنے کجاوے راستے میں ڈال دیئے اُن میں سے بعض فراخی سے چرنے والے تھے۔ اور بعض ایسے تھے۔ جنہوں نے گھاس کا گٹھا لیا۔ اور اسی طرح وہ چلے گئے۔ پھر وہ لوگ آئے۔ جو کثیر تھے۔ وہ چراگاہ کے قریب پہنچے۔ تو انہوں نے تکبیر کہی۔ اور کہا۔ کہ یہ اچھی منزل ہے۔ اور وہ دائیں بائیں جھک رہے تھے۔ میں راستہ پر چلتا ہوا چراگاہ کے آخر تک پہنچ گیا۔ وہاں میں نے آپؐ کو ایک سات سیڑھیوں والے منبر کے سب سے اُوپر کے درجے پر تشریف فرما دیکھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ آپؐ کے داہنی طرف ایک شخص چھریرا بدن گندمی رنگ اور بلند ناک والا کھڑا ہے۔ جس وقت وہ کلام کرتا۔ تو بلند محسوس ہوتا۔ اور وہ سب لوگوں میں بلند قامت تھا۔ آپؐ کے بائیں طرف ایک شخص چھریرا میانہ قد، سُرخ رنگ والا جس کے چہرے پر کثرت سے خال ہیں۔ اور اُس کے بال ایسے سیاہ ہیں۔ گویا کوئلہ ہیں۔ مگر چمک دار ہیں۔ جس وقت وہ کلام کرتا ہے۔ تو لوگ اُس کے اکرام کی وجہ سے اُس کی طرف کان لگا دیتے ہیں اور آپ لوگوں کے آگے ایک بوڑھا شخص ہے۔ اور چہرے اور جسم کی ساخت میں آپ سے زیادہ مشابہ ہے۔ تمام لوگ اُس بوڑھے کی اقتداء کرتے ہیں۔ پھر اُس شیخ کے آگے ایک بڑی عمر کی ایک اونٹنی آئی۔ اور جیسے آپؐ اُس اونٹنی کو ہنکال رہے ہیں۔ یہ خواب سُن کر ایک لمحے کے لئے چہرۂ انور کا رنگ بدلا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ جو راستہ تم نے نرم اور فراخ دیکھا۔ وہ راہِ ہدایت ہے۔ جس پر تم لوگ ہو۔ اور چراگاہ دنیا ہے۔ اُس کی نعمت اور فراخی عیش ہے۔ میں اور میرے اصحاب گزر رہے۔ اور ہم نے دنیا سے تعلق نہ رکھا۔ پھر اُس کے بعد دوسری جماعت آئی۔ جو تعداد میں زیادہ تھی۔ اُن میں سے کچھ کو وافر دنیا ملی۔ اور کچھ نے صرف گھاس کا گٹھا لے لیا۔ پھر کثیر لوگ آئے۔ اور وہ چراگاہ میں اِدھر اُدھر جھک گئے۔ تم نے طریقِ صالح اختیار کیا۔ اور اسی پر ہمیشہ رہو گے۔ یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو گے۔ اور منبر اور اُس کی سات سیڑھیوں کی تعبیر یہ ہے۔ کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے۔ اور میں اُس کے آخر ہزار برس میں ہوں۔ میرے داہنی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ جس وقت وہ کلام کرتے ہیں۔ تو اُن کو تمام لوگوں پر علو رہتا ہے۔ اس لئے کہ صرف وہی اللہ تعالےٰ سے ہم کلام ہوئے ہیں۔ اور جو شخص میری بائیں جانب ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ہر ایک اُن کا اکرام اس لئے کرتا ہے۔ کہ اُن کا اللہ نے اکرام کیا ہے۔ اور وہ شیخ ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ہم تمام لوگ اُن کو امام مانتے ہیں۔ اور اُن کی اقتداء کرتے ہیں۔ وہ اونٹنی جو تم نے دیکھی ہے وہ قیامت ہے

اور میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی اُمت ہے ؛

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ قبیلہ طئی سے دو افراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ اور مسلمان ہو گئے ۔ اُن میں سے ایک شخص جہاد میں شہید ہو گیا ؛

دُوسرا ایک سال بعد انتقال کر گیا ۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو جنت کے دروازے کے پاس دیکھا میں نے دیکھا کہ وہ دونوں جنت کے دروازے پر آئے پھر ایک شخص جنت سے باہر آیا اور اُس کے بعد میں مرنے والے شخص کو اندر آنے کی اجازت دی۔ پھر وُہ دوبارہ آیا ۔ اور اُس نے شہید ہونے والے شخص کو اندر آنے کی اجازت دی ۔ بعد ازاں وُہ میری طرف آیا ۔ اور اُس نے مجھ سے کہا ۔ تم واپس جاؤ ۔ تمہیں اجازت نہیں ملی ۔ طلحہ نے صبح کو یہ خواب اصحاب کو سُنایا ۔ سب نے سُن کر تعجب کیا ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ حقیقت یہ ہے ۔ کہ بعد میں مرنے والے نے ایک سال نمازیں پڑھیں ، اور رمضان کے روزے رکھے ؛

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ مَیں نے خواب میں دیکھا ۔ کہ میں سورۃ ص پڑھ رہا ہوں ۔ جب میں آیت سجدہ پر پہنچا ۔ تو میں نے ہر شئے کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ۔ اور میں نے دوات ، لوح اور قلم کو دیکھا ۔ صبح کو میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ اور آپ کو یہ خواب سُنایا ۔ تو آپؐ نے سورۃ ص میں سجدے کا حکم دیا ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ۔ اور اُس نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا ہے ۔ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں ۔ مَیں نے سورۃ ص پڑھی ۔ جب میں نے آیت سجدہ پڑھی ۔ میں نے سجدہ کیا ۔ اور درخت نے سجدہ کیا ۔ اور اُس نے یہ دُعا پڑھی :۔ اللھم اکتب لی بھا عندك ذکرًا ۔ واجعل لی بھا عندك ذخرًا واعظم لی بھا عندك اجرًا ہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص کی تلاوت کی ۔ جب آیت سجدہ پر آئے ۔ تو آپؐ نے سجدہ کیا ۔ اور یہی دُعا پڑھی :۔ اللھم اکتب لی بھا عندك ذکرًا ــــــ آخر تک ؛

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ ہم کو حکم دیا گیا ہے ۔ کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار سُبْحَانَ اللہِ ، تینتیس ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلہِ اور تینتیس ۳۴ بار اَللہُ اَکْبَرُ پڑھیں ۔

انصار میں سے ایک شخص نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک شخص آیا۔ اور اُس نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو ہر نماز کے بعد اتنی اتنی مرتبہ تسبیح پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اُس نے انصاری سے کہا۔ بے شک کہا ہے۔ کہ پچیس بار اُس کو پڑھو۔ اور اُس میں تہلیل[1] کو شامل کر لو۔ صبح کو جب وُہ انصاری بیدار ہُوئے۔ تو آپ کے پاس آئے۔ اور آپؐ کو اُس خواب کے بارے میں بتایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا جیسا اُس شخص نے کہا ہے۔ اُسی طرح پڑھو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے بہت سے اصحاب کو خواب میں دکھایا گیا کہ۔

لیلۃ القدر رمضان شریف کی آخری سات راتوں میں ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا۔ تم سب نے خواب میں یہی دیکھا ہے۔ کہ لیلۃ القدر رمضان کی آخری سات راتوں میں ہے۔ پس جس شخص کو لیلۃ القدر کی جستجو ہو۔ وُہ آخری سات راتوں میں اُس کی جُستجو کرے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اصحاب میں سے ایک نے خواب میں دیکھا کہ وُہ ایک دشوار طویل پہاڑ کے شگاف میں چل رہا ہے۔ اور پہاڑ کے سر پر دو سرسبز درخت ہیں۔ وُہ آواز دے کر پُوچھ رہے ہیں۔ کہ کیا تم لوگوں میں کوئی شخص ہے۔ جو سورۃ بقر پڑھتا ہے۔ کیا تم لوگوں میں کوئی سورۃ عمران پڑھتا ہے۔ ایک شخص نے کہا۔ مَیں پڑھنے والا ہوں۔ یہ سُن کر اُن درختوں نے اپنی شاخوں کو اس قدر قریب کر دیا کہ اُن کو اُس شخص نے پکڑ لیا۔ اور وُہ درخت اُس کے ساتھ اُس طرح جنبش کر رہے ہیں۔ کہ پہاڑ بھی ہل رہے ہیں۔

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ طفیل بن عمرو نے ہجرت کی۔ اُن کے ساتھ اُن کی قوم کے ایک اور شخص نے بھی ہجرت کی۔ وُہ بیمار ہو گیا۔ تو اُس نے چوڑی پیکان کا تیر لیا۔ اور اس سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ لیے۔ اور مَر گیا۔ طفیل نے اُسے خواب میں دیکھا۔ اور پُوچھا۔ کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ رہا۔ اُس نے کہا۔ کہ ہجرت کی وجہ سے میری مغفرت ہو گئی۔ طفیل نے پُوچھا۔ کہ تمہارے ہاتھوں کا کیا حال ہے۔ اُس نے کہا۔ مجھ سے کہا گیا ہے۔ کہ جن اعضاء کو تُو نے خود قطع کیا ہے۔ اُن کو ہم دُرست نہیں کرتے۔ طفیل نے پوچھا۔ اُس خواب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپؐ نے اُس کے لئے یہ دُعا فرمائی:۔

"اللّٰھم ولیدیہ فاغفر ط"

(اے اللہ اُس کے ہاتھوں کی بھی مغفرت کر دے)

---

[1] لا الٰہ الا اللہ کہنا

باب نمبر ۲۷۱

سرورِ دوعالمؐ کے فضائل اور دیگر انبیاء کے فضائل

علماء نے کہا ہے۔ کہ کسی نبی۔ اور رسول کو کوئی معجزہ اور فضیلت نہیں دی گئی ہے۔ مگر اُس معجزے اور فضیلت کی نظیر ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلّم کو بھی عطا کی گئی ہے۔ یا اُس سے بھی عظیم معجزہ اور برتر فضیلت عطا کی گئی ہے ؛

باب نمبر ۲۷۲

جو معجزات اور خصائص حضرت آدمؑ کو دیئے گئے اُن کی نظیر ہمارے نبیؐ کو عطا کیئے گیئے

حضرت آدم علیہ السّلام کے معجزات اور خصوصیات میں سے ایک امر یہ ہے۔ کہ اللہ جل شانہٗ نے اُنہیں اپنے دستِ مبارک سے پیدا فرمایا۔ اپنے فرشتوں سے اُنہیں سجدہ کرایا۔ اور اُن کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ حضرت آدم اُس وقت نبی تھے۔ اور ملائکہ کی جانب بھیجے گئے تھے اُن کا معجزہ اشیاء کا نام بتانا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اُن سے پہلے کلام کیا ہے۔ طبرانی نے حضرت ابُوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ بے شک نبی اور رسول تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اُن سے پہلے کلام کیا ہے نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلم کو یہ معجزات اور خصائص دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ معراج میں اللہ سُبحانہٗ نے آپؐ سے کلام فرمایا۔ اور تمام اشیاء کے اسماء کے علم کے بارے میں دیلمی نے ابورافع سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت مجھے بصورت آب و گِل دکھائی گئی۔ اور تمام اشیاء کے اسماء مجھے سکھائے گئے۔ اور یہ معجزہ کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ اور آپؐ کو اللہ سُبحانہٗ نے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ”(سورۂ احزاب - ۵۶)

شرف عطا فرمایا۔ جو آدم علیہ السلام کو ملائکہ کے سجدہ کرنے سے دو وجہ سے افضل ہے۔ ایک وجہ یہ ہے۔ کہ جو شرف اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیا تھا۔ وہ تو واقع ہو کر ختم ہو گیا۔ اور صلوٰۃ کا شرف استمراری اور ابدی ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو صرف ملائکہ نے سجدہ کیا۔ جبکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اللہ سبحانہٗ کی جانب سے بھی ہے اور تمام ملائکہ اور جملہ مؤمنین بھی آپ پر صلوٰۃ پڑھتے ہیں ؛

باب نمبر ۲۷۳

حضرت ادریس علیہ السلام کی خصوصیت

اللہ سبحانہٗ نے حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا :- وَرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا ۝ (سورہ مریم ، ۵۷)

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قاب قوسین کا مقام عطا کیا گیا ؛

باب نمبر ۲۷۴

حضرت نوح علیہ السلام کی خصوصیت

ابُو نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ اُن کی دُعائیں قبول ہُوئیں۔ جن لوگوں نے پشت مُبارک پر کھجُور کے کانٹے رکھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے بارے میں بد دُعاء کی۔ جو قبول ہوئی۔ قحط کے وقت بارش کی دعاء فرمائی۔ اور آپؐ کی دُعا سے کثرت سے بارش ہوئی۔ نیز ابو نعیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ حضرت نوح علیہ السلام پر ایک فضیلت یہ ہے۔ کہ آپؐ کی دعوت پر بیس سال کی مدت میں ہزاروں لوگ ایمان لائے۔ اور فوج در فوج لوگ دین

میں داخل ہوئے۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس اپنی قوم میں تبلیغ کی۔ ایک سو سے کم افراد اُن پر ایمان لائے۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ نوح علیہ السلام کے خصائص میں سے ایک یہ امر ہے۔ کہ تمام حیوانات اُن کی کشتی میں جمع ہو گئے۔ اور ہمارے صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام حیوانات مسخر کر دیئے گئے۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کے سبب زمین پر بخار اُترا۔ اور آپؐ نے بخار کو مدینہ منورہ سے جحفہ کی طرف نکال دیا۔

باب نمبر ۲۷۵

حضرت ہود کی خصوصیت!

ابُونعیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ کہ ہود علیہ السلام کو ہوا دی گئی ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ السلام کو ہوا کے ذریعہ سے نصرت دی گئی۔ جیسا کہ غزوۂ خندق میں فتح ہوئی۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ غزوۂ بدر میں بھی آپؐ کو ہوا کے ذریعے نصرت دی گئی تھی ؁

باب نمبر ۲۷۶

حضرت صالح علیہ السلام کی خصوصیت

ابُونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ناقہ دی گئی۔ اُس کی نظیر یہ ہے۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اونٹ نے کلام کیا۔ اور آپؐ کی اطاعت کی۔

باب نمبر ۲۷۷

حضرت ابراھیم علیہ السّلام کی خصوصیت

حضرت ابراھیم علیہ السّلام کے لئے آگ ٹھنڈی ہوگئی۔ اُس کی نظیر بھی ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کو دی گئی۔ اور اُس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خلّت دی گئی۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت ابراھیم علیہ السّلام کو اپنا خلیل بنایا تھا۔ اُسی طرح مجھے بھی اپنا خلیل بنایا ہے۔ سو میں اور حضرت ابراھیم علیہ السلام جنّت میں ہم مرتبہ ہوں گے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہم دونوں کے درمیان ایسے ہوں گے۔ جیسے دو خلیلوں کے درمیان مؤمن ہوتا ہے۔

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے وفات سے پانچ روز قبل فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست اور اپنا خلیل بنایا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو خلیل بناتا۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا مگر میں خلیل اللہ ہوں۔ ابُو نعیم نے کہا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نمرود سے تین حجابات میں پوشیدہ ہوئے تھے۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اُن لوگوں سے پوشیدہ ہُوئے۔ جنہوں نے آپؐ کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ (یٰس:۹)

نیز اللہ تعالےٰ سُبحانہٗ نے فرمایا ہے:۔

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل ۴۵)

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ آپ کے محفوظ رہنے کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں۔ وہ پہلے گزر چکی ہیں ؛

ابو نعیم نے کہا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود سے مناظرہ کیا۔ اور اُس کو بُرہان اور حجت سے مبہوت کیا ؛

"فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ط" (البقرہ ۲۵۸)

اور ہمارے نبی کریم کے ساتھ ابی بن خلف آیا۔ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا منکر تھا۔ وہ ایک بوسیدہ ہڈی لایا۔ اور اُس کو پھرل دیا۔ اور کہنے لگا۔

"مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ (یٰس ۷۸)

اللہ سبحانہ نے آیت قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ط (یٰس ۷۹) نازل فرمائی۔ یہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بُرہان ساطع ہے ؛

ابو نعیم نے کہا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑ ڈالا تھا۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کے تین سو ساٹھ بتوں کی جانب اشارہ کیا۔ تو وہ خودبخود ٹوٹ کر گر گئے۔ یہ حدیث فتح مکہ کے باب میں گزر چکی ہے ؛

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزات میں سے ایک یہ تھا۔ کہ آپ سے تر بکروں نے کلام کیا تھا۔ ابن ابی حاتم سے مروی ہے۔ کہ ذوالقرنین نے کہا۔ کہ تم کو میری زمین سے کیا کام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دو بندے ہیں۔ اور ہمیں کعبہ کی تعمیر کا حکم دیا گیا ہے ذوالقرنین نے یہ گواہی سُن کر کہا۔ کہ میں اُس کے بنانے پر راضی ہوں۔ اور میں نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے جب کہ آپ کے حضور میں متعدد حیوانات نے کلام کیا ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک معجزہ وہ ہے۔ جس کی روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آتش نمرود سے نکل کر مقام کوثی سے روانہ ہوئے۔ تو اُن کی زبان سریانی تھی۔ جب انہوں نے فرات عبور کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اُن کی زبان بدل دی۔ اور اُن کی زبان عبرانی ہو گئی۔ نمرود نے اُن کے پیچھے آدمی بھیجے۔ کہ جو آدمی سریانی میں بات کرے۔ اُسے نہ چھوڑنا اور پکڑ لانا۔ وہ آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملے۔ انہوں نے آپ کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ وہ آپ کی زبان

نہیں سمجھ سکے۔ اُس کی نظیر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وُہ واقعہ ہے۔ جو سفراء کے باب میں گزر چکا ہے۔ کہ آپ نے بادشاہ کے پاس سفراء بھیجے۔ اور ہر سفیر جس قوم کی طرف بھیجا گیا۔ وُہ اُس کی زبان جانتا تھا ؂

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزات میں سے ایک یہ ہے۔ جو ابی صالح نے روایت کی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام غلّہ لانے کے واسطے گئے۔ آپ کو غلّہ نہیں ملا۔ تو آپ سُرخ ریتلی مٹی میں سے تھوڑا سا ریت لے کر گھر والوں کے پاس آئے۔ آپ کے گھر والوں نے پُوچھا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ سُرخ گیہوں ہیں۔ دیکھا تو واقعی سُرخ گیہوں تھے۔ اگر اُن کو بویا جاتا۔ تو اُس کا خوشہ اس طرح نکلتا۔ کہ جڑ سے شاخ تک تہ بہ تہ دانے ہوتے۔ اُس کی نظیر ہمارے نبی کریمؐ کا وہ واقعہ ہے۔ کہ آپ نے اپنے اصحاب کو زادِ راہ کے طور پر ایک مشک پانی کی دی۔ آپ کے اصحاب نے اُسے کھولا۔ تو اُس میں سے دُودھ اور مکھن نکلا ؂

باب نمبر ۲۷۸

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی خصُوصیّت

حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہُوئے۔ شق صدر کے بیان میں گزر چکا ہے۔ کہ یہ ذبح کی نظیر ہے۔ بلکہ یہ اُس سے بھی بلند تر ہے۔ کیونکہ شق صدر حقیقۃً واقع ہُوا۔ جب کہ ذبح حقیقۃً نہیں ہُوا۔ بلکہ اُن کا فدیہ دیا گیا۔ ایسے ہی والد ماجد حضرت عبداللہ کے عوض میں سو اُونٹ فدیہ دیئے گئے آپ نے اپنے اصحاب کو زادِ راہ دیا۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو زمزم دیا گیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کو زمزم دیا گیا۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو عربیت دی گئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو عربی زبان الہام کے ذریعہ سے عطا کی گئی ہے ؂

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہم سب سے زیادہ فصیح اللسان ہیں۔ اُس کی کیا وجہ ہے۔ حالانکہ آپ ہمیشہ ہمارے درمیان ہی رہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے جو لغات مٹ گئے تھے۔

مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وہ لغات یاد کرا دیے ہیں۔

باب نمبر ۲۷۹

حضرت یعقوب علیہ السلام کی خصوصیت

ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا گیا۔ کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیئے نے کھا لیا ہے۔ تو انہوں نے بھیڑیئے کو بلایا۔ اور اس سے پوچھا۔ کہ کیا تو نے میرے قرۃ العین اور جگر گوشہ کو کھایا ہے۔ تو بھیڑیئے نے کہا۔ نہیں۔ آپ نے پوچھا۔ تو کہاں سے آیا ہے۔ اور کہاں سے جا رہا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ مصر سے آیا ہوں۔ اور جرجان جا رہا ہوں۔ آپ نے پوچھا۔ کہ اس سفر کا کیا مقصد ہے۔ اس نے کہا۔ میں نے گزشتہ انبیاء سے سنا ہے۔ کہ جو شخص کسی دوست یا قرابت دار سے ملاقات کرے گا۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھے گا ایک ہزار گناہ محو کرے گا۔ اور ایک ہزار درجے بلند ہوں گے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو بلایا۔ اور ان سے کہا۔ کہ اس حدیث کو لکھ لو۔ بھیڑیئے نے کہا۔ میں ان سے حدیث بیان نہیں کروں گا۔ کیونکہ یہ عاصی ہیں۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیڑیئے کے کلام کرنے کا معجزہ دیا گیا۔ جیسا کہ گزر چکا ہے ؛

ابو نعیم نے کہا ہے۔ کہ جو امور حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک ہے۔ کہ انہوں نے بیٹے کے فراق پر صبر کیا۔ حالانکہ غم کی شدت کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ ہلاک ہی ہو جاتے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرزند کی جدائی کا غم ملا۔ آپ نے اس پر صبر کیا۔ چونکہ آپ کا ایک ہی فرزند تھا۔ اس لئے آپ کا صبر صبر یعقوب سے بڑھ گیا ؛

باب نمبر ۲۸۰

حضرت یُوسف علیہ السلام کی خصُوصیّت

اُبُو نعیم نے کہا ہے ۔ کہ حضرت یُوسف علیہ السلام کو تمام انبیاء اور تمام مخلوقات سے زیادہ حُسن دیا گیا۔ اُس کے مقابلے میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کو جو حسن و جمال دیا گیا ۔ اُس کے مقابلے میں حُسن یُوسف علیہ السلام نصف تھا ۔ جیسا کہ پہلے آ چکا ہے ۔ نیز ابُو نعیم کہتے ہیں ۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام فراق والدین اور غریب الوطنی سے دو چار ہوئے ۔ ہمارے نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خاندان ، احباب اور وطن کو چھوڑا ۔ اور مہاجر الی اللہ ہُوئے ۔

باب نمبر ۲۸۱

حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کی خصُوصیّت

حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کو یہ معجزہ دیا گیا ۔ کہ پتھر سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا ۔ اور یہی معجزہ ہمارے نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلم کے لئے ظاہر ہوُا ۔ جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے ۔ اُبُو نعیم نے کہا ۔ کہ آپ کی انگشتان مبارک سے پانی چشمہ کی طرح جاری ہوُا ۔ کہ یہ زیادہ تعجب انگیز امر ہے ۔ اس لئے کہ پتھر سے پانی کا نکلنا ایک عادی امر ہے ۔ جب کہ گوشت اور اعضاء سے پانی کا جاری ہو جانا بالکلیہ خرق عادت ہے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا کا معجزہ دیا گیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر ابر سایہ فگن ہوتا تھا ۔ جس کی نظیر ہمارے نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے واسطے درخت کے تنے کی فریاد ہے ۔ اور عصا کی نظیر وُہ اونٹ ہے ۔ جس کو ابو جہل نے دیکھا تھا ۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو ید بیضاء دیا گیا تھا ۔ اُس کی نظیر وُہ نور ہے ۔ جو حضرت طفیل کے چہرے پر نمودار ہو گیا تھا ۔ طفیل کو وُہ نُور شعلہ محسُوس ہُوا ۔ تو وُہ اُن کے چہرے سے اُن کی لکڑی میں آ گیا ۔ جس کا ذکر طفیل کے اسلام

لانے کے باب میں آچکا ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا۔ کہ دریائے نیل درمیان سے شق ہو گیا تھا۔ اور اُس کی نظیر شب معراج کے بیان میں مذکور ہو چکی ہے۔ کہ آپ کے لئے آسمان و زمین کے درمیان واقع دریا شق ہو گیا تھا۔ اور ابو نعیم نے اس کی نظیر اس واقع کو قرار دیا ہے۔ جو باب احیاءِ موتیٰ میں علاء بن الحضرمی کے قصے میں گزر چکا ہے۔ اور اس کتاب کے آخر میں اس کے مثل اور بھی واقعات آئیں گے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

کو من و سلویٰ دیا گیا تھا۔ ابو نعیم نے کہا ہے۔ کہ اس کی نظیر غنیموں کا حلال ہونا اور تھوڑے سے کھانے سے بہت سے لوگوں کا سیر ہو جانا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم پر طوفان ٹڈی جوؤں، پیچیڑی اور مینڈکوں کے واسطے دعا کی تھی۔

ابو نعیم کہتے ہیں۔ کہ اُس کی نظیر وُہ دُعا ہے۔ جو آپ نے قوم پر قحط سالی کے واسطے فرمائی تھی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی۔ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى[1]۔ اور اللہ سبحانہٗ نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى[2] اور ارشاد فرمایا فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا[3]۔

اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ[4]۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا:۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ[5]۔

باب نمبر ۲۸۲

حضرت یُوشع علیہ السلام کی خصوصیّت

حضرت یُوشع علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا۔ کہ جب اُنہوں نے جبّارین سے جنگ کی۔ تو آفتاب کو غرُوب ہونے سے روک دیا گیا تھا۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے شب معراج میں آفتاب کو روک دیا گیا تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر فوت ہو گئی۔ تو اُن کے لئے سورج مغرب سے پلٹ آیا۔

---

[1] طٰہٰ: ۸۴ [2] ضحیٰ: ۵ [3] بقرہ ۱۴۴ [4] طٰہٰ: ۳۹ [5] آل عمران: ۳۱۔

باب نمبر ۲۸۳

حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیت

ابُونعیم نے کہا ہے۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ تسبیح جبال تھا۔ اُس کی نظیر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے سنگریزوں اور کھانے کا تسبیح پڑھنا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے طیور مسخر کیئے گئے تھے۔ اور پہلے گزر چکا ہے۔ کہ تمام حیوانات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے لئے مسخر تھے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا۔ کہ اُن کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو جاتا تھا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے ہاتھ میں چھوٹے اور بڑے پتھر نرم ہو گئے۔ جنگِ اُحد میں آپؐ نے مشرکین سے چھپنے کے لئے اپنا سر مبارک پہاڑ کی طرف جھکایا۔ پہاڑ نرم ہو گیا۔ اور آپؐ نے سر مبارک اُس میں داخل کر دیا۔ اور یہ معجزہ آپؐ کا ظاہر ہے۔ اور اُس کا نشان آج تک لوگ دیکھتے ہیں۔ مکہ معظمہ کی گھاٹیوں میں پتھروں پر آپؐ نے نماز پڑھی۔ وُہ آپؐ کیلئے نرم ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے دونوں پنڈلیوں اور دونوں بازوؤں سے اُس پتھر میں نشان ہو گئے۔ اور پتھر میں نشان ہو جانا لوہے کے نرم ہو جانے سے زیادہ تعجب خیز امر ہے۔ اس لئے کہ لوہا تو آگ سے نرم ہو جاتا ہے۔ مگر پتھر آگ سے بھی نرم نہیں ہوتا۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو عنکبوت کے جالا تا ننے کا معجزہ دیا گیا۔ اور یہی امر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے واقعہ ہجرت میں پیش آیا۔

باب نمبر ۲۸۴

حضرت سُلیمان علیہ السلام کی خصوصیت

ابُونعیم کہتے ہیں۔ کہ حضرت سُلیمان علیہ السلام کو ملک عظیم دیا گیا تھا۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رُوئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں۔ حضرت سُلیمان علیہ السلام کے

لئے ہوا مسخر کی گئی۔ ہوا آپ کو صبح کو لے جاتی۔ اور ایک ماہ کی مسافت طے کراتی۔ اور شام کو لے جاتی اور ایک ماہ کی مسافت طے کراتی۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک تہائی رات میں بُراق پر پچاس ہزار سال کے سفر پر گئے۔ آپ ہر آسمان پر گئے۔ اُن کے عجائبات ملاحظہ فرمائے۔ اور جنت اور دوزخ کو دیکھا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے جن مسخر تھے۔ آپ نے انہیں زنجیروں میں باندھا ہوا تھا۔ اور اُن کو سزا دیتے تھے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں جن ایمان لانے کے لئے حاضر ہوتے۔ اور شیاطین اور سرکش جن آپؐ کے مسخر ہوتے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے ارادہ فرمایا تھا۔ کہ اُس شیطان کو جسے آپ نے پکڑا تھا۔ مسجد کے ستون سے باندھ دیں۔ جیسا کہ گزر چکا ہے۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام منطق الطیر سے واقف تھے۔ اور ہمارے نبیؐ تمام حیوانات کے کلام کو سمجھتے تھے۔ اور آپؐ سے درخت، عصا اور پتھر نے کلام کیا ؛

باب نمبر ۲۸۵

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خصوصیت

ابو نعیم کہتے ہیں۔ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بچپن میں حکمت دی گئی۔ اور وہ گناہ کے سرزد ہوئے بغیر رویا کرتے تھے۔ اور بلا فصل روزے رکھا کرتے تھے۔ یہ فضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ مکمل تھی۔ اور اس لئے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا زمانہ جاہلیت اور بت پرستی کا زمانہ نہیں تھا۔ جب کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جاہلیت اور بُت پرستی کا تھا۔ اُس کے باوجود آپؐ کو بچپن ہی میں یہ اُمور عطا کئے گئے۔ آپؐ نے ایام طفلگی میں کبھی بتوں کی جانب رغبت نہیں کی۔ آپؐ اُن کی عید میں حاضر نہیں ہوئے۔ اور آپؐ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عام بچوں کی طرح لہو ولعب میں نہیں لگے۔ مسلسل روزے رکھتے اور فرماتے۔ کہ رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور آپؐ اس قدر گریہ زاری کرتے۔ کہ سینہ مبارک سے ایسی آواز آتی۔ جیسے ہانڈی کے پکنے کی آتی ہے۔
ابو نعیم کہتے ہیں۔ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام حصور تھے۔ یعنی عورتوں سے بے نیاز مگر ہمارے نبی چونکہ تمام مخلوقات کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔ اس لئے آپؐ کو نکاح کا حکم ہوا۔ تاکہ مخلوق آپ کی اقتدا میں نکاح کرے۔ کیونکہ یہ امر فطرت ہے ؛

باب نمبر ۲۸۶

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت!

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے:۔ وَرَسُولًا اِلٰى بَنِىٓ اِسْرَآءِيلَ اَنِّى قَدْ جِئْتُكُم بِاٰيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ اَنِّىٓ اَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُم بِمَا تَاْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِى بُيُوتِكُمْ ۚ (آل عمران: ۴۹)

اُن امور کے نظائر باب احیائے اموات اور مریضوں کی صحت اور آفت رسیدوں کا ابتلاء دُور کرنے اور غزوۂ احد اور غزوۂ بدر میں مذکور ہو چکے ہیں۔ اور قتادہ کی آنکھ نکل آئی تھی۔ جو آپ کی برکت سے پھر اپنی جگہ پر آ گئی۔ غزوۂ خیبر میں آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا۔ اسی وقت اچھی ہو گئیں۔ اور آپ نے مغیبات کی خبریں دیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی سے پرند بنائے۔ اُس کی نظیر ابو نعیم نے یہ بتائی ہے۔ کہ آپ نے غزوۂ بدر میں ایک صحابی کو کھجور کا ایک پٹھا عنایت فرمایا۔ جو تلوار بن گیا۔ اللہ سبحانہٗ نے فرمایا ہے:۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ اَن يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۖ (المائدہ: ۱۱۲)

اُس کی نظیر متعدد حدیثوں میں گزر چکی ہے۔ کہ آپ کے لئے آسمان سے طعام آیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ ط (المائدہ: ۴۶)

اُس کی نظیر بھی ولادت کے بعد کے باب میں مذکور ہو چکی ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے روئے زمین پر موجود تمام بُت اوندھے منہ زمین پر گر پڑے۔ اُس کی نظیر بھی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے باب ولادت میں مذکور ہو چکی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھائے گئے:

اُبُونعیم رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ یہ امر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ایک جماعت کے واسطے ہُوا ہے۔ چنانچہ عامر بن فہیرہ، خبیب اور علاو الحضرمی آسمان پر اُٹھائے گئے ؛

باب نمبر ۲۸۷

"آپؐ کے وُہ خصائص جو آپؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے"

ابُوسعید النیشاپُوری اپنی تصنیف کتاب شرف المصطفیٰ میں لکھتے ہیں۔ کہ وُہ فضائل جن کے سبب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر فضیلت دی گئی۔ وُہ ساٹھ ہیں ؛۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ کہ جن علما نے اُن فضائل کو شمار کیا ہے اُن سے میں واقف نہیں ہوں۔ البتہ میں نے خود حدیث و آثار تلاش کئے۔ میں نے مذکورہ تعداد احادیث میں پائی۔ اور اُن کے علاوہ تین فضائل مزید ملے۔ میں ان تمام فضائل کی چار قسمیں کرتا ہوں۔ ایک قسم اُن فضائل کی ہے۔ جو آپؐ کی ذات کے ساتھ اس دنیا میں خاص تھے ؛

دُوسری وُہ قسم جو آپؐ کی ذات کے ساتھ آخرت میں خاص ہیں۔ تیسری قسم وُہ فضائل جن کے ساتھ اپنی اُمت میں دنیا میں مختص تھے۔ اُن سب کو میں علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہوں ؛

باب نمبر ۲۸۸

نبی کریم ازروئے خلقت اور تقدم نبوت میں تمام انبیاء علیہ السلام سے اوّل ہیں"

حضرت آدم علیہ السلام جس وقت آب و گل میں تھے۔ اس وقت بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے۔ اور جو میثاق اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے لیا تھا۔ اُس میں آپؐ سب سے مقدم تھے۔ جس وقت اللہ جل شانہٗ نے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ[1] فرمایا۔ تو سب سے پہلے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بَلیٰ فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور جملہ مخلوقات آپؐ ہی کی خاطر پیدا کی گئیں۔ نام مبارک عرش، آسمانوں، جنتوں اور عالم ملکوت کی دیگر اشیاء پر لکھا گیا۔ ملائکہ ہر لمحہ آپؐ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور تمام انبیاء اور حضرت آدم علیہ السلام سے عہد لیا گیا۔ کہ آپؐ پر ایمان لائیں۔ اور آپؐ کی نصرت کریں۔ گزشتہ آسمانی کتابوں میں آپ کی آمد کی بشارت دی گئی۔ اور آپؐ کی صفت آپؐ کے اصحاب، خلفاء اور اُمت کے اوصاف ان کتابوں میں مذکور ہیں:۔

آپؐ کی پیدائش کے بعد ابلیس کا گزر آسمانوں میں ممنوع قرار دے دیا گیا۔ سینۂ مبارک شق کیا گیا۔ آپ کی پشت مبارک پر ختم نبوت قلب مبارک کے بالمقابل اُس جگہ لگائی گئی۔ جہاں سے شیطان انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے۔ آپؐ کے ایک ہزار نام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے اسم مبارک اخذ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے اسمائے مبارکہ میں سے ستر آپؐ کے بھی نام ہیں۔ سفر میں ملائکہ آپؐ پر سایہ کرتے ہیں۔ عقل میں تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ آپؐ کو مکمل حسن دیا گیا۔ جب کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو نصف حسن عطا ہوا۔ ابتدائے وحی میں آپؐ ڈھانپ لیئے جاتے تھے۔ آپؐ نے جبرئیل علیہ السلام کو اُن کی اپنی صورت میں دیکھا تھا۔ آپؐ کی بعثت کے بعد کہانت ختم ہوگئی۔ آسمان استراق سمع سے محفوظ کر دیا گیا۔ اور آگ کے شعلے آسمان سے شیاطین پر پھینکے گئے۔ آپؐ کے والدین آپ کے لئے زندہ کیئے گئے۔ یہاں تک کہ وہ آپؐ پر ایمان لائے۔ جو کافر ہے۔ اُن کے حق میں آپؐ کی تخفیف عذاب کی دُعا قبول ہوئی۔ جیسے کہ حضرت ابُوطالب رضی اللہ عنہ۔ اللہ تعالےٰ نے آپؐ سے یہ وعدہ فرمایا۔ کہ وہ آپؐ کو انبیاؤں

[1] اعراف: ۱۷۲

سے محفوظ رکھے گا۔ آپؐ کو معراج ہوئی۔ رات میں سیر کرائی گئی۔ ساتوں آسمان خرق ہوئے۔ اور آپؐ قاب قوسین تک پہنچے۔ اور آپؐ ایسے مقام تک پہنچے۔ جہاں تک کوئی نبی مرسل اور کوئی مقرب فرشتہ نہیں پہنچا۔ آپؐ کے لئے تمام انبیاء زندہ کئے گئے۔ آپؐ نے اُن کو اور ملائکہ کو نماز پڑھائی۔ آپؐ نے جنت اور دوزخ دیکھی۔ آپؐ نے اپنے رب کی آیات کبریٰ دیکھیں۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی[1] آپؐ کی شان قرار دی گئی۔ آپؐ نے دو مرتبہ دیدار حق پالیا۔ اور آپؐ کے ساتھ مل کر فرشتوں نے جنگ کی۔ یہ وہ چالیس خصائص نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو گزشتہ احادیث میں بیان ہو چکے ہیں ؛

باب نمبر ۲۸۹

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کا معجزہ عطا ہوا۔ قرآن کریم نا قابل تغیر و تحریف ہے جامع اور اُن تمام مضامین اور مطالب پر مشتمل ہے۔ کہ جن پر کتابیں مشتمل ہوتی ہیں۔ حفظ میں آسان ہے۔ قرآن کریم تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ اور اُس میں سات قرائتیں ہیں۔ اور ابواب سات زجر، امر، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال ہیں۔ اور قرآن کریم ہر لغت عرب میں نازل ہوا ہے اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے :۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل : ۸۸)

نیز ارشاد فرمایا :۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ[2] اور فرمایا وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۝ (حٰم سجدہ : ۴۲)

اور فرمایا :۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ[3]۔ مزید فرمایا اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ (نحل ۷۶)

اور فرمایا۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ[4] نیز فرمایا۔ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ ط (بنی اسرائیل ۱۰۶)

اور فرمایا :۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ ۝ (الفرقان : ۳۲)

---

[1] نجم : ۱۷ [2] الحجر : ۹ [3] نحل : ۸۹ [4] قمر : ۱۷۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر نبی علیہ السلام کو ایک آیت دی گئی۔ جس پر انسان ایمان لائے۔ اور میری طرف اللہ نے وحی بھیجی ہے۔ اور مجھے اُمید ہے۔ کہ میرے متبعین تمام انبیاء کے متبعین سے زیادہ ہوں گے ؛

بیہقی نے حسن سے اللہ سبحانہٗ کے اس فرمان لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ کے بارے میں روایت کی ہے۔ کہ اللہ سبحانہٗ نے قرآن شریف کو شیطان سے محفوظ کر دیا ہے۔ اور شیطان نہ تو اس میں باطل شامل کر سکتا ہے۔ اور نہ حق کو کم سکتا ہے ؛

یحییٰ بن اکثم سے مروی ہے۔ کہ مامون الرشید کے پاس یہودی آیا۔ اُس نے عمدگی سے گفتگو کی مامون نے اُسے دعوت اسلام دی۔ مگر اُس نے قبول نہیں کی۔ ایک سال بعد وُہ یہودی دوبارہ آیا تو مسلمان ہو چکا تھا۔ اُس نے مسائل فقہ پر بڑی اچھی گفتگو کی۔ مامون نے پوچھا۔ کہ اسلام لانے کی کیا وجہ ہوئی۔ اُس نے کہا۔ کہ میں نے آپ کے پاس جاکر مذاہب کا امتحان کیا۔ چنانچہ میں نے تورات کے تین نسخے ردّوبدل کے ساتھ لکھے۔ اور اُن کو کنیسوں میں لے گیا۔ وُہ مجھ سے خرید لیئے گئے۔ پھر میں نے انجیل میں اسی طرح ردّوبدل کرکے اُس کے نسخے تیار کرکے گرجاؤں میں لے گیا وُہ بھی مجھ سے خرید لئے گئے۔ پھر میں نے قرآن شریف کے تین نسخے اسی طرح ردوبدل کے ساتھ تیار کیئے۔ اور اُنہیں لے کر کاتبوں کے پاس گیا۔ مگر انہوں نے اس کمی بیشی کو محسوس کر لیا۔ اور وُہ قرآن مجھ سے نہیں خریدے۔ اُس سے میں نے سمجھا۔ کہ قرآن محفوظ ہے۔ اور یہی میرے اسلام کا سبب بنا۔

یحییٰ بن اکثم بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے حج کیا۔ اور سفیان بن عیینہ سے ملاقات کی۔ اور اُن سے اُس واقعہ کا ذکر کیا۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ اللہ سبحانہٗ نے اپنے فرمان بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللهِ (۵:۴۴) میں حفظ کو یہود و نصاریٰ کی جانب منسوب کیا ہے۔ جب کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ؁ (المائدہ: ۴۴) میں قرآن کے حفظ کو اپنے ذمّے لیا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم محفوظ ہے۔ اور اُس میں کوئی ردّوبدل نہیں کیا جا سکتا ؛

بیہقی نے شعب الایمان میں حسن سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایک سو چار کتابیں نازل کی ہیں۔ اُن سب کتابوں کے علوم چار کتابوں میں ودیعت کر دیئے گئے۔ تورات انجیل، زبور اور فرقان، پھر تورات، انجیل اور زبور کے علوم فرقان میں جمع کر دیئے گئے ؛

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جو شخص علم کا ارادہ کرے۔ اُسے چاہیئے۔

کہ قرآن شریف پڑھے۔ کہ اُس میں اوّلین و آخرین کے علوم ہیں ؛

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہر علم کو نازل کیا ہے۔ اور اُس میں ہر شئے کو بیان کر دیا ہے۔ لیکن ہمارا علم اُس کے احاطے سے قاصر ہے ؛

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ بھُول جاتا۔ تو ذرہ، رائی اور مچھر کو بھول جاتا (یعنی اللہ کسی شئے کو نہیں بھُولتا۔ اُس کا علم ہر شئے پر محیط ہے ؛)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ پہلے کتاب ایک باب اور ایک حرف پر نازل ہوتی تھی۔ اور قرآن شریف سات ابواب اور سات حروف پر نازل ہوُا۔ چنانچہ قرآن کریم زاجر، آمر ہے۔ اُس میں حلال و حرام ہے۔ اور محکم متشابہ اور امثال ہیں ؛

حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ پہلے جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو قرآن ایک حرف پر پڑھایا۔ میں زیادتی چاہتا رہا۔ وُہ زیادتی کرتے رہے۔ یہاں تک کے سات حرفوں پر قرآن پڑھایا ؛

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے رب نے میرے پاس بھیجا۔ کہ مَیں قرآن شریف ایک حرف پر پڑھوں۔ میں نے عرض کی۔ کہ میری اُمت پر آسانی کی جائے۔ تو قرآن کریم دو حرف سے پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ میں نے پھر امت کی آسانی کی درخواست کی۔ تو مجھے کہا گیا۔ کہ مَیں قرآن شریف سات حرفوں پر پڑھوں ؛

ابی میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ قرآن شریف ہر ایک زبان میں نازل کیا گیا ؛

وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ قرآن کریم میں ہر لغت موجود ہے۔ اُن سے پوچھا رومی زبان کا کون سا لفظ ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ فصرھُن رومی زبان کا لفظ ہے۔ اور اُس کے معنی "ان قطعھن" کے ہیں۔ امام رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ دیگر آسمانی کتب پر قرآن کریم کو تیس حیثیتوں سے فضیلت حاصل ہے ؛

باب نمبر ۲۹۰

یہ خصوصیت ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ کہ آپؐ کا معجزہ تا قیامت باقی رہے گا۔ یعنی قرآن کریم۔ جب کہ باقی انبیاء علیہم السلام کے معجزے اپنے ذقت کے ساتھ تھے۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات شمار کئے ہیں۔ اور بتایا ہے۔ کہ آپؐ کے معجزات بلحاظ تعداد تمام انبیاء کے معجزات سے زیادہ ہیں۔ آپؐ کے معجزات کی تعداد ایک ہزار ہے۔ کسی نے کہا ہے۔ کہ تین ہزار ہے۔ حلیمی نے کہا ہے۔ کہ آپؐ کے معجزوں میں اختراع اجسام ہے۔ جو کسی اور نبی کے معجزات میں نہیں ہے ؛

شیخ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ آپؐ کے خصائص میں سے ایک امر یہ ہے۔ کہ تمام انبیاء کو جو معجزات اور فضائل دیئے گئے ہیں۔ وُہ سب آپؐ کی ذات میں جمع ہو گئے ہیں۔ اور وُہ معجزے اور فضائل کسی اور نبی میں جمع نہیں ہوئے ابن عبدالسلام نے آپؐ کے خصائص میں سے پتھر کا سلام کرنا۔ اور چوبی ستون کا نالہ کرنا شمار کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ انبیاء میں سے کسی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اُس کے مثل معجزہ نہیں ملا۔ آپؐ کی انگشتان مبارک سے پانی جاری ہونا بھی آپؐ کے خصائص میں سے ہے۔ اور انشقاق قمر کو بھی آپؐ کے خصائص میں سے شمار کیا گیا ہے ؛

باب نمبر ۲۹۱

آپؐ کی یہ خصوصیت کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں۔ تمام انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے ہیں آپؐ کی شریعت تا قیامت باقی رہے گی۔ آپؐ کی شریعت گزشتہ شرائع کی ناسخ ہے۔ اور اگر تمام انبیاء آپؐ کے زمانے میں ہوتے۔ تو آپؐ کی اتباع کرتے۔

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے :۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ (احزاب : ۴۰) نیز ارشاد فرمایا :۔

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ (المائدہ : ۴۸)

اور فرمایا ہے:۔

هُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۝ (۹:۳۳)

ابن سبع نے ان دو آیتوں کو اس امر کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ کہ آپؐ کی شریعت گزشتہ شرائع کی ناسخ ہے ؎

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا۔ کہ میرے ساتھ ایک کتاب تھی۔ جو مجھے کسی اہل کتاب نے دی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ قسم ہے۔ اُس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام حیات ہوتے تو میری اتباع کے سوا انہیں بھی کوئی چارہ کار نہ ہوتا ؎

باب نمبر ۲۹۲

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک یہ امر ہے۔ کہ قرآن کریم میں ناسخ اور منسوخ ہیں۔ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:۔

"مَا نَنْسَخْ مِنْ آیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا" (۲:۱۰۶)

اور باقی کتابوں میں ایسا نہیں ہے۔ اسی بناء پر یہود نسخ کا انکار کرتے ہیں۔ گزشتہ کتابیں چونکہ ایک ہی مرتبہ نازل ہوئی ہیں۔ اس لئے اُن میں ناسخ و منسوخ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ ناسخ کے لئے ضروری ہے۔ کہ منسوخ کے کچھ عرصے بعد ہو ؎

باب نمبر ۲۹۳

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک یہ امر ہے۔ کہ آپؐ کو عرش کے خزانے میں سے حصّہ دیا گیا۔ جو کسی نبی کو نہیں ملا۔ اِس سلسلے کی حدیث آگے مذکور ہوگی ؎

باب نمبر ۲۹۴

آپؐ کافۃ الناس کی جانب مبعوث کیئے گئے۔ آپؐ کے متبعین دیگر انبیاء سے زیادہ ہیں۔ آپؐ جنّوں کی طرف بھی مبعوث ہوئے۔ اور ایک قول کے مطابق ملائکہ کی طرف بھی۔ آپؐ قرآن اتقان کے ساتھ تلاوت فرماتے اور آپؐ اُمّی تھے ؎

اللہ سبحانہٗ نے ارشاد ہے :-

" وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ ۝ " (۲۸:۳۴)

اور اللہ سبحانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے :-

" تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۝ " (۲۵:۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھ کو پانچ امُور دیئے گئے ۲ ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب رکھا گیا۔ رُوئے زمین میرے واسطے پاک اور مسجد بنا دی گئی۔ کہ میری امت کا کوئی فرد کہیں بھی ہو۔ وقت نماز آ جائے۔ تو وُہیں نماز پڑھ لے میرے لئے غنیمت حلال کی گئی ہے۔ پہلے غنیمت حلال نہیں تھی۔ مجھے اپنی اُمت کی شفاعت کا حق دیا گیا۔ اور میں ایک خاص قوم کے بجائے تمام انسانوں کی جانب مبعُوث ہُوا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھے پانچ امور دیئے گئے۔ جو پہلے انبیاء کو نہیں دیئے گئے۔ کل رُوئے زمین میرے لئے پاک اور مسجد بنائی گئی۔ جب کہ گزشتہ انبیاء صرف اپنی محراب میں نماز ادا کر سکتے تھے ایک ماہ کی مسافت تک مجھے رُعب کے سبب نصرت دی گئی۔ ہر نبیؑ خاصۃً اپنی قوم ہی کی جانب مبعوث ہوتا تھا۔ میں تمام جن وانس کی طرف مبعوث ہوا۔ پہلے انبیاء خمس کو ایک طرف رکھ دیتے اور اُس کو آگ کھا لیتی۔ اور مجھے حکم دیا گیا۔ کہ میں خمس کو اپنی اُمت کے ناداروں میں تقسیم کروں۔ اور ہر نبی نے جو دعاء کی۔ وُہ قبول کی گئی۔ میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے اپنی دُعاء آخر میں رکھی ہے۔

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ آپؐ باہر نکلیئے۔ اور جو نعمت اللہ سبحانہٗ نے آپؐ کو دی ہے۔ اُس کو بیان کیجئے۔ انہوں نے مجھے دس اُمور کی بشارت دی ہے۔ اور یہ دس اُمور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے اللہ تعالےٰ نے مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ مجھے حکم دیا ہے۔ کہ میں جنوں کو عذاب الٰہی سے ڈراؤں۔ میں اُمّی تھا۔ مجھے ملائکہ کے ذریعہ نصرت دی گئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنا کلام عطا کیا۔ اور داؤد علیہ السلام کو زبور، موسیٰ علیہ السلام کو الواح اور عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل دی گئی تھی۔ اور میرے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے، مجھے حوض کوثر عطا کیا گیا۔ مجھے ملائکہ کے ذریعہ نصرت دی گئی۔ دشمن پر میرا رُعب مسلّط کیا گیا۔ مجھے وسیع حوض عطا کیا گیا۔

---

۲ جو مجھ سے پہلے انبیاء کو نہیں دیئے گئے ۔

اذان میں میرا ذکر بلند کیا گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے مجھے روزِ قیامت مقام محمود عطا کرے گا۔ جب کہ تمام انسان خوار ہوں گے۔ اور نظر نہ اُٹھائیں گے۔ اور سرنگوں کئے ہُوئے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے انسانوں کے پہلے زمرے میں اُٹھائے گا۔ اور میں اپنی اُمت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو اپنی شفاعت سے جنت میں داخل کروں گا۔ اور اُن سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ اور جنات النعیم کے اعلیٰ غرفہ میں مجھ کو اللہ تعالےٰ رفعت دے گا۔ مجھ سے کوئی اُوپر نہ ہو گا۔ سوائے اُن ملائکہ کے جو حاملان عرش ہیں۔ اور مجھ کو سلطنت اور غلبہ دیا گیا ہے۔ اور میرے اور میری اُمت کے لئے غنیمت حلال ہوئی ہے۔ جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھی ⁂

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کو تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے۔ حاضرین نے پوچھا۔ کہ: اہل آسمان پر آپ کو کیا فضیلت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ سبحانہ نے اہل آسمان سے فرمایا :-

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ (۲۹:۲۱)

اور محمد صلے اللہ علیہ وسلّم سے فرمایا :-

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ط (۴۸:۱-۲)

اللہ سُبحانہ' کے اس ارشاد سے آپؐ کے واسطے برأت فرض ہو گئی۔ لوگوں نے پوچھا۔ انبیاء علیہم السّلام پر آپؐ کی فضیلت کیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ :-

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ ط (۱۴:۴)

اور اللہ سُبحانہ' نے آپؐ سے فرمایا :-

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ ۙ (۳۴:۲۸)

اور آپؐ کو جنّ و انس کی طرف مبعوث کیا گیا ہے ⁂

ابن سعد رضی اللہ عنہ نے حسن سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ میں اُن لوگوں کا رسول ہوں۔ جن کو میں نے زندہ پایا ہے۔ اور جو لوگ میرے بعد آئیں گے۔ اُن کا بھی رسُول ہوں ⁂

خالد بن سعدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ اگر کافۃ الناس میری دعوت قبول نہ کریں۔ تو میں

عرب کی طرف بھیجا گیا ہوں - اگر وہ میری دعوت قبول نہ کریں - تو میں قریش کی طرف بھیجا گیا ہوں - اور اگر وہ بھی میری دعوت قبول نہ کریں - تو میں بنی ہاشم کی جانب مبعوث کیا گیا ہوں - اور اگر وہ بھی میری دعوت قبول نہ کریں، تو میری دعوت تنہا میرے لئے ہے - جو کچھ حکم خدا ہوگا - میں اُس پر عمل کروں گا ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا - کہ میرے متبعین تمام انبیاء سے زیادہ ہیں ؛

حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا - کہ میری اُمت میرے ساتھ قیامت کے دن اس سیلاب کی طرح آئے گی - جو رات میں آتا ہے - وُہ سیل آدمیوں کو ریلے کے طور پر چلے گا - یہ دیکھ کر ملائکہ کہیں گے - کہ محمد رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے متبعین دیگر انبیاء سے زیادہ ہیں ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی - جتنی میری کی گئی ہے - اس لئے کہ بعض انبیاء ایسے بھی ہیں کہ اُن کی تصدیق کرنے والا صرف ایک شخص ہے ؛

فصل

اُس امر پر اجماع ہے - کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم تمام انس و جنّ کی جانب مبعوث ہوئے ہیں - مگر ملائکہ کی طرف مبعوث ہونے میں اختلاف ہے - امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اُسی قول کو ترجیح دی ہے - کہ آپ ملائکہ کی طرف بھی مبعوث ہوئے ہیں - دلیل وُہ حدیث ہے - جو عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے - کہ اہل زمین کی صفیں اہل آسمان کی صفوں کے مطابق ہیں - جب اہل زمین آمین کہتے ہیں - اور وہ آمین آسمان والوں کی آمین کے موافق ہوتی ہے - تو بندہ کی مغفرت ہوتی ہے ؛

باب نمبر ۲۹۵

رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم رحمتہ للعالمین ہیں۔ اور آپؐ کفار کے لئے بھی رحمت ہیں۔ کہ آپؐ کی تکذیب سے اُن پر عذاب نازل نہیں ہوا۔ جیسا کہ دیگر انبیاء کی تکذیب پر کفار پر عذاب نازل ہوا۔ اللہ سُبحانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے :۔

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝" (۲۱ : ۱۰۷)

اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا :۔

"وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ" (۸ : ۳۳)

اُبوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عالمین کے لئے رحمت اور متقین کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے ۔

حضرت اُبوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ لوگوں نے آپؐ سے کہا۔ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کیا آپؐ مشرکین پر بددُعاء نہیں کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں رحمت بنا کر مبعُوث کیا گیا ہوں۔ عذاب بنا کر نہیں ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" کی تفسیر میں منقول ہے۔ کہ جو شخص ایمان لے آیا۔ اُس کے لئے آپؐ دنیا اور آخرت میں رحمت ہیں اور جو شخص ایمان نہیں لایا۔ اُس کے لئے دنیا میں آپؐ کی ذات رحمت ہے۔ کہ اُسے دنیا میں مسخ، قذف اور خسف کا عذاب نہیں ملا ۔

باب نمبر ۲۹۶

آپؐ کی یہ خصُوصیّت کہ اللہ سُبحانہٗ نے آپؐ کی عُمر کی قسم کھائی

ارشاد خداوندی ہے :۔ کہ

"لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ" (۱۵ : ۷۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم

سے اکرم کسی نفس کو پیدا نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی زندگی کی قسم کھائی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ
" لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ "

باب نمبر ۲۹۷

آپؐ کی یہ خصوصیت کہ آپؐ کا ہمزاد مسلمان ہو گیا اور آپؐ کی ازواج آپؐ کی مددگار تھیں

حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ انبیاء پر مجھے دو فضیلتیں دی گئی ہیں۔ میرا شیطان کافر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس پر نصرت دی۔ اور وُہ مسلمان ہو گیا۔ حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ دُوسری خصلت میں بھُول گیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم لوگوں میں سے ہر ایک کا ایک قرین جنوں میں سے ہے۔ اور ایک قرین اس کا فرشتوں میں سے ہے۔ اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا۔ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپؐ کا قرین کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میرا قرین بھی جنّوں میں سے ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر نصرت دی۔ اور وُہ مسلمان ہو گیا۔ اور مجھے خیر کا حکم کرتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ آدم علیہ السلام پر مجھے دو فضیلتیں دی گئی ہیں۔ میرا شیطان کافر تھا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے اُس پر نصرت دی۔ اور وُہ مسلمان ہو گیا۔ اور میری ازواج میرے لئے مددگار ہیں۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کا شیطان کافر تھا۔ اور اُن کی زوجہ خطا میں اُن کی مددگار تھیں۔

عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ کہ میرے سے صاحب بعیر[1] کو جو فضیلت مجھ پر دی گئی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ اُن کی اہلیہ دین کی مددگار رہوں گی۔ جب کہ میری اہلیہ خطا میں میری مددگار بنی۔

---

[1] ناقہ سوار (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

باب نمبر ۲۹۸

ابُو نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی ایک خصوصیّت یہ ہے۔ کہ اللہ سُبحانہٗ نے آپؐ سے مخاطبت کے طریقے کو اس طریقے سے جدا کر دیا۔ جس سے انبیاء سابقین کی اُمتیں اُنہیں مخاطب کیا کرتی تھیں۔ وُہ اپنے انبیاء کو رَاعِنَا کہہ کر مخاطب کرتے۔ مگر اُس طرزِ مخاطب سے آپؐ کی اُمّت کو منع کیا گیا۔ اور فرمایا :-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۗ وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (۲: ۱۰۴)

باب نمبر ۲۹۹

عُلماء نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے ایک یہ امر ہے۔ کہ قرآن کریم میں آپ کو آپ کے نام سے مخاطب نہیں کیا گیا۔ بلکہ فرمایا گیا :-

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ [1] ، یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ [2] ، یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ [3] ، یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ [4] ۝

بخلاف دیگر انبیاء کے کہ اُن کو اُن کے ناموں سے مخاطب کیا گیا ہے۔ مثلاً :- یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ [5] ، یٰنُوْحُ اھْبِطْ [6] ، یٰٓاِبْرٰھِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا [7] ، یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْ اصْطَفَیْتُکَ [8] ، یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ [9] ، یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ [10] ، یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ [11] یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ [12] ۝

باب نمبر ۳۰۰

ابُو نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے ایک امر یہ ہے۔ کہ آپؐ کی اُمت پر آپؐ کا نام لے کر پکارنا حرام ہے۔ بخلاف باقی انبیاء کی اُمتوں کے کہ وُہ انبیاء کو نام لے کر مخاطب کرتی تھیں۔ جیسے کہ قرآن میں کہا گیا ہے :-

---

[1] ۲: ۳۵۔ [2] ۱۱: ۴۸ [3] ۱۱: ۷۶ [4] ۷: ۱۴۴ [5] ۵: ۱۱۰ [6] ۳۸: ۲۹ [7] ۱۹: ۷ [8] ۱۹: ۱۲

قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَل لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ط(۷:۱۳۸) اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ﮦ (۵:۱۱۲)

مگر آپؐ کے بارے میں ارشاد ہوا :۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط (۲۴:۶۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔کہ لوگ آپؐ کو یا محمد ، یا ابا القاسم کہہ کر مخاطب کرتے تھے ۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کی عظمت کی خاطر اس طرح کے پکارنے سے منع فرمایا۔ بعدازاں آپؐ کو یانبی اللہ ، یارسول اللہ کہہ کر مخاطب کیا جانے لگا ؏

بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ۔کہ یا محمد نہ کہو۔ بلکہ یا رسول اللہ اور یانبی اللہ کہو ؏

قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے ۔کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و احترام کیا جائے ۔ اور آپؐ کو ہر موقعہ پر سردار بنایا جائے ؏

باب نمبر ۳۰۱

"آپؐ کی یہ خصوصیت کہ قبر میں مُردے سے آپؐ کے بارے میں سوال ہوتا ہے"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ۔کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں مُردے سے میرے بارے میں امتحان ہوتا ہے ۔ مرد صالح کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے وہ شخص کون ہے جو تم میں مبعوث ہوا تھا تو وہ مرد صالح جواب دیتا ہے ۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت حکیم ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں ۔ کہ سوال قبر اس اُمت کے لوگوں کے ساتھ خاص ہے ؏

باب نمبر ۳۰۲

آپؐ کے پوشیدہ جسم مبارک کو کسی نے نہیں دیکھا

اس کی حدیث وفات کے بعد آئے گی ۔

باب نمبر ۳۰۳

ملک الموت آپؐ کے پاس آپؐ کی اجازت سے آیا

اس کی حدیث وفات کے باب میں آئے گی ۔ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ کہ میں نے کتاب البرزخ میں وہ روایات ذکر کی گئی ہیں ۔ جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس ملک الموت بغیر اذن کے آیا تھا ۔

باب نمبر ۳۰۴

”آپؐ کی یہ خصوصیت کہ آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج سے نکاح حرام ہے“

اللہ سبحانہ، کا ارشاد ہے :۔ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ (احزاب : ۵۳)
انبیاء میں سے کسی کے ساتھ یہ امر ثابت نہیں ہے ۔ سوائے اُس کے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے حضرت سارہ کے بارہ میں فرمایا۔ کہ یہ میری بہن ہے۔ اور آپؑ نے یہ ارادہ کیا۔ کہ حضرت سارہ کو طلاق دے دیں۔ تاکہ وہ جابران سے نکاح کرلے۔ اُس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے۔ یہ حکم نبی کی اہلیہ سے نکاح نہ کیا جائے۔ باقی انبیاء کے بارے میں نہ تھا ؏

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا۔ کہ اگر تم جنت میں بھی میری بیوی رہنا چاہتی ہو۔ تو میرے بعد نکاح نہ کرنا۔ اس لئے کہ جنت میں عورت اسی کی بیوی ہوگی۔ جو کہ دنیا میں اُس کا آخری شوہر ہوگا۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پر یہ امر حرام کیا گیا۔ کہ وہ آپؐ کے بعد نکاح کریں۔ اس لئے کہ وہ جنت میں آپؐ کی ازواج ہوں گی۔ اُس حکم کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے۔ کہ ازواج مطہرات امہات المومنین ہیں۔ اس لئے آپؐ کے بعد اُن کا نکاح کسی طرح مناسب نہیں۔ نیز یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں۔ اس لئے ازواج مطہرات پر آپؐ کی وفات پر عدت واجب نہیں ہے۔ رہ گئیں۔ وہ عورتیں جن کو حیات طیبہ میں آپؐ نے چھوڑ دیا۔ یا جس کی کوکھ میں سپیدی دیکھی تھی۔ اُن کے باب میں چند اقوال ہیں۔ جن میں ایک حرمت کا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ آیت عام ہے۔ اور اس سے مراد بعد موت کے بعدیت نہیں۔ بلکہ نکاح کی بعدیت ہے۔ اور امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ تحریم صرف مدخول بہا کی ہے۔ کیونکہ مروی ہے۔ کہ اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مستعیذہ سے نکاح کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اشعث کو رجم کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر انہیں بتایا گیا۔ کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مدخول بہا نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اُن کے رجم کے ارادے سے رُک گئے۔ علماء کا اُس عورت کے باب میں بھی اختلاف ہے۔ جس نے فراق کو اختیار کیا۔ مگر زیادہ درست قول اُس باب میں امام الحرمین اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اور وہ حلت کا قول ہے۔ باندی مدخول بہا کے بارے میں مذکورہ وجوہ کے علاوہ ایک قول یہ بھی ہے۔ کہ اگر وفات سے جدائی ہوئی ہے۔ تو حرام ہے۔ جیسے حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا اور اگر زندگی ہی میں بیع کر دیا۔ تو وہ حلال ہے ؏

باب نمبر ۳۰۵

ابُو نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ گزشتہ انبیاءؑ اپنی ذات پر دشمنوں کے الزام کو خود رد کیا کرتے تھے۔ جیسے حضرت نوح علیہ السّلام نے فرمایا:۔

یٰقَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ (۷: ۶۱) اور حضرت ہود علیہ السّلام نے فرمایا۔ کہ یٰقَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ (۷: ۶۷) اور ہمارے نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ دشمنانِ رسول نے جو غلط بات آپؐ کی جانب منسوب کی اُس کا خود اللہ سُبحانہٗ نے جواب دیا:۔ مثلاً فرمایا:۔ وَمَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝ (۶۸: ۲)

اور فرمایا:۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ (۵۳: ۲-۳) نیز فرمایا وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ ۝ (۳۶: ۶۹)

باب نمبر ۳۰۶

ابُو نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ آپؐ کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی رسالت کی قسم کھائی ہے۔ اور فرمایا ہے:۔

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ (۳۶: ۱-۳)

باب نمبر ۳۰۷

رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ آپؐ نے دو قبلوں اور دو ہجرتوں کو جمع فرمایا ہے۔ اور آپؐ کے لئے شریعت اور طریقت جمع کی گئی ہے۔ جب کہ گزشتہ انبیاءؑ کے لئے شریعت اور طریقت جمع نہ کی گئیں۔ دلیل حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت خضر کا واقعہ ہے۔ جس میں حضرت خضر علیہ السّلام نے فرمایا۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک علم رکھتا ہوں۔ جس میں دخل دینا تمہارے لئے مناسب نہیں۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک علم دیئے گئے ہو۔ جس میں دخل دینا میرے لئے مناسب نہیں ہے۔ شیخ جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بدر بن الصاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے تذکرہ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور میں نے اس کے شواہد میں اُس حدیث کو نقل کیا ہے۔ جس میں آپؐ نے سارق کے قتل کا حکم دیا ہے۔ اور جس حدیث میں

آپؐ نے ایک نماز پڑھنے والے شخص کے قتل کا حکم فرمایا۔ یہ اُمورِ غیب ہیں۔ اور اُن کا ذکر پہلے آچکا ہے ۞

فصل

مذکورہ باب کے مطالب

شریعت سے مُراد وہ حکم ہے۔ جو ظاہر میں ہو۔ اور حقیقت سے باطنی حکم مراد ہے۔ اکثر انبیاء علیہم السّلام کی بعثت اُمورِ ظاہر کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور یہ کہ امورِ باطنیہ پر حکم نہ کریں۔ حضرت خضر علیہ السّلام اُمورِ باطنیہ اور اُن کے حقائق سے باخبر کئے گئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چونکہ انبیاء علیہم السّلام اُمورِ باطنیہ پر حکم کے لئے مبعوث نہیں ہُوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے حضرت خضر علیہ السّلام کے لڑکے کے قتل کر دینے پر اعتراض کیا۔ اور فرمایا:۔

لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا (۱۸:۷۴) کیونکہ قتل نفس ظاہر شریعت کے خلاف ہے۔ حضرت خضر علیہ السّلام نے کہا۔ کہ میں نے اُس کو اپنی رائے سے قتل نہیں کیا۔ بلکہ مجھے اسی طرح حکم ہُوا۔ کہ یہ حضرت خضر علیہ السّلام کے اس قول کے معنی ہیں۔ کہ آپؐ کو ایک علم ملا ہے۔ شیخ سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری کی شرح میں کہا ہے۔ کہ علم سے مراد حکم کا نافذ کرنا ہے۔ اور اُس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اے موسیٰ علیہ السّلام تمہارے لئے یہ موزوں نہیں۔ کہ تم اس علم کو جان کر اُس پر عمل کرو۔ اس لئے کہ یہ عمل مقتضائے شریعت کے خلاف ہے۔ اور میرے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ میں تمہارے علم پر عمل کروں۔ اس لئے کہ وُہ مقتضائے حقیقت کے خلاف ہے۔ سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ جو ولی حقیقت پر مطلع ہو جائے۔ اُس کے لئے حقیقت پر حکم کرنا جائز نہیں۔ بلکہ اُسے بھی مقتضائے شریعت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ ابوحبان رضی اللہ عنہ سے اپنی تفسیر میں کہا ہے۔ کہ جمہور علماء اس امر پر متفق ہیں۔ کہ حضرت خضر علیہ السّلام نبی ہیں۔ اور اُن کا علم ان امورِ باطنیہ کی معرفت تھی۔ جن کی وحی اُن کو بھیجی گئی تھی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا علم ظاہر تھا۔ اس لئے دو علم سے مراد حکم بالظاہر اور حکم بالباطن ہے۔ شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ

وُہ حکم جس کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ وُہ ان کی کل شریعت ہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کو اوّلاً یہ حکم ہوُا۔ کہ آپؐ ظاہر کے ساتھ حکم کریں۔ اگرچہ آپؐ باطنی اُمور اور حقائق پر مطلع ہوتے۔ جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السّلام ہوتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا۔ کہ ہم ظاہر کا حکم کرتے ہیں سرائر کا جاننے والا اللہ تعالےٰ ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ میں جو حکم سُنتا ہوں۔ اس کے مطابق عمل کرتا ہوں۔ اور آپؐ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ تمہارا ظاہر ہمارے ذمّے ہے۔ اور تمہارے دل کا پوشیدہ ارادہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ اور آپؐ نے غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے والوں کی معذرت قبول فرمائی۔ اور اُن کے دل کی نیتوں کو اللہ تعالےٰ کے سپرد فرمایا۔ اور جس عورت کو آپؐ نے رجم نہیں فرمایا تھا۔ اُس کے بارے میں فرمایا۔ کہ اگر میں بغیر بیّنہ کے کسی کو رجم کرتا۔ تو اس کو ضرور رجم کرتا۔ نیز آپؐ نے فرمایا۔ کہ اگر قرآن کریم نہ ہوتا۔ تو میرا اور اس عورت کا عجیب معاملہ ہوتا۔ یہ تمام اُمور اس باب میں واضح ہیں۔ کہ آپؐ ظاہر شریعت کے مطابق حکم فرماتے تھے۔ اور حقیقت اور باطن سے مطلع ہونے کے باوجود اس پر حکم نہ فرماتے۔ مگر اللہ سُبحانہٗ نے آپؐ کو باطنی امور اور حقیقت پر حکم کرنے کی اجازت عنایت فرمائی۔ اور اس طرح شریعت و حقیقت کو جمع کر دیا۔ اور یہ امر آپؐ کے ساتھ مختص کر دیا۔ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں کہا ہے۔ کہ کسی شخص کو اجازت نہیں ہے۔ کہ اپنے علم کی بنیاد پر کسی کو قتل کرے۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اجازت ہے۔ جیسا کہ نمازی اور چور کے قتل کی حدیثیں اُس کی شاہد ہیں۔ کیونکہ آپؐ کو علم تھا۔ کہ اُنہوں نے قتل کیا ہے۔ بعض علماء سلف نے ذکر کیا ہے۔ کہ خضر علیہ السّلام اب تک حکم حقیقت نافذ کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اچانک مر جاتے ہیں۔ خضر علیہ السّلام ہی اُن کو قتل کرتے ہیں۔ اگر یہ امر صحیح ہو۔ تو خضر علیہ السّلام اس اُمت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے نائب اور آپؐ کے متبع ہوں گے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جس وقت نازل ہوں گے۔ تو حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم کی شریعت کے متبع اور آپؐ کے اُمتی ہوں گے ؂

باب نمبر ۳۰۸

عزالدین بن عبدالسلام رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے ایک امر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے طور پر وادی مقدس میں کلام کیا۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس کلام کیا۔ اور آپؐ کے لئے رویت اور کلام کو جمع کیا۔ اور محبت و خلت جمع کی ؂

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے رب نے مجھ سے فرمایا۔ کہ میں نے ابراہیم علیہ السّلام کو خلت عطا کی۔ اور موسیٰ علیہ السّلام سے میں نے کلام کیا۔ اور اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں نے تمہیں خلت اور محبت دی۔ اور بالمواجہ کلام کیا ؂

ابن عساکر رضی اللہ عنہ نے سلمان رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ کہ کسی نے خدمت اقدس میں عرض کی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کلام کیا۔ عیسیٰ علیہ السّلام کو روح القدس سے پیدا کیا۔ ابراہیم علیہ السّلام کو خلیل بنایا۔ اور حضرت آدم علیہ السّلام کو برگزیدہ بنایا۔ آپؐ کو اللہ نے کیا فضیلت دی۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السّلام نازل ہوئے۔ اور کہا۔ کہ آپؐ کا رب فرماتا ہے۔ کہ میں نے ابراہیم علیہ السّلام کو خلیل بنایا۔ تو آپؐ کو اپنا حبیب بنایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے زمین پر کلام کیا۔ تو آپؐ سے آسمان پر کلام کیا۔ اور میں نے عیسیٰ علیہ السّلام کو روح القدس سے پیدا کیا۔ تو آپؐ کا نام مخلوقات کے پیدا ہونے سے دو ہزار برس پہلے پیدا کر دیا۔ آپؐ آسمانوں پر اُس جگہ گئے۔ جہاں ابھی تک کوئی نہیں گیا۔ اور میں نے حضرت آدم علیہ السّلام کو برگزیدہ کیا۔ تو آپؐ کو خاتم النبیین بنایا۔ آپؐ سے اکرم کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔ آپؐ کو میں نے حوض کوثر شفاعت، ناقہ، تلوار، تاج، عصا، حج، عمرہ اور رمضان کا مہینہ عطا کیا۔ قیامت میں عرش کا سایہ آپؐ پر دراز ہو گا۔ اور میں نے اہل دنیا کو آپؐ کی بزرگی اور منزلت بیان کرنے کے لئے پیدا کیا۔ اور اگر میں آپؐ کو نہ پیدا کرتا۔ تو میں مخلوقات کو بھی پیدا نہ کرتا۔ آپؐ کے سر پر تاج حمد رکھا جائے گا۔ میں نے اپنے نام کے ساتھ آپؐ کا نام ملایا۔ اب جس جگہ میرا نام لیا جائے گا۔ وہاں آپؐ کا نام ضرور لیا جاتا ہے ؂

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ

اللہ تعالٰے نے موسٰی علیہ السّلام سے کلام فرمایا ۔ مجھے اپنی رؤیت عطا کی۔ اور مجھ کو مقام محمود اور حوض سے فضیلت دی ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ شب معراج میرے رب نے مجھے مثل قاب قوسین قریب کیا۔ کیا آپ کو یہ خیال ہے۔ کہ آپؐ کی اُمت آخر اُمت کیوں بنائی گئی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ میرے رب نے فرمایا ۔ کہ اپنی اُمت کو خبر کر دو۔ کہ میں نے اُن کو آخر امم اس لئے کہا ہے۔ تاکہ وہ دیگر اُمتوں کے سامنے شرمسار نہ ہو ؛

بابؑ نمبر ۳۰۹

شیخ عزالدین نے فرمایا ہے۔ کہ آپؐ کے خصائل میں سے یہ امر ہے۔ کہ اللہ تعالٰی نے آپؐ سے وحی کی مختلف انواع سے کلام فرمایا۔ وحی کی تین قسمیں ہیں :۔

(۱) رویائے صادقہ (۲) بلا واسطہ کلام

(۳) حضرت جبرئیل علیہ السّلام کے توسط سے وحی ؛

باب نمبر ۔۳۱۰

ایک ماہ کی مسافت تک نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کو رعب کی نصرت دی گئی۔ آپؐ کو جوامع الکلم عطا ہوئے۔ رُوئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں آپؐ کو عطا کی گئیں۔ ہر شئے کا آپؐ کو علم دیا گیا۔ سوائے پانچ اُمور کے، آپؐ کو روح کا علم دیا گیا۔ دجّال کے بارے میں آپؐ کو علم دیا گیا۔ آپؐ کا اسم مبارک احمد رکھا گیا۔ حضرت اسرافیل علیہ السّلام آپؐ کے پاس اُترے۔ اور آپؐ کے لئے نبوت اور سلطنت کو جمع کیا گیا ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ مجھے وہ شئے دی گئی ہے۔ جو انبیاء میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ مجھے رعب سے نصرت دی گئی ۔ مجھے رُوئے زمین کی کنجیاں دی گئیں۔ میرا نام احمد رکھا گیا۔ میرے لئے رُوئے زمین ظاہر کی گئی۔ اور میری اُمت خیر الامم قرار دی گئی ؛

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ مجھے

انبیاء علیہم السّلام پر چھ اُمور میں فضیلت عطا ہوئی ہے۔ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے۔ رُعب کے ساتھ نصرت دی گئی۔ غنیمتیں حلال کی گئیں۔ زمین میرے لئے طاہر اور مسجد بنائی گئی۔ میں تمام مخلوق کی طرف مبعُوث ہوُا۔ اور میرے ساتھ نبوت ختم ہو گئی ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ باقی دو اُمور میں بھُول گیا۔ اور مجھے پانچ امور دیئے گئے۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ مجھے رُعب سے نصرت دی گئی۔ جوامع الکلم عطا کئے گئے۔ غنیمتیں حلال کی گئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ باقی دو امُور میں بھُول گیا۔ دوُسری روایت میں یہ دونوں خصلتیں مذکور ہیں۔ کہ مجھے ابیض اسود اور احمر کی جانب مبعوث کیا گیا۔ کل زمین میرے لئے طہور اور مسجد بنائی گئی ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے و مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک نصرت دیئے گئے تھے ؛

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مجھے پانچ فضیلتیں عطا ہوئی ہیں۔ میں کافۃ الناس کی طرف مبعوث ہوُا ہوں۔ میری شفاعت میری امت کے لئے محفوظ کی گئی ہے۔ رعب کے ساتھ مجھے اُن دشمنوں پر نصرت دی گئی ہے۔ جو میرے آگے پیچھے ایک ماہ کی مسافت پر ہیں۔ کل زمین میرے لئے طہور اور مسجد بنائی گئی۔ غنیمتیں میرے لئے حلال کی گئیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوئیں ؛

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ جبرئیل علیہ السّلام میرے پاس آئے۔ اور فرمایا۔ کہ مجھے یہ بشارت دی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ملائکہ سے نصرت دی ہے۔ میرا رُعب ڈالا گیا ہے۔ مجھے غلبہ قدرت اور ملک دیا گیا ہے۔ میرے اور میری اُمت کے لئے غنیمتیں طیّب کی گئیں ؛

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں فرمایا ہے۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کو نبوّت۔ ملک اور غلبہ دیا گیا۔ آپؐ کے ذریعہ دین اور دنیا کی اصلاح ہوئی۔ اور آپؐ کو صاحب سیف اور ملک بنایا گیا ؛

قتادہؓ سے ۔ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰:۱۷﴾ کی تفسیر میں منقول ہے۔ کہ اللہ سبحانہ نے آپؐ کو مکّہ سے جو مخرج صدقؐ نکالا۔ اور مدینہ میں جو مدخل صدق ہے داخل کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کو یہ علم ہوُا۔ کہ

غلبہ، حجت، قدرت اور ملک کے بغیر امر نبوت غالب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ نے کتاب اللہ اور اس کے حدود و فرائض کو جاری کرنے کے لیئے سُلطاناً نصیرًا سے آپ کو فرمایا۔ غلبہ من جانب اللہ ہے۔ اور اُس کو اللہ تعالےٰ نے مخلوق میں اس طرح رکھا ہے۔ کہ بعض بعض کو لُوٹتے کھسوٹتے نہیں۔ اور طاقتور ضعیف کو نہ کھاجاتے ہ

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مجھے رُعب کے ساتھ نصرت دی گئی ہے۔ مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے۔ خواب میں رُوئے زمین کی کنجیاں مجھے عطا کی گئیں۔ حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے اور تم ان خزانوں کو پا رہے ہو۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ مجھے خبر پہنچی ہے۔ کہ جوامع الکلم یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے لئے اُن امور کثیرہ کو جمع کرتا ہے۔ جو آپ سے پہلے وحی میں امر واحد یا اس کے مثل ہوتے تھے ہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم اور جبرئیل علیہ السّلام کوہ صفا پر تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اے جبرئیل علیہ السّلام، آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے نہ ایک مٹھی گیہوں کا آٹا ہے۔ اور نہ ایک ہتھیلی بھر ستو۔ اس کلام کے ادا ہوتے ہی ایسی آواز آسمان سے آئی۔ جیسے کوئی دیوار گر پڑی ہو۔ اور آپ کے پاس اسرافیل علیہ السّلام آئے۔ اور کہا۔ کہ جو کچھ آپ نے فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ نے سُن لیا۔ اور مجھے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ تہامہ کے پہاڑ یاقوت، زمرد، سونے اور چاندی کے کر کے آپ کے ساتھ چلاؤں۔ جہاں آپ جائیں۔ وہ پہاڑ آپ کے ساتھ جائیں۔ اگر آپ چاہیں۔ تو نبی بادشاہ ہو کر رہیں۔ اور اگر آپ چاہیں۔ تو نبی عبد بن کر رہیں۔ جبرئیل علیہ السّلام نے آپ کی طرف اشارہ کیا۔ کہ آپ تواضع اختیار کریں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ کہ میں نبی عبد بن کر رہنا چاہتا ہوں ہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس آسمان سے وُہ فرشتہ اُترا۔ جو کسی اور نبی کے پاس نہیں آیا تھا۔ وُہ اسرافیل علیہ السّلام ہیں۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ میں آپ کے رب کا رسول ہوں۔ آپ کے پاس اُس لئے آیا ہوں۔ کہ آپ کو اختیار دوں۔ کہ اگر آپ چاہیں۔ تو نبی عبد بن کر رہیں۔ اور چاہیں۔ تو نبی بادشاہ بن کر رہیں۔ میں نے جبرئیل علیہ السّلام کی جانب دیکھا۔ اُنہوں نے مجھے

اشارہ کیا۔ کہ تواضع اختیار کریں۔ اگر میں یہ کہتا۔ کہ نبی بادشاہ ہو کر رہنا چاہتا ہوں۔ تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلتے ؀

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ دنیا کی کنجیاں میرے ایک ابلق گھوڑے پر لائی گئیں۔ اُس گھوڑے کو جبرئیل علیہ السّلام لائے۔ اُس پر سُندس کی زین تھی۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے رب نے کہا۔ کہ میرے واسطے بطحائے مکہ کو سونا بنادوے۔ میں نے کہا۔ کہ میرے رب ایسا نہ کر۔ میں تو چاہتا ہوں۔ کہ ایک دن کھانا کھاؤں۔ اور ایک دن بھوکا رہوں۔ جب میں بھوکا رہوں۔ تو تیرے سامنے گڑگڑاوں گا۔ اور تجھ کو یاد کردوں گا۔ اور جس وقت پیٹ بھرا ہوں گا۔ تو تیری حمد اور شکر ادا کروں گا ؀

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ انصار کی ایک عورت میرے پاس آئی۔ اُس نے آپؐ کا بستر دیکھا۔ جو ایک تہ کی ہوئی عبا تھی۔ وُہ دیکھ کر چلی گئی۔ اور اُس نے ایک صوف بھرا بستر بھیجا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم آئے۔ اور پوچھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی۔ کہ فلاں انصاری عورت آئی تھی۔ اُس نے آپؐ کا بستر دیکھا۔ اور جا کر یہ بھیج دیا۔ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔ کہ عائشہ اُسے واپس کردو۔ مجھے یہ پسند تھا۔ کہ وُہ بستر میرے گھر میں رہے۔ پھر فرمایا۔ اے عائشہ اُس بچھونے کو واپس کردو۔ قسم بخدا اگر میں چاہتا۔ تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ رواں کردیتا ؀

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جس وقت مشرکین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو فاقے کی عار دلائی۔ اور کہا۔ کہ یہ کیسے رسول ہیں۔ کہ کھانا کھاتے اور بازاروں میں گھومتے ہیں۔ آپؐ اُس سے غمگین ہوئے۔ حضرت جبرئیل علیہ السّلام آئے۔ اور کہا۔ کہ آپؐ کا رب آپؐ کو سلام کہتا ہے۔ اور یہ فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ۭ (۲۵: ۲۰)

پھر آپؐ کے پاس رضوان خازن الجنان آئے۔ اُن کے ساتھ نور کا ایک جامہ دان تھا۔ انہوں نے عرض کی۔ کہ یہ دنیا کے خزانوں کی کنجیاں ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت جبرئیل علیہ

السّلام کی جانب مشورہ چاہنے کے طور پر دیکھا۔ تو جبرائیل علیہ السّلام نے دونوں ہاتھوں سے زمین کی جانب اشارہ کیا۔ کہ آپؐ تواضع اختیار کریں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے رضوان اُن کنجیوں کی مجھے حاجت نہیں ہے۔ آپؐ کو ندا آئی۔ کہ اُوپر دیکھئے۔ آپؐ نے دیکھا۔ کہ آسمانوں کے دروازے عرش تک کھول دیئے گئے ہیں۔ اور جنت عدن ظاہر ہو گئی۔ آپؐ نے انبیاء علیہم السّلام کے منازل اور اُن کے غرفے دیکھے۔ پھر آپؐ نے اپنے منازل دیکھے۔ کہ تمام انبیاء سے بلند ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میں راضی ہو گیا۔ علماء کا خیال ہے کہ یہ آیت رضوان لے کر آئے تھے۔:

تَبٰرَكَ الَّذِیْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ۔ (۱۰:۲۵) آخر تک

ابُو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ:۔

فواتح الکلم، جوامع الکلم اور خواتم الکلم مجھے عطا کئے گئے ۞

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ہر شئے کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں۔ سوائے پانچ امور کے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الآیہ (۳۴:۳۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ تمہارے اللہ علیہ وسلم کو ہر شئے کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ سوائے ان پانچ کے جو اُس آیت میں مذکور ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الآیہ (۳۴:۳۱)

ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا۔ اور مجھے دجال کے بارے میں جو باتیں بتائی گئی ہیں۔ وہ کسی نبی کو نہیں بتائی گئیں۔ دجال کانا یک چشم ہے تمہارا رب عیوب سے مبرا اور منزہ ہے۔

فصل

بعض علماء اُس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کو اُن پانچ اُمور کا علم بھی دیا گیا تھا۔ اور آپؐ کو قیامت کے وقت اور حقیقت روح کا بھی علم تھا۔ مگر آپؐ کو ہدایت کی گئی۔ کہ آپؐ اُن اُمور کو پوشیدہ رکھیں ۞

باب نمبر ۳۱۲

ابن سبع رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپؐ بھوکے سوتے۔ مگر پیٹ بھرے اُٹھتے۔ کوئی شخص طاقت میں آپؐ پر غالب نہ ہوتا۔ جب آپؐ طہارت کا ارادہ فرماتے۔ اور پانی نہ ہوتا۔ تو اپنی انگشتان مبارک پھیلا دیتے۔ ان سے پانی جاری ہو جاتا تھا۔ اللہ سُبحانہٗ نے آپؐ کے لئے محبت اور خلت اور کلام کو جمع کیا اور آپؐ سے اللہ سبحانہٗ نے ایسی جگہ کلام کیا۔ جس جگہ کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل نہیں گیا تھا۔ اور چلتے وقت آپؐ کے لئے زمین لپٹ جاتی تھی ؎

باب نمبر ۳۱۳

آپؐ کی یہ خصوصیت کہ آپؐ کو شرح صدر ہوا۔ آپؐ کے ذنوب ساقط ہوئے۔ آپؐ کا ذکر بلند ہوا۔ آپؐ کا نام نام الٰہی کے ساتھ ملحق ہوا۔ حیات ہی میں آپؐ کی مغفرت کا وعدہ کیا گیا۔ آپؐ حبیب الرحمٰن اور اولاد آدم علیہ السلام کے سردار ہیں۔ اور اللہ کے نزدیک اکرم الخلق ہیں۔ آپؐ کے سامنے آپؐ کی اُمت پیش کی گئی۔ اور آپؐ کو بسم اللہ، سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور سورۃ بقرہ کے خواتیم اور مفصّل اور سبع طوال دیئے گئے ؎

اللہ سُبحانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے :۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ (۹۴ : ۱-۴)

اور فرمایا ہے :۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ۝ (۴۸ : ۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مجھے دیگر انبیاء پر چھ اُمور میں فضیلت دی گئی ہے۔ میرے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے۔ غنیمتیں میرے لئے حلال ہوئیں۔ میری اُمت خیرالامم قرار دی گئی۔ کل رُوئے زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کی گئی مجھے نہر کوثر عطا ہوئی۔ مجھے میرے رُعب سے نصرت دی گئی۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تمہارا صاحب قیامت کے روز صاحب لواء الحمد ہو گا۔ اور اُس لواء کے نیچے

حضرت آدم علیہ السلام ہوں گے۔ جو اُن سے کم ہیں۔ اُن کی تو حقیقت کیا ہے ؎

شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے کہا ہے۔ کہ آپ کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو مغفرت کی خبر دی۔ جب کہ کسی اور نبی کے بارے میں یہ امر منقول نہیں ہے۔ بلکہ یہ منقول ہے۔ کہ روز قیامت انبیاء بھی نفسی نفسی کہیں گے۔ ابن کثیر نے آیت فتح کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ امر آپؐ کے اُن خصائص میں سے ہے۔ جن میں آپؐ کا کوئی شریک نہیں ہے ؎

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ ـــــــ کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ میں یہ سوال خدا سے نہ کرتا۔ میں نے عرض کی۔ کہ اے رب مجھ سے پہلے بہت سے رسول گزرے ہیں۔ وُہ رسول بھی تھے۔ جو مردوں کو زندہ کر دیتے۔ اور وُہ بھی تھے۔ کہ جن کے ہوا تابع تھی۔ اللہ سبحانہٗ نے فرمایا۔

الم اجدك يتيمًا فاويتك الم اجدك ضالًا فهديتك۔ الم اجدك عائلًا فاغنيتك ، الم اشرح لك صدرك ووضعت عنك وزرك الم ارفع لك ذكرك ط میں نے عرض کی۔ بے شک میرا رب ایسا ہی ہے ؎

مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم ضجنان میں تھے۔ لوگوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اُترو۔ میں نے اپنی سواری کے جانور کو لوگوں کے ساتھ ہانکا۔ اور ہم آپؐ کے پاس پہنچ گئے۔ آپؐ اُس وقت اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ط (۴۸:۱) تلاوت فرما رہے تھے۔ اور جبرئیل علیہ السلام اسی وقت یہ سُورت لے کر نازل ہوئے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے آپؐ کو مبارک باد دی۔ اور تمام مسلمانوں نے بھی آپؐ کو مبارک باد دی ؎

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ط (۹۴:۴) میں فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ جس وقت میرا ذکر کیا جاتا ہے۔ آپؐ کا بھی ذکر کیا جاتا ہے ؎

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اس آیت کے معنی میں مروی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ذکر کو دنیا اور آخرت میں بلند کیا ہے۔ کوئی خطیب کوئی کلمہ پڑھنے والا اور کوئی نمازی ایسا نہیں ہے۔ جو اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله نہ کہتا ہو ؎

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ ـــــــ

کہ اللہ تعالےٰ نے آسمان کا امر جیب مجھے فرما دیا۔ تو میں نے عرض کی۔ کہ اے میرے رب مجھ سے پہلے ہر نبی کا تُو نے اکرام کیا ہے۔ تُو نے ابراہیم علیہ السّلام کو خلیل بنایا۔ موسیٰ علیہ السّلام کو کلیم بنایا۔ داؤد علیہ السّلام کے لئے پہاڑوں کو مسخر کیا۔ اور سلیمان علیہ السّلام کے واسطے شیاطین کو مسخر کیا۔ اور عیسیٰ علیہ السّلام کے لئے مردوں کو زندہ فرمایا۔ تو تُو نے میرے لئے کیا کیا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ میں نے اُن تمام اُمور سے افضل شئے آپؐ کو دی ہے۔ اور وُہ یہ کہ جب بھی میرا ذکر ہوتا ہے۔ آپؐ کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ آپؐ کی اُمت کے سینوں کو اناجیل کیا ہے۔ آپؐ کی اُمت کے لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ اور میں نے یہ اناجیل کسی کو نہیں دیں۔ اور میں نے اپنے عرش کے خزانوں میں سے ایک کلمہ آپؐ کی طرف نازل کیا۔ اور وُہ ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ معراج کی حدیث میں جو پہلے گزر چکی ہے۔ وارد ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے اپنے رب عز و جل کی ثنا کی۔ اور کہا۔ کہ جمیع حمد ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ وُہ اللہ جس نے مجھے عالمین اور کافۃ الناس کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ اور مجھ پر وُہ فرقان نازل کیا جس میں ہر شئے کا بیان ہے۔ اور میری اُمت کو خیر اُمت بنایا۔ اور اُسے انسانوں کی ہدایت کے لئے برپا کیا۔ اور اُسے اُمت وسط قرار دیا۔ اور اُسے اُمت اوّل امم اور آخر امم بنایا۔ میرا شرح صدر کیا۔ میرے گناہ معاف کئے۔ میرا ذکر بلند کیا۔ مجھے فاتح اور خاتم بنایا۔ یہ حمد سُن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ حمد کے ذریعہ محمد صلے اللہ علیہ وسلّم تمام انبیاء سے بڑھ گئے۔ اور اس حدیث میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے فرمایا۔ کہ آپؐ سوال کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ تو نے ابراہیم علیہ السّلام کو خلیل اختیار کیا۔ ان کو ملک عظیم دیا۔ موسیٰ علیہ السّلام سے کلام کیا۔ داؤد علیہ السّلام کو ملک عطا کیا۔ اُن کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ اور پہاڑ مسخر کر دیئے۔ سلیمانؑ کو ملک دیا۔ جن شیاطین اور ہوا اُن کے تابع ہوئے۔ اور انہیں ایسا ملک دیا۔ کہ ان کے بعد کسی کو ایسے ملک کا مستحق نہیں سمجھا گیا۔ اور تو نے عیسیٰ علیہ السّلام کو تورات اور انجیل کی تعلیم دی۔ اُن کو یہ رتبہ دیا۔ کہ مادر زاد اندھے اور مبروص کو اچھا کر دیتے تھے۔ اُن کو اور اُن کی والدہ کو شیطان رجیم سے محفوظ رکھا۔ یہ سُنکر آپؐ کے رب نے فرمایا۔ کہ میں نے آپؐ کو خلیل بنایا۔ اور تورات میں وہ خلت حبیب الرحمن کے نام سے مذکور ہے آپؐ کو میں نے کافۃ الناس کی جانب بھیجا۔ آپ کی اُمت کے لوگوں کو اولین و آخرین بنایا۔ اور آپؐ کی اُمت کو ایسا کیا کہ ان کے لیے خطبہ جائز نہیں جب تک وہ اس کی شہادت نہ دیں کہ آپ میرے بندے اور رسول ہیں اور نبیوں میں اول النبیین تخلیق میں اور آخر النبیین بعثت میں کیا اور میں نے تم کو مثانی عطا کی۔ عرش کے نیچے کے خزانوں میں سے آپؐ کو خواتیم سورۃ البقرہ عطا کی۔ آپؐ کو فاتح اور خاتم بنایا۔ اور رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے ۔ کہ میرے رب نے مجھے چھ فضیلتیں دی ہیں -:

۱-: میرے دشمنوں کے دلوں میں ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈالا ہے ؛

۲-: میرے لئے غنائم حلال ہوئے ؛

۳-: کل زمین میرے لئے مسجد اور پاک کی گئی ؛

۴-: فواتح الکلم اور جوامع الکلم مجھے عطا کئے گئے ؛

۶-: میری امت میرے سامنے پیش کی گئی ۔ اور اُمت کا کوئی تابع اور متبوع مجھ سے مخفی نہیں رہا ؛

حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ آج کی شب اُس حجرے کے پاس میری اُمت جو اول ہو گی ۔ اور جو آخر ہو گی میرے سامنے پیش کی گئی ۔ کسی نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپؐ کے سامنے وُہ لوگ پیش کئے گئے ہوں گے ۔ جو آ چکے ہیں ۔ مگر وُہ لوگ کیسے پیش کئے گئے ہوں گے ۔ جو ابھی پیدا نہیں ہوئے ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ سب کی صورتیں میرے لئے بنائی گئیں ۔ تم لوگوں میں سے جتنا کوئی شخص کسی کو پہچانتا ہے ۔ میں اُس سے زیادہ اُن لوگوں کو پہچانتا ہوں ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ آپؐ نے فرمایا ۔ مجھ پر وُہ آیت نازل کی گئی ۔ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے سواء اور کسی پر نازل نہیں ہوئی ۔ وُہ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ ایک آیت جو کتاب اللہ میں ہے اُس کو لوگوں نے بھلا دیا ہے ۔ اور وُہ آپؐ پر اور سُلیمان علیہ السلام کے سواء کسی پر نازل نہیں ہوئی وُہ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے ؛

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ آیت الکرسی عرش کے نیچلے خزانے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ۔ اور یہ آیت کسی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلّم کو نہیں دی گئی ؛

کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کو چار آیتیں عطا کی گئیں ہیں ۔ جو موسیٰ علیہ السلام کو عطا نہیں کی گئیں ۔ یعنی للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض سے ختم سورۃ بقرۃ تک تین آیتیں اور آیت الکرسی ؛

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ سُورۃ بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے کے خزانوں سے صرف مجھے عطا کی گئی ہے ؛

عقبہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ سورۃ بقرہ کی آخری آیات عرش کے نچلے خزانوں سے ہیں۔ امن الرسول سے آخر تک میں غور کرو۔ اور معانی اخذ کرو۔ اس لیئے کہ اُن آیتوں کے ذریعے اللہ تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کو فضیلت دی ہے ؛

معقل بن ابی عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب اور سورۃ بقرہ کے خواتیم تحت عرش سے مجھے عطا کیئے گئے۔ اور مفصل بطور نافلہ ہے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اور اُس نے کہا۔ کہ آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو۔ وُہ نور فاتحۃ الکتاب اور سورۃ بقرہ کے خواتیم ہیں ؛

واثلہ بن السقع سے روایت ہے۔ کہ مجھے سبع طوال تورات کی جگہ عطا ہوئے ہیں۔ زبور کی جگہ سُورتیں، انجیل کی جگہ مثانی اور مفصل کے ساتھ مجھے فضیلت دی گئی ہے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ولقد آتینٰک سبعًا من المثانی (۱۵، ۸۷) کی تفسیر میں منقول ہے۔ کہ وُہ سبع طوال ہیں۔ جو کسی کو عطا نہیں کئے گئے مگر نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم اور موسیٰ علیہ السلام کو دو دیئے گئے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کو سبع مثانی اور طوال دیئے گئے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھ دی گئیں ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سبع مثانی سے مراد سبع طوال ہیں موسیٰ علیہ السلام کو چھ دی گئیں۔ اُنہوں نے الواح کو ڈال دیا۔ تو دو چلی گئیں۔ اور چار رہ گئیں ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سبع مثانی ذخیرہ کئے گئے۔ اور آپ کے سواء کسی نبی کے واسطے ذخیرہ نہیں کئے گئے ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل، موسیٰ علیہ السلام کو کلیم۔ اور مجھے حبیب بنایا۔ پھر اللہ سبحانہٗ نے فرمایا۔ کہ مجھ کو میری عزت و جلال کی قسم کہ میں اپنے خلیل اور کلیم پر اپنے حبیب

کو ترجیح دوں گا ؛

ثابت البنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ موسیٰ صفی اللہ ہیں۔ اور میں حبیب اللہ ہوں ؛

عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم لوگ مسجد میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ کہ ایک ابر آیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اور اُس نے کہا۔ کہ میں آپؐ کے پاس آنے کے لئے ہمیشہ اذنِ الٰہی کا منتظر رہا۔ اب اللہ نے مجھے اذن دیا ہے۔ کہ میں آپؐ کو یہ بشارت دوں۔ کہ آپؐ اللہ تعالے کے نزدیک اکرم الخلق ہیں ؛

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز اللہ کے نزدیک اکرم الخلق ہوں گے ؛

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالے کی مخلوق میں اللہ تعالے کے نزدیک اکرم ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ؛

باب نمبر ۳۱۴

اُبو نعیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک یہ امر ہے۔ کہ آپؐ کے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے نخا طب میں فرق کیا گیا۔ اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام سے فرمایا :۔

فَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ (۲۶:۳۸)

اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا :۔

" وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی " (۵۳:۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب سے فرمایا :۔

"فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ " (۲۶:۲۱)

اور آپؐ کی طرف سے فرمایا :۔

" وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا " (۸:۳۰)

اس آیت میں آپؐ کے مکہ سے نکلنے اور ہجرت کرنے کا بہت احسن طریقے سے ذکر گیا ہے۔ اور اخراج کی نسبت آپؐ کے دُشمنوں کی جانب فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :۔

اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۝ (۴۷: ۱۳)

غرض فرار اور خروج کی نسبت آپؐ کی جانب نہیں کی گئی ۔

باب نمبر ۳۱۵

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے ۔ کہ جو شخص آپؐ سے "نجوٰی" (سرگوشی) کرے ۔ وہ صدقہ دے ۔ فرمایا ؎۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۝ (۵۸: ۱۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے معنی میں منقول ہے ۔ کہ مسلمانوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے میں کثرت کی ۔ جس سے آپؐ نے تنگی محسوس فرمائی ۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ؎۔ اور جب اس کے بعد صحابہ سوال سے بالکل رُک گئے ۔ تو اس کے بعد باقی آیت " اَشْفَقْتُمْ " (۵۸: ۱۳) تک نازل ہوئی ۔

مجاہد سے روایت ہے ۔ کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی پر سب سے پہلے ایک دینار کا صدقہ کیا ۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے ۔ پھر رخصت نازل ہو گئی ؎۔ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ۝ (۵۸: ۱۳)

باب نمبر ۳۱۶

اُبو نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تمام عالم پر آپؐ کی اطاعت مطلقاً فرض کی ہے ۔ اس فرضیت میں کوئی شرط و استثناء نہیں ہے ۔ چنانچہ ارشاد ہے ؎۔

" وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا " (۵۹: ۷)

اور ارشاد فرمایا ہے ؎۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۝ (۴: ۸۰)

قول اور فعل ہر امر میں آپؐ کی اطاعت واجب ہے ۔ اور کوئی استثناء نہیں ہے ۔ اور ارشاد ہے ؎۔

" لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۝ (۳۳: ۲۱)

مگر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا :۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ ؕ

تو اس میں استثناء کیا :۔

" إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ " (۴:۶۰)

اور آپ کے خصائص سے یہ امر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت، معصیت، فرائض احکام، وعدہ اور وعید کے ذکر کے وقت اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا بھی ذکر فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ [1] ۔ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ [2] إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَيُطِيعُونَ [3] اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ [4] بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ [5] ۔ وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ [6] ۔ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ [7] وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ [8] ۔ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ [9] ۔ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ [10] ۔ وَمَنْ يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ [11] ۔ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ [12] يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ [13] ۔ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ [14] ۔ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ [15] ۔ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ [16] ۔ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ [17] ۔ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ [18] ۔ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ [19] ۔ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ [20] كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ [21] ۔ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ [22] ۔

باب نمبر ۳۱۷

ابن سبع نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں یہ امر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ایک ایک عضو کا وصف کیا ہے۔ آپ کے وجہ مبارک کے بارے میں ارشاد فرمایا :۔

" قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ؕ " (۲:۱۴۴)

آنکھوں کے بارے میں فرمایا :۔

" لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا ؕ " (۱۵:۸۸)

زبان کے بارے میں فرمایا :۔

" فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ ؕ " (۴۴:۵۸)

---

[1] ۴:۹ [2] ۸:۱ [3] ۹:۷۱ [4] [5] (۹:۱) [6] ۹:۳ [7] ۸:۲۴ [8] ۴:۱۴ [9] ۸:۱۳ [10] ۸:۱۳
[11] ۹:۶۳ [12] ۹:۱۶ [13] ۵:۳۳ [14] ۹:۲۹ [15] ۸:۱ [16] ۸:۴۱ [17] ۴:۵۹ [18] ۹:۵۹ [19] ۹:۵۹
[20] ۹:۷۴ [21] ۹:۹۰ [22] ۳۳:۳۷۔

ہاتھوں اور گردن کے بارے میں فرمایا :۔

" وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ ۝ (۲۹:۱۷)

سینہ اور پشت مبارک کے بارے میں فرمایا۔:

" أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۝ (۹۴: ۱-۳)

قلب مبارک کے بارے میں فرمایا۔:

نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۝ (۹۷:۲)

اور آپؐ کے خلق کے بارے میں فرمایا :۔

" وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ " (۶۸: ۴)

باب نمبر ۳۱۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے چار وزیر دیئے۔ دو وزیر اہل آسمان سے جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام۔ اور دو وزیر اہل زمین سے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں :

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت چلتے آپؐ کے صحابہ آپؐ کے آگے چلتے اور فرشتے آپؐ کے پیچھے چلتے :

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ہر نبی کو سات رفیق دیئے گئے۔ اور مجھے چودہ رفیق دیئے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا۔ کہ وہ چودہ رفیق کون کون سے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ کہ میں اور حمزہ[۲]، میرے دونوں صاحبزادے[۳،۴]، جعفر[۵]، عقیل[۶]، ابوبکر[۷]، عمر[۸]، عثمان[۹]، مقداد[۱۰]، سلمان[۱۱]، عمار[۱۲]، طلحہ[۱۳] اور زبیر[۱۴] :

جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہر نبی نے اپنے گھر والوں کے لئے ایک دعائے مستجاب چھوڑی ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت میں دو دعائیں چھوڑی ہیں۔ ایک دعا ہم اہل بیت کے شدائد کے واسطے ہے۔ اور دوسری دعا ہماری حاجتوں کے لئے ہے۔ شدائد کے لئے دُعاء یہ ہے۔:

یا دائم لم یزل یا الٰھی والٰہ آبائی یا حیّ یا قیّوم ۝

اور حاجتوں کے لئے دُعا یہ ہے :۔

یا من یکفی من کلّ شیٍٔ ولا یکفی منه شیٔ یا اللہ یارب محمّد اقض عنی الدّین ؏

باب نمبر ۳۱۹

رسُولُ اللہ کی کُنیت رکھنا دُرست نہیں ہے!

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری کنیت اور نام کو جمع نہ کرو۔ اس لئے کہ مَیں ابوالقاسم ہوں۔ اللہ تعالےٰ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ احمد رحمتہ اللہ علیہ نے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرا نام اور میری کنیت جمع نہ کرو ؏

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم بقیع میں تھے۔ کسی نے آواز دی۔ یا ابا القاسم۔ آپؐ نے اُس کی طرف مڑ کر دیکھا۔ اُس نے کہا۔ کہ میں نے آپؐ کو آواز نہیں دی۔ اس وقت آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو۔ مگر میری کنیت نہ رکھو۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انصار میں سے کسی کے گھر لڑکا ہوا۔ اُس نے اُس کا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم رکھا۔ انصار غصّے ہوئے۔ اور کہا۔ کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرائیں چنانچہ آپ نے فرمایا انصار نے اچھا کیا پھر فرمایا ــــــــ میرے نام پر نام رکھو۔ میری کنیت نہ رکھو۔ کیونکہ میں قاسم ہوں۔ تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا مناسب نہیں ہے۔ خواہ نام محمد صلے اللہ علیہ وسلّم ہو۔ یا نہ ہو۔ امام رافعی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ علمائے دین نے کنیت اور نام دونوں کو ملا کر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ صرف نام یا صرف کنیت رکھتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں ہے ؏

اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ کنیت کی ممانعت صرف حیات مبارک تھی۔ آپؐ کے بعد آپؐ کی کنیت رکھنا جائز ہے۔ اس وجہ سے کہ یہ ایذاء کہ کوئی کسی کو ابوالقاسم کہہ کر پکارے۔ اور آپؐ متوجہ ہوں۔ باقی نہیں رہی ہے۔ شیخ سراج الدّین ابن الملقن

رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ کہ دیگر علماء نے کہا ہے۔ کہ آپ کے نام کے ساتھ نام رکھنا بھی جائز نہیں ہے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ کہ ابن سعد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچوں کو جمع کیا۔ جن کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تھا۔ تاکہ اُن کے نام تبدیل کر دیں۔ اُن کے والدین آئے اور انہوں نے یہ شہادت دی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود عام بچوں کا نام اپنے نام پر رکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کو چھوڑ دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ اُن بچوں میں میرا باپ بھی تھا ؛

باب نمبر ۳۲

آپؐ کے نام پر نام رکھنا باعث فضیلت ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم اپنے بچوں کے نام محمد رکھتے ہو۔ اور اُنہیں بُرا بھلا کہتے ہو ؛

ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ جس شخص کے تین لڑکے ہوئے۔ اور اس نے ان میں سے ایک کا بھی نام محمد نہ رکھا۔ وُہ جاہل رہا ؛

ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے۔ کہ جس وقت تم لوگ کسی کا نام محمد رکھو۔ تو اس کو نہ مارو۔ اور نہ محروم رکھو ؛

ابن ابی عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ جو شخص میرے نام کے ساتھ نام رکھے گا۔ وُہ میری ایسی برکت کی اُمید رکھے۔ جو اُسے ہمیشہ پہنچتی رہے گی۔ اور کبھی ختم نہ ہو گی ؛

باب نمبر ۳۲

اللہ سبحانہ کا آپ کی قسم دینا

عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک نابینا شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اُس نے عرض کی۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ سے دُعا کیجئے۔ کہ مجھ کو عافیت دے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو چاہے۔ تو اس امر کو آخرت پر رکھ۔ اور اگر تو چاہتا ہے۔ تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں۔ اُس نے عرض کی۔ کہ آپ دُعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ وضو کرو۔ دو رکعت نماز پڑھو۔ اور اُس کے بعد یہ دعا مانگو ۔

اللّٰھم انی اسئالك و اتوجہ الیك بنبیك محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بك الی ربی فی حاجتی ھذہ لیقضیھا لی اللّٰھم شفعہ فی ہ

اُس شخص نے حسب ارشاد مبارک دعاء مانگی۔ اور اُس کی بینائی واپس آگئی۔

ابو امامۃ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی کسی ضرورت کے لئے جاتا۔ مگر آپ اس کی طرف التفات نہیں فرماتے تھے۔ اُس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ اور انہیں یہ بات بتائی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ وضو کر کے دُو رکعت نماز پڑھو۔ اور یہ دُعا مانگو :۔

اللّٰھم انی اسئالك و اتوجہ الیك بنبیك محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بك الی ربی لیقضی لی حاجتی ہ

اُس شخص نے یہی کہا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ دربان اُسے اندر لے گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسے اپنے پاس غالیچہ پر بٹھا لیا۔ اور کہا۔ کہ میں تیری ضرورت پر غور کرتا ہوں۔ پھر وہ شخص باہر آیا۔ اور عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ اور کہا :۔

" جزاك اللہ خیرًا ہ "

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو پہلے ہی التفات تک نہ کرتے تھے۔ اب اُنہوں نے بات کی ہے۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا۔ اور آپ سے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم صبر نہیں کر سکتے۔ اُس نے کہا۔ میرے پاس کوئی رہبر نہیں ہے۔ اس لئے میرے اُوپر یہ امر دشوار ہے۔ آپ نے اُس سے فرمایا۔ کہ وضو کرو۔ دُو رکعت نماز پڑھو۔ اور یہ دُعاء پڑھو:۔

اللّٰھم انی اسئلك واتوجه الیك بنبیّك محمّد نبی الرحمة یا محمّد صلّی اللّٰه علیه وسلّم انی اتوجه بك الیٰ ربّی نیجلی لی عن بصری اللّٰھم شفعه فی وشفعنی فی نفسی ۵

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ ابھی ہم باتیں ہی کر رہے تھے۔ کہ وُہ نابینا شخص آیا۔ اور اُس کی نگاہ ٹھیک ہو چکی تھی ۵

شیخ عزالدین بن عبدالسلام رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ امر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی مختص ہو۔ اور کسی اور شخص کی قسم اللہ کو دینا مناسب نہیں ہے ۵

باب نمبر ۳۲۲

ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں کہا ہے۔ کہ ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے۔ کہ آپ پر خطا کا اطلاق جائز نہیں ہے البتہ دیگر انبیاء پر خطا کا اطلاق جائز ہے۔ آپ خاتم النّبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو آپ کی خطا کو جانے ۵

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا اجتہاد خطا سے مُبرا ہے ۵

باب نمبر ۳۲۳

"آپؐ کی دختران اور ازواج مطہراتؓ کو تمام نساء عالمین پر فضیلت دی گئی ہے"

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے۔ کہ

"یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ ۝" (۳۳:۳۲)

اور فرمایا ہے:۔

"یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ ۝" (۳۳:۳۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمام عورتوں میں افضل حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں ۞

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت مریم علیہا السلام اپنے زمانے کی عورتوں میں بہترین خاتون اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی بہترین عورتوں میں سب سے زیادہ بہترین خاتون ہیں ۞

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ ہیں ۞

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا اللہ سبحانہٗ تمہاری ناراضگی کے سبب ناراض ہوتا ہے۔ اور تمہارے خوش ہونے سے خوش ہوتا ہے ۞

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پاک دامن رہیں۔ اور اللہ نے اُن پر اور اُن کی ذریت پر آتش دوزخ کو حرام کر دیا ۞

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ جس حدیث سے یہ استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ بنات النبی صلے اللہ علیہ وسلم ازواج النبی رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر سے نکاح کیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بہتر سے نکاح کیا ؛

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ چار گروہ ایسے ہیں۔ کہ جن کو دوبارہ اجر دیا جائے گا۔ ایک گروہ ازواج النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ آخر حدیث تک علماء نے کہا ہے۔ کہ دو بار اجر آخرت میں ہوگا۔ یہ بھی قول ہے۔ کہ ایک اجر دنیا میں ہے۔ اور ایک آخرت میں ہوگا۔ اور علماء نے عذاب کے مضاعف ہونے میں اختلاف کیا ہے۔ کہ ایک عذاب دنیا میں ہے۔ اور ایک آخرت میں ہے۔ اور ازواج کے سوا جس کو دنیا میں سزا مل جائے گی۔ اُسے آخرت میں عذاب نہ ہوگا۔ اس لئے کہ حدود گناہ کے کفارات ہیں اور مقاتل نے کہا۔ کہ دنیا میں دو حدیں ہیں۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ ایسے ہی جو شخص ازواج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کو قذف کرے گا۔ دنیا میں اس کو دگنا عذاب ہوگا۔ اور حد قذف میں اُس کو ایک سو ساٹھ دُرّے مارے جائیں گے۔ اور شفا عیاض میں ہے۔ کہ یہ حد قذف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کے لئے ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قاذف قتل کیا جائے گا۔ اور یہ بھی قول ہے۔ کہ آپ کی ازواج میں سے کسی کو بھی قذف کرنے والا قتل جائے گا۔ صاحب تلخیص نے کہا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے :۔

” لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ “ (۳۹ : ۶۵)

اور آپ کے غیر کا عمل باطل ہوگا۔ مگر کفر پر موت کے ساتھ اور شفاء میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے باب میں فرمایا ہے :۔ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ۔ آخر تک ؛ (۱۷ : ۷۴)

باب نمبر ۳۲۴

آپ کے اصحابؓ کو انبیاءؑ کے علاوہ تمام عالمین پر فضیلت ہے

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میرے اصحاب کو مرسلین اور انبیاء کے علاوہ تمام انسانوں

پر فضیلت دی ہے۔ اور میرے اصحاب میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برگزیدہ کیا۔ اور اُن کو تمام اصحابؓ میں بہتر بنایا ہے۔ اور میرے تمام اصحاب میں خیر رکھی ہے اور میری اُمت تمام اُمتوں میں برگزیدہ ہے۔ اور میری اُمتوں میں سے چار قرنوں کو منتخب کیا ہے۔ پہلا، دُوسرا اور تیسرا پے در پے ہیں۔ اور چوتھا تنہا ہے۔ جمہور علماء نے کہا۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ہر ایک اگلے دور سے افضل ہے۔ اگرچہ بعد والوں میں سے کسی شخص نے علم و عمل میں کتنی ہی ترقی کی ہو:

باب نمبر ۳۲۵

آپؐ کے دونوں شہروں کو باقی شہروں پر فضیلت ہے۔ دجّال اور طاعون اُن شہروں میں داخل نہ ہوں گے:

آپؐ کی مسجد کو تمام مسجدوں پر فضیلت ہے۔ اور آپؐ کی قبر مبارک کی جگہ کعبہ اور عرش سے افضل ہے:

حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری مسجد میں نماز اور کہیں نماز سے ایک ہزار گنا افضل ہے۔ سوائے مسجد حرام کے کہ اس میں نماز میری مسجد کی نماز سے سوگنا افضل ہے:

عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اے مکہ تو تمام شہروں میں اچھا شہر ہے۔ اور تیری سرزمین اللہ تعالےٰ کو محبوب ہے:

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔ کہ اے میرے اللہ تو نے مجھ کو میری محبوب زمین سے نکالا۔ اب تو مجھے بہتر جگہ سکونت دے:

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں کو ملائکہ نے ڈھانپا ہوُا ہے۔ اور اُن کے ہر راستے پر فرشتہ مقرر ہے۔ چنانچہ ان دونوں میں طاعون اور دجال داخل نہ ہوں گے۔ علماء نے کہا ہے۔ کہ مدینہ و مکہ کے درمیان تفضیل میں اختلاف ہے۔ اور قبر مبارک بالاتفاق خیر البقاع ہے۔ بلکہ کعبہ سے افضل ہے۔ اور ابن عقیل حنبلی نے ذکر کیا ہے۔ کہ آپؐ کی قبر شریف عرش سے بھی افضل ہے:

باب نمبر ۳۲۶

آپ کی شریعت میں غنیمتیں حلال کی گئیں۔ کل رُوئے زمین طاہر اور سجدہ گاہ قرار دی گئی اور مٹی کو ذریعہ تیمم بنایا گیا۔ غنیمتوں کا حلال ہونا، زمین کا مسجد ہونا۔ اور مٹی کا پاک ہونا احادیث میں آچکا ہے ؀

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزوں کے ساتھ مجھ کو تفضیلت دی گئی۔ میری اُمت کے لوگ نماز میں ملائکہ کی طرح صفیں باندھتے ہیں۔ مٹی میرے لئے وضو بنائی گئی۔ اور کل زمین سجدہ گاہ قرار پائی۔ اور میرے واسطے غنیمتیں حلال کی گئیں ؀

حلیمی نے کہا ہے۔ کہ استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ وُضو اس اُمت کے خصائص میں سے ہے۔ یہ استدلال صحیحین کی اس حدیث، سے کیا جاتا ہے۔ کہ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ روز قیامت اُمت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کی بناء پر روشن ہوں گے۔ اُس قول کو اس طرح ردّ کیا گیا ہے۔ کہ آپ کی حدیث میں وضو کے بارے میں آیا ہے۔ کہ یہ میرا وضوء ہے۔ اور مجھ سے پہلے انبیاء سابقین کا بھی یہی وضو تھا۔ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے کہا۔ کہ اس ردّ کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اور اس میں یہ احتمال ہے۔ کہ آپ کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے۔ اور آپ کی اُمت کی صفت یہ ہے کہ وُہ اپنے ہاتھوں اور پیروں کا وضو کریں گے ؀

اور وضوء خصائص انبیاء سے تو ہو۔ لیکن اُن کی اُمتوں کے خصائص میں سے نہ ہو۔ جلال الدین سیُوطی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ کہ اس احتمال کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔ کہ آپ کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے۔ اور آپ کی اُمت کی صفت یہ ہے۔ کہ وُہ وضوء کریں گے ؀

آپ کا ارشاد ہے۔ کہ میری اُمت پر فرض کیا گیا ہے۔ کہ وُہ ہر نماز میں طہارت کریں۔ جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام پر فرض کیا گیا تھا۔ نیز مروی ہے۔ کہ آپ نے وضوء کا پانی مانگا۔ اور ایک ایک عضو کو دھویا۔ اور فرمایا۔ یہ وضوء ہے۔ اس کے بغیر اللہ تعالےٰ نماز نہیں قبول کرتا۔ پھر آپ نے ہر عضو کو دُو دُو مرتبہ دھویا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ گزشتہ اُمتوں کا وضوء ہے۔ اور آپ نے تین تین مرتبہ دھویا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ میرا وضوء ہے۔ اور میرے امتیوں کا وضوء ہے۔ گویا اُس حدیث

میں تصریح ہے۔ کہ اُمم سابقہ میں وضوء موجود تھا۔ اور ہمارے لئے خصوصیت یہ ہے۔ کہ وضوء میں ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا ہے ؛

باب نمبر ۳۲۷

آپؐ کے لئے پانچ اوقات کی نمازیں مقرر ہوئیں اور آپؐ نے عشاء کی نماز پڑھی ؛

عبداللہ بن محمد بن عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس وقت حضرت آدم علیہ السّلام کی توبہ قبول ہوئی۔ تو صبح کا وقت تھا۔ کہ حضرت آدم علیہ السّلام نے دو رکعتیں پڑھیں تو نماز فجر فرض ہوئی اور اسحاق علیہ السلام کا فدیہ ظہر کے وقت دیا گیا تو ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعت نماز پڑھی تو اس طرح نماز فرض ہو گئی۔ عزیر علیہ السّلام وفات کے بعد اٹھائے گئے۔ اور ان سے پوچھا گیا ۔ کم لبثت؟! انہوں نے کہا۔ یَوْمًا اور یہ کہہ کر آفتاب کی جانب دیکھا۔ اور کہا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ اور انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں۔ اور عصر کی نماز ہو گئی۔ اور داؤد علیہ السّلام کی مغفرت مغرب کے وقت کی گئی۔ انہوں نے چار رکعتوں کا ارادہ کیا مگر مشقت سے تھک گئے۔ تو تیسری رکعت میں بیٹھ گئے۔ اس لئے مغرب کی نماز تین رکعتیں ہو گئیں۔ اور سب سے پہلے عشاء کی نماز ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک رات عشاء میں دیر کی۔ یہاں تک کہ نصف شب ہو گئی۔ بعد ازاں مکان سے باہر تشریف لائے۔ نماز ادا کرنے کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ کہ تم کو بشارت ہو۔ کہ اللہ کی نعمت تم پر ہو۔ وہ یہ کہ تمہارے سوائے اس وقت کسی نے نماز نہیں پڑھی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے نماز عشاء میں تاخیر کی۔ پھر آپؐ مکان سے مسجد کی طرف تشریف لائے۔ دیکھا۔ کہ لوگ نماز کے منتظر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ تمہارے سواء دیگر اہل ادیان میں اور کوئی نہیں ہے۔ جو اس گھڑی اللہ کو یاد کرتا ہو ؛

ف ۲۵ : ۲۵۹

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات صلوٰۃ عتمہ یعنی نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ یہ خیال ہوا۔ کہ آپؐ نماز پڑھ چکے ہیں۔ اور بعد ازاں آپؐ مکان سے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ اس نماز میں تاخیر کرو۔ کیونکہ اس کے سبب تم تمام اُمتوں پر فضیلت دیئے گئے ہو۔ اور تم سے پہلے یہ نماز کسی اُمت نے نہیں پڑھی ؛

باب نمبر ۳۲۸

جُمعہ، آمین، رُو بقبلہ ہونا، صفیں بنانا اور نماز میں سلام پھیرنا سرکارِ دو عالم کے خصائص ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو لوگ ہم سے پہلے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں جمعہ سے سرفراز نہیں فرمایا۔ چنانچہ یہودیوں کے واسطے شنبہ اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبہ مقرر ہوا۔ جب ہم آئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے ہمیں جمعہ کی نماز کی ہدایت کی۔ اور اللہ تعالےٰ ہی نے جمعہ شنبہ اور ایک شنبہ پیدا کیا ہے۔ اسی طرح سے یہ لوگ روزِ قیامت ہمارے تابع ہوں گے۔ ہم لوگ دنیا میں آخر ہیں۔ مگر روزِ قیامت تمام خلائق سے پہلے ہیں ؛

ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو باتیں علمائے بنی اسرائیل سے سُنیں۔ ان میں یہ ہے۔ کہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ کلمات دیئے گئے تھے۔ جو شخص مرنے کے وقت ان کلمات پر عمل کرتا۔ روزِ قیامت اُس سے حساب نہ ہوگا۔ ایک یہ کہ اللہ کی عبادت کریں۔ اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ دُوسرے نماز پڑھیں، تیسرے صدقہ دیں، چوتھے روزہ رکھیں۔ پانچویں اللہ تعالےٰ کا ذکر کریں۔ اور اللہ تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وُہ پانچوں عطا کیں۔ اور اُن کے ساتھ اور پانچ چیزیں دیں :۔

ایک جُمعہ، دُوسرے سمع، تیسرے طاعت، چوتھے ہجرت، پانچویں جہاد ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ

یہود مسلمانوں کی کسی شئے پر ہم سے حسد نہ کریں گے۔ جیسے انہوں نے جمعہ پر ہم سے حسد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں روز جمعہ سے سرفراز کیا۔ اور وہ محروم رہے۔ اور ہمارے امام کے پیچھے آمین کہنے پر رشک کرتے ہیں ؞

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہود نے تم پر کسی شئے سے اتنا حسد نہیں کیا ہے۔ جتنا حسد سلام اور آمین پر کیا ہے ؞

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہود نے مسلمانوں سے اُن تین چیزوں سے کسی افضل شئے پر حسد نہیں کیا۔ ایک سلام کا جواب دینا، دوسرے صفیں قائم کرنا۔ اور تیسرے امام کے پیچھے آمین کہنا ؞

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ مجھے تین امور عطا کیئے گئے ہیں۔ صفوں کی صورت میں نماز، سلام اور آمین۔ تم سے پہلے لوگوں کو آمین نہیں دی گئی۔ مگر یہ کہ ہارون علیہ السّلام کو آمین عطا کی گئی۔ اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام دعا مانگتے تھے۔ اور ہارون علیہ السّلام آمین کہتے تھے ؞

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھے تین امور میں فضیلت دی گئی ہے۔ تمام روئے زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی۔ تمام زمین کی مٹی میرے لئے پاک کی گئی۔ ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی طرح مقرر کی گئیں۔ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات مجھے عرش کے اس خزانے سے دی گئیں۔ کہ یہ چیزیں مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں اور نہ آئندہ دی جائیں گی ؞

باب نمبر ۳۲۹

رسُول اللہ کو اذان اور اقامت کی خصُوصیّت عطا کی گئی

ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے اہتمام فرمایا۔ کہ تمام لوگ جمع ہو جائیں۔ کسی نے کہا۔ کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے۔ مگر آپؐ نے اُس کو پسند نہیں فرمایا۔ کسی نے کہا۔ کہ بوق بجایا جائے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ یہود کا طریقہ

ہے۔ کسی نے ناقوس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اور انہیں خواب میں اذان کا طریقہ بتایا گیا تھا ؛

باب نمبر ۳۳۰

نماز میں رکوع اور جماعت خاتم النبیین کی خصوصیت ہے

مفسرین کی ایک جماعت نے "واركعوا مع الراكعين (۴۳:۲) کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔ کہ رکوع اُس ملت کی خصوصیت ہے۔ بنی اسرائیل کی نماز میں رکوع نہیں ہے۔ اس لئے بنی اسرائیل کو اُس اُمت کے راکعین کے ساتھ رکوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے ؛

جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ رکوع کے ضمن میں اُس حدیث سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ وہ پہلی نماز کہ جس میں ہم نے رکوع کیا۔ عصر کی نماز ہے۔ میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ یہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ استدلال کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپؐ نے اس سے قبل ظہر کی نماز پڑھی۔ اور قیام اللیل میں نماز پڑھی۔ ان نمازوں میں رکوع نہ ہوتا تھا۔ جو اس امر کا قرینہ ہے کہ امم سابقہ میں رکوع نہیں تھا۔ ابن فرشتہ نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا۔ کہ جو شخص ہماری نماز پڑھے گا۔ اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے گا۔ وہ ہم میں سے ہے۔ ہماری نماز سے مراد نماز با جماعت ہے۔ کیونکہ انفرادی نماز گزشتہ ملتوں میں بھی موجود تھی ؛

باب نمبر ۳۳۱

رسول اللہؐ ربنا لك الحمد کہنے میں خاص ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہود نے ہم سے کسی شئے پر حسد نہیں کیا۔ جس قدر کہ سلام کرنے، آمین کہنے اور اللهم ربنا

لک الحمد کہنے پر کیا ہے ؛

باب نمبر ۳۳۲

آپؐ نے نعلین میں نماز پڑھی

حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اپنے نعلین میں نماز پڑھو۔ اور یہود کے ساتھ تشبّہ نہ کرو ؛

باب نمبر ۳۳۳

نماز کا محراب میں پڑھنا!

آپؐ کے لئے محراب میں نماز پڑھنا مکروہ تھا۔ جب کہ گزشتہ انبیاء محراب میں نماز پڑھتے تھے۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۵ (۳۹:۳)

ابُو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی۔ جب تک وہ اپنی مسجدوں میں مذابح[1] بنائیں گے یعنی مسجدوں میں طاق بنائے جائیں گے۔ جیسا کہ نصاریٰ نے مذابح بنائے ہیں۔

عبید بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی۔ اور

صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ امر ہے۔ کہ مسجدوں میں مذابح بنائے جائیں گے۔ یعنی مسجدوں میں طاق بنائے جائیں گے ؛

حضرت ابُوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے۔ کہ مسجدوں میں مذابح بنائے جائیں گے ؛

---

[1] طاق و محراب

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ وُہ طاق مسجدوں میں نماز کو مکروہ سمجھتے تھے ؛

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے۔ کہ اُن ہذا بح یعنی محرابوں سے بچو ؛

باب نمبر ۴۳۴

آپؐ کی خصوصیات

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم بوقت مُصیبت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط(۲:۱۵۶) اور آغاز نماز میں اللہ اکبر کہنا ؛

لاحول ولا قوۃ کہنے کے بارے میں حدیث باب شرح صدر اور رفع ذکر میں آ چکی ہے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کو وُہ شئے عطا کی گئی ہے جو دوسری امتوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ اور وُہ یہ ہے کہ مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا ؛(۲:۱۵۶)

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اس اُمت کے سوا کسی کو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ نہیں عطا کی گئی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ فرمایا تھا ؛ (۱۲:۸۴)

معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اس اُمت کے سواء کسی کو تکبیر عطا نہیں کی گئی ؛

ابُو العالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اُن سے کسی نے پوچھا۔ کہ انبیاء نماز کس طرح شروع کرتے تھے۔ کہا کہ توحید، تسبیح اور تہلیل کے ساتھ ؛

باب نمبر ۳۳۵

آپؐ کی اُمّت کے گناہوں کی بخشش

آپؐ کی اُمت کے گناہ استغفار سے معاف کئے جائیں گے۔ ندامت اُن کے گناہوں کی توبہ ہے۔ وُہ صدقات کھائیں گے۔ اور اُس پر اُن کو ثواب ہوگا۔ دنیا اور آخرت میں ثواب ملے گا۔ اور دعائیں قبول ہوں گی ؂

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اس اُمت کو تین خصلتیں دی گئی ہیں۔ اور یہ خصلتیں انبیاء علیہم السلام کو دی گئی تھیں چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا:۔

بلّغ ولا حرج ، وانت شھید علیٰ قولک وادع اجبک ط

اور اس اُمت سے فرمایا گیا:۔

مَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ۔ لِتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ ۵
(۷۸:۲۲)

اور فرمایا گیا ہے:۔

" اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ " (۶۰:۴۰)

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے اُس قول:۔ وما کنت بجانب الطور اذ نادینا۔ میں ارشاد فرمایا۔ کہ اُمت محمدیہ کے لوگ یہ ندا کیے گئے:۔

" یا امّۃ محمّد استجبت لکم قبل ان تدعونی واعطیتکم قبل ان تسألونی ۵ "

عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی بابت کہ:۔

" وما کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا (۴۶:۲۸) ۵ کے بارے میں پوچھا۔ کہ کیا ندا تھی۔ اور رحمت کیا تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ وُہ کتاب تھی۔ جو تخلیق عالم سے دو ہزار سال پہلے لکھی گئی تھی۔ پھر ندا کی گئی ؂

یا امۃ محمد سبقت رحمتی غضبی اعطیتکم قبل ان تسألونی وغفرت لکم قبل ان تستغفرونی فمن لقینی منکم یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدی ورسولی ادخلتہ الجنۃ ٭

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے - کہ ندا تو یہ ہے - اور علماء کرام نے فرمایا ہے - کہ ندا کا تو یہ ہونا اس اُمت کے خصائص میں سے ہے ٭

باب نمبر ۳۳۶

آپؐ کے خصائص

ساعت اجابت، لیلۃ القدر، شہر رمضان، اُمور کفارہ، عیدا ضحیٰ، سحور، تعجیل افطار، فجر تک اباحات ثلثہ کی اجازت اور یوم عرفہ کا روزہ آپؐ کے خصائص ہیں - اور یوم عرفہ کا روزہ دو سال کا کفارہ ہے ٭

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح المہذب میں کہا ہے - کہ لیلۃ القدر اس اُمت کے ساتھ مخصوص ہے - اور ہم سے پہلے لوگوں کو لیلۃ القدر نہیں دی گئی - اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں فرمایا ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گزشتہ اقوام کی عمریں دکھائی گئیں - اور آپؐ کی اُمت کی عمریں دکھائی گئیں - اور گزشتہ قوموں کا عمل طول عمر کی بناء پر اس اُمت کے لوگوں سے زیادہ ہوگیا - تو اس اُمت کو لیلۃ القدر عطا کی - جو کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس کے بہت سے شواہد ہیں - جن کو میں نے تفسیر مسند میں جمع کر دیا ہے ٭

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ اللہ تعالےٰ نے میری اُمت کو لیلۃ القدر عطا فرمائی - اور گزشتہ اُمتوں کو لیلۃ القدر نہیں دی گئی ٭

ابن جریر رضی اللہ عنہ نے عطا سے اللہ سبحانہ کے اس قول کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ٭ (۱۸۳:۲) کے بارے میں نقل کیا ہے - کہ پہلے ہر ماہ تین دن کا روزہ فرض تھا - پھر ماہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے ٭

ابن جریر رضی اللہ عنہ نے سدی سے اللہ سبحانہ کے اس قول کما کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ میں نقل کیا ہے۔ کہ نصاریٰ پر رمضان کے روزے فرض کئے گئے۔ اور اُن پر یہ لازم کیا گیا۔ کہ سونے کے بعد وہ نہ کھائیں۔ اور نہ پیئیں۔ اور اس ماہ میں اپنی بیویوں کے پاس نہ جائیں۔ جس سے اُن پر روزے گراں ہو گئے۔ اور انہوں نے گرمیوں اور سردیوں کے درمیان ایک موسم روزوں کا مقرر کر لیا۔ اور اُس کے کفارے میں بیس دن اور زیادہ کر دیئے۔ اور مسلمانوں کے لئے بھی ایسا ہی حکم تھا۔ مگر جب ابی قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعات ہوئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو رمضان میں فجر تک مفطرات ثلثہ کی اجازت عطا فرمائی۔

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ رمضان کے مہینے میں میری اُمت کو وہ پانچ امتیازات عطا کئے گئے ہیں۔ جو اس اُمت سے پہلے نہیں دیئے گئے تھے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے بہتر ہے روزہ داروں کے لئے فرشتے افطار کے وقت مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ شیطان زنجیروں میں باندھ دیئے جاتے ہیں۔ رمضان میں ہر روز جنت آراستہ کی جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ قریب ہے۔ کہ میرے صالح بندوں سے رزق کی موؤنت ختم ہو جائے۔ اور اے جنت لوگ تیری طرف آئیں۔ رمضان کی آخر راتوں میں مسلمانوں کی مغفرت کی جاتی ہے۔ اصحاب نے پوچھا۔ یارسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم کیا وُہ لیلۃ القدر ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں۔ لیکن عمل کرنے والے کا صلہ اس کے عمل کو پُورا ہوتے ہی مل جاتا ہے ؛

ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھے عیدالضحیٰ کے واسطے حکم کیا گیا ہے۔ اور اُس عید کو اللہ تعالےٰ نے اُس اُمت کے لئے بنایا ہے۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحر کے کھانے نے فرق کر دیا ہے ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا۔ جب تک کہ لوگ افطار میں عجلت کریں گے۔ اور یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں ؛

مجاہد اور عکرمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل کے واسطے ذبح تھا۔ اور تمہارے لئے نحر ہے۔ پھر یہ آیتیں پڑھیں۔ فَذَبَحُوْھَا (۲۱۱۲) اور فَصَلِّ

لِـرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۱۰۸: ۳﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ لحد ہمارے لئے ہے اور غیر کے لئے شق ہے ۔

عبداللہ البجلی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ لحد ہمارے واسطے ہے۔ اور شق اہل کتاب کے واسطے ہے ۔

ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم سے کسی نے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ کرتا ہے۔ اور کسی نے یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ سال گزشتہ اور آئندہ سال کا کفارہ ہے۔ علماء نے کہا ہے۔ کہ یوم عرفہ کا روزہ ایسا ہی ہے۔ اس لیے نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کی سنت ہے۔ اور یوم عاشورہ کا روزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے۔ پس ہمارے نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کی سنت اجر میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم میں نے تورات میں پڑھا ہے۔ کہ طعام کی برکت وہ وضوء ہے۔ جو طعام سے پہلے ہو۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ طعام کی برکت وہ وضوء ہے۔ جو طعام سے پہلے اور طعام کے بعد ہو۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے۔ کہ طعام سے پہلے وضوء میں ایک نیکی ہے، اور بعد طعام وضوء دو نیکیاں ہیں ۔

باب نمبر ۳۳۷

نماز میں کلام کی ممانعت اور روزہ میں کلام کی اجازت

نماز میں کلام کی ممانعت اور روزہ میں کلام کی اجازت۔ اور یہ اس کے برعکس ہے۔ جو گزشتہ اُمتوں میں تھا۔ کہ نماز میں کلام کی اجازت تھی۔ اور روزہ میں کلام کی ممانعت تھی ؛

محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اُس وقت لوگ نماز میں اہل کتاب کی طرح باتیں کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی ا۔

وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ (۲ : ۲۳۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وقوموا للّٰہ قانتین کے بارے میں مروی ہے۔ کہ اہل مذاہب نماز میں کلام کیا کرتے تھے۔ اور تم مسلمان نماز میں اس طرح قیام کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ کے واسطے مطیع ہو۔ اور ابن العربی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح ترمذی میں کہا ہے۔ کہ گزشتہ اُمتوں کے روزے میں کلام اور کھانے پینے سے امساک تھا۔ جس سے وہ لوگ حرج میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے واسطے نصف زمانہ روزہ کا حذف کر دیا۔ کہ وہ رات ہے۔ اور دن کا نصف روزہ حذف کیا۔ کہ وہ کلام سے امساک ہے۔ اور اس اُمت کو کلام کرنے کے واسطے روزے میں رخصت دی ہے ؛

باب نمبر ۳۳۸

آپ کی اُمّت خیر الاُمم ہے اِس اُمّت کا اسلام دین ہے اور اِس اُمّت کا نام المؤمنون اور المسلمون ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (۳ : ۱۱۰)۔ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ (۵۴ : ۱۷)

اور نیز فرمایا ہے :۔

" ھُوَسَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ قَبْلُ "(۲۲: ۷۸)

معاذیہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے ۔ کہ آپؐ نے اللہ تعالےٰ کے قول کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے بارے میں ارشاد فرمایا ۔ کہ تم لوگ ستر اُمتوں کو پُورا کرنے والے ہو ۔ تم ان اُمتوں کے خیر ہو ۔ اور اُن سے اکرم ہو ۔ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ کوئی اُمت استجابت دُعاء میں اس امت سے زیادہ نہیں ہوئی ۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے :۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ؕ

مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک یہودی پر کوئی حق تھا ۔ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ اُس کے پاس گئے ۔ اور اُس سے کہا ۔ کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو لبشر میں برگزیدہ کیا ہے ۔ مَیں تجھے نہ چھوڑوں گا ۔ یہودی نے کہا ۔ قسم بخدا ۔ اللہ نے محمد صلّے اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ نہیں کیا ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کے طمانچہ مارا ۔ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ۔ اور آپؐ کو خبر کی ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ اے عمر تم نے جو اُس یہودی کے طمانچہ مارا ہے ۔ اُس یہودی کو راضی کرو ۔ اور یہودی سے آپؐ نے فرمایا ۔ آدم صفی اللہ ہیں ۔ ابراہیم خلیل اللہ ہیں ۔ موسیٰ نجی اللہ ہیں ۔ عیسیٰ روح اللہ ہیں ۔ اور میں حبیب اللہ ہوں ۔ اے یہودی تو اللہ تعالےٰ کے دُو نام لیتا ہے ۔ ان دونوں ناموں کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے اس اُمت کا نام رکھا ہے اللہ تعالےٰ کا وُہ نام السلام ہے ۔ اور اس کے ساتھ میرا امت کا نام المسلمین رکھا ۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام مؤمن ہے ۔ اور اس نام کے ساتھ میری امت کا نام مؤمنین ہے ۔ اے یہودی ! تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے ایک دن کو طلب کیا ۔ ہمارے لئے محفوظ کر دیا گیا ۔ تمہارے واسطے کل کا دن ہے ۔ اور نصاریٰ کے لئے کل کے بعد کا دن ہے ۔ تم اولین لوگ ہو ۔ اور ہم آخرین السابقین ہیں جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں ۔ جنت میں داخلہ تمام انبیاء پر ممنوع رہے گا ۔ اور جب تک میری اُمت جنت میں داخل نہ ہو جائے ۔ تمام اُمتوں پر جنت کا داخلہ ممنوع رہے گا ۔

باب نمبر ۳۳۹

"عمامہ میں شملہ چھوڑنا اور کمر پہ تہمد باندھنا آپؐ کے خصائص میں سے ہے اور یہ دونوں طریقے ملائکہ کی علامت ہیں"

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تم لوگ تہمد باندھو۔ جیسے میں نے ملائکہ کو دیکھا ہے۔ کہ اپنے رب کے پاس نصف پنڈلی تک تہمد باندھے ہوئے تھے ؛

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تم لوگ عماموں کو اپنے ذمے پکڑلو۔ اور اپنی پیٹھوں کے پیچھے اس کا شملہ چھوڑو۔ اس لئے کہ عمامہ ملائکہ کی علامت ہے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے عمامہ باندھا۔ اور اُن کے عمامہ میں سے آکھ کے پتّے کی مثل چھوڑا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ کہ میں نے ملائکہ کو عمامہ باندھے دیکھا ہے۔ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان اللہ سبحانہٗ نے اپنا ہاتھ رکھا۔ تو اس کے اکرام میں آپؐ نے اُس جگہ شملہ چھوڑا۔ عراقی کہتے ہیں۔ کہ مجھے اس قول کی اصل نہیں ملی ؛

باب نمبر ۳۴۰

آپؐ کی اُمّت کے مخصوص خصائص یہ ہیں

اس اُمت سے گزشتہ اُمتوں کا بوجھ معاف کیا گیا۔ دین میں آسانی اور سہولت پیدا کی گئی۔ خطا اور نسیان سے مؤاخذہ اٹھالیا گیا۔ دل کی باتوں سے مؤاخذہ اٹھالیا گیا بُرائی کا ارادہ تحریر میں نہیں لایا جائے گا۔ نیکی کا ارادہ ایک نیکی اور نیکی پر عمل دس نیکیاں شمار ہوں گی۔ توبہ کے قبول ہونے پر قتل نفس معاف کیا گیا۔ نجاست کی جگہ کا قطع کرنا اور چوتھائی مال کی زکوٰۃ معاف کی گئی۔ دُعا قبول کی جائے گی۔ قصاص اور دیت کے درمیان اختیار دیا گیا۔ چار نکاح کی اجازت دی گئی باندی سے نکاح اور حائض کی مخالطت سوا وطی کے اجازت دی گئی۔ عورت کے ساتھ جس پہلو سے چاہیں۔ مباشرت کرنے کی اجازت دی گئی۔ کشف عورت اور تصویر اور مے نوشی حرام کی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ (۲۲:۷۸)

اور فرمایا ہے:۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؕ (۲:۱۸۵)

نیز فرمایا:۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ؕ (۲:۲۸۶)

مزید فرمایا:۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ (۷:۱۵۷)

اور فرمایا:۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (۲:۱۸۶)

آخر تک۔

ابن سیرین سے روایت ہے۔ کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

کہا۔ کہ اللہ سُبحانہ کا ارشاد ہے ؛۔

"ما جعل علیکم فی الدین من حرج ۵" (۲۲:۷۸)

کیا زنا اور سرقہ میں ہم پر حرج نہیں ہے۔ ابن عباس نے فرمایا۔ بے شک حرج ہے۔ لیکن وُہ بار گناہ نہیں ہے۔ جو بنی اسرائیل پر تھا ؛

محمد بن کعب سے مروی ہے۔ کہ ہر نبی اور رسول پر یہ آیت نازل ہوتی ہے ؛۔ ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ ۵ (۲:۲۸۴)

اُمتیں اپنے انبیاء کے پاس آتیں۔ اور ان سے کہتیں۔ کہ جو وسوسے اور خیالات ہمارے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں کیا ہم سے ان کا مؤاخذہ کیا جائے گا۔ اگرچہ ہمارے جوارح نے عمل نہیں کیا ہے۔ پس وہ لوگ کافر و گمراہ ہو جاتے۔ یہ آیت جب ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوئی۔ تو مسلمانوں کو تنگی ہوئی۔ اور وُہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو باتیں ہمارے دلوں میں آتی ہیں۔ جن پر ہم نے عمل نہیں کیا ہے۔ کیا اُن پر مواخذہ ہوگا آپؐ نے فرمایا بے شک ہوگا۔ البتہ سنو اور اطاعت کرو۔ اُس کے بعد امن الرسول (۲:۲۸۵-۲۸۶) سے آخر آیت تک نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے دل میں گزرنے والی باتوں کو معاف فرما دیا۔ نفس جو کام خیر کرے گا۔ نفع ہوگا۔ اور جو شر کرے گا۔ نقصان ہوگا ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب آیت ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ ۵ نازل ہوئی۔ تو اس سے مسلمانوں کے دلوں میں ایسی بات آئی۔ جو کسی اور امر سے نہیں آئی تھی۔ اُنہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم سے عرض کی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ تم لوگ سمعنا و اطعنا و سلمنا کہو۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دلوں میں ایمان القاء کیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔ امن الرسول سے آخر سورہ تک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے میری اُمت کی طرف سے وُہ بات جو اُن کے نفوس نے کی۔ جس پر اُنہوں نے عمل نہیں کیا۔ معاف فرما دی ہے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا ور نسیان اور جو فعل اُن سے جبراً سرزد ہو۔ معاف کر دیا ہے ؛

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے میری اُمت کے خطا اور نسیان اور جس فعل کو انہوں نے مجبوراً کیا ہو معاف کیا ہے

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ایک دن سجدہ کیا۔ آپؐ نے سجدہ سے سر نہ اُٹھایا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا۔ کہ آپؐ کی روح کو سجدے میں قبض کر لیا گیا ہے۔ جب آپؐ نے سر اُٹھایا۔ تو یہ فرمایا۔ کہ میرے رب نے میری اُمت کے باب میں مجھ سے مشورہ چاہا۔ کہ اُن کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔ میں نے کہا۔ کہ اے رب تو نے پیدا کیا اور تیرے بندے ہیں۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ چنانچہ اللہ سُبحانہ نے فرمایا۔ آپؐ کی اُمت کے بارے میں ہرگز آپؐ کو رُسوا نہ کروں گا۔ اور مجھے یہ بشارت دی۔ کہ میری اُمت سے جو لوگ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ ستر ہزار ہوں گے۔ اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔ اور اُن کے ذمے کوئی حساب نہ ہوگا۔ پھر میرے پاس فرشتے کو بھیجا۔ اور فرمایا کہ آپؐ کی دعا قبول کی جائے گی۔ اور آپؐ سوال کریں۔ آپؐ کو عطا کیا جائے گا۔ مجھے حیات ہی میں بخش دیا گیا۔ میرا شرح صدر کیا۔ میری اُمت ذلیل و رسوا نہ ہوگی۔ اور نہ مغلوب کی جائے گی۔ اور مجھے نہر کوثر عطا کی۔ جو جنت میں ایک نہر ہے۔ جو میری حوض میں بہ کر آتی ہے۔ اور مجھ کو قوت و نصرت اور وہ رُعب عطا کیا۔ جو میرے سامنے ایک مہینے کے راستے پر دوڑتا ہے۔ مَیں جنت میں تمام انبیاء سے پہلے داخل ہوں گا۔ اور غنیمت میرے لئے پاک ہوگی۔ اور جن امور میں پہلے سختی تھی۔ وُہ ہمارے لئے جائز کئے گئے۔ اور ہمارے دین میں تنگی نہیں کی گئی۔ اور اُن تمام نعمتوں پر میں نے بطور شکر سجدہ کیا ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اُن کے سامنے بنی اسرائیل اور اُن کی فضیلتوں کا ذکر ہوا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں سے جب کوئی شخص گناہ کرتا۔ تو صبح کو جب سو کر اُٹھتا۔ تو اس کے گناہ کا کفارہ اُس کے دروازے پر لکھا ہُوا ہوتا۔ اور تمہارے گناہ کا کفارہ ایک قول ہے۔ جو تم لوگ کہتے ہو۔ تم اللہ سے مغفرت مانگتے ہو۔ اللہ تمہیں بخش دیتا ہے۔ قسم ہے۔ اُس ذات کی۔ کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایک ایسی آیت عطا کی ہے۔ جو میرے نزدیک دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ وُہ آیت یہ ہے:۔

" وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً " (۳: ۱۳۵)

حضرت ابوالعالیہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش ہمارے کفارے بنی اسرائیل کے کفاروں کی مثل ہوتے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تمہیں دیا گیا ہے۔ اسی میں خیر ہے۔ بنی اسرائیل کا حال یہ تھا۔ کہ جس وقت کوئی اُن میں سے خطا کرتا۔ تو اس خطا کو اور اُس کے کفارے کو دروازے پر لکھا ہوا پاتا۔ اگر وہ اس خطا کا کفارہ دیتا۔ تو دنیا میں اس کی رسوائی اور ذلت ہوتی۔ اور اگر کفارہ نہ دیتا۔ تو آخرت میں رسوائی ہوتی اللہ تعالیٰ نے تم کو اُس سے اچھی شئے عطا کی ہے۔ :

" وَمَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ط " (۴:۱۱۰)

اور پانچوں نمازیں جمعہ سے جمعہ تک اُن گناہوں کے کفارے ہیں۔ جو اُن نمازوں اور اُن دنوں کے درمیان ہوں :

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُن لوگوں کے بارے میں جنہوں نے بچھڑا پرستی کی تھی۔ اُن کے بارے میں مروی ہے۔ کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ ہمارے گناہ کی کیا توبہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تم ایک دوسرے کو قتل کرو۔ یہ تمہاری توبہ ہے۔ انہوں نے چھُریاں لیں، اور ہر ایک اپنے باپ بھائی اور اپنی ماں کو قتل کرنے لگا۔

عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی شخص کے بدن پر پیشاب لگ جاتا۔ تو وہ اس جگہ کو قینچیوں سے کتر ڈالتا۔ ایک اسرائیلی نے اُسے منع کیا۔ تو اُسے قبر میں عذاب دیا گیا :

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل سے کسی کے بدن پر پیشاب لگ جاتا تو وہ اُس جگہ کو قینچی سے کاٹ ڈالتا :

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی۔ اُس نے کہا۔ کہ پیشاب سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔ میں نے کہا۔ تو جھوٹ کہتی ہے۔ اُس نے کہا۔ بے شک عذاب ہوتا ہے۔ پیشاب لگنے کے بعد جلد بدن قطع کرنی پڑتی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ ٹھیک کہتی ہے :

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا۔ تو اُسے نہ گھر میں کھانا کھلاتے اور نہ اُس سے جماع کرتے :

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس بارے میں عرض کی تو اللہ تعالےٰ نے ویسئلونک عن المحیض (۲:۲۲۲)

نازل فرمائی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ حیض میں عورتوں سے جو چاہے کرو۔ سوائے مجامعت کے۔ یہود نے سُن کر کہا۔ کہ یہ صاحب ہر معاملے میں ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ کتب تفسیر میں ہے۔ کہ نصاریٰ حائضہ عورتوں سے جماع کرتے تھے۔ اور یہود حائضہ عورتوں سے بالکل دُور رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں اُمور کے درمیان جمع کر دیا ؁

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اہل کتاب کو گمان تھا کہ وہ اپنے سوا ہر علم میں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ؎۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴿۲:۲۲۳﴾

قرۃ الہمدانی سے روایت ہے۔ کہ یہودی عورت کو بٹھا کر جماع کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ پس یہ آیت ؎۔ نسآءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انّی شئتم ۝ نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے مُسلمانوں کو اجازت دی۔ کہ اُن سے آگے کی جانب سے جس طرح چاہیں۔ تعلق قائم کریں ؁

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون سے کہا۔ کہ ہم پر رہبانیت فرض نہیں کی گئی۔ میری اُمت کے لوگوں کی رہبانیت یہ ہے۔ کہ مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھیں۔ حج کریں اور عمرہ کریں ؁

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے رہبانیت یہ ہے۔ کہ راہ خدا میں جہاد کرے ؁

ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کہ آپؐ مجھے سیاحت کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میری اُمت کے لوگوں کی سیاحت راہِ خدا میں جہاد ہے ؁

عمار بن غزیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اس اُمت کی سیاحت روزے ہیں ؁

عمار بن غزیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیاحت کا ذکر ہوُا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ نے سیاحت کو جہاد فی سبیل اللہ اور اس تکبیر سے بدل دیا ہے۔ جو ہر بلندی پر کہیں ؁

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ اس اُمت کی سیاحت روزے ہیں ؁

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں قصاص مقتولین کے باب

میں تھا۔ اور اُن میں دیت نہیں تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اُس امت سے فرمایا :۔

"کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی تا فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ ۝ (۲:۱۷۸)

عفو یہ ہے۔ کہ قتل عمد میں دیت قبول کی جائے ؛

" ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ ۝ (۲:۱۷۸)

رحمت اس قصاص سے ہے۔ کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے۔ اُن پر فرض کیا گیا تھا ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قصاص چاہنا اور قصاص دینا فرض تھا۔ اور قتل یا زخم میں اُن کے یہاں دیت نہ تھی۔ اُن کے لئے یہ فرمان تھا۔

" وَکَتَبْنَا عَلَیْہِمْ فِیْھَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ۔ الآیۃ ۝ "(۵:۴۵)

اللہ تعالےٰ نے اس اُمت سے تخفیف کی۔ اور ان سے دیت قبول کی۔ اور وہ تخفیف یہ قول ہے :۔

" ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ ۝

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اہل تورات پر قتل میں قصاص تھا۔ یا عفو، تاوان اور دیت نہ تھی۔ اور اہل انجیل پر قتل نفس میں عفو تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس اُمت کے واسطے قتل عفو اور دیت مقرر کی ہے۔ اُن کے لئے دیت بھی جائز ہے۔ جب کہ گزشتہ اقوام کے لئے دیت نہ تھی ؛

مجاہد سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جن اُمور میں اس اُمت کو وسعت دی ہے۔ اُن میں سے یہ ہے۔ کہ وُہ نصرانیہ اور لونڈی سے نکاح کر سکتے ہیں ؛

وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کے لئے قریب کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے رب میں تورات میں ایک ایسی اُمت کا ذکر پاتا ہوں۔ جو خیر امت ہے۔ اور اس کا ظہور لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ معروف کا حکم کریں گے۔ اور منکر سے روکیں گے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے اُن لوگوں کو تو میری اُمت بنا دے۔

اللہ سُبحانہٗ نے فرمایا۔ کہ وُہ اُمت محمدّیہ صلّے اللہ علیہ وسلّم ہے۔ مُوسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی۔ کہ تورات میں ایک ایسی اُمت پاتا ہوں۔ کہ اُن کی انجیلیں اُن کے سینہ میں ہوں گی۔ اُن انجیلوں کو وُہ یاد سے پڑھیں گے۔ اور اُن سے جو پہلے لوگ تھے۔ وُہ اپنی انجیلوں کو

دیکھ کر پڑھتے تھے۔ اور حفظ نہیں کرتے تھے۔ اُن لوگوں کو تو میری اُمت کر دے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وُہ احمد کی اُمت ہے۔ موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی۔ اے رب میں تورات میں ایسی اُمت کو پاتا ہوں۔ کہ وُہ لوگ اوّل کتاب اور آخر کتاب پر ایمان لائیں گے۔ اور وُہ لوگ اہل ضلالت سے جنگ کریں گے۔ یہاں تک کہ دجّال سے جنگ کریں گے۔ اُن لوگوں کو میری امت بنا دے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ وُہ اُمت احمد صلّے اللہ علیہ وسلّم ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے میرے رب میں تورات میں ایسی اُمت کو پاتا ہوں۔ کہ وُہ صدقات کھائیں گے۔ جب کہ پہلے لوگوں کے صدقات کو آگ کھا لیا کرتی تھی۔ اور اگر صدقہ قبول نہ ہوتا۔ تو آگ نہ کھاتی۔ اُن لوگوں کو میری اُمت بنا دے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وُہ احمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی اُمت ہے۔ موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی۔ کہ اے میرے رب میں میں تورات میں ایسی اُمت کو پاتا ہوں۔ کہ جب اُن میں سے کوئی شخص برائی کا قصد کرے گا۔ تو اُس کی برائی نہیں لکھی جائے گی اور جب برائی کرے گا۔ تو ایک برائی لکھی جائے گی۔ اور اگر کوئی شخص نیکی کا ارادہ کرے گا۔ تو ایک نیکی لکھی جائے گی۔ اور نیکی کرے گا۔ تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہاں تک کہ سات سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اُن لوگوں کو میری اُمت بنا دے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وُہ امت احمد صلّے اللہ علیہ وسلّم ہے۔

موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی۔ اے میرے رب میں تورات میں ایک اُمت پاتا ہوں۔ کہ وُہ لوگ مُستجیب ہیں۔ اُن کے لئے دعاء مُستجاب ہے۔ اُن لوگوں کو میری اُمت کر دے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وُہ لوگ احمد صلّے اللہ علیہ وسلّم کی امت ہیں۔

وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کے قصہ میں ذکر کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السّلام کو وحی کی۔ کہ اے داؤد علیہ السلام تمہارے بعد ایک نبی آئے گا۔ اس کا نام احمد اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ وُہ نبی صادق ہے میں اُس پر کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ اور وُہ کبھی میری نافرمانی نہ کرے گا۔ اور میں نے اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں۔ اُس کی اُمت مرحومہ ہے۔ اور اس کو نوافل پر میں نے وُہ اجر دیا ہے۔ جو انبیاء کو دیا ہے۔ اور اُن پر میں نے وُہ فرائض مقرر کیے ہیں۔ جو انبیاء پر کئے تھے۔ یہاں تک کہ وُہ قیامت کے دن انبیاء جیسا نور لے کر آئیں گے۔ اُن کا یہ نور اس لئے ہوگا۔ وُہ ہر نماز کے لئے پاکی حاصل کریں گے۔ اور میں نے ان کو غسل جنابت کا حکم دیا ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کو کہا تھا۔ اور اُن کو حج کا حکم کیا ہے۔ جیسا کہ

پہلے انبیاء کو دیا تھا۔ اور میں نے ان کو بہت سے حکم دیئے۔ جیسے میں نے اُن سے پہلے رسولوں کو دیا تھا۔ اے داؤد علیہ السلام میں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو فضیلت دی ہے۔ اور آپ کی اُمت کو کل اُمتوں پر فضیلت دی ہے۔ میں نے اُمت محمدیہ کو چھ خصلتیں دی ہیں۔ اُن کے سواء جو اُمتیں ہیں۔ اُن کو میں نے وُہ خصلتیں عطا نہیں کیں۔ خطا اور نسیان کا ان سے مؤاخذہ نہ کروں گا اور بلا قصد گناہ کا مؤاخذہ نہ کروں گا۔ جب وُہ مجھ سے گناہ کی مغفرت چاہیں گے۔ میں اُن کو بخش دُوں گا۔ اور جس عمل کو وہ بطیب نفس اپنی آخرت کے لئے کریں گے۔ اُس کے اجر کو دگنا کر دوں گا۔ اور اُن کے لئے میرے پاس کئی گنا اجر ہو گا۔ اور جس وقت وُہ مصائب پر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھیں گے۔ تو میں اُن کو صلوٰۃ و رحمت اور ہدایت عطا کروں گا۔ جو جنات النعیم کی طرف رہبر ہوں گے اور وُہ مجھ سے دعاء مانگیں گے۔ اور میں دُعا قبول کروں گا۔ اور بلا قصد گناہ کا مؤاخذہ نہ کروں گا وُہ اُس دعاء کی قبولیت کے اثر کو یا تو دنیا ہی میں دیکھ لیں گے۔ یا جو برائی اُن کو پہنچنے والی ہوگی وُہ اس کی برکت سے اُن سے دور ہو جائے گی۔ یا ان کے لئے آخرت میں اس دُعاء کا ذخیرہ کروں گا۔

باب نمبر ۱۴۳

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی خصوصیت کہ آپؐ کی اُمت بھوک سے ہلاک نہ ہوگی - اور نہ غرق اور نہ عذاب سے ہلاک کی جائے گی - کوئی ایسا دشمن مسلّط نہ ہوگا - جو ملک کو مباح کرے - آپؐ کی اُمت ضلالت پر مجتمع نہ ہوگی - چنانچہ اُس اُمت کا اجماع حجت اور اختلاف رحمت ہے ؛

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا - کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو جمع کیا - اور میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا - اور میں نے یہ دیکھا - کہ میری امت کا ملک زمین کی اسی مقدار کو پہنچے گا - جس مقدار میں زمین میرے لئے جمع کی گئی ہے - اور مجھ کو سونے اور چاندی کے خزانے عطا کئے گئے - اور میں نے اپنی اُمت کے لئے اپنے رب سے سوال کیا - کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے - اور ان پر کسی دشمن کو اُن کے نفوس کے سواء مسلط نہ کرے - کہ وُہ ان کے ملک کو مباح کرے - اے میرے رب یہ کل اُمور مجھے عطا فرما -

سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا - کہ میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا - کہ میری اُمت کو قحط سے ہلاک نہ کرے - اللہ تعالےٰ نے مجھ کو یہ عطا کیا اور میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا - کہ میری اُمت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے - میرے رب نے یہ دعا قبول کی - اور میں نے یہ دعا کی کہ ان میں آپس میں جنگ نہ ہو - تو میری یہ دُعا قبول نہیں کی گئی ؛

ابن عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا - کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو وُہ وقت دیا - جو رحمت کیا گیا ہے - اور مجھے منتخب کیا - ہم آخرین ہیں مگر قیامت میں سابقین ہوں گے - اور میں بغیر فخر کے یہ کہتا ہوں - کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں - اور موسیٰ صفی اللہ ہیں - اور میں حبیب اللہ ہوں - اور میرے ساتھ روز قیامت لوآء حمد ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے تین امور سے میری اُمت کو نجات دی ہے - اُن کو عام قحط میں مبتلا نہ کرے گا اُن کا دشمن اُن کا استیصال نہ کرے گا - اور اللہ تعالےٰ ان کو ضلالت پر جمع نہ کرے گا -

ابو بصرۃ الغفاری سے روایت ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا - کہ میں نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا - کہ میری اُمت کو ضلالت پر جمع نہ کرے - میری یہ دُعاء قبول ہوئی

میں نے کہا۔ کہ اُن کو قحط سالیوں سے محفوظ رکھے ۔میری یہ دُعا بھی قبول ہوئی ۔میں نے دُعا کی۔ کہ میری اُمت پر اُن کے دشمنوں کو غالب نہ کرے ۔میری یہ دعا بھی قبول ہوئی۔ اور میں نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا۔ کہ میری امت کو مختلف گروہوں کے ساتھ مخلوط نہ کرے ۔اور بعض کو بعض کا خوف اور سختی نہ چکھاوے ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس سوال سے منع کیا ؛

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ اللہ تعالیٰ میری اُمت کو کبھی ضلالت پر مجتمع نہ کرے گا ؛

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے ؛

نصر المقدسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے ؛

اسماعیل بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ ہارون الرشید نے مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے کہا ۔ کہ ہم کچھ تصانیف مرتب کر کے عالم اسلام میں پھیلا دیں ۔ مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ علماء کا اختلاف اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس امت پر رحمت ہے ۔ ہر ایک عالم اس امر کا اتباع کرتا ہے۔ جو اُس کے نزدیک درست ہوتا ہے ۔ اور ہر ایک عالم ہدایت پر ہے ؛

باب نمبر ۳۴۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ۔کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ گزری ہوئی اُمتیں وہ سو اُمتیں تھیں۔ کہ جس وقت وہ کسی بندۂ خدا کے واسطے خیر کی شہادت دیتی تھیں ۔اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی تھی ۔ اور میری امت کے اگر پچاس آدمی کسی بندۂ خدا کے لئے خیر کی گواہی دے دیں ۔ تو اس کے لئے جنت واجب ہو گی ؛

باب نمبر ۳۴۳

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جس مسلمان کے بارے میں چار آدمی خیر کی گواہی دیں ۔ اللہ تعالےٰ اس کو جنت میں

داخل کرے گا۔ اصحاب نے پوچھا۔ کہ اگر تین آدمی گواہی دیں۔ فرمایا وُہ بھی جنتی ہے۔ ہم نے پوچھا اگر دو آدمی گواہی دیں۔ فرمایا وُہ بھی جنتی ہے۔ پھر ہم نے ایک کے بارے میں سوال نہیں کیا۔

باب نمبر ۳۴۳

طاعون اِس اُمّت کے لئے رحمت ہے جبکہ گزشتہ اُمّتوں کیلئے عذاب ہے!

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ طاعون ایک عقوبت ہے۔ جو بنی اسرائیل اور پہلے لوگوں پر نازل کی گئی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے طاعون کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ طاعون عذاب ہے۔ اور اللہ تعالےٰ جس پر چاہتا ہے۔ اس کو بھیجتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے واسطے طاعون کو رحمت بنایا ہے۔ اگر طاعون ہو اور کوئی شخص اپنے شہر میں صبر اور احتساب کے ساتھ ٹھہرا رہے۔ اس کو جو صدمہ یا آفت پہنچے گی۔ اُس کو ایک شہید کا اجر ملے گا۔

باب نمبر ۳۴۴

آپ کی اُمت کا ایک طائفہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ اُمت میں اقطاب، اوتاد، نجباء، اور ابدال ہوں گے۔ آپ کی اُمت میں سے وُہ شخص ہوگا۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھائے گا آپ کی اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے۔ جو تسبیح میں ملائکہ کے قائم مقام ہوں گے طعام سے مستغنی رہیں گے۔ اور دجّال سے جنگ کریں گے۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غلبہ پانے والا ہوگا۔ یہاں تک کہ خدا کا حکم آ جائے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

کہ ہر ایک قرن کے واسطے میری اُمت میں سابقین ہوں گے ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین سو آدمی ہیں ۔ جن کے قلوب آدم صفی اللہ کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں ۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے چالیس آدمی ہیں ۔ جن کے قلوب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہیں ۔ اور مخلوق میں اللہ تعالےٰ کے سات آدمی ہیں ۔ جن کے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں ۔ اور مخلوق میں اللہ تعالےٰ کے پانچ آدمی ہیں ۔ کہ جن کے قلوب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے قلب پر ہیں ۔ اور مخلوق میں اللہ تعالےٰ کے تین آدمی ہیں ۔ جن کے قلوب حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں ۔ اور مخلوق میں ایک شخص ہے ۔ کہ جس کا قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوا ہے ۔ اللہ تعالےٰ اُن کے سبب زندہ کرتا ہے ۔ اور مارتا ہے ۔ اور پانی برساتا ہے ۔ اور نباتات وغیرہ کو اُگاتا ہے ۔ اور بلا کو رفع کرتا ہے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل روئے زمین چالیس اشخاص سے خالی نہ رہے گی ۔ جو خلیل الرحمٰن کی طرح ہوں گے ۔ اور اُن کے سبب بارش ہوگی ۔ اور اُن کے سبب نصرت ہوگی ۔ اُن میں سے کوئی نہیں مرے گا ۔ مگر اُس کی جگہ اللہ تعالےٰ دُوسرا پیدا کردے گا ۔

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ اس اُمت میں تیس ابدال خلیل الرحمٰن کے مثل ہوں گے ۔ جس وقت اُن میں سے کوئی مرے گا دُوسرا اُس کی جگہ لے لے گا ۔ ابوالزناد نے کہا ۔ کہ جب نبوت ختم ہوگئی ۔ ایسی حالت میں کہ انبیاء کل زمین کے اوتاد تھے ۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کی جگہ اُمت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں سے چالیس مردوں کو خلیفہ بنا لیا ۔ جنہیں ابدال کہتے ہیں ۔ اُن میں سے کوئی مرتا ہے ۔ تو اللہ تعالےٰ اُس کی جگہ دُوسرا پیدا کردیتا ہے ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ میری اُمت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی ۔ یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے ۔ اُس اُمت کا امام عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا ۔ کہ آپ آگے بڑھئے ۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے ۔ کہ آپ امامت کے زیادہ حق دار ہیں ۔ اللہ تعالےٰ نے امامت سے اس اُمت کا اکرام فرمایا ہے

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔کہ تم کیا کرو گے ۔ جس وقت ابن مریم علیہ السّلام نازل ہوں گے ۔ اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے اُس محنت و مشقت کا ذکر فرمایا ۔ جو دجال کے ظہور کے بعد ہوگی ۔ اصحاب نے پوچھا ۔ اُس دن کون سا مال خیر ہوگا ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ وُہ توانا لڑکا جو اپنے گھروالوں کو پانی پلائے گا ۔ کہ اُس دن کھانے کو کچھ نہ ہوگا ۔ اصحاب نے پوچھا ۔ کہ مؤمنین کا کھانا کیا ہوگا ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ تسبیح و تہلیل اور تکبیر ؛

باب نمبر ۳۴۵

آپؐ کی اُمت کو یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر مخاطب کیا گیا ۔ اور باقی اُمتوں کو یٰاَیُّھَا المساکین کہہ کر مخاطب کیا گیا ۔ ملائکہ آسمان پر اُن کی اذان اور لبیک کو سنتے ہیں ۔ اور لوگ ہر حال میں حمد کرتے ہیں ۔ اور ہر ٹیلے پر اللہ اکبر اور ہر نشیب پر تسبیح کرتے ہیں ۔ ہر کام کے ارادے پر ان شآء اللہ کہتے ہیں ۔ غصے میں لا الٰہ الّا اللہ کہتے ہیں ۔ جب باہم منازعت ہوتی ہے ۔ تو سُبحان اللہ کہتے ہیں ۔ اُن کے مصاحف ان کے سینوں میں ہیں ۔ وُہ اہل جنت کے رنگا رنگ لباس پہنیں گے ۔ آفتاب کے لحاظ سے نماز پڑھیں گے ۔ وُہ عدول ہیں ۔ اُن کی جنگوں میں فرشتے حاضر رہتے ہیں ۔ اور اُن پر وضو، غسل اور حج اور جہاد فرض ہے ۔ اور انہیں نوافل کا ثواب دیا گیا ہے ؛

خثیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ تم لوگ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پڑھتے ہو ۔ اور توراۃ میں یا ایھا المساکین آیا ہے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ اُنہوں نے اللہ سُبحانہٗ کے قول ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا [۳۵:۳۲] کے بارے میں فرمایا ۔ کہ وُہ لوگ اُمت محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نازل کی ہوئی ہر کتاب کا اُن کو وارث بنایا ہے ۔ اُن میں جو ظالم ہے ۔ اُس کی مغفرت کی گئی ۔ اور مقتصد سے آسان حساب لیا جائے گا ۔ اور سابق بالخیرات بے حساب جنت میں داخل ہوگا ؛

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ وُہ اُس آیت مذکورہ کے بارے میں فرماتے ۔ کہ ہم لوگوں میں سابق بالخیرات تو سابق ہے ہی ۔ اور مقتصد ناجی ہے ۔

اور ظالم لنفسہٖ کی بھی مغفرت کی گئی ہے ؛

باب نمبر ۳۴۶

آپ کی اُمّت سابقہ اُمتوں سے عمل میں کم اور اجر میں کثیر ہے "

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ گزشتہ اُمتوں کے لحاظ سے اس اُمت کی بقا ایسی ہے۔ جیسے عصر سے غروب تک کا وقت اہل تورات کو تورات دی گئی۔ اور انہوں نے اس پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ نصف دن ہوُا۔ تو وُہ اُس پر عمل سے عاجز ہو گئے۔ اور اُن کو اُن کے عملوں کا اجر قیراط قیراط کرکے دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی۔ اُنہوں نے عصر تک اس پر عمل کیا۔ پھر وُہ اس سے عاجز آ گئے۔ اور ان کو قیراط قیراط کرکے اجر دیا گیا۔ پھر ہم لوگوں کو قرآن کریم دیا گیا۔ ہم نے غروب شمس تک عمل کیا۔ ہمیں اُس کے بدلے میں دُو دُو قیراط دیئے گئے۔ اہل کتاب نے کہا اے ہمارے ربّ اُن لوگوں کو تو نے دُو دُو قیراط دیے اور ہم کو ایک ایک قیراط دیا۔ حالانکہ ہم لوگ عمل میں زیادہ تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اُن سے پوچھا۔ کہ کیا میں نے تمہارا اجر کم کرکے کچھ تم پر زیادتی کی ہے۔ اہل کتاب نے کہا۔ نہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یہ میرا فضل ہے۔ کہ میں نے اُمت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دو قیراط عطا کئے ہیں جس کو میں جتنا چاہتا ہوں دیتا ہوں ؛

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جس نبی کا معجزہ زیادہ ظاہر ہوگا۔ اُس کی اُمت کا ثواب اتنا ہی کم ہو گا۔ مراد یہ ہے۔ کہ اس معجزے کے ظہور اور اس قدر واضح ہوُئے کہ اس میں تامل اور غور کی ضرورت کم ہو۔ اس اُمت کے ثواب میں کمی ہو گی۔ مگر ہمارے نبی کے معجزات زیادہ اظہر ہیں۔ اُس کے باوجود آپؐ کی اُمت کا ثواب زیادہ ہے ؛

باب نمبر ۳۴۷

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارے میں فرمایا :۔

" وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ٥ " (۱۵۹:۷)

اور آپؐ کی اُمت کے بارے میں فرمایا :۔

" وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ٥ (۱۸۱:۷)

باب نمبر ۳۴۸

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی یہ خصوصیات کہ آپؐ کی اُمت کو علم اوّل و آخر دیا گیا۔ آپؐ کی اُمت پر علم کے خزانے کھول دیئے گئے۔ آپؐ کی اُمت کو اسناد حدیث، انساب اور اعراب الفاظ دیئے گئے۔ اور تصنیف کتب عطا کی گئی۔ اور آپؐ کی اُمت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں۔

یہ حدیث کہ میں الواح میں ایک ایسی اُمت پاتا ہوں۔ جسے علم اوّل و آخر دیا گیا ہے پہلے گزر چکی ہے ؛

شفی بن ماتع الاصبحی سے مروی ہے۔ کہ اس اُمت پر ہر شئے فتح کی جائے گی۔ یہاں تک کہ رُوئے زمین کے خزانے اُن پر فتح ہوں گے ؛

ابن حزم فرماتے ہیں۔ کہ ثقہ سے ثقہ کا اتصال کے ساتھ نقل کرنا اس اُمت کی خصوصیّت ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسناد حدیث اس اُمت کی خصوصیّت ہے۔ ابو علی جیانی فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس اُمت کو تین خصوصیات سے نوازا ہے۔ ایک اسناد حدیث دُوسرے انساب اور تیسرے اعراب الفاظ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ تصانیف اور تحقیق و تدقیق علوم میں جس قدر ترقی اُمت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کی ہے۔ اتنی ترقی کسی اور اُمت نے نہیں کی ہے ؛

باب نمبر ۳۴۹

مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اس اُمت کا ایمان تین دن سے زیادہ کسی ابتلاء میں نہ پڑے گا، یہاں تک کہ اس میں فراخی آجائے گی۔

باب نمبر ۳۵۰

روز قیامت آپکی لحد مبارک سب سے پہلے کُھلے گی۔ آپ ستر ہزار فرشتوں کے درمیان بُراق پر جلوہ افروز ہو کر میدان حشر میں تشریف لائیں گے۔ میدان حشر میں آپ کے اسم گرامی سے پُکارا جائے گا۔ جنت کے حلے آپ کو پہنائے جائیں گے۔ اور آپ عرش کے داہنی طرف کھڑے ہوں گے۔

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے روز میں تمام اولاد آدم علیہ السّلام کا سردار ہوں گا۔ اور پہلے جس سے زمین شق ہو گی۔ وہ میں ہوں۔ میں اوّل شافع ہوں۔ اور اوّل مقبول الشفاعت ہوں۔

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اُس روز تمام انسان بے ہوش ہو جائیں گے۔ اور سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئے گا۔

کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہر صبح ستر ہزار فرشتے قبر مبارک پر اُترتے اور اُسے ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور آپ کے لئے مغفرت چاہتے ہیں۔ اور آپ پر درود بھیجتے ہیں۔ یہاں تک کہ رات ہو جاتی ہے۔ تو یہ فرشتے آسمان پہ چلے جاتے ہیں۔ اور دوسرے ستر ہزار فرشتے آسمان سے اُترتے ہیں۔ یہاں تک کہ اُن کو صبح ہو جاتی ہے۔ اور قیامت تک یہ فرشتے آسمان سے اُترتے اور جاتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ آپ روز قیامت ستر ہزار فرشتوں کے درمیان تشریف لائیں گے۔

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ انبیاء چوپایوں پر حشر کئے جائیں گے۔ اور میں براق پر حشر کیا جاؤں گا۔ اور بلال جنت کی ایک ناقہ پر اٹھائے جائیں گے۔ اور اذان اور شہادت صغرٰی کے ساتھ ندا کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ جس وقت اشہد ان محمد رسول اللہ کہیں گے۔ تو اوّلین اور آخرین مؤمنین اُنکی شہادت

دیں گے۔ مؤمنین میں سے جن کی شہادت قبول کی جائے گی وہ قبول ہوگی اور جن کی شہادت مردود ہونی ہوگی وہ مردود ہو جائے گی ؛

کثیر بن مرۃ الحضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ثمود کا ناقہ صالح علیہ السلام کے لئے مبعوث کیا جائے گا۔ وہ اُس پر اپنی قبر کے پاس سے سوار ہوں گے۔ یہاں تک کہ وُہ ناقہ اُن کو حشر میں پہنچا دے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا آپ ناقہ ' عضباء ' پر سوار ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں

بلکہ میری بیٹی اُس پر سوار ہو گی۔ اور میں براق پر سوار ہوں گا۔ یہ براق اُس روز میری خصوصیت ہو گی۔ اور بلال جنت کے ایک ناقہ پر اُٹھائے جائیں گے۔ اور اُس پر اذان دیں گے۔ جس کو سُن کر تمام انبیاء اور انکی امتیں کہیں گی۔ کہ ہم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ روز قیامت جنت کے حلوں میں سے ایک حلہ مجھے عطا کیا جائے گا۔ اور میں عرش کے داہنی طرف کھڑا ہوں گا۔ جہاں مخلوقات میں سے کسی کو کھڑے ہونے کی مجال نہ ہو گی ؛

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرش کی جانب منہ کر کے بیٹھیں گے۔ پھر میرا لباس لایا جائے گا۔ اور میں وُہ لباس پہنوں گا۔ اور عرش کے داہنی طرف اس مقام پر کھڑا ہوں گا۔ جہاں میرے سوا کوئی نہ کھڑا ہو گا۔ اور اولین و آخرین میرے اس مقام پر غبطہ[1] کریں گے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنت کا حلہ پہنایا جائے گا۔ پھر مجھے جنت کا حلہ عطا ہو گا۔ جس کی قیمت انسانی اندازے سے ماوراء ہو گی ؛

ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں سید المؤمنین ہوں گا۔ اور میں حوض پر پہلے جاؤں گا۔ اور میں مؤمنین کو مایوس ہونے کے بعد بشارت دوں گا۔ اور جس وقت وُہ سجدہ کریں گے۔ میں اُن کا امام ہوں گا۔ اور جب وُہ مجتمع ہوں گے۔ تو میں رب تعالیٰ سے قریب ہوں گا۔ اور اپنے رب سے کلام کروں گا میرا رب

[1] کسی کا اچھا حال دیکھ کر اپنے لیے بھی اس کی آرزو کرنا۔

میری تصدیق کرے گا۔ مَیں شفاعت کروں گا۔ میرا رب میری شفاعت قبول کرے گا۔ اور مَیں سوال کروں گا۔ میرا رب مجھے عطا کرے گا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب لوگ اُٹھائے جائیں گے۔ مَیں سب سے پہلے اُٹھوں گا۔ اور مَیں اُن کا قائد ہوں گا۔ اور مَیں اُن کا خطیب ہوں گا۔ اور حساب کے وقت میں اُن کا شافع ہوں گا۔ اور اُن کی مایوسی میں اُنہیں بشارت دُوں گا۔ لوائے کرم اور جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ لوائے حمد میرے ہاتھ میں ہو گا۔ اور میں اپنے رب کے پاس اکرم اولاد آدم علیہ السلام ہوں گا۔ اور یہ فخر کی بات نہیں۔ اور ہزار غلمان میری خدمت میں ہوں گے۔ جو لُولُو مکنون کی طرح ہوں گے:

باب نمبر ۳۵۱

آپؐ مقام محمود کے ساتھ مختص ہیں ۔ آپؐ کے ہاتھ میں لوائے حمد ہو گا ۔ آدم اور اُن کے سوا کل مخلوق آپؐ کے جھنڈے کے نیچے ہو گی ۔ آپؐ امام النبیین، اُن کے قائد اور اوّل مشفع ہوں گے آپؐ سب سے پہلے دیدار الٰہی کریں گے ۔ سب سے پہلے آپؐ کو سجدے کا حکم ہو گا ۔ سب سے پہلے آپؐ سجدے سے سر مبارک اُٹھائیں گے ۔ اور تبلیغ رسالت پر آپؐ سے کوئی گواہ طلب نہیں کیا جائے گا جب کہ تبلیغ رسالت پر تمام انبیاء سے گواہ طلب کئے جائیں گے ۔ اور فصل قضا میں آپؐ شفاعت عظمیٰ کے ساتھ مختص ہوں گے ۔ اور ایک قوم کو شفاعت کر کے جنت میں بے حساب آپؐ داخل کرائیں گے ۔ اور موحدین میں سے جو لوگ دوزخ کے مستحق ہوں گے ۔ آپؐ اُن کی شفاعت فرمائیں گے ۔ درجات کی بلندی کے لئے آپؐ شفاعت فرمائیں گے ۔ اور ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے کفار کے عذاب میں تخفیف کی آپؐ سفارش کریں گے ۔ اور اطفال مشرکین کی شفاعت فرمائیں گے ۔ کہ اُن کو عذاب نہ دیا جائے ۔ اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے :-

"عَسٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۞" (۱۷:۷۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں روز قیامت اولاد آدم علیہ السلام کا سیّد ہوں ۔ بعد ازاں اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا ۔ کہ تمہیں معلوم ہے ۔ کہ میں اولاد آدم علیہ السلام کا سیّد کس وجہ سے ہوں ۔ اللہ تعالےٰ تمام مخلوق کو جمع فرمائے گا ۔ پکارنے والا پکار دے گا ۔ نگاہ اُن کے درمیان سے گزر جائے گی ۔ آفتاب قریب ہو جائے گا ۔ اور لوگوں پر سختی اس قدر ہو گی ۔ کہ وہ برداشت نہ کر سکیں گے ۔ اُس وقت کچھ لوگ کہیں گے کہ تم سخت مصیبت اور سختی میں مبتلا ہو ۔ تم ایسے شخص کو دیکھو ۔ جو تمہارے رب کی تمہارے پاس سفارش کرے ۔ چنانچہ وُہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے ۔ اور اُن سے کہیں گے ۔ کہ آپؐ ابوالبشر ہیں ۔ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے ۔ آپ میں اپنی روح پھونکی ہے ۔ اور خدا کے حکم سے ملائکہ نے آپ کو سجدہ کیا ۔ آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے ۔ کہ ہم پر جو سختی ہے ۔ اس میں تخفیف کی جائے ۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے ۔ کہ آج کے دن میرا رب اس قدر غضبناک ہے ۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا ۔ اور نہ اُس کے بعد ہو گا ۔ میرے رب نے مجھے ایک درخت سے منع کیا تھا ۔ میں نے نافرمانی کی ۔ پھر وُہ

نفسی نفسی کہیں گے اور کہیں گے۔ کہ میرے سواء کسی اور کے پاس جاؤ پھر لوگ حضرت نوح علیہ السّلام کے پاس جائیں گے۔ اور اُن سے کہیں گے۔ کہ آپ اہل زمین کی جانب بھیجے جانے والے پہلے رسول ہیں۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے عبدِ شکور کہا ہے۔ آپ اپنے رب کے پاس سفارش کریں۔ چنانچہ نوح علیہ السّلام فرمائیں گے۔ کہ میرے رب نے آج کے دن ایسا غضب کیا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ میری ایک دعا مستجاب تھی۔ میں نے اپنی قوم پر وُہ دعا کی کہ جس کے نتیجے میں میری قوم ہلاک ہو گئی۔ پھر وُہ نفسی نفسی کہیں گے۔ اور فرمائیں گے۔ کہ تم حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پاس پہنچیں گے۔ اور اُن سے کہیں گے کہ آپ زمین پر اللہ تعالےٰ کے خلیل ہیں۔ آپ ہماری سفارش کیجئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام فرمائیں گے۔ کہ میرا رب آج کے دن اس قدر غضب ناک ہے۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اور وُہ اپنے بعض جھوٹ یاد کریں گے۔ اور نفسی نفسی کہیں گے۔ اور کہیں گے کہ تم موسیٰ علیہ السّلام کے پاس جاؤ۔ وُہ لوگ موسیٰ کے پاس آئیں گے۔ اور عرض کریں گے۔ کہ اے موسیٰ علیہ السّلام آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے کلام کیا ہے۔ آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کہیں گے۔ کہ میرا رب آج کے دن اس قدر غضب ناک ہے۔ کہ جس کے مثل اس نے کبھی غضب نہیں کیا۔ اور میں نے ایک شخص کو بغیر حکم کے قتل کیا ہے۔ پھر وُہ نفسی نفسی کہیں گے۔ اور فرمائیں گے۔ کہ تم عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس پہنچیں گے۔ اور ان سے کہیں گے۔ کہ اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ وُہ کلمۃ اللہ ہیں۔ جو حضرت مریم علیہا السّلام کی طرف القاء کیا گیا تھا۔ آپ روح اللہ ہیں۔ آپ نے گہوارے میں کلام کیا۔ آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فرمائیں گے۔ کہ میرے رب نے آج کے روز ایسا غضب کیا ہے۔ کہ اُس سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ وُہ کسی گناہ کا ذکر نہیں کریں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ تم لوگ محمد صلّے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ لوگ آپؐ کے پاس آئیں گے۔ اور عرض کریں گے۔ کہ اے محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم آپؐ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپؐ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہیں مخلوق کی مصیبت دیکھ کر کھڑا ہو جاؤں گا اور میں عرش کے نیچے آؤں گا۔ اور اپنے رب کے واسطے سجدے میں گروں گا۔ اللہ تعالےٰ

مجھ پر اپنے محامد اور حسن ثنا کو کھول دے گا ۔ اور کہا جائے گا ۔ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سر اٹھائیے سوال کیجئے ۔ پورا کیا جائے گا ۔ اور شفاعت کیجئے ۔ قبول کی جائے گی ۔ آپؐ فرمائیں گے ۔ یارب اُمتی اُمتی ۔ یارب اُمتی اُمتی ۔ آپؐ سے کہا جائے گا ۔ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپؐ اپنی اُمت میں سے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں ہے ۔ جنت کے دروازوں میں سے داہنے دروازے سے داخل کیجئے ۔ جب کہ آپؐ کے امتی اس دروازے کے سوا دوسرے دروازوں میں دُوسرے لوگوں کے شریک ہوں گے ۔ پھر آپؐ نے فرمایا ۔ قسم ہے اُس ذات کی ۔ کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ۔ جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے ۔ جس قدر فاصلہ مکہ اور ہجر کے درمیان یا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے ؛؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ آپؐ نے فرمایا ۔ کہ روز قیامت مؤمنین جمع کئے جائیں گے ۔ اور کہیں گے ۔ کہ کاش ہماری شفاعت ہمارے رب سے کی جاتی ۔ تاکہ ہمارا رب ہمیں نجات دیتا ۔ چنانچہ مؤمنین حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے ۔ اور اُن سے کہیں گے کہ اے آدم علیہ السلام! آپ ابوالبشر ہیں ۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا ہے ۔ اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا ہے ۔ اور ہر ایک شئے کا نام آپ کو سکھایا ہے ۔ آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے ۔ تاکہ ہمارا رب ہم کو اس جگہ سے نجات دے کر راحت دے ۔ آدم علیہ السلام مؤمنین سے کہیں گے ۔ کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا ۔ اور وُہ اپنی اُس خطا کو یاد کریں گے ۔ جو اُن سے صادر ہوئی تھی ۔ اور اس خطا سے اپنے رب سے حیا کریں گے اور فرمائیں گے ۔ کہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ ۔ اس لئے کہ وُہ پہلے رسول ہیں ۔ جو اہل زمین کی جانب مبعوث کئے گئے ہیں ۔ مؤمنین حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے ۔ تو نوح علیہ السلام فرمائیں گے ۔ کہ میں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا ۔ اور اپنی اُس خطا کو یاد کریں گے ۔ کہ اپنے رب سے اُنہوں نے اُس شئے کا سوال کیا تھا ۔ جس کا اُنہیں علم نہیں تھا ۔ اور اُس خطا کی وجہ سے اپنے رب سے حیا کریں گے ۔ اور فرمائیں گے ۔ کہ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ ۔ کہ وُہ خلیل الرحمٰن ہیں ۔ مؤمنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے ۔ وُہ کہیں گے ۔ کہ میں اُس مرتبے میں نہیں ہوں ۔ کہ تمہاری شفاعت کروں ۔ ولیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ ۔ اور وُہ کلیم اللہ ہیں ۔ اور اُنہیں تورات عطا کی گئی ہے ۔ مؤمنین موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے ۔ موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ۔ کہ میں اُس درجہ

میں نہیں ہوں۔ کہ تمہاری شفاعت کروں۔ اور اُس شخص کو یاد کریں گے۔ جس کو انہوں نے بغیر حق قتل کر دیا تھا۔ اور اُس کی وجہ سے اپنے رب سے حیا کریں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وُہ عبد اللہ۔ اللہ کے رسول، اُس کا کلمہ اور اُس کی روح ہیں۔ مؤمنین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وُہ کہیں گے۔ کہ مَیں اُس درجے میں نہیں ہوں۔ کہ تمہاری شفاعت کروں۔ تم حضرت محمد صلّے اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وُہ اللہ تعالےٰ کے عبد ہیں۔ ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ مَیں مؤمنین کی دو قطاروں کے درمیان سے گزروں گا۔ اور اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔ اور اپنے رب کو دیکھ کر سجدہ کروں گا۔ اللہ تعالےٰ جتنی دیر چاہے گا۔ اتنی دیر مَیں سجدے میں رہوں گا پھر کہا جائے گا۔ کہ اے محمد صلّے اللہ علیہ وسلم آپ اپنا سر سجدے میں سے اُٹھایئے۔ کہیئے آپ کی بات سُنی جائے گی۔ شفاعت کیجئے۔ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور سوال کیجئے۔ آپؐ کا سوال پُورا کیا جائے گا۔ میں اپنا سر سجدے سے اُٹھاؤں گا۔ اور اُس حمد کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی حمد کروں گا۔ جو اللہ تعالےٰ مجھے تعلیم کرے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا اور اللہ تعالےٰ میرے واسطے ایک حد مقرر کرے گا۔ کہ مؤمنین کو جنت میں داخل کروں۔ پھر میں اللہ تعالےٰ کے پاس دوبارہ آؤں گا۔ اور اپنے رب کو دیکھ کر سجدہ کروں گا۔ اور جتنی دیر اللہ چاہے گا۔ اتنی دیر سجدے میں رہوں گا۔ بعد ازاں میرا رب مجھ سے فرمائے گا۔ اے محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم! آپؐ اپنا سر اُٹھایئے۔ آپؐ کہیئے۔ آپ کی بات سُنی جائے گی۔ آپؐ شفاعت کیجئے۔ آپؐ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ آپؐ سوال کیجئے۔ آپؐ کو عطا کیا جائے گا۔ میں اپنا سر سجدے سے اُٹھاؤں گا۔ اور اُس حمد کے ساتھ اپنے رب کی حمد کروں گا جو میرا رب مجھے تعلیم دے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا۔ اور میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ کہ مَیں مؤمنین کو جنت میں داخل کروں۔ پھر میں تیسری بار آؤں گا۔ اور جس وقت میں اپنے رب کو دیکھوں گا۔ سجدے میں گروں گا۔ اور جتنی دیر میرا رب چاہے گا۔ مَیں سجدے میں رہوں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا۔ کہ اے محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم آپؐ کہیئے آپؐ کی بات سُنی جائے گی۔ آپؐ سوال کیجئے۔ آپؐ کو عطا کیا جائے گا۔ اور شفاعت کیجئے۔ آپ قبول کا شرف حاصل کریں گے۔ میں اپنا سر سجدے سے اُٹھاؤں گا۔ اور اُس حمد کے ساتھ اپنے رب کی حمد کروں گا۔ جو مجھے سکھائی جائے گی۔

پھر میں شفاعت کروں گا۔ میرے واسطے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ اور میں مؤمنین کو جنت میں داخل کروں گا۔ پھر چوتھی بار میں پلٹ کے آؤں گا۔ اور اپنے رب سے کہوں گا۔ کہ اے میرے رب کوئی باقی نہ رہا۔ مگر وُہ شخص جس کو قرآن نے روکا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا۔ اور جس کے قلب میں ایک جَو کے برابر خیر ہوگی۔ وُہ دوزخ سے نکلے گا۔ پھر دوزخ سے وُہ شخص نکلے گا۔ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا۔ اور اُس کے قلب میں ایک گندم کے دانے کے برابر خیر ہوگی۔ اور پھر دوزخ سے وُہ نکلے گا۔ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا۔ اور اُس کے قلب میں اور اُس کے دل میں ایک ذرّہ کے برابر خیر ہوگی ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ لوگ پُل صراط سے گزر رہے ہوں گے۔ اور میں انتظار کر رہا ہوں گا۔ میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آئیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ یہ انبیاء ہیں۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلّم آپؐ کے پاس آئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتے ہیں۔ کہ لوگ اس وقت جس پریشانی میں ہیں۔ اُن سے انہیں نجات مل جائے۔ اور اللہ تعالےٰ جہاں اُن کو بھیجنا چاہے۔ بھیجدے۔ اُس وقت لوگوں کی یہ حالت ہو گئی۔ کہ پسینہ اُن کے دہانوں تک پہنچا ہوا ہوگا۔ اور مؤمن پر وُہ عرق ایسا ہوگا۔ جیسا کہ زکام کی حالت ہوتی ہے۔ اور کافر کی اُس پسینے کی وجہ سے ایسی حالت ہوگی۔ کہ موت اُسے ڈھانپے ہوگی۔ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے فرمائیں گے۔ کہ آپ منتظر رہیئے۔ یہاں تک کہ میں پلٹ کے آجاؤں۔ یہ فرما کر آپ تشریف لے جائیں گے۔ اور عرش کے نیچے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور آپ وُہ تقرب پائیں گے۔ کہ کسی فرشتے اور برگزیدہ رسول کو وُہ تقرب حاصل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السّلام کو وحی کرے گا۔ اور یہ فرمائے گا۔ کہ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ اور آپؐ سے کہو۔ کہ اپنا سر سجدے سے اُٹھایئے۔ اور سوال کیجیے، عطا کیا جائیگا آپؐ شفاعت کیجئے۔ آپؐ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنی اُمت کے حق میں شفاعت کروں گا۔ ننانوے میں سے ایک کو نکالوں گا۔ اور میں اپنے رب کے پاس شفاعت کے لئے آتا جاتا رہوں گا۔ اور میں جس مقام پر کھڑا ہوں گا۔ شفاعت کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا۔ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلّم اپنی امت میں سے ہر اُس شخص کو جنت میں داخل کر دیجئے۔ جس نے ایک ہی دن اخلاص کی حالت میں لا الٰہ الا اللہ کہا ہے اور اُس

حالت پر مر گیا ہے ÷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہر نبی کے لئے ایک دعاء تھی۔ جسے اُس نے دنیا میں پورا کر لیا۔ میں نے اپنی اُمت کی شفاعت کی دعاء کو دنیا میں محفوظ رکھا۔ اور میں آخرت میں سید اولاد آدم ہوں گا۔ اور اُس پر کوئی فخر نہیں ہے۔ اور میں پہلا وُہ شخص ہوں گا۔ جس سے زمین شق ہو گی۔ اور مجھے اُس پر فخر نہیں ہے۔ اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد ہو گا۔ اور مجھے اُس پر فخر نہیں ہے۔ آدم علیہ السلام اور دیگر لوگ اس لواء کے پیچھے ہوں گے۔ اور مجھے اُس کا کوئی فخر نہیں ہے۔ اور قیامت کا روز لوگوں پر دراز ہو گا۔ اور بعض لوگ بعض سے کہیں گے۔ کہ ہم کو ابو البشر آدم علیہ السلام کے پاس لے چلو۔ تاکہ وُہ ہمارے رب سے ہماری سفارش کریں۔ اور ہمارا رب ہمارے درمیان حکم صادر فرما دے۔

آدم علیہ السلام اُن سے کہیں گے۔ کہ میں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا میں اپنی خطا کے سبب جنت سے نکالا گیا ہوں۔ اور آج کے دن مجھ کو کوئی شئے غم میں نہیں ڈالتی ہے۔ مگر میرا نفس۔ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ کہ وُہ اول انبیاء ہیں۔ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور اُن سے کہیں گے۔ کہ آپ ہماری سفارش اپنے رب سے کیجئے۔ کہ ہمارے درمیان حکم کرے۔ نوح علیہ السلام فرمائیں گے۔ کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنے فرزند کے لئے سوال کیا تھا۔ آج مجھے اپنی ہی جان کا غم ہے۔ تم ابراہیم خلیل الرحمٰن کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور اُن سے کہیں گے۔ کہ آپ ہمارے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے۔ کہ ہمارے درمیان حکم کرے۔ آپؑ نے فرمایا۔ کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا۔ میں نے تین جھوٹ بولے ہیں۔ جن کے ذریعہ میں نے اللہ کے دین کی طرف سے مجادلہ کیا ہے۔ ایک جھوٹ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول اِنّی سَقِیْمٌ (۸۹:۳۷) ہے۔ دوسرا آپ کا قول بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ (۶۳:۲۱) ہے اور تیسرا جب بادشاہ نے اُن کی بیوی کے بارے میں پوچھا کون ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میری بہن ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے۔ کہ آج مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ مگر تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو رسالت دی اور اُن کو کلیم اللہ بنایا ہے۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور اُن سے شفاعت کے لئے کہیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ کہ میں تمہاری سفارش نہیں

کرسکتا۔ میں نے ایک شخص کو بغیر حق قتل کیا ہے۔ اور آج کے دن مجھے اپنی جان ہی کا غم ہے تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وُہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور اُن سے کہیں گے۔ کہ آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجئے۔ تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میں تمہاری سفارش نہیں کرسکتا۔ میری قوم نے مجھے معبود بنا لیا تھا۔ آج کے دن تو مجھے خود اپنی جان کی فکر ہے تم بتاؤ۔ کہ کسی ظرف میں کوئی شئے ہو۔ اور اس پر مہر لگی ہو۔ جب تک مہر نہ توڑی جائے۔ وُہ شئے حاصل ہوسکتی ہے۔ لوگوں نے کہا۔ کہ نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلّم خاتم النبیّین ہیں۔ اور آج کے دن وہ حاضر ہیں۔ اُن کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ اور کہیں گے کہ اے محمد آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے۔ کہ ہمارے درمیان حکم کرے میں اُن سے کہدوں گا۔ کہ میں شفاعت کے لئے تیار ہوں۔ پھر اللہ تعالےٰ شفاعت کی اجازت دے گا جس وقت اللہ تعالےٰ یہ ارادہ کرے گا۔ کہ خلق کے درمیان حکم دے۔ منادی کرنے والا پکارے گا۔ کہ احمد صلے اللہ علیہ وسلّم کہاں ہیں۔ اور اُن کی اُمت کہاں ہے۔ ہم آخرین و اولین ہیں۔ ہم کل اُمتوں کے آخر میں ہیں۔ اور جن لوگوں سے حساب لیا جائے گا۔ ہم اُن کے اوّل ہوں گے۔ امتیں ہمارے لئے راستہ چھوڑ دیں گی۔ اور وُہ آپس میں سے پھٹ جائیں گی۔ اور ہم ایسی شان سے گزر جائیں گے۔ کہ وضو کے اثر سے غرمجلین[1] ہوں گے۔ تمام اُمتیں ہمیں دیکھ کر کہیں گی۔ کہ شاید یہ سب انبیاء ہوں۔ ہم لوگ جنت کے دروازوں کے پاس آئیں گے۔ میں دروازہ جنت کا حلقہ پکڑ کر دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ پوچھا جائے گا۔ کہ آپ کون ہیں۔ میں کہوں گا۔ کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہُوں۔ میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گا۔ میرا رب اپنی کرسی پر ہوگا۔ میں سجدہ کروں گا۔ اور اپنے رب کی ان محامد سے حمد کروں گا۔ کہ کسی نے مجھ سے پہلے ایسی حمد نہ کی ہوگی۔ کہا جائے گا۔ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سر اُٹھایئے۔ اور سوال کیجئے۔ پُورا کیا جائے گا۔ اور آپ شفاعت کیجئے۔ قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا۔ رب اُمتی اُمتی۔ کہا جائے گا کہ جن لوگوں کے دلوں میں اتنا اتنا مثقال ایمان ہے۔ اُن کو نکال لیجئے۔ پھر میں اپنے رب کے پاس پلٹ کے آؤں گا۔ اور سجدہ کروں گا۔ اور جو میں نے پہلے کہا تھا۔ وُہ کہوں گا۔ کہا جائے گا کہ آپ اپنا سر سجدے سے اٹھایئے۔ اور آپ کہیئے۔ کہ آپ کی بات سُنی جائے گی۔ اور

---

[1] محجل وہ گھوڑا جس کے چاروں ہاتھ پاؤں سفید ہوں۔

شفاعت کیجئے۔ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا۔ رب اُمتی اُمتی۔ مجھ سے کہا جائے گا۔ جن لوگوں کے دلوں میں اتنا اتنا ایمان برابر مثقال کی ہو۔ اور پہلے اور دُوسرے لوگوں سے کم ہو۔ اُن کو دوزخ سے نکال لیجئے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ انبیاء کے واسطے سونے کے منبر ہوں گے۔ وُہ ان منبروں پر بیٹھیں گے۔ اور میرا منبر باقی رہے گا۔ مَیں اُس پر نہیں بیٹھوں گا۔ اور اپنے رب کے سامنے اس خوف سے کھڑا رہوں کہ میرا رب مجھے جنت میں بھیجدے۔ اور میری امت باقی رہ جائے۔ میں کہوں گا۔ اے رب ان کا حساب جلد فرما دے۔ میں شفاعت کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ مالک خازن دوزخ کہے گا۔ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلّم آپؐ کے رب کے غضب کے واسطے میں نے دوزخ میں آپؐ کی اُمت کے واسطے کچھ نہیں چھوڑا ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ تمام لوگ روز قیامت اپنے پاؤں کی اُنگلیوں پر یا اپنے گھٹنوں کے بل اپنے اپنے نبی کے پیچھے پھریں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ اے فلاں ہماری شفاعت کر۔ یہاں تک کہ شفاعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم تک منتہی ہو گی۔ شفاعت کا دن وُہ دن ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ آپؐ کو مقام محمود میں مبعوث کرے گا ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ روز قیامت آفتاب اُس قدر قریب آ جائے گا۔ کہ پسینہ نصف کان تک پہنچے گا۔ اُس حالت میں لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے استغاثہ کریں گے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے۔ کہ میں اس کا مجاز نہیں ہوں۔ پھر لوگ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وُہ بھی یہی جواب دیں گے۔ بعد ازاں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے۔ آپؐ کی شفاعت سے اللہ تعالےٰ خلق کے درمیان حکم کرے گا۔ آپؐ جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑیں گے۔ اس روز اللہ تعالےٰ تمام آپؐ کو مقام محمود میں مبعوث فرمائے گا۔ اور تمام لوگ آپ کی تعریف کریں گے ؛

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ تمام انسانوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کریگا کوئی شخص کلام نہ کرے گا۔ سب سے پہلے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم بلائے جائیں گے آپؐ کہیں گے :۔

لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والمھدی من ھدیت وعبدک بین یدیک وبک والیک لا منجا منک الا الیک تبارکت وتعالیت سبحانک رب البیت ؎

آپ شفاعت فرمائیں گے۔ اور آپ کا مقام وُہ ہو گا۔ جو اللہ نے فرمایا ہے ؎۔

"عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا" (۱۷:۷۹)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ روز قیامت آفتاب میں دس[1] برس کی تمازت جمع ہو گی۔ اور آفتاب دو کمانوں کے فاصلے تک لوگوں کی کھوپڑیوں کے قریب ہو جائے گا۔ اور لوگوں کا پسینہ بہ کر ان کے قد کے برابر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ اُس میں غرغر کریں گے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ پسینہ یہاں تک پہنچے گا۔ کہ لوگ غق غق کریں گے۔ اس وقت لوگ کہیں گے۔ کہ تم اپنے باپ آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تاکہ وُہ تمہارے رب سے تمہاری سفارش کریں۔ لوگ اُن کے پاس جائیں گے۔ اور اُن سے عرض کریں گے۔ اے ہمارے باپ آپ وُہ ہیں۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے۔ اور آپ میں اپنی روح پھونکی ہے۔ اور اپنی جنت میں آپ کو ٹھہرایا ہے۔ آپ اُٹھیئے۔ اور ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجئے۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے۔ کہ میں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا۔ لوگ پوچھیں گے کہ پھر ہم کس کے پاس جائیں۔ وُہ کہیں گے۔ کہ عبد شاکر کے پاس جاؤ۔ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور اُن سے کہیں گے۔ کہ اے نبی اللہ آپ کو عبد شاکر پیدا کیا گیا ہے آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے۔ نوح علیہ السلام کہیں گے۔ کہ میں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا۔ لوگ اُن سے پوچھیں گے کہ آپ کس کے پاس جانے کے لئے کہتے ہیں۔ وُہ کہیں گے۔ تم ابراہیم خلیل الرحمٰن کے پاس جاؤ۔ لوگ اُن سے شفاعت کے لئے کہیں گے۔ مگر وُہ جواب دیں گے۔ کہ میں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا۔ لوگ اُن سے پوچھیں گے۔ کہ پھر ہم کس کے پاس جائیں۔ وُہ کہیں گے۔ کہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ کیونکہ وُہ کلیم اللہ ہیں۔ لوگ اُن کے پاس جائیں گے۔ اور شفاعت کی درخواست کریں گے۔ وُہ کہیں گے۔ کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا۔ لوگ اُن سے پُوچھیں گے۔ کہ ہم کس کے پاس جائیں۔ وُہ کہیں گے۔ کہ تم کلمۃ اللہ اور روح اللہ حضرت

[1] ایک روایت میں بیس سال ہے۔

عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس آئیں گے اور اُن سے شفاعت کی درخواست کریں گے۔ وُہ کہیں گے۔ کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کرسکتا۔ لوگ پُوچھیں گے۔ کہ پھر ہم کس کے پاس جائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کہیں گے۔ کہ تم اُس کے پاس جاؤ۔ کہ جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔ اور جس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ اور جو آج کے دن بے خوف اور سنودہ ہیں۔ لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئیں گے۔ اور آپؐ سے شفاعت کی درخواست کریں گے۔ آپؐ فرمائیں گے۔ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ آپؐ باہر تشریف لائیں گے۔ یہاں تک کہ جنت کے دروازے پر پہنچیں گے۔ اور جنت کے دروازے کا سونے کا حلقہ پکڑ کر دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ پوچھا جائے گا۔ کہ کون ہے۔ آپؐ جواب دیں گے کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلّم ہوں۔ آپؐ کے واسطے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔ آپؐ اللہ سبحانہٗ کے سامنے کھڑے ہو کر سجدے کی اجازت چاہیں گے۔ آپؐ کو سجدے کی اجازت دی جائے گی۔ آپؐ سجدہ کریں گے۔ تو آپؐ سے کہا جائے گا۔ کہ سجدہ سے سر اُٹھائیے۔ آپؐ سوال کیجئے۔ پُورا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے۔ قبول کی جائے گی۔ اور آپؐ دعا کیجئے۔ آپؐ کی دُعا مُستجاب ہوگی۔ اللہ سُبحانہٗ اُس وقت آپؐ کو ایسی حمد و ثنا اور تمجید کی تعلیم دے گا۔ کہ جو آپؐ سے قبل کسی کو تعلیم نہیں کی گئی ہوگی۔ اور ندا کی جائے گی۔ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلّم اپنا سر اُٹھائیے۔ اور سوال کیجئے۔ پُورا کیا جائے گا۔ اور شفاعت کیجئے۔ قبول کی جائے گی۔ آپؐ سر مبارک اُٹھائیے۔ آپؐ سر مبارک اُٹھائیں گے۔ اور اُمتی اُمتی فرمائیں گے۔ بعدازاں آپؐ اُس شخص کے حق میں کہ جس کے دل میں مثقال دانہ یا مثقال جو یا مثقال دانہ رائی ایمان ہو گا۔ شفاعت کریں گے۔ یہ مقام محمُود ہے ؛

عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جس وقت اللہ سُبحانہٗ اولین و آخرین کو جمع کرے گا۔ اُن کے درمیان حکم فرمائے گا۔ تو مؤمنین کہیں گے۔ کہ ہماری شفاعت کون کرے گا۔ لوگ کہیں گے۔ کہ آدم علیہ السّلام شفاعت کریں گے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو خود پیدا فرمایا ہے۔ اور اُن سے کلام کیا ہے۔ چنانچہ لوگ حضرت آدم علیہ السّلام کے پاس آئیں گے۔ اور اُن سے کہیں گے۔ کہ آپ ہماری شفاعت کیجئے۔ وُہ کہیں گے۔ کہ حضرت نوح علیہ السّلام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السّلام کے پاس آئیں گے۔ حضرت نوح علیہ السّلام اُن سے کہیں گے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے

پاس جاؤ۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جانے کے لئے کہیں گے۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جانے کو کہیں گے۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وُہ کہیں گے۔ کہ میں تمہاری رہبری امی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتا ہوں۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ اللہ تعالےٰ مجھے اپنے پاس آنے کی اجازت دے گا۔ میری جگہ سے ایسی خوشبو مہکے گی کہ جس بُو کو کسی نے ہرگز نہ سونگھا ہو گا۔ یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس آؤں گا۔ اللہ سبحانہٗ میری شفاعت قبول کرے گا۔ اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نور پیدا فرما دے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مَیں اپنے رب کے پاس شفاعت کرتا رہوں گا۔ اور میرا رب میری شفاعت قبول کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ میں کہوں گا۔ کہ اے میرے رب جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو گا۔ اُن سب کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ قسم ہے۔ میرے عزّت و جلال کی کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو گا۔ میں اُسے دوزخ میں نہ چھوڑوں گا۔

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ سبحانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم! میں نے جس نبی اور رسول کو مبعوث کیا۔ اُس نے مجھ سے ایک دعاء مانگی۔ جو میں نے قبول کی۔ آپؐ بھی سوال کیجئے۔ آپؐ کا سوال بھی قبول کیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرا سوال روز قیامت میری اُمت کی شفاعت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم شفاعت کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا۔ میں کہوں گا۔ کہ اے میرے رب میری وُہ شفاعت ہے۔ کہ جس کو میں نے تیرے لئے تیرے پاس محفوظ رکھا ہے۔ اللہ سبحانہٗ فرمائیں گے۔ بے شک پھر اللہ تعالےٰ میری بقیہ اُمت کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے رب نے اُس امر کے درمیان مجھ کو اختیار دے دیا ہے۔ کہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کرے۔ یا میں شفاعت کروں۔ میں نے شفاعت اختیار کی۔ شفاعت زیادہ وسیع ہے۔ اور میری شفاعت اُن تمام لوگوں

کے لئے ہے۔ جو اُس حال میں مرے۔ کہ اُنہوں نے خدا کے ساتھ کوئی شرک نہیں کیا ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں جہنم کے پاس آؤں گا۔ اور اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ میں اُس میں داخل ہوں گا۔ اور اللہ تعالےٰ کی حمد اُن محامد سے کروں گا۔ کہ کسی نے اُس کی حمد مجھ سے پہلے اس کی مثل نہ کی ہوگی۔ اور نہ ہی میرے بعد کوئی شخص اُس کی حمد کرے گا۔ پھر دوزخ سے اُن لوگوں کو نکالوں گا۔ جنہوں نے اخلاص کی حالت میں لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا ؛

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہم کو چار چیزیں عطا کی گئی ہیں وُہ چار چیزیں ہم سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئی تھیں۔ اور میں نے اپنے رب سے پانچویں چیز کا سوال کیا۔ میرے رب نے مجھ کو وُہ عطا کی۔ اور وُہ پانچویں شئے کس قدر اچھی ہے۔ ہر ایک نبی صرف اپنی قوم کی جانب مبعوث ہوتا تھا۔ اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہؤا ہوں۔ ایک ماہ کی مسافت سے ہمارا دُشمن ہم سے ڈرتا ہے۔ کل روئے زمین ہمارے واسطے پاک اور سجدہ گاہ بنائی گئی ہے۔ اور ہمارے واسطے خمس حلال کیا گیا۔ اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا۔ کہ میری اُمت میں جو شخص خدا کی توحید کا قائل ہوگا۔ میں اُسے جنت میں داخل کروں گا ؛

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ میں احمر، اسود کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ ایک ماہ کی مسافت پر مجھے نصرت دی گئی ہے۔ کل زمین میرے لئے پاک اور مسجد بنائی گئی۔ میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں۔ اور مجھے شفاعت عطا کی گئی۔ اور انبیاء نے اپنی شفاعت کو مقدم کیا ہے۔ مگر میں نے اپنی شفاعت کو مؤخر کیا ہے۔ میں نے اپنی شفاعت اپنے اُس اُمتی کے لئے رکھی ہے۔ جو اللہ کے ساتھ کوئی شرک کئے بغیر مرے ؛

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ اور کسی نبی کو وُہ چیزیں عطا نہیں کی گئیں۔ اُس حدیث میں پانچویں شئے کے بیان میں ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ مجھ سے کہا گیا سوال کیجیے آپ کو عطا کیا جائے گا چنانچہ میں نے اپنی دعا کو جو اُمت کی شفاعت کے واسطے تھی۔ اسے محفوظ رکھا۔ جس شخص نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ شریک نہیں کیا ہے۔ وُہ میری شفاعت سے فیض یاب،

ہو گا ؛

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ میرے بعد میری اُمت کا جو معاملہ ہوگا ۔ وُہ مجھے دکھلایا گیا ہے ۔ میں نے اللہ تعالےٰ سے درخواست کی ۔ کہ روز قیامت مجھے اُن کی شفاعت کا والی بنا دے ۔ اللہ نے مجھے اُن کا والی بنا دیا ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول ؛ ۔

" فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ " (۳۶:۱۴)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے ؛ ۔

" اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ (۵:۱۱۸) الْحَكِيْمُ ۝ پڑھا ۔ اور آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ۔ اور اُمتی اُمتی فرمایا ۔ پھر آپ روئے ۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ اے جبرئیل علیہ السلام تم محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس جاؤ ۔ اور کہہ دو ۔ کہ آپ کو میں آپ کی اُمت کے معاملے میں خوش کروں گا ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ میں اپنی اُمت کی شفاعت ضرور کروں گا ۔ یہاں تک کہ میرا رب مجھ کو ندا کرے گا ۔ اے محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم کیا تم راضی ہو گئے ۔ میں کہوں گا ۔ کہ ہاں میں راضی ہوں ؛

ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ مجھ کو پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں ۔ میں احمر اور اسود کی جانب مبعوث ہوا ہوں ۔ مجھے ایک ماہ کی مسافت پر رعب سے نصرت دی گئی ہے ۔ غنیمتیں میرے لئے حلال ہوئی ہیں ۔ روئے زمین میرے لئے پاک اور سجدہ گاہ بنائی گئی ہے ۔ ہر نبی کی ایک دعاء مستجاب تھی ۔ جو اُس نے دُنیا میں پوری کر لی ۔ مگر میں نے اپنی دعاء یعنی اُمت کی شفاعت کو آخر میں رکھا ہے ۔ جو شخص بغیر شرک کئے مرا وُہ ضرور میری اُس دعاء میں شامل ہو گا ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ میں نے اپنے رب سے انسانی بچوں کے کھیل کود کے بارے میں اپنے رب سے سوال کیا کہ ان کو عذاب نہ دے ۔ اللہ تعالیٰ نے میری اُس دعاء کو قبول فرمایا ..... ابن عبدالبر کہتے ہیں ۔ کہ یہاں لہو و لعب کرنے والوں سے

لڑکے مراد ہیں۔ کہ اُن سے یہ اُمور بغیر قصد وارادہ انجام پاتے ہیں ۔

ابی بن کعب سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے پاس میرے رب نے فرشتے کو بھیجا۔ کہ میں قرآن شریف کو ایک حرف پر پڑھوں۔ میں نے اپنے رب سے کہا۔ کہ اے میرے رب اُس امر کو میری اُمت کے لئے آسان کر۔ میرے پاس حکم آیا۔ کہ میں قرآن کریم دو حرفوں پر پڑھوں۔ میں نے کہا۔ اے میرے رب میری اُمت پر اس امر کو آسان کر۔ پھر تیسری بار مجھے حکم آیا۔ کہ میں قرآن سات حرفوں پر پڑھوں ۔ اور فرمایا۔ آپ کے ہر پھیر پر آپ کو ایک سوال کی اجازت ہے۔ میں نے کہا :-

" اللّٰھمّ اغفر لامّتی ؕ "

اور دُوسرے سوال کو میں نے روز قیامت تک مؤخر رکھا۔ جس میں تمام مخلوقات اور حضرت ابراہیم علیہ السلام میری جانب متوجہ ہوں گے ۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس وقت قیامت کا دن ہو گا۔ میں انبیاء کا امام، اُن کا خطیب اور اُن کا صاحب شفاعت ہوں گا۔ اور یہ میں بغیر کسی فخر کے کہتا ہوں۔

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میں روز قیامت سیّدالناس ہوں گا۔ اور مجھے اُس کا فخر نہیں ہے۔ ہر شخص روز قیامت میرے جھنڈے کے نیچے کشائش کا منتظر ہو گا۔ میرے ساتھ لوائے حمد ہو گا۔ میں تمام لوگوں کو لے کر باب جنت پر پہنچوں گا۔ اور اُسے کھولنا چاہوں گا۔ کہا جائے گا۔ کون ہے۔ میں کہوں گا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ کہا جائے گا۔ مرحبا محمد صلے اللہ علیہ وسلّم۔ جس وقت میں اپنے رب کو دیکھوں گا۔ تو سجدہ کروں گا ۔

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور رُوح اللہ ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں۔ آپ کو بطور خاص کیا خصوصیت دی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ روز قیامت کل اولاد آدم علیہ السلام میرے جھنڈے کے نیچے ہو گی۔ اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ میرے لئے کھولا جائے گا ۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میں مُرسلین کے آگے چلوں گا۔ اور وُہ میرے پیچھے ہوں گے۔ مجھے اُس کا فخر نہیں۔ اور میں

خاتم النبیین ہوں۔ اور مجھے اُس کا فخر نہیں ہے۔ اور میں اوّل شافع اور مشفّع ہوں۔ اور مجھے اُس کا فخر نہیں ہے ٭

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ کچھ اصحاب آپؐ کے منتظر تھے۔ اور آپؐ کا ذکر کر رہے تھے کہ تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کلام فرمایا۔ عیسیٰ علیہ السّلام کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ فرمایا۔ اور آدم علیہ السّلام کو برگزیدہ بنایا۔ آپؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ بلاشبہ ابراہیم علیہ السّلام خلیل اللہ ہیں۔ موسیٰ نجی اللہ ہیں۔ عیسیٰ علیہ السّلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ اور آدم علیہ السّلام کو اللہ تعالےٰ نے برگزیدہ بنایا ہے۔ میں حبیب اللہ ہوں۔ اور مجھے اس کا فخر نہیں ہے۔ اور میں قیامت کے دن لوائے حمد لئے ہوں گا۔ جس کے نیچے آدم علیہ السّلام ہوں گے۔ اور مجھے اُس کا فخر نہیں ہے۔ اور میں روز قیامت میں میں اوّل شافع اور اول مشفّع ہوں گا۔ اور مجھے اس کا فخر نہیں ہے۔ اور میں پہلا شخص ہوں گا۔ جو جنت کے قفل کو حرکت دوں گا۔ میرے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔ اور میرے ساتھ فقراءِ مؤمنین ہوں گے۔ اور میں اللہ تعالےٰ کے یہاں اکرم اولین و آخرین ہوں۔ اور مجھے اُس کا فخر نہیں ہے ٭

حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ السّلام نے فرمایا۔ کہ میں جن وانس اور ہر احمر واسود کی جانب بھیجا گیا ہوں۔ میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئی ہیں۔ میرے لئے روئے زمین پاک اور سجدہ گاہ بنائی گئی ہے۔ ایک ماہ کی مسافت تک مجھے رُعب سے نصرت دی گئی ہے۔ عرش کے خزانوں میں سے سورۂ بقرہ کے خواتیم عطا کیئے گئے ٭ مجھے توراۃ کی جگہ مثانی[1] انجیل کی جگہ مئین[2] اور زبور کی جگہ حوامیم دی گئی ہیں۔ اور مجھ کو مفصل کے ساتھ فضیلت دی گئی۔ اور میں دنیا اور آخرت میں اولادِ آدم علیہ السّلام کا سردار ہوں۔ اور مجھے اُس پر فخر نہیں ہے۔ اور میں پہلا شخص ہوں۔ کہ مجھ سے اور میری اُمت سے زمین شق ہوگی۔ اور مجھے اُس کا فخر نہیں۔ اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا۔ اور تمام انبیاء اُس کے نیچے ہوں گے۔ اور مجھے اُس کا فخر نہیں ہے۔ اور روز قیامت مجھے جنت کی کنجیاں دی جائیں گی۔ اور مجھ سے شفاعت کا آغاز ہوگا اور مجھے اس کا فخر نہیں ہے۔ اور جنت کی جانب جانے والی مخلوق میں مَیں آگے جاؤں گا۔ اور مجھے اس کا فخر نہیں ہے اور میں تمام لوگوں کا امام ہوں گا۔ اور میری اُمت میرے نقش قدم پر چلے گی ٭

---

[1] سورہ فاتحہ یا سو آیتوں سے کم والی سورت [2] سو سے زائد یا اسی مقدار کے قریب آیات والی سورت

باب نمبر ۳۵۲

روز قیامت ہر سبب اور ہر نسب ختم ہو جائے گا مگر آپؐ کا سبب اور آپؐ کا نسب باقی رہے گا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن ہر سبب اور ہر نسب منقطع ہو جائے گا۔ مگر میرا سبب اور میرا نسب باقی رہے گا

اس حدیث کے معنی یہ ہیں۔ کہ روز قیامت آپؐ کی اُمت کی نسبت آپؐ کے ساتھ ہو گی۔ اور باقی اُمتوں کی نسبت اُن کے انبیاء کے ساتھ ہو گی۔ اور آپؐ کی نسبت نفع بخش ہو گی :

باب نمبر ۳۵۳

سب سے پہلے سرکار دو عالم صراط[1] سے گزریں گے۔ اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے بعد آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا جنت میں داخل ہوں گی۔ آپ کے سر اور چہرۂ مبارک کے ہر بال میں نور ہو گا۔ اور اہل محشر کو حکم ہو گا۔ کہ آنکھیں بند کر لیں تاکہ آپ کی صاحبزادی صراط سے گزر جائیں۔ نور سے متعلق حدیث پہلے گزر چکی ہے ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جہنم کا پل کھڑا کیا جائے گا۔ اور میں سب سے پہلے اُس پر سے گزُروں گا ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جس وقت قیامت کا دن ہو گا۔ کہا جائے گا۔ کہ اے اہل محشر اپنی آنکھیں چھُپا لو۔ تاکہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم گزر جائیں۔ وُہ دو سبز چادریں اوڑھے صراط سے گزریں گی ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ حجاب کے پیچھے سے ندا ہوگی۔ کہ اے لوگو! اپنی آنکھیں چھُپا لو۔ اور اپنے سر نیچے کر لو۔ کہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم صراط سے گزر کر جنت میں تشریف لے جاتی ہیں ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ روز قیامت مَیں جنت کے دروازہ پر آؤں گا۔ اور اُس کو کھلواؤں گا۔ خازن جنت پُوچھے گا۔ کہ آپ کون ہے۔ مَیں کہوں گا۔ کہ مَیں محمد صلے اللہ علیہ وسلّم ہوں۔ خازن جنت کہے گا۔ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ سب سے پہلے مَیں آپ کے لئے دروازہ جنت کھولوں ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ روز قیامت سب سے پہلے میں سر اُٹھاؤں گا۔ مجھے لوائے حمد عطا کیا جائے گا۔ اور میں تمام انسانوں کا سردار ہوں گا۔ اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ اور مجھے اُس کا فخر نہیں ہے ؛

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم

---

[1] جہنم کی پل صراط جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہو گی۔

نے فرمایا۔ کہ جب تک میں جنت میں داخل نہ ہوں ۔ انبیاء بھی جنت میں نہ جائیں گے اور جب تک میری اُمت جنت میں نہ جائے ۔ تمام اُمتیں جنت میں نہ جائیں گی ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ سب سے پہلے میں جنت میں جاؤں گا ۔ اور میرے پاس سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت میں داخل ہوں گی ۔ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مثال اُس اُمت میں ایسی ہے ۔ جیسی بنی اسرائیل میں حضرت مریم علیہا السلام ہیں ؛

باب نمبر ۳۵۴

آپ کو کوثر اور وسیلہ عطا کیا گیا ہے ۔ جنت میں آپ کے منبر کے پائے قائم ہوں گے ۔ اور جنت کے بلند مقامات پر آپ کا منبر ہوگا ۔ اور آپ کے منبر اور قبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ؛

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے ؛

"اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ" (۱:۱۰۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مجھے بہت سی خصوصیات عطا کی گئی ہیں ۔ جن کا ذکر میں بطور فخر نہیں کرتا ۔ میرے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں ۔ میری اُمت خیر الامم بنائی گئی ۔ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور رُعب سے مجھے نصرت دی گئی ۔ اور روئے زمین میرے لئے طاہر اور سجدہ گاہ بنائی گئی ۔ اور مجھے کوثر دیا گیا ۔ جس کے کوزے ستاروں کی تعداد کے موافق ہیں ؛

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ جس وقت تم اذان سنو ۔ تو اُس کی مثل کہو ۔ اور مجھ پر درُود بھیجو ۔ اور میرے واسطے وسیلہ کی دعاء کرو ۔ وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے ۔ جو کسی ایک ہی اللہ کے بندے کو عطا کی جائے گی ۔ اور میں اُمید کرتا ہوں ۔ کہ وہ بندہ میں ہی ہوں ۔ جو شخص میرے لیئے وسیلہ کی دُعاء کرے گا اُس پر میری شفاعت روا ہو گی ؛

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جنت النعیم کے غرفات میں سے اللہ تعالےٰ مجھ کو اعلےٰ غرفہ میں رفعت دے گا۔ اور حاملان عرش کے سوا مجھ سے اُوپر کوئی نہ ہوگا ؛

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے منبر کے پائے جنت میں ثابت اور قائم ہیں ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرا یہ منبر جنت کی بلند جگہوں میں سے ایک جگہ پر ہے ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے حجرہ اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ؛

باب نمبر ۳۵۵

اُمتِ محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں آخر اور قیامت میں اوّل ہو گی۔ اُمتِ محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم حشر میں ایک بلند پشتے پر ہو گی ۔اور وضو کے آثار سے وُہ چمکتے دمکتے ہوں گے۔ اُنہیں دُنیا اور برزخ میں عذاب ہوگا ۔تاکہ روز قیامت گناہوں سے پاک ہو کر آئیں۔ وُہ اپنی قبروں سے گناہ سے پاک نکلیں گے۔ اور مؤمنین کے استغفار کی بناء پر اُن کے گناہ معاف ہو جائیں گے اُن کے اعمال نامے اُن کے داہنے ہاتھوں میں ہوں گے۔ اُن کی ذریت اور اُن کا نور اُن کے سامنے رہے گا۔ اور سجدوں کے اثر سے اُن کے چہروں میں علامت ہو گی۔ اُن کے لئے انبیاء کے مثل دو نور ہوں گے۔ میزان میں وُہ تمام لوگوں سے بھاری ہوں گے ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اہل دنیا میں ہم آخر ہیں۔ اور روز قیامت ہم اوّل ہیں۔ اور اُس اُمت کے لئے تمام خلائق سے پہلے حکم ہو گا ؛

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس وقت قیامت کا دن ہو گا۔ اللہ تعالےٰ مخلوق کو گروہ در گروہ اُٹھائے گا۔ اور ایک ایک نبی کو مبعوث کرے گا۔ یہاں تک کہ احمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اُمت موتف میں کل اُمتوں سے آخری اُمت ہو گی۔ پھر جہنم پر پُل رکھا جائے گا۔ پھر ندا ہو گی۔ کہ احمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اُمت کہاں ہیں۔ آپؐ یہ سُن کر کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اپنی اُمت کے نیک و بد لوگ آپؐ کے پیچھے ہوں گے۔ وُہ پل پر چلیں گے۔ اللہ تعالےٰ اُن کے دُشمنوں کی آنکھیں اندھی کر دے گا اور دشمن دائیں اور بائیں سے جہنم میں گریں گے۔ اور نبی اور صالحین نجات پائیں گے۔ اور آپؐ کے ساتھ ملائکہ ہوں گے۔ جنت میں صالحین کو اُن کے منازل میں ٹھکانا دیا جائے گا۔ اور ملائکہ آپ کی داہنی طرف اور بائیں طرف ہوں گے اور آپؐ اپنے رب تک پہنچیں گے اور آپؐ کے واسطے ایک کرسی اللہ تعالےٰ کے داہنی طرف رکھی جائے گی۔ اور اس کے بعد ندا ہو گی۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے اُمت کہاں ہیں۔ آخر حدیث تک ؛

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن میں اور میری اُمت ایک ایسے پُشتہ پر ہوں گے۔ کہ جمیع خلائق کو اُوپر

سے دیکھتے ہوں گے۔ اور ہر شخص چاہے گا۔ کہ وُہ ہم میں سے ہوتا۔ اور ہر اُس نبی کی جس کی اُس قوم نے تکذیب کی ہو گی۔ میں اور میری اُمت شہادت دیں گے۔ کہ اُس نبیؑ نے اپنے رب کی رسالت اپنی اُمت کی طرف پہنچا دی ؛

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ روزِ قیامت میں اور میری اُمت ایک ٹیلے پر ہوں گے۔ میرا رب مجھ کو سبز حلہ پہنائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے گفتگو کی اجازت دے گا۔ اور یہ مقام محمود ہو گا ؛

حضرت ابوُہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت کے لوگ قیامت کے روز وضوء کے آثار سے غرّ محجّلین ہوں گے ؛

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے حوض کی وسعت ایسی ہے۔ جیسے ایلہ سے عدن دُور ہے۔ میں اُس حوض سے لوگوں کو دُور رکھواؤں گا۔ جیسے کوئی شخص اجنبی اُونٹوں کو اپنے حوض سے دور کرتا ہے۔ کسی نے پُوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا آپؐ ہمیں پہچانیں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ بے شک تم لوگ میرے پاس وضوء کے اثر سے غر محجلین آؤ گے۔ اور تمہارے سواء کسی کی یہ علامت نہ ہو گی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مَیں اپنی اُمت کو قیامت کے روز پہچان لوُں گا۔ اصحاب نے پوچھا۔ آپؐ کس طرح پہچانیں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں اس طرح پہچانوں گا۔ کہ اُن کے اعمال نامے ان کے داہنے ہاتھوں میں ہوں گے اُن کے چہروں پر سجدوں کی علامت ہو گی۔ اور اُن کے سامنے نوُر دوڑتا ہو گا ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت اُمت مرحومہ ہے۔ اپنی قبروں میں گناہوں کے ساتھ جائیں گے اور جب قبروں سے نکلیں گے۔ تو کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اور وُہ مؤمنین کے استغفار سے گناہوں سے پاک ہو جائیں گے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ روزِ قیامت جس کا حساب کیا جائے گا۔ اُس کی مغفرت کی جائے گی۔ اور مسلمان شخص اپنا عمل اپنی قبر میں دیکھے گا ؛

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ مؤمن کا حساب قبر میں ہو گا۔ اور برزخ میں

اُس پر آسانی ہوگی ۞

عبداللہ بن یزید الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اُس اُمت کا عذاب اِس دنیا میں ہے ۞

حضرت ابوُہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ یہ اُمت مرحومہ ہے۔ اُس پر کوئی عذاب نہیں مگر یہ کہ وہ خود اپنے اعمال کے بدلے عذاب میں ڈالے جائیں۔

ایک صحابی سے مروی ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اِس اُمت کی عقوبت تلوار سے ہے ۞

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ اُمت مرحومہ ہے۔ اُس کا عذاب اس کے ہاتھوں ہے۔ روزِ قیامت ہر مسلمان شخص کو ایک مشرک دیا جائے گا۔ اور اُس سے کہا جائے گا۔ کہ یہ مشرک تیرا فدیہ ہے ۞

لیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میزان میں اثقل الناس ہے۔ اس اُمت کی زبانوں پر کلمہ لآ الٰہ الا اللہ سہل ہے۔ جب کہ گزشتہ اُمتوں کی زبانوں پر یہ کلمہ ثقیل تھا ۞

عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالےٰ کے اس قول لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (۳۹:۵۳) کے بارے میں مروی ہے۔ کہ ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں اُن کی اُمتوں کے واسطے یہ امر تھا۔ لیکن اس اُمت کے لئے وُہ کچھ ہے۔ جو اُس نے کوشش کی۔ حالانکہ گزشتہ اُمتوں کے مقابلے میں اس اُمت کی کوشش بہت کم ہے ۞

باب نمبر ۳۵۶

شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے فرمایا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ آپؐ کی اُمت میں سے ستر ہزار اشخاص بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک روز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم مکان سے نکل کر ہمارے پاس آئے۔ اور فرمایا۔ کہ تمام اُمتیں میرے سامنے پیش کی گئیں۔ کوئی نبی ایسا ہوتا۔ کہ اس کے ساتھ ایک ہی شخص ہوتا۔ اور کسی کے ساتھ کوئی نہ ہوتا۔ اور کسی نبی کے ساتھ ایک گروہ ہوتا۔ بعد ازاں میں نے مخلوق کثیر دیکھی۔ میں نے خیال کیا۔ کہ یہ میری اُمت ہے۔ مگر مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم ہے۔ پھر میں نے اِس قدر کثیر مخلوق کو دیکھا۔ جس نے تمام افق گھیر لیا تھا۔ اور مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ آپؐ کی امت ہے۔ اور اُن کے ساتھ وہ ستر ہزار لوگ ہیں۔ جو بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔

ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے اپنے رب سے عرض کی۔ کہ اُس تعداد میں اضافہ فرمائے۔ میرے رب نے فرمایا۔ کہ اُن میں ہر ایک فرد کے ساتھ ستر ہزار افراد ہوں گے۔ میں نے پوچھا۔ کہ اے میرے رب۔ کیا میری اُمت اس قدر ہو گی۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ آپؐ کے لئے اس تعداد کو اہلِ عرب میں سے مکمل کر دوں گا ؛

باب نمبر ۳۵۷

شیخ عزالدین رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی اُمت کو عادل حکام کا مرتبہ دیا ہے۔ کہ آپ کی اُمت کے لوگ دُوسرے لوگوں پر اُس طرح گواہی دیں گے۔ کہ اُن کے رسُولوں نے انہیں تبلیغ کی ہے۔ اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے۔

" وَكَذَالِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۚ " (۱۴۳:۲)

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تم نے تمہیں تبلیغ رسالت کی تھی وہ فرمائیں گے ہاں میں نے تبلیغ رسالت کی تھی پھر ان کی امت بلائی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا تمہیں تبلیغ رسالت ہوئی۔ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ نوح علیہ السلام سے پوچھا جائے گا۔ کہ آپ کی شہادت کون دے گا۔ وُہ کہیں گے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اُمت کے لوگ شہادت دیں گے چنانچہ اللہ تعالےٰ کا یہ قول ہے ہ۔

وَكَذَالِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۚ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ وسط بمعنی عادل ہے۔ میری اُمت بلائی جائے گی۔ اور نوح علیہ السلام کی تبلیغ رسالت کی شہادت دے گی۔ اور میں یہ گواہی دُوں گا۔ کہ تم نے سچی گواہی دی ہے ؂

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ روز قیامت ایک نبی آئیں گے۔ اُن کے ساتھ ایک ہی شخص ہوگا۔ اور ایک نبی آئے گا۔ اُس کے ساتھ دو افراد ہوں گے۔ اُن سے پُوچھا جائے گا۔ کہ کیا تم لوگوں کو اُن انبیاء نے تبلیغ کی تھی۔ وُہ کہیں گے۔ کہ تبلیغ رسالت نہیں کی۔ انبیاء سے پُوچھا جائے گا۔ کہ تمہاری شہادت کون لوگ دیں گے۔ کہ تم نے تبلیغ رسالت کردی ہے۔ وُہ کہیں گے۔ کہ اُمت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم شہادت دے گی۔ اُمت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پُوچھا جائے گا۔ کہ تم کو کیوں کر علم ہوا۔ کہ انبیاء نے تبلیغ رسالت کردی ہے۔ وُہ کہیں گے۔ کہ ہمارے

پاس ہمارے نبی ایسی کتاب لائے تھے۔ جس نے ہم کو خبر دی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام نے تبلیغ رسالت کر دی۔ اور ہم نے اُس کتاب کی تصدیق کی ہے۔ اُن سے کہا جائے گا کہ تم نے دُرست کہا۔ وُہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:۔

" وکذالک جعلنا کم امة وسطًا لتکونوا شھدآء علی النّاس و یکون الرّسول علیکم شھیدًا ۝ "

باب نمبر ۳۵۸

حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جہنم کی حرارت میری اُمت پر حمام کی حرارت کی مثل ہے ؛

باب نمبر ۳۵۹

آپؐ کی اُمت کا ثواب واجبات، محرمات، مباحات اور کرامات کے ساتھ مخصوص ہے پہلی قسم واجبات ہے ؛

حدیث صحیح میں وارد ہے۔ کہ حق اللہ سبحانہٗ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میرا فرض میرے بندوں کے لئے حصُول تقرب کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک فرض کی ادائگی کا ثواب ستر نفلوں کے برابر ہے ؛

باب نمبر ۳۶۰

آپؐ کی یہ خصوصیت کہ آپ پر تہجد، وتر، فجر، چاشت کی نماز، مسواک اور اضحیہ واجب تھا۔ اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے :۔

" وَمِنَ الَّیلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ۝ " (۱۷:۹)

ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت شریفہ کے باب میں مروی ہے کہ نبی کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تہجد، نافلہ تھا۔ اور تم لوگوں کے لئے تہجد فضیلت ہے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تین اُمور مجھ پر فرض ہیں۔ اور تمہارے لئے سنت ایک وتر، دُوسرے مسواک، تیسرے تہجد ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تین اُمور مجھ پر فرض ہیں ۔ اور تمہارے لئے نفل ہیں ۔:
ایک قربانی، دوسرے وتر اور تیسرے چاشت کی دو رکعتیں ::

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تین اُمور مجھ پر فرض ہیں ۔ اور تمہارے لئے نفل ہیں ۔ سحر، وتر، اور فجر کی دو رکعتیں ::

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ فجر کی دو رکعتوں اور وتر کا مجھے حکم دیا گیا ہے ۔ اور تمہارے ذمّے چاشت کی نماز نہیں ہے ::

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے چاشت کی دو رکعتوں کا حکم دیا گیا ہے ۔ اور مجھے قربانی کا حکم دیا گیا ہے ۔ اور تم پر قربانی فرض نہیں ہے ::

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین اُمور مجھ پر فرض ہیں ۔ اور تمہارے لئے نفل ہیں ۔ وتر، فجر کی دو رکعتیں اور چاشت کی دو رکعتیں ::

عبداللہ بن حنظلۃ الغسیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے علیٰحدہ وضو کا حکم تھا ۔ جب کہ یہ امر آپ پر دشوار ہوا ۔ تو آپ کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیا گیا ۔ اور وضو معاف کیا گیا ۔ البتہ حدث کے وقت وضو کا حکم دیا گیا ::

فائدہ

یہ امر ثابت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ پر وتر پڑھے ہیں ۔ اگر وتر آپ پر واجب ہوتے ۔ تو آپ سواری پر نہ پڑھتے ۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔ کہ وتر کا واجب ہونا اور اُس کا سواری پر پڑھنے کا جواز آپ کے خصائص میں سے ہیں ::

فائدہ

بیہقی نے سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے۔ جو تم پر واجب نہیں ہیں۔ اور آپؐ نے قربانی کی، قربانی تم پر واجب نہیں ہے آپؐ نے چاشت کی نماز پڑھی ہے۔ جو تم پر واجب نہیں ہے۔ اور آپؐ نے ظہر سے پہلے نماز پڑھی ہے۔ اور وہ تم پر واجب نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ ظہر سے پہلے کی نماز آپؐ کے خصائص میں سے ہے۔ اور یہ نماز آپؐ پر واجب تھی :-

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ وتر مجھ پر فرض ہے۔ اور تم لوگوں کے لئے نفل ہے۔ اور قربانی مجھ پر فرض ہے۔ اور تم پر نفل ہے۔ اور جمعہ کا غسل مجھ پر فرض ہے۔ اور تمہارے لئے نفل ہے :-

باب نمبر ۱۳۶

مشورہ آپؐ پر واجب تھا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :-

" وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ " (۳: ۱۵۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب یہ آیت وشاورھم فی الامر نازل ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ اور اس کا رسول مشورے سے غنی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مشورے کو میری امت کے لئے رحمت بنایا ہے :-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ سبحانہ نے مجھے لوگوں کی مدارات کے واسطے امر فرمایا ہے۔ جیسا کہ مجھے اقامت فرائض کے لئے حکم فرمایا ہے :-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

اصحاب سے کثرت سے مشورہ فرمایا کرتے تھے ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ اگر بغیر مشورے کے میں کسی کو اپنا خلیفہ ٹھہراتا ۔ تو ضرور میں ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ مقرر کرتا ؛

عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ابُوبکر و عُمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا ۔ کہ اگر تم کسی مشورے میں متفق ہو گے ۔ تو میں تمہارے خلاف نہیں کروں گا ؛

حباب بن المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو دو مرتبہ مشورہ دیا ۔ اور آپؐ نے قبول فرمایا ۔ میں بدر میں آپؐ کے ساتھ تھا ۔ آپؐ نے پانی کے پیچھے لشکر جمع کیا ۔ میں نے پوچھا ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کارروائی آپؐ نے وحی کے مطابق کی ہے یا اپنی رائے سے کی ہے آپ نے فرمایا اپنی رائے سے میں نے عرض کی ۔ کہ آپؐ پانی کو پیچھے کیجئے ۔ آپؐ نے اس رائے کو قبول فرمایا ۔ جبرائیل علیہ السّلام آئے ۔ اور آپؐ سے پُوچھا ۔ کہ اُن دو اُمور میں سے کون سا امر آپؐ کو پسند ہے ۔ آپ دُنیا میں اپنے احباب کے ساتھ رہیں ۔ یا اپنے رب کے پاس جنات النعیم میں ۔ آپؐ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا ۔ اصحاب نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم آپؐ ہمارے ساتھ رہیں ۔ تاکہ آپؐ ہم کو ہمارے دشمن کے بارے میں بتائیں ۔ اور آپ اللہ سے دُعا فرمائیں ۔ کہ ہمیں نصرت دے ۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا ۔ اے حباب تم کیوں نہیں بولتے ۔ میں نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم آپؐ کے رب نے آپؐ کے لئے جو جگہ پسند فرمائی ہے آپؐ اُسی کو قبول کیجئے ۔ آپؐ نے میری اس رائے کو قبول فرمایا ؛

حاکم نے عبدالحمید بن ابی عبیس بن محمد بن ابی عبس انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن الاشرف کے واسطے کون میری مدد کرے گا ۔ اُس نے اللہ اور اُس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلّم کو ایذا دی ہے ۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا ۔ کہ میں اُس کو قتل کر ڈالوں ؟ آپؐ یہ سُن کر خاموش رہے ۔ پھر آپؐ نے فرمایا ۔ کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ ۔ اور اُن سے مشورہ کرو ۔ اور اُن سے یہ واقعہ بیان کیا ۔ اُنہوں نے کہا ۔ کہ اللہ تعالےٰ کی برکت پر چلے جاؤ ۔ ماوردی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے ۔ کہ جن امور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے ۔ وُہ

بعض علماء کے نزدیک اُمور حرب اور دُشمن کی ایذاء رسانی ہیں ۔ اور دیگر علماء نے کہا ہے ۔ کہ دین اور دنیا کے اُمور میں مشورہ فرماتے ۔ اور چند اور علماء نے کہا ہے ۔ کہ امور دین میں مشورہ فرماتے اور چند اور علماء نے کہا ہے ۔ کہ اُمور دین میں مشورہ فرماتے ۔ تاکہ احکام دینی کی علتوں اور اجتہاد کے طریقوں سے صحابہ کرام کو روشناس فرمائیں ؛

ابن سعد نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے ان صحابہ سے مشورہ فرمایا تو حباب بن المنذر کھڑے ہوئے اور عرض کیا ہم لوگ اہل حرب ہیں ہیں یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ چشموں کو عبور کر جائیں مگر ایک چشمہ کو چھوڑ دیں ۔ اس پر ہم دشمن سے مقابلہ کریں گے ۔ حضور نے قریظہ اور نضیر کے ان صحابہ سے مشورہ فرمایا تو حباب بن المنذر کھڑے ہوئے اور عرض کیا میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ محلات کے درمیان قیام فرمائیں اور ان لوگوں کی خبریں اُن سے اور ان لوگوں کی خبریں ان سے منقطع فرمادیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حباب کی رائے کو قبول فرمایا ۔

باب نمبر ۳۶۲

دُشمنوں کے مقابلے پر صبر کرنا آپؐ پر واجب ؛

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے ؛ ۔

"وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۞ " (۶۷:۵)

اِس لئے دُشمن کا شر آپ تک نہیں پہنچ سکتا تھا ۔ اور دُشمن کے قلیل یا کثیر ہونے کی صورت میں آپ پر اُن کا مقابلہ کرکے منکر کو دُور کرنا واجب تھا ؛

باب نمبر ۳۶۳

حالت عُسرت میں مرنے والے مُسلمان کے قرض کی ادائیگی آپؐ پر لازم تھی !

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ جس شخص نے کوئی مال چھوڑا ۔ تو وہ اُس کے اہل کے لئے ہے ۔ اور جس نے کوئی قرض یا زمین چھوڑی ۔ تو اس کا قرض میرے ذمے ہے ۔ اور اُس کی زمین میری طرف منتقل کی جائے ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ کوئی شخص مر جاتا ۔ اور اُس پر قرض ہوتا ۔ تو آپؐ پوچھتے ۔ کہ اُس نے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے ۔ اگر لوگ کہتے ۔ کہ

جی ہاں ۔ تو آپ نماز پڑھتے ۔ ورنہ مسلمانوں سے کہتے ۔ کہ تم اس دوست کی نماز پڑھ لو ۔ جب فتوحات ہوگئیں ۔ تو آپ نے فرمایا ۔ کہ مؤمنین کا زیادہ دلی میں ہوں ۔ اب جو شخص مؤمنین میں سے کوئی قرض چھوڑ کر مرے گا ۔ اُس کی قضا مجھ پر لازم ہوگی ۔ اور وہ جو مال چھوڑے گا ۔ وہ اُس کے وارثوں کا ہوگا ؛

باب نمبر ۴۳۶

" آپ پر ازواج کی تخییر اور تخییر کردہ اہلیہ کو تحریم طلاق لازم تھی "

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ، تشریف لائے ۔ ازواج مطہرات بھی تشریف فرما تھیں ۔ اور آپ خاموش تھے ۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے ۔ کہ میں آپ سے ضرور مخاطب ہوں گا ۔ اور آپ یقیناً تبسّم فرمائیں گے ۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے ۔ آپ زید کی بیٹی اور عمر کی بیوی کو دیکھئے ۔ وہ مجھ سے نفقہ مانگ رہی تھی ۔ تو میں نے اُس کی گردن پر مارا ۔ یہ سُن کر آپ نے تبسّم فرمایا ۔ اور کہا ۔ کہ یہ ازواج بھی نفقہ کا مطالبہ کر رہی ہیں ۔ یہ سُن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مارنے کو اُٹھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، کو مارنے کو اُٹھے ۔ اور اُن دونوں نے کہا ۔ کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نفقہ مانگ رہی ہو ۔ حالانکہ اُن کے پاس کچھ نہیں ہے ۔ اس موقعہ پر آیت تخییر نازل ہوئی ۔ اور آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ۔ کہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں ۔ تم اُس کے بارے میں اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لو ۔ اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ۔

يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ (۲۸:۳۳) آخر تک ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سُن کر فرمایا ۔ کہ کیا میں آپ کے معاملے میں والدین سے مشورہ کروں گی ۔ بلکہ میں اللہ اور رسول کو اختیار کرتی ہوں ؛

حضرت ابُو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ازواج مطہرات نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے بعد عورتیں ہم سے گراں مہر نہ ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کے لئے اُن کے اس قول سے غیرت کی۔ اور آپؐ کو حکم کیا۔ کہ آپؐ ان سے علیحٰدہ رہیں۔ چنانچہ آپؐ نے اُنتیس دن جدائی اختیار کی۔ پھر آپؐ کو ازواج کو اختیار کرنے کا حکم ہُوا۔ تو آپؐ نے اختیار فرمایا۔

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے جب ازواج مطہرات کو اختیار دیا۔ تو آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابتداء کی۔ تمام ازواج نے آپؐ کو اختیار کیا۔ مگر عامریہ نے آپؐ کو اختیار نہیں کیا۔ بعد ازاں عامریہ اپنے آپ کو بدبخت کہتی تھی۔ وُہ اُونٹوں کی مینگنیاں چُن کر اُنہیں فروخت کیا کرتی تھی۔ اور ازواج مطہرات کے پاس آنے کی اجازت چاہا کرتی تھی۔ اور کہا کرتی تھی۔ کہ میں بدبخت ہوں :۔

ابن مناح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ عامریہ کے سوا تمام ازواج نے آپؐ کو اختیار کیا۔ اُس کی عقل جاتی رہی تھی۔ اور اسی حال میں وُہ مر گئی :۔

عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اپنی ازواج کو اختیار دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :۔

"لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ ۵" (۱۲ ۲۳)

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ اُن نو ازواج کے علاوہ جن کو آپ نے اختیار کیا ہے۔ غیر عورتوں سے تزوج حرام ہے :۔

ابو امامۃ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ :۔ لا تحل لك النسآء من بعد۔ کے معنی یہ ہیں۔ کہ آپ کو نکاح کی ممانعت کر دی گئی۔ اور بعد ازاں آپؐ نے کوئی نکاح نہیں فرمایا :۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو وفات سے قبل اللہ سبحانہ نے اجازت دے دی۔ کہ آپؐ جس قدر ازواج چاہیں۔ کر لیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

"تُرْجِي مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ ط" (۳۳ : ۵۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روائیت ہے۔ کہ جب آئیت تُرْجِي مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ۔

نازل ہوئی - میں نے کہا - اللہ تعالےٰ جس معاملے میں آپ ارادہ فرماتے ہیں - جلد حکم نازل فرما دیتا ہے ؛

علماء نے تخییر کے نکتہ میں اختلاف کیا ہے - چنانچہ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں - کہ غیرت سینوں میں عداوت پیدا کرتی - قلب میں نفرت پیدا کرتی - اور اعتقاد کو سُست کرتی ہے - امام رافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں - کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو غنا اور فقر کے درمیان اختیار کیا تو آپؐ نے فقر اختیار کیا - اور اپنے نفس کے لئے صبر اختیار فرمایا اور اُس صبر کے اختیار کرنے سے اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو ان ازواج کی تخییر کا حکم دیا - کہ آپؐ فقر پر انہیں مجبور نہ کریں - بعض علماء نے کہا ہے - کہ اللہ تعالےٰ نے تخییر کے ذریعہ ازواج کا امتحان لیا - اور خیر النساء آپؐ کے لئے رکھیں - روضہ میں ہے - کہ جب ازواج کو اختیار دیا گیا تو انہوں نے آپؐ کو اختیار کیا اور اللہ تعالےٰ نے اُن کو جنت عطا فرمائی - اور ارشاد ہوا -

"فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝" (۳۳ : ۲۹)

اور اُن کی موجودگی میں آپ نے رسول پر تزوّج کو حرام کر دیا - اور فرمایا - " لا تحل لك النّسآء من بعد ۝

اور پھر اس آیت کے ساتھ اُس حکم کو منسوخ کیا - يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ ۝ (۵۰:۳۳) تاکہ ترک تزوج سے آپؐ کی جانب سے آپؐ کی ازواج پر احسان ہو ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے - کہ وفات سے قبل آپؐ پر دیگر عورتوں سے نکاح حلال کر دیا گیا تھا - علماء کرام کا اختلاف ہے - کہ تمام عورتیں حلال کی گئی تھیں یا صرف مہاجرات - کیونکہ آپؐ پر اُن عورتوں سے نکاح حرام تھا - جنہوں نے ہجرت نہیں کی تھی - چنانچہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے - کہ انہوں نے کہا - کہ میں آپؐ کے لئے حلال نہیں تھی - اس لئے کہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی ؛

دُوسرا قول یہ ہے - کہ آپؐ کے لئے تمام عورتیں حلال تھیں - کیونکہ آپؐ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرما لیا تھا - حالانکہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے ہجرت نہیں کی تھی - مگر اُس قول کا جواب یہ دیا گیا ہے - کہ آپؐ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اس آیت کے نزول سے قبل کیا تھا - کیونکہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ۷ھ میں ہوا تھا - اور آیت ۸ھ میں نازل ہوئی تھی ؛

شیخ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ کہ ہمارے علماء نے کہا ہے ۔ کہ آپ ﷺ پر تبدیلی ازواج مباح تھی ۔ مگر آپ ﷺ نے تبدیلی نہیں فرمائی ::

حضرت امام ابُو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ کہ تحریم دوامی ہے ۔ منسُوخ نہیں ہُوئی ::

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب الام میں فرمایا ہے ۔ کہ جن ازواج نے آپ ﷺ کو اختیار کیا تھا ۔ اُن کو طلاق دینا ۔ آپ ﷺ پر حرام تھا ۔ اور جس نے اختیار نہیں کیا ۔ اُس کو روکنا حرام تھا ۔ کیونکہ اُس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہے ۔ اِس لئے وُہ آپ ﷺ پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ::

باب نمبر ۳۶۵

آپ ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ امر ہے ۔ کہ اگر آپ کوئی پسندیدہ شئے دیکھیں ۔ تو اُس پر لبیک کہیں ۔ اس لئے کہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے ۔ نیز آپ پر فرض صلوٰۃ کاملہ کی واجب ہے ۔ اُن خصائص میں سے ایک یہ ہے ۔ کہ آپ ﷺ وحی کی حالت میں دنیا سے بے نیاز ہو جاتے

آپ ﷺ سے صلوٰۃ و صوم اور تمام احکام شرعیہ ساقط نہیں ہوتے تھے ۔ آپ ﷺ پر ہر اُس نفل کو مکمل کرنا بھی لازم تھا ۔ جسے آپ ﷺ نے شروع کیا ہو ۔ آپ ﷺ کو تنہا اتنا علم دیا گیا تھا ۔ جتنا تمام انسانوں کو دیا گیا تھا ۔ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ تھا ۔ کہ آپ مخالف کا رد با حسن دلائل سے کریں ::

آپ ﷺ کے قلب مبارک پر ابر کی مثل حجاب آجاتا تھا ۔ آپ ﷺ اللہ تعالےٰ سے ہر روز ستر مرتبہ مغفرت چاہتے تھے ۔ اور امامت آپ ﷺ کے حق میں آذان سے افضل تھی ::

محرمات کی قسم

محرمات کا فائدہ تکریم ہے۔ کیونکہ اُن سے انسان کو ناگوار اُمور سے بچایا جاتا۔ اور مکارم اخلاق پر آمادہ کیا جاتا ہے ؛

باب نمبر ۳۶۶

"آپؐ پر آپؐ کی آل اور آپؐ کے اور آپؐ کی آل کے موالی پر صدقہ اور زکوٰۃ حرام ہے"

عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ صدقات لوگوں کے میل ہیں۔ اور یہ محمد اور آل محمد کے واسطے حلال نہیں ہے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ آپؐ ہدیہ قبول فرماتے۔ مگر صدقہ قبول نہ فرماتے ؛

حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھ پر اور میرے اہل بیت پر اللہ تعالےٰ نے صدقہ حرام کر دیا ہے ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے کھانا آتا۔ آپ اُس کے بارے میں معلوم کرتے۔ کہ وُہ ہدیہ ہے۔ یا صدقہ۔ ہدیہ ہوتا۔ تو کھا لیتے اور صدقہ ہوتا تو تناول نہ فرماتے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارقم زہری کو صدقات پر عامل بنایا۔ انہوں نے یہ خواہش کی۔ کہ ابورافع رضی اللہ عنہ مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ رہیں۔ ابُورافع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ اے ابورافع رضی اللہ عنہ صدقہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آل محمدؐ پر حرام ہے ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہیئے۔ کہ آپ کو صدقات پر عامل مقرر کردیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ تو ارشاد فرمایا۔ کہ میں تمہیں ہاتھوں کے دھوون پر عامل نہیں بناؤں گا ؛

عبدالملک بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ صدقہ لوگوں کا میل ہے۔ تم لوگ نہ صدقہ کھاؤ۔ اور نہ اس کام میں لگو ؛

عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ آئے۔ اور ہم نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم اس لئے آئے ہیں۔ کہ آپؐ ہم کو ان صدقات پر امیر بنا دیں۔ آپؐ یہ سُن کر خاموش ہو گئے۔ اور سر مبارک چھت کی طرف اُٹھایا۔ اور دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے ارادہ کیا۔ کہ آپؐ سے کلام کریں۔ مگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے اشارے سے ہمیں بات کرنے سے منع کیا۔ بعدازاں آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ صدقہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال نہیں ہے۔ کیونکہ صدقہ انسانوں کا میل ہے ؛

علماء کرام نے کہا۔ کہ چونکہ صدقہ میل ہے۔ اس لئے آپؐ اور آپؐ کی آل کو اُس سے محفوظ رکھا گیا۔ نیز صدقہ از راہ ترحم دیا جاتا ہے۔ جس میں لینے والے کی سبکی ہے۔ اس لئے اُس کی جگہ غنیمت حلال کی گئی۔ جو بطور عزت اور شرف لی جاتی ہے ؛

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ صدقہ تمام انبیاء پر حرام ہے اور حرام رہا ہے۔ سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کی رائے یہ ہے۔ کہ یہ صرف آپؐ کی خصوصیت ہے۔ آپؐ کے لئے زکوٰۃ اور نفلی صدقہ دونوں حرام ہیں۔ جب کہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے زکوٰۃ تو حرام ہے لیکن نفلی صدقہ جائز ہے۔ اور یہ یہی صحیح ہے۔ البتہ مالکیہ کے ایک قول کے مطابق نفلی صدقہ بھی آل محمدؐ پر حرام ہے۔ ابو الفرج السرخسی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ کفارہ اور نذر ہاشمی کو دیا جا سکتا ہے اور نیز ہاشمی کو زکوۃ پر عامل نہ بنایا جائے۔ یہ زیادہ صحیح قول ہے ؛

باب نمبر ۳۶۷

عمران بن حصین المنصبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک قبیلے کے دو بوڑھے مرد تھے اُن کا ایک بیٹا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا۔ اُن دونوں نے مجھ سے کہا۔ کہ تم جا کر اُسے آپ کے پاس سے لے آؤ۔ اگر آپ اس کو دینے سے انکار کریں۔ اور اس کا فدیہ چاہیں۔ تو اُس کا فدیہ دے دو۔ چنانچہ میں آپ کے پاس آیا۔ اور میں نے اُس لڑکے کو آپ سے طلب کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ وُہ ہے۔ اُسے لے جاؤ۔ میں نے کہا۔ کہ فدیہ لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہم آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو آل اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ لوگوں کا فدیہ نہیں کھاتے ..... فقہاء میں سے کسی نے اس حدیث کے حکم پر تنبیہ نہیں فرمایا ہے ؛

باب نمبر ۳۶۸

آپ کو بُو والا کھانا حرام تھا

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابُو ایوب رضی اللہ عنہ کے پاس قیام پذیر ہُوئے۔ جب آپ کھانا کھاتے۔ تو بچا ہُوا کھانا ابو ایُوب کے پاس بھیج دیتے تھے۔ وُہ کھانے میں آپ کے دست مبارک کی جگہ دیکھتے۔ کہ آپ نے یہاں سے کھایا ہے۔ ایک دن ابو ایوب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آج کھانے میں آپ کی اُنگلیوں کے نشان نہیں ہیں۔ فرمایا۔ کہ اُس کھانے میں لہسن ہے۔ ابُو ایوب رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا لہسن حرام ہے۔ فرمایا حرام نہیں ہے۔ اور تم میرے مثل نہیں ہو۔ میرے پاس تو فرشتہ آتا ہے ؛

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہانڈی لائی گئی جس میں سبز ترکاریاں پکی ہوئی تھیں۔ اُن میں آپ نے بُو محسوس فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کون سی سبزی ہے۔ آپ کو بتایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ فلاں اصحاب کے پاس لے جاؤ۔ جب

اُن صحابی نے بھی کھانے میں تأمل کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ تم کھالو۔ میں اُس سے مناجات کرتا ہوں۔ کہ جس سے تم نہیں کرتے ؛

باب نمبر ۳۶۹

آپؐ کو تکیہ لگا کر کھانا حرام تھا

ابُو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا ہوں۔

ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؐ کو کبھی تکیہ لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ اگر میں چاہتا۔ تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلتے۔ میرے پاس فرشتہ آیا۔ اور اُس نے کہا۔ کہ آپؐ کا رب آپؐ کو سلام کہتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ اگر آپ چاہیں تو بادشاہ ہو جائیں۔ اور اگر آپؐ چاہیں تو نبی عبد رہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے اشارہ فرمایا۔ کہ انکساری برتیئے۔ میں نے فرشتے سے کہا۔ کہ میں نبی عبد رہنا چاہتا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ اُس کے بعد آپؐ نے کبھی تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا۔ اور آپؐ فرماتے۔ کہ میں عبد کی طرح کھاتا اور عبد کی طرح بیٹھتا ہوں ؛

زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ آیا۔ اور وُہ فرشتہ اُس سے پہلے نہیں آیا تھا۔ اُس کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اُس فرشتے نے کہا۔ کہ آپؐ کے رب نے آپؐ کو اُس کا اختیار دیا ہے۔ کہ آپؐ نبی بادشاہ بن کر رہیں۔ یا نبی عبد بن کر رہیں۔ آپؐ نے بطور مشورہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی جانب دیکھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے اشارہ کیا۔ کہ آپؐ تواضع کریں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میں نبی عبد رہنا چاہتا ہوں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بیان ہے۔ کہ اُس کے بعد سے آپؐ نے وفات تک تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کے پاس ایک فرشتے کو بھیجا۔ اس کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اُس فرشتے نے کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے

آپؐ کو اس امر کا اختیار دیا ہے۔ کہ آپ نبی بادشاہ ہو کر رہیں۔ یا نبی عبد بن کر رہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور مشورہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا۔ انہوں نے آپ کو اشارہ کیا۔ کہ آپؐ تواضع اختیار کیجئے۔ آپؐ نے اُس فرشتے سے فرمایا۔ کہ میں نبی عبد ہو کر رہنا چاہتا ہوں۔ اُس کے بعد آپؐ نے وفات تک تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا ؛

عطاءؒ بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔ اُس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم تکیہ لگا کر کھانا تناول فرما رہے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا۔ اے محمدؐ یہ بادشاہوں کے کھانا کھانے کی وضع ہے۔ یہ سُن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم بیٹھ گئے ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم تکیہ لگائے۔ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ آپؐ نعمت پر تکیہ لگاتے ہیں۔ آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے کھانے وقت تکیہ نہیں لگایا۔ اور فرماتے۔ کہ میں عبد ہوں۔ جیسے عبد کھانا کھاتا ہے۔ میں کھاتا ہوں۔ اور جیسے عبد پانی پیتا ہے۔ میں پیتا ہوں۔ خطابی نے کہا ہے۔ کہ جو بچھونا آپؐ کے نیچے ہوتا۔ اُسی پر ٹیک لگائے ہوتے ؛

بیہقی، ابن دحیہ اور قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے یہی ثابت کیا ہے ؛

باب نمبر ۳۷۰

رسول اللہؐ پر کتابت اور شعر حرام تھا!

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے۔ کہ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ ۝ (۱۵۷:۷)

نیز فرمایا :۔

وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ کِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ (۴۸:۲۹)

اور مزید فرمایا :۔

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ ۝ (۳۶: ۶۹)

مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اہل کتاب اپنی کتابوں میں یہ امر پاتے ہیں۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلّم اپنے ہاتھ سے نہیں لکھیں گے۔ اور کسی کتاب کو دیکھکر نہیں پڑھیں گے ؛

صحیح یہ ہے۔ کہ آپؐ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ جب کہ بعض علماء نے کہا ہے۔ کہ جانتے تھے۔ اور دلیل اس حدیث کو بنایا ہے۔ جس میں وارد ہے۔ کہ آپؐ نے ھذا ما صالح علیہ محمد بن عبداللہ۔ تحریر فرمایا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ آپؐ نے خود نہیں تحریر فرمایا۔ بلکہ تحریر کا حکم دیا ؛

عوف بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ وفات سے قبل آپؐ نے لکھنا اور پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابو مسعود الدمشقی نے قضیہ کی حدیث میں روایت کیا ہے۔ کہ آپؐ نے تحریر لی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی جگہ محمد صلے اللہ علیہ وسلّم لکھا۔ عمرو بن شیبہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔ کہ حدیبیہ کے موقعہ پر آپؐ نے اپنے دست مبارک سے لکھا۔ اور آپؐ اس سے پہلے کتابت نہیں جانتے تھے۔ اور یہ آپؐ کے معجزات میں سے ہے۔

محدثین نے اس کو آپؐ کے معجزات میں شمار کیا ہے۔ بعض محدثین نے کہا ہے۔ کہ آپؐ اُس وقت بھی کتابت سے ناآشنا تھے۔ اور آپؐ نے بغیر تمیز حروف لکھا۔ آپؐ پر شعر حرام تھا۔ اس باب میں وہ حدیث ہے، جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں اُس امر کی پروا نہیں کرتا۔ کہ جو کچھ میں نے کہا ہے میں نے تریاق پیا ہے یا تعویذ لٹکایا ہے یا شعر کہا ہے ؛

زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب صحابہ کرام مسجد کی تعمیر کر رہے تھے۔ تو آپؐ نے یہ شعر کہا :-

ھٰذا الحمال لا حمال خیبر

ھٰذا ابر ربنا و اطھر

زہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آپؐ نے شعر نہیں کہا۔ البتہ دُوسرے شعراء کے کلام پڑھے اور اشعار پڑھے ہیں۔ اور یہ شعر آپؐ نے کہا ہے :-

عبدالرحمٰن بن ابی الزناد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ اپنے اس قول کے بارے میں بتاؤ :-

اصبح نھبی و نھب العبید

بین الاقرع و عیینہ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قُربان ہوں۔ یارسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپؐ نہ شاعر ہیں۔ اور نہ شعر کے راوی۔ اور آپؐ کے لئے شعر مناسب بھی نہیں ہے ؛

عباس نے بین عیینہ والاقرع سے کہا ہے۔ علماء نے کہا ہے۔ کہ جو رجز وغیرہ کے اشعار آپؐ نے کہے ہیں۔ وُہ بلا قصد ہیں۔ اور بلا قصد شعر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیات آئی ہیں۔ مگر اُن کا وزن مقصود نہیں ہے ؛

ماوردی نے کہا ہے۔ کہ ما کنت تتلوا من قبلہ کتاب ولا تخطہ بیمینك (۲۹:۴۸) کی رُو سے آپؐ پر کتابت اور پڑھنا حرام ہے۔ نیز آپؐ پر شعر کہنا اور شعر کی روایت دونوں حرام تھے ؛

حربی نے کہا ہے۔ کہ آپؐ نے مکمل شعر کبھی نہیں پڑھا۔ بلکہ مصرعہ اوّل جیسے لبید کا یہ مصرعہ "الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل "

یا دُوسرا مصرعہ جیسے طرفہ کا یہ مصرعہ :-

" ویأتیك بالاخبار من لم تزوّد "

پڑھا ہے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کبھی کوئی شعر مرتب نہیں کیا ؛

باب نمبر ۱۷۳

زرہ پہن کر بغیر جنگ اُس کا اُتارنا آپؐ پر حرام تھا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے یوم اُحد میں فرمایا ۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا ۔ کہ میں نے ایک محکم زرہ پہنی ہوئی ہے ۔ اور میں نے ایک گائے ذبح کی ہوئی دیکھی ۔ اُس خواب کی تاویل یہ ہے ۔ کہ زرہ مدینہ ہے ۔ اور گائے جنگ ہے ۔ اگر تم چاہو ۔ تو مدینے میں رُکے رہو ۔ اگر مشرکین نے حملہ کیا ۔ تو ہم اُن کا مقابلہ کریں گے ۔ اصحاب نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ! اُنہوں نے کبھی جاہلیت میں ہم پر چڑھائی نہیں کی ۔ وُہ اسلام کی حالت میں ہم پر چڑھائی کریں گے ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ تمہیں اختیار ہے ۔ اصحاب چلے گئے ۔ اور آپؐ نے زرہ پہنی ۔ بعد ازاں اصحاب آپؐ کے پاس آئے ۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم آپؐ جو مناسب خیال فرماویں ۔ کریں ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ کسی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے ۔ کہ زرہ پہن کر بغیر جنگ کے اُتار دے ؛

باب نمبر ۳۷۲

"احسان کے بدلے میں زیادتی چاہنا آپؐ کے لیئے حرام ہے"

اللہ سبحانہ' نے فرمایا ہے :-

"وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝" (۶:۷۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے مفہوم میں منقول ہے ۔ کہ ایسی عطا کرنا کہ جس سے اُس سے بہتر مقصود ہو ۔ علماء کا اجماع ہے ۔ کہ یہ حکم آپؐ کے لئے مخصوص ہے ۔

ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے ضحاک کے اس قول :-

"وَمَا اٰتَيْتُمْ مِنْ رِبًا ۝" (۳۰:۳۹)

میں روایت ہے ۔ کہ یہ حلال ربا ہے ۔ کہ ایک شئے ہدیہ کی جائے ۔ تا کہ اُس سے افضل شئے بدلہ میں ملے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے ممانعت کی گئی ہے ۔

باب نمبر ۳۷۳

جس شئے سے عام انسان تمتع پاتے ہیں آپؐ کے لیئے اُس طرف نگاہ دراز کرنا حرام ہے!

اللہ سبحانہ' کا ارشاد ہے :-

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ ۝ (۱۵:۸۸)

باب نمبر ۳۷۴

"جس شخص پر قرض ہوتا اُس کی نماز جنازہ پڑھنا آپؐ پر حرام تھا"

یہ حکم اوائل اسلام میں تھا۔ بعدازاں منسوخ ہوگیا۔ اور واجبات کی قسم میں یہ حدیث گزر چکی ہے ؂

باب نمبر ۳۷۵

"جو عورت آپؐ کو ناپسند کرے اُس کا روکنا آپؐ پر حرام تھا"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جون کی بیٹی جس وقت آپؐ کے پاس داخل ہوئی۔ اور آپؐ اُس کے پاس گئے۔ تو اُس نے اعوذ باللہ منك کہا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تو نے بڑی ذات کی پناہ مانگی ہے۔ تو اپنے اہل کے پاس چلی جا۔ ابن ملقن نے آپؐ کے خصائص میں بتایا ہے۔ کہ جو عورت آپؐ کی صحبت سے کراہت کرے۔ اُس سے نکاح آپؐ پر حرام ہے۔

مجاہد سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم جب کسی خاتون کے لئے پیغام بھیجتے۔ اور وُہ رد کر دیا جاتا۔ تو آپؐ دوبارہ پیام نہ بھیجتے۔ آپؐ نے ایک خاتون کو پیغام دیا۔ اُس نے کہا۔ کہ میں اپنے باپ سے پُوچھ کر بتاؤں گی۔ بعد میں اُس نے کہا۔ کہ میرے باپ نے اجازت دے دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ ہم نے تیرے سوا کسی اور کو ہم بستر بنا لیا ؂

باب نمبر ۳۷۶

کتابیہ سے نکاح آپؐ کو حرام ہے!

مجاہد سے اللہ سُبحانہٗ کے اس قول - لَایَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنۡ بَعۡدُ (۵۲:۳۳) میں مروی ہے کہ اُس موقع پر نسائے سے مراد اہل کتاب عورتیں ہیں ؃

سعید بن منصور رضی اللہ عنہ نے مجاہد سے اللہ سُبحانہٗ کے اس قول لایحل لک النسآء من بعد ۔ کے بارے میں منقول ہے - کہ یہودی اور نصرانی عورتوں کا اُم المؤمنین بننا مناسب نہیں ہے - کیونکہ آپؐ کی ازدا ج امہات المؤمنین ہوتی ہیں - اور جنت میں بھی وُہ آپؐ کے ساتھ ہوں گی - اس لئے کتابیہ سے نکاح حرام ہوُا - نیز یہ کہ ایک کافر عورت آپؐ کو ناپسند کرے گی - اس لئے بھی آپؐ کا نکاح اس سے حرام ہوُا - پھر یہ کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کے لئے ہجرت کی شرط لگائی ہے - اور فرمایا ہے :-

"الّٰتِیۡ هَاجَرۡنَ مَعَكَ ۠" (۵۰:۳۳)

جب آپؐ پر غیر مہاجر مسلمان عورت حرام ہے - تو کافرہ تو بدرجۂ اولی حرام ہونی چاہیئے - بعض اصحاب شافعیہ اس طرف گئے ہیں - کہ کتابیہ باندی کے ساتھ بھی خلوت حرام ہے - لیکن صحیح قول حلت کا ہے - ماوردی نے کہا ہے - کہ آپؐ نے ریحانہ سے اس کے اِسلام سے قبل تمتع حاصل کیا - اس صورت میں کیا آپؐ پر واجب ہے - کہ اگر وُہ مسلمان ہوجائے - تو آپؐ اُسے روک رکھیں - ورنہ جدائی اختیار کریں - کہ اس میں دو قول ہیں - ایک قول یہ ہے - کہ وُہ آخرت میں آپؐ کے ساتھ ہو گی - اور دُوسرا قول یہ ہے - کہ وُہ آخرت میں آپؐ کے ساتھ نہ ہو گی - کیونکہ ریحانہ نے اِسلام قبول نہیں کیا - مگر آپؐ نے اُس کو اپنی ملکیت سے جدا نہیں فرمایا ؃

باب نمبر ۳۷۷

مُسلمان غیر مُہاجرہ سے آپؐ کا نکاح حرام ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے مختلف عورتوں سے ممانعت فرمائی۔ مگر مؤمنہ اور مہاجرہ عورتوں سے ممانعت نہیں کی۔ اور اللہ سُبحانہٗ نے فرمایا ہے :۔

لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ﴿۵۲:۳۳﴾

غرض آپؐ کے لئے مؤمن عورتیں حلال فرمائیں۔ اور وُہ مؤمن عورت جس نے اپنا نفس کو آپؐ کو ہبہ کر دیا ہو۔ اللہ سُبحانہٗ کا فرمان ہے :۔

" یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ ﴿﴾ " سے خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿﴾ اُس کے سوا دیگر اصاف خواتین حرام کی گئی ہیں ؛

باب نمبر ۳۷۸

مسلمان باندی سے آپؐ کا نکاح حرام ہے۔ کیونکہ باندی سے نکاح گناہ کے خوف سے کیا جاتا ہے۔ اور آپؐ معصُوم ہیں۔ نیز باندی سے نکاح اس صورت میں ہوتا ہے۔ کہ آزاد عورت کا مہر موجود نہ ہو۔ اور آپؐ کا نکاح مہر کا محتاج نہیں ہے۔ نیز باندی سے نکاح کی صُورت میں اولاد غلام ہوگی۔ جو آپؐ کے مقام نبوت کے مناسب نہیں ہے۔ امام رافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ خوف گناہ اور قدرت مہر کا نہ ہونا۔ یہ اُمت کے حق میں شرط ہے۔ اس لئے آپؐ ایک باندی سے زیادہ رکھ سکتے ہیں۔ اور آپؐ کی باندی سے ہونے والی اولاد غلام نہ ہوگی۔ اور آپؐ کو اُس کی قیمت باندی کے مالک کو نہیں دینا ہوگی ؛

باب نمبر ۳۷۹

آپؐ پر آنکھوں سے اشارہ کرنا حرام ہے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فتح مکہ موقعہ پر لوگوں کو امن دیا۔ مگر چار آدمیوں کو امن نہیں دیا اُن میں سے عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس چھُپ گیا۔ جب آپؐ نے بیعت کے لئے بُلایا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے کر آئے۔ اور عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لے لیجئے۔ آپؐ نے سر مبارک اٹھایا۔ تین مرتبہ اس کی جانب دیکھا۔ اور ہر مرتبہ آپؐ اُس کی بیعت میں متامل تھے۔ تیسری مرتبہ کے بعد آپؐ نے اُس سے بیعت لے لی۔ اور فرمایا۔ کہ تم میں کوئی سمجھ دار آدمی نہ تھا۔ کہ مجھے اُس کی بیعت سے ہاتھ روکتا ہوا دیکھ کر اُس کو قتل کر دیتا۔ اصحاب نے عرض کی۔ کہ ہمیں اس بات کا علم نہ ہوا تھا۔ آپؐ نے آنکھ سے اشارہ کیوں نہیں فرما دیا۔ تاکہ ہم اُسے قتل کر ڈالتے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم کے لئے یہ مناسب نہیں۔ کہ وُہ آنکھ سے اشارہ کرے۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ آنکھ سے اشارہ کرنا خیانت ہے ۔

امام رافعی رحمتہ اللہ علیہ نے خاینتہ الاعین کی تشریح میں فرمایا ہے۔ کہ امر مباح میں آنکھ کا اشارہ عام لوگوں کے لئے جائز ہے۔ اور ہر امر ممنوع میں حرام ہے۔ صاحب تلخیص نے کہا ہے۔ کہ آپؐ کے لئے جنگ میں بھی خدعہ جائز نہیں تھا۔ امام رافعی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ کہ جنگ کے موقعہ پر جس سمت آپؐ کا ارادہ ہوتا۔ تو آپؐ اُس کے خلاف ظاہر فرماتے تھے۔

علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہجرت مدینہ کے موقعہ پر آپؐ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ میرے لئے جھوٹ مناسب نہیں ہے۔ تم لوگوں کو ٹال دو۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کوئی پوچھتا۔ کہ آپ کون ہیں۔ تو آپ کہہ دیتے۔ کہ میں راستہ کا متلاشی ہوں۔ اور آپؐ کے بارے میں کوئی پوچھتا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہہ دیتے۔ کہ آپؐ راہبر ہیں۔

حضرت ابُوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ قول جھوٹ نہیں بلکہ توریہ ہے۔ کیونکہ اُن کے قول میں راہ بتلانے والے سے خیر کا راستہ بتانے والا مراد ہے۔ اور اُسے اس کی ظاہری صورت کی بناء پر جھوٹ کہا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تین مرتبہ توریہ سے کام لینا مذکور ہوچکا ہے۔

باب نمبر ۳۸۰

ابن سبع نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ اذان کے وقت غارت گری آپؐ پر حرام ہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم جب کوئی غزوہ کرتے۔ اور صبح ہوجاتی۔ تو آپؐ اذان سُن کر رُک جاتے۔ اور اگر اذان نہ سنتے۔ تو حملہ کر دیتے ؛

باب نمبر ۳۸۱

مُشرکین سے مدد حاصل کرنا آپؐ پر حرام تھا

حبیب بن سیاف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم ایک طرف تشریف لے گئے۔ اور میری قوم کا ایک شخص آپؐ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کی۔ کہ ہم اس بات کو اچھا نہیں سمجھتے۔ کہ ہماری قوم آپؐ کے مقابلے پر آئے۔ اور ہم اُن کے ساتھ نہ ہوں۔ آپؐ نے پُوچھا۔ کیا تم دونوں مسلمان ہوگئے ہو۔ ہم نے عرض کی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہم مُشرکین پر مشرکین کی مدد نہیں چاہتے ؛

باب نمبر ۳۸۲

آپؐ کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ آپؐ ظلم پر گواہی نہیں دیتے تھے ؛

مُباحات کی قسم

باب نمبر ۳۸۳

بعد عصر آپؐ کو نماز مُباح ہے۔

روضہ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے دوؔ رکعتیں ظہر کے بعد کی فوت ہو گئیں۔ آپؐ نے ان دونوں رکعتوں کو عصر کے بعد قضا فرمایا۔ پھر اُن کی پابندی فرمائی۔ اور یہ آپؐ کی خصوصیت تھی ؛

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد کے دوؔ سجدوں کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ کہ اُنہوں نے فرمایا۔ کہ آپؐ یہ دوؔ رکعتیں عصر سے قبل پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ سے قضا ہو گئیں۔ تو آپؐ نے انہیں عصر کے بعد پڑھا۔ اور پھر اس کی پابندی فرمائی ؛

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے نماز عصر پڑھی۔ پھر آپؐ میرے مکان میں تشریف لائے۔ اور آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے پوچھا۔ کہ یہ نماز تو پہلے نہی پڑھتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس خالد آ گئے۔ اور میں عصر سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا۔ اس لئے اب وُہ پڑھی ہیں۔ میں نے پُوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہ رکعتیں ہم سے قضا ہو جائیں۔ تو کیا ہم بھی پڑھیں۔ آپؐ نے فرمایا تم قضاء نہ کرو ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم صبح سے پہلے کی دو رکعتیں اور عصر کے بعد کی دو رکعتیں ترک نہیں فرماتے تھے ؛

باب نمبر ۳۸۴

آپؐ نے نماز میں ایک چھوٹی بچی کو گود میں لیا

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپؐ نے امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا جو کہ آپؐ کی صاحبزادی کی صاحبزادی تھیں گود میں لے رکھا تھا۔ جس وقت آپؐ سجدہ کرتے۔ انہیں بٹھا دیتے۔ اور جب قیام فرماتے تو اُن کو پھر گود میں اُٹھا لیتے ؛

باب نمبر ۳۸۵

امام ابُوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے۔ کہ نماز جنازہ غائبانہ آپؐ کے خصائص میں سے ہے۔ جیسے کہ آپؐ نے نجاشی کی نماز پڑھی۔ اور کسی اور کے لئے نماز غائبانہ جائز نہیں ہے ؛

باب نمبر ۳۸۶

علماء کرام نے کہا ہے۔ کہ آپؐ کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ آپؐ نے بیٹھ کر امامت کی ہے۔ اور دُوسروں کو بیٹھ کر نماز پڑھانا ممنوع ہے۔ چنانچہ شعبی نے روایت کی ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میرے بعد کوئی بیٹھ کر امامت نہ کرے۔ اس روایت میں جابر الجعفی رضی اللہ عنہ راوی ہے۔ جس پر جرح کی گئی ہے ؛

باب نمبر ۳۸۷

آپؐ کا صوم وصال

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ تم لوگ صوم وصال سے بچو۔ اصحاب نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپؐ بھی تو وصال فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ میں شب باشی کرتا ہوں۔ اور میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ؛

اس حدیث کے معنی میں اختلاف ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ کھانا کھانے اور پانی پینے سے حقیقت مراد ہے۔ اور آپؐ کے لئے جنت سے کھانا آتا تھا ......۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ یہ مجازاً ہے۔ اور آپؐ کے حق میں صوم وصال مباح ہے۔ اور امام الحرمین نے فرمایا ہے۔ کہ آپؐ کے حق میں قربت ہے ؛

صاحب المطلب نے کہا ہے۔ کہ صوم وصال تمام اُمت کے لئے مجموعی طور پر تو مباح ہے لیکن ہر فرد کے لئے مباح نہیں ہے۔ اس لئے کہ صلحاء اُمت میں سے بہت سے لوگوں نے صوم وصال پر عمل کیا ہے ؛

فَائِدَہ

ابن حبان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھوک سے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ اس سے اور مندرجہ بالا حدیث کی تردید ہوتی ہے۔ کہ صوم وصال میں آپؐ کو کھلایا پلایا جاتا تھا۔ جب صوم وصال میں آپؐ کو کھلایا پلایا جاتا تھا۔ تو غیر صوم وصال میں کیسے ممکن ہے۔ کہ آپؐ کو بھوکا چھوڑ دیا جائے۔ کہ آپؐ شکم مبارک پر پتھر باندھیں ؛

ابن حبان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ اس حدیث میں حجر نہیں ہے حجز ہے۔ جس کے معنی کنارۂ تہمد کے ہیں۔ اور یہ لفظ حجر سے بدل گیا ہے ؛

باب نمبر ۳۸۸

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے :-

" وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ ۵ " (۱۸:۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے۔ کہ اگر آپؐ اس استثناء کو بھول جائیں۔ تو جس وقت یاد آئے۔ ان شاء اللہ فرمالیں۔ اور یہ آپؐ

کی خصوصیت ہے۔ کہ ہمارے لئے قسم کے ساتھ استثناء کا ملانا ضروری ہے ؛

باب نمبر ۳۸۹

شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے کہا ہے۔ کہ یہ آپ کی خصوصیت ہے۔ کہ آپ اللہ کو اور اپنے آپ کو ضمیر تثنیہ سے ذکر کریں۔ جیسے آپ نے فرمایا :۔

" ان یکون اللہ و رسولہٗ احب الیہ مما سواھما ؕ "

اور آپ کا ارشاد ہے :۔

" ومن یعصھما فانہٗ لا یضر الا نفسہٗ ؕ "

ایک خطیب نے اپنے خطبہ میں کہا :۔

" من یطع اللہ و رسولہٗ فقد رشد ومن یعصھما فقد غوٰی ؕ "

تو آپ نے فرمایا :۔ یعصھما نہ کہو۔ بلکہ یعص اللہ و رسولہٗ کہو ؛

علماء نے کہا ہے۔ کہ اس ممانعت کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس سے اللہ اور رسول کے مساوی ہونے کا وہم ہوتا ہے۔ جب کہ خود آپ کے اس طرح ارشاد فرمانے سے یہ وہم نہیں ہوتا ؛

باب نمبر ۳۹۰

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک یہ امر ہے۔ کہ آپ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے ؛

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ شیخ صوفیہ طریقۂ شاذلیہ نے اپنی کتاب التنویر میں لکھا ہے۔ کہ انبیاء پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اس لئے کہ اُن کی کوئی ملکیت نہیں ہوتی۔ اور زکوٰۃ انسان کا میل ہوتی ہے۔ انبیاء ہر میل سے پاک ہیں۔ اس لئے اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

باب نمبر ۱۹۳

آپؐ کی یہ خصوصیت کہ آپ کے لیے فئے کے چار خمس اور مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ آپ کے لیے حلال کیا گیا ہے۔ اور آپؐ تقسیم سے قبل ہی غنیمت میں سے جو شئے چاہیں۔ اپنے لئے روک سکتے ہیں:۔

اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے :۔

" مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ ط" (۵۹:۷)

اور فرمایا ہے :۔

" وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ ط" (۸:۴۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اس فئے میں اس شئے کے ساتھ خاص کیا تھا۔ جو آپ کے سواء کسی کو عطا نہیں کی :۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْھُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْہِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُسَلِّطُ رُسُلَہٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط (۵۹:۶)

یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے لئے خاص تھا۔ جسے آپؐ اپنے اہل پر خرچ کرتے تھے۔ اور جو بچ جاتا تھا۔ وُہ بیت المال میں رکھ دیتے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے وفات پائی۔ حضرت اُبوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کا ولی ہوں۔ اور آپؓ نے بھی اُسی طرح عمل کیا:

عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ تمہاری غنیمت میں سے جو حصہ تم لیتے ہو۔ وُہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ اور تمہیں خمس لینا جائز نہیں ہے:

عمرو بن الحکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے سامنے جب بنو قریظہ قیدی بنا کر پیش ہوئے۔ تو اُن میں ریحانہ بنت زید بن عمرو تھی۔ آپؐ نے اُس کو اپنے لئے بطور صفّی[1] علیحدہ فرما لیا:

یزید بن الشخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اہل بادیہ کے ایک شخص کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھ کر دے دیا تھا:۔

---

[1] وہ چیز جو لشکر کا سردار، مالِ غنیمت میں سے اپنے لیے چن لے۔ یہ صرف آنحضرتؐ کو جائز تھا۔

من محمد رسول اللہ الیٰ بنی زہیر بن اقیس انکم ان شہدتم ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ واقمتم الصلوٰۃ واتیتم الزکوٰۃ واديتم الخمس من الغنم وسہم النبی وسہم الصفی انتم امنون بامان اللہ ورسولہ ؕ

ابن عبدالبر نے کہا۔ کہ سہم الصفی صحیح آثار میں مذکور ہے۔ اور اہل علم کا اجماع ہے۔ کہ سہم الصفی آپ کے ساتھ خاص ہے۔ اور رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ کہ ذوالفقار سہم الصفی میں سے تھی ؕ

باب نمبر ۳۹۲

"آپ کی یہ خصوصیت کہ آپ کے لئے حمی[1] ہے، اور جس زمین کی آپ نے حمی کی وُہ نہیں ٹوٹے گی۔"

بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ صعب بن جثامہ نے کہا:۔ لاحمی الا للہ ورسولہ ؕ

اصحاب نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ آپ کو اپنی ذات کے لئے بغیر کاشت کی زمین کو گھیرنے کا اختیار ہے۔ اور کسی امام اور خلیفہ کو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ وُہ عام مسلمانوں کے لئے حمی بنائے۔ اور کہا گیا ہے کہ جس زمین کا احاطہ نبیِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو۔ وہ کبھی نہیں ٹوٹے گا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اراضی کے قطعوں کا احاطہ فتح کے قبل فرماتے تھے۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس کا بطور خاص مالک کیا تھا۔ اور آپ نے تمیم داری اور اُن کی اولاد کو بیت المقدس میں ایک قریہ بطور جاگیر دیا تھا۔ اور وُہ جاگیر آج تک ان کی اولاد کے پاس ہے۔ کسی والی نے اس جاگیر کو لینا چاہا۔ تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا۔ اور فرمایا۔ کہ آپ تو جنت کی جاگیر عطا فرماتے تھے۔ تو دُنیا کی جاگیر کیوں نہیں دے سکتے تھے ؕ

---

[1] چراگاہ

باب نمبر ۳۹۳

مکہ میں جنگ کرنا، قتل کرنا، امن دینے کے بعد قتل کرنا اور بغیر احرام مکہ میں داخل ہونا۔ آپؐ کے لئے مباح تھا ؛

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے :- کہ

"لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ" (۹۰:۱-۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فتح مکہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم مکہ میں مغفر پہنے ہوئے داخل ہوئے۔ آپؐ نے مغفر اُتارا۔ تو ایک شخص آیا۔ اور کہا۔ کہ ابن خطل استار کعبہ کو پکڑے ہوئے ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اس کو قتل کر ڈالو ؛

ابو شریح العدوی سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو فتح مکہ کے موقعہ پر فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ مکہ کو اللہ نے محترم بنایا ہے۔ کسی انسان نے نہیں بنایا۔ جو شخص اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اُس کے لئے جائز نہیں ہے۔ کہ وہ مکہ میں خونریزی کرے اور کوئی درخت کاٹے۔ اور اگر کوئی شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے قتال کے مطابق قتال کی اجازت دے۔ تو اُسے کہہ دو۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے تمہیں نہیں ؛

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم فتح مکہ کے روز سیاہ عمامہ پہنے بغیر احرام کے داخل ہوئے۔ ابن القاص نے کہا ہے۔ کہ آپ کو امان کے بعد قتل کرنا جائز ہے۔ مگر بعض علماء نے کہا ہے۔ کہ جس نبی پر آنکھ کے اشارے سے قتل کا حکم دینا حرام ہو۔ اس کے لئے یہ کیسے روا ہو سکتا ہے۔ کہ جس کو اُس نے امان دی ہے۔ اُسے قتل کرے ؛

باب نمبر ۳۹۴

"آپؐ کی یہ خصوصیت کہ آپؐ اپنے علم کے مُطابق حکم دینے اور آپ اپنی اولاد کے لئے گواہی دینے کے مجاز تھے۔ اور آپؐ ہدیہ قبول کر سکتے تھے ؛

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے قضاء بالعلم کے باب میں ہند زوجہ ابی سفیان کی حدیث۔ اور آپؐ کے اس قول کا ذکر کیا ہے۔ کہ آپؐ نے ہند سے فرمایا تھا۔ کہ تم اپنے شوہر کے مال سے اس قدر مال

اپنے اور اپنی اولاد کے لئے لے لو۔ جو تمہیں کفایت کرے۔ اور بیہقی اُس حکم کے باب میں جو آپ نے اپنی ذات کے لئے فرمایا۔ اور اس شخص کی شہادت کے قبول کے باب میں جو آپ کے لئے گواہی دے۔ خزیمہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ جو آگے آنے والی ہے۔ اور کہا ہے کہ جب یہ جائز ہوگا۔ تو یہ بھی جائز ہوگا۔ کہ آپ اپنے فرزند کے واسطے حکم دیں۔ اور قبول ہدیہ کی حدیث آگے آچکی ہے ؛

باب نمبر ۳۹۵

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ حالت غضب میں آپ کو حکم دینا یا فتویٰ دینا مکروہ نہیں تھا۔ کیونکہ غصّے کی حالت میں آپ کی ذات سے وُہ اندیشہ نہیں ہے۔ کہ جو عام انسان سے ہوسکتا ہے۔ کہ غصّے کی حالت میں عدل پر قائم نہ رہے ؛

باب نمبر ۳۹۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم روزے دار ہوتے اور بوسہ لیتے تھے۔ تم لوگوں میں کون آپؐ کی طرح اپنے نفس کا مالک ہے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم روزے کی حالت میں ساتھ لیٹتے تھے۔ اور آپؐ تم لوگوں سے زیادہ اپنے آپ پر قدرت رکھتے تھے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ آپؐ روزے کی حالت میں اُن کا بوسہ لیتے۔ اور زبان چوستے تھے ؛

باب نمبر ۳۹۷

حالت احرام میں آپؐ کو خوشبو جائز تھی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حالت احرام میں مَیں نے آپؐ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھی ہے۔ مالکی فقہاء نے کہا ہے۔ کہ احرام میں خوشبو لگانا آپؐ کے

خصائص میں سے ہے۔ جب کہ آپؐ نے لوگوں کو احرام میں خوشبو لگانے سے منع فرمایا ہے اور آپؐ کو یہ خصوصیت اس لئے دی گئی تھی۔ کہ وحی کی بناء پر ملائکہ کا ورود ہونا رہتا تھا۔

باب نمبر ۳۹۸

آپؐ جنابت کی حالت میں مسجد میں ٹھہر سکتے تھے اور چت لیٹنے اور عورتوں کے چھونے سے آپؐ کا وضوء نہیں ٹوٹتا تھا۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ میرے اور تمہارے سواء کسی کو حلال نہیں ہے۔ کہ وہ اس مسجد میں جنبی ہو۔

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ میرے اور تمہارے سواء کسی کو حلال نہیں ہے۔ کہ اس مسجد میں جنبی ہو۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی گئی ہیں۔ اگر ان میں سے ایک خصلت بھی میرے پاس ہوتی۔ تو وہ سُرخ اونٹوں سے بڑھ کر ہوتی۔

ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تزویج حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے۔

دوسرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ مسجد میں رہے اور اُن کے لئے وہ چیز حلال ہوئی۔ جو کسی کے لئے حلال نہیں ہے۔

تیسرے یوم خیبر کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا گیا۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ مسجد جنبی اور حائض کے لئے حلال نہیں ہے۔ مگر میرے لئے، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کے لئے۔

ابی حازم الاشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا۔ کہ ایک پاک مسجد بنا دیں۔ اس میں کوئی شخص سکونت نہ کرے۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام۔ اور اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ حکم کیا۔ کہ میں مسجد بناؤں۔ اور اس میں کوئی سکونت نہ کرے۔ بجز میرے، علی رض اور علی رض کے دونوں فرزندوں کے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ جو کام مسجد میں مجھ کو حلال ہے۔ وہ تم کو بھی حلال ہے ؛

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں مسجد کو حائض اور جنبی کے لئے جائز نہیں کرتا۔ مگر محمدؐ اور محمدؐ کی ازواج اور علی رض اور فاطمہ رض کے لئے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مسجد کو حائض اور جنبی کے لئے جائز نہیں کرتا۔ مگر محمدؐ اور آل محمدؐ کے لئے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شب وضو فرمایا۔ نماز پڑھی۔ اور سو گئے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے خراٹوں کی آواز میں نے سُنی۔ پھر مؤذن آیا۔ اور اذان دی۔ آپؐ اُٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ اور آپؐ نے وضو نہیں کیا ؛

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ سجدے کی حالت میں سو جاتے۔ اور پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے ؛

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چت لیٹ کر سو جاتے۔ یہاں تک کہ آپؐ نیند میں سانس لینے کی طرح سانس لیتے۔ پھر آپؐ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ اور وضوء نہ فرماتے۔ کیونکہ آپؐ کی آنکھیں سوتی تھیں۔ اور قلب مبارک بیدار رہتا تھا ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج کا بوسہ لیا۔ پھر آپؐ نے نماز پڑھی۔ اور وضوء نہیں فرمایا ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے۔ اور میں آپؐ کے سامنے اس طرح لیٹی ہوتی۔ جیسے جنازہ رکھا ہو۔ جب آپؐ وتر پڑھتے قدم مبارک سے مجھے تنبیہ کر دیتے ؛

باب نمبر ۳۹۹

آپؐ کو بغیر سبب بھی کسی کو لعنت کرنا جائز ہے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اللہ سے یہ دُعاء فرمائی۔ کہ اے اللہ میں تجھ سے عہد لیتا ہوں۔ تو اس عہد کے خلاف نہ کرنا۔ میں بھی ایک بشر ہوں۔ اگر میں کسی مؤمن کو ایذا دوں۔ یا بُرا کہوں۔ یا درّے ماروں تو اُن امور کو اُس کے لئے باعث ثواب گناہوں سے نجات اور ذریعۂ قربت بنا دینا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے سپرد فرمایا۔ کہ تم اس کی نگرانی کرو۔ وُہ غافل ہوگئیں اور وُہ شخص چلا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہارا ہاتھ اللہ کاٹ دے۔ وُہ یہ سُن کر بے چین ہوگئیں۔ آپؐ نے اُن کی بے قراری دیکھ کر فرمایا۔ کہ میں نے اپنے رب سے دعاء کی ہے۔ کہ اگر میں اپنی اُمت کے کسی فرد کو بد دعاء دوں۔ تو اس کے حق میں اس کے لئے ذریعہ مغفرت بنا دے۔

باب نمبر ۴۰۰

آپؐ جس سے چاہیں کھانا اور پینا لے سکتے ہیں

اللہ سُبحانہٗ نے فرمایا:۔

"اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ" (۶:۳۳)

علماء کی ایک جماعت نے کہا ہے۔ کہ اگر کوئی ظالم آپؐ پر زیادتی کا ارادہ کرے۔ تو جو شخص بھی موجود ہو۔ آپؐ کے بچاؤ کے لئے اپنے آپ کو آگے کرے۔ جیسا کہ یوم خیبر میں حضرت طلحہ نے اپنی جان سے آپ کی حفاظت کی تھی۔ کہ مشرکین اور آپؐ کے درمیان آ کر تلوار کا

وار اپنے ہاتھ پر روکا۔ اور اس طرح اُن کا ہاتھ جاتا رہا۔ اور اگر آپ کسی عورت سے نکاح چاہیں۔ تو اگر وُہ غیر شادی شدہ ہو تو آپ کے حکم کو قبول کرے۔ اور اگر شادی شدہ ہے۔ تو اُس کے شوہر پر طلاق واجب ہے۔ بوجہ سابقہ آیت اور اُس آیت کی بناء پر :۔

"یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ؕ" (۸: ۲۴)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے طلاق کے وجوب میں زید کے واقعہ سے استدلال کیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ شائد اس میں حکمت یہ ہے۔ کہ شوہر کے ایمان کا امتحان لیا جائے۔ کہ آپؐ کا فرمان ہے۔ کہ کوئی شخص مؤمن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ میں اُس کے لئے اس کے اہل و عیال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں ؛

باب نمبر ۲۰۱

آپؐ کی خصوصیت کہ آپؐ چار سے زیادہ نکاح فرما سکتے ہیں

محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ سُبحانہٗ کے اس قول۔ مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ (۳۳: ۳۸) کے بارے میں منقول ہے۔ کہ آپؐ جتنی عورتوں سے چاہیں۔ نکاح کر سکتے ہیں۔ کہ یہ سنت انبیاء ہے چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السّلام کی ایک ہزار اور حضرت داؤد علیہ السّلام کی ایک سو ازواج تھیں ؛

بیہقی رحمۃ اللہ نے اللہ تعالےٰ کے اس قول :۔ یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ سے خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ (۳۳: ۵۰) تک کے بارے میں فرمایا ہے۔ کہ آپؐ کی متعدد ازواج ہونے کے باوجود اللہ نے آپ کے لئے غیر شادی شدہ عورتوں کو حلال کیا۔ اور یہ آپ کی چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کی بیٹیاں تھیں ؛

قرطبی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے۔ کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کو ننانوے عورتیں حلال کی گئی تھیں۔ اور اس کے متعدد فوائد ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے۔ کہ کثرت ازواج سے آپ کے باطنی والے محاسن اُمت میں منتقل ہوں۔ شریعت کے جن امور سے مرد باخبر نہیں ہوتے۔ وُہ ازواج کے ذریعے معلوم ہو جائیں۔ آپؐ کے مصاہرت سے قبائل کو

شرف و بزرگی حاصل ہو۔ آپ کو تبلیغ دین کے اُمور میں جو محنت و تکلیف برداشت کرنا پڑتی تھی۔ ازواج سے انشراح ہو جائے۔ اور یہ کہ نکاح آپؐ کے حق میں عبادت تھا ۞

علماء کرام فرماتے ہیں۔ کہ آپؐ نے اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ تو اُن کے والد آپؐ کے دشمن تھے۔ اور صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ تو اُن کے باپ، چچا اور شوہر قتل ہو چکے تھے۔ اگر یہ ازواج آپ کے خانگی حالات سے آپ کے اکمل الخلق ہونے کے بارے میں باخبر نہ ہو جائیں۔ تو ان کا میلان اپنے والدین کی جانب رہتا۔ دراصل کثرت ازواج سے آپؐ کے خانگی معجزات و کمال کا بیان کرانا مقصود ہے۔ جیسا کہ مردوں سے بیرون خانہ امور منقول ہوئے ہیں ۞

باب نمبر ۴۰۲

آپؐ کا نکاح بغیر ولی اور بغیر گواہ جائز ہے۔

ابُوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ بغیر ولی اور گواہ نکاح جائز نہیں ہے۔ مگر آپؐ کا نکاح جائز ہے ۞

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ لوگوں نے کہا۔ ہمیں معلوم نہیں۔ کہ آپؐ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ہے۔ یا ان کو ام ولد بنایا ہے۔ اصحاب نے کہا۔ کہ اگر آپؐ نے نکاح کیا ہے۔ تو پردہ کرائیں گے۔ اور اگر ام ولد ہوں گی۔ تو پردہ نہ کرائیں گے۔ چنانچہ جب آپؐ نے سوار ہونے کا ارادہ کیا۔ تو آپؐ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کرایا۔ اور اصحاب نے سمجھا۔ کہ آپؐ نے نکاح فرمایا ہے ۞

علماء نے کہا ہے۔ کہ امت کے نکاح میں ولی اس لئے ہے۔ کہ ہم نسبی کا تحفظ ہو۔ آپؐ کے مانند کوئی نہیں ہے۔ اور گواہ اس لئے ہیں۔ کہ طرفین میں سے کوئی انکار نہ کرے۔ اور آپؐ نکاح کے بعد اس سے منکر نہ ہوں گے۔ اور اگر عورت منکر ہو گی۔ تو آپؐ کے مقابلے میں اس کا قول معتبر نہ ہوگا۔ بلکہ نکاح کے بعد عورت آپؐ کی تکذیب سے کافر ہو جائے گی۔ اور

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر عورت سے نکاح کا بغیر طرفین کی ولایت اور بغیر اذن منکوحہ کے جائز ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے۔

" اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۵ "(۶:۳۳)

باب نمبر ۴۰۳

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے حلال کرنے کے سبب عورت آپؐ کو حلال ہو جاتی تھی۔ اور آپؐ اس کے پاس بغیر عقد داخل ہوتے تھے۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ آپؐ کے لئے جائز تھا۔ کہ آپ عورت کے مشورے کے بغیر اس سے عقد کریں۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے۔

" فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا ۵ "(۳۷:۳۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا دیگر ازواج مطہرات سے بطور فخر کہا کرتی تھیں۔ کہ تمہاری شادی تمہارے گھر والوں نے کی ہے۔ اور میرا نکاح آسمانوں پر ہوا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو گئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ تم زینب رضی اللہ عنہا کو میرے پاس آنے کے لئے کہو۔ زید رضی اللہ عنہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میں اپنے رب سے مشورے کے بعد کچھ کروں گی۔ یہ کہہ کر وہ اپنی نماز کی جگہ چلی گئیں اور آیات قرآن نازل ہوئیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے۔ اور زینب رضی اللہ عنہا کے پاس بغیر اذن چلے گئے۔

علی بن الحسین سے اللہ سبحانہ کے قول۔ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ ۵ (۳۷:۳۳) کے معنی میں روایت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو اس کا علم دے دیا تھا۔ کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپؐ کی ازواج میں سے ہوں گی۔ جب زید رضی اللہ عنہ آپؐ کے پاس آئے۔ اور آپؐ سے انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شکایت کی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ سے ڈرو۔ اور اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو۔ زید رضی اللہ عنہ نے آپؐ سے عرض کی۔ کہ میں نے آپؐ کو خبر دی ہے۔ کہ میں حضرت زینب کی شادی آپؐ سے کرنے والا ہوں۔ اور آپؐ وہ بات اپنے دل میں چھپاتے

ہوئے ہیں۔ جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہے ؛

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ میں آپ کی دیگر ازواج کی طرح نہیں ہوں کہ اُن کی شادیاں مہر کے ساتھ اُن کے اولیاء نے کیں اور میرا نکاح اللہ نے خود اپنے رسول کے ساتھ کیا۔ اور میرے باب میں قرآن نازل ہوا۔ جسے مسلمان پڑھتے ہیں۔ جس میں کبھی کوئی تغیر و تبدل نہ ہو گا ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ اللہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پر رحم کرے۔ اُنہوں نے اس دنیا میں وُہ شرف پایا۔ جو بہت بلند ہے۔ اور وُہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کا نکاح اپنے نبی کے ساتھ کیا۔ اور ان کے بارے میں قرآن نازل ہوا۔ نیز آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سب سے پہلے مجھ سے وُہ ملاقات کرے گی۔ جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ گویا آپؐ نے اُن کے بارے میں جنت میں پہلے پہنچنے کی بشارت دی ؛

شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے فرمایا کرتی تھیں۔ کہ تین اُمور کی بناء پر مَیں آپؐ پر ناز کرتی ہوں ۔ ایک یہ کہ میرے اور آپؐ کے جد ایک ہیں ۔ دُوسرے یہ کہ میرا نکاح اللہ نے آسمان پر کیا ہے۔ اور تیسرے یہ کہ میرے نکاح میں حضرت جبرئیل علیہ السّلام سفیر ہیں ؛

باب نمبر ۴۰۴

رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے ایک یہ امر ہے۔ کہ آپؐ کا نکاح لفظ ہبہ سے بلا مہر کے ابتداءً اور انتہاءً ہے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ' نے فرمایا ہے۔ کہ :-

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ (۳۳: ۵۰)

عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نے اپنے نفس کو آپؐ پر پیش کیا تھا ؛

محمد بن ابراہیم التیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ اُم شریک رضی اللہ عنہا نے اپنا نفس آپؐ کو ہبہ کیا ۔ آپؐ نے اُن کو قبول نہیں فرمایا ۔ اور انہوں نے شادی نہیں کی ۔ اور انتقال کر گئیں ؛

شعبی رحمتہ اللہ علیہ سے اللہ تعالےٰ کے قول تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ ۔ (۳۳: ۵۱) کے بارے میں مروی ہے ۔ کہ بہت سی عورتوں نے اپنے آپ کو آپؐ کو پیش کیا تھا ۔ آپؐ نے بعض کو قبول کیا ۔ اور بعض کو اُمیدوار رکھا ۔ اور اُم شریک رضی اللہ عنہا نے کسی اور سے نکاح نہیں کیا ؛

ابن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے بعد کسی کو اپنے آپ کو ہبہ کرنا جائز نہیں ہے ۔ اور جو عورت اپنے آپ کو ہبہ کرے ۔ آپؐ اُس سے نکاح فرماتے ۔ کیونکہ قرآن میں اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ہے ؛

باب نمبر ۴۰۵

"آپؐ کی یہ خصوصیّت کہ آپؐ کے لئے ازواجِ مُطہرات کے اَوقات کی عدمِ تقسیم جائز ہے۔"

اللہ سبحانہ' کا ارشاد ہے :-

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

عَزَلْتَ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ (۵۱:۳۳)

محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ جس طرح چاہتے۔ ازواج میں تقسیم اوقات فرماتے۔ اور آپؐ کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق ہوتا ؛۔

" وَذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ ؕ " (۵۱:۳۳)

بعض علماء نے کہا ہے۔ کہ اگر آپؐ پر تقسیم اوقات لازم ہوتی۔ تو یہ کار نبوت میں حارج ہوتی آپؐ ایک ہی وقت تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے۔ جو تقسیم کے منافی ہے ابن القشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ تقسیم اوقات آپ کے لئے بھی لازم تھی۔ مگر بعد ازاں آیت مذکورہ سے منسوخ ہوئی۔ اور اس امر میں کہ آپؐ پر نفقہ واجب ہے۔ دو صورتیں ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے وجوب نفقہ کو صحیح کہا ہے۔ البتہ اس میں اندازہ نہیں ہے کیونکہ آپؐ اعدل الناس ہیں ؛

باب نمبر ۴۰۷

حالت احرام میں آپؐ کو نکاح جائز ہے!

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح فرمایا ؛

امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ کہ آپؐ کے لئے غیر کی معتدہ اور ایک عورت اور اُس کی بہن ، اُس کی پھوپھی ، خالہ اور اُس کی بیٹی کے درمیان جمع کرنا جائز ہے۔ مگر صحیح قول یہ ہے کہ ناجائز ہے۔ اور اس کی شاہد وہ حدیث ہے۔ جو بنت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے باب میں ہے اور آپ کا وہ قول جو اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اُس وقت فرمایا تھا۔ جب انہوں نے اپنی بہن کو پیش کیا تھا۔ کہ یہ مجھے جائز نہیں ہے۔ تم لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو میرے سامنے پیش نہ کرو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے چھ یا سات برس کی عمر میں شادی کی تھی ۔ ابن شبرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ یہ امر آپؐ کے خصائص میں سے ہے۔ مگر ابن الملقن نے کہا ہے۔ کہ ہر شخص بولایت پدر صغیرہ سے نکاح کر سکتا ہے ؛

باب نمبر ۴۰۷

آپؐ کے لیئے جائز ہے کہ آپؐ اپنی باندی کو آزاد کر کے اُس کو اُس کا مہر بنا دیں!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا۔ اور اُن کی آزادی کو اُن کا مہر ٹھہرایا ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد فرمایا۔ اور اُن سے شادی کی۔ کسی نے آپ سے مہر کے بارے میں پوچھا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ صفیہ کا نفس صفیہ کا مہر ہے ۔

ابن حبان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے اُس عمل پر ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ کہ یہ آپ کے ساتھ خاص ہے۔ اس لئے یہ امر اُمت کے لئے مباح ہے۔ میں کہتا ہوں۔ یہی قول مختار ہے۔ اور یہی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور جناب اسحاق رحمۃ اللہ کا مذہب ہے ۔

باب نمبر ۴۰۸

اَجنبی عورتوں کو دیکھنا اور اُن کے ساتھ بیٹھنا آپؐ کے لئے مُباح ہے۔

خالد بن ذکوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے۔ اُس وقت میری شادی ہوچکی تھی۔ آپؐ آکر میرے

بستر پر اس طرح بیٹھے۔ جیسے تم اور میں بیٹھے ہیں ؛
کرمانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔کہ شاید یہ آپؐ کا جانا حجاب کے حکم سے پہلے ہو۔ یا ضرورت کی بنا پر آپؐ کے لئے جائز ہو۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ یہ امر آپؐ کے خصائص میں سے ہے۔ کہ آپؐ کے لئے اجنبی عورت کو دیکھنا۔ اور پھر اُس کے پاس تنہائی میں بیٹھنا جائز ہے چنانچہ آپؐ اُم حرام رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے، اُن کے یہاں آرام فرماتے، وُہ آپؐ کے سرمبارک کو آراستہ کرتی تھیں جب کہ آپؐ کے اور اُم حرام کے درمیان نہ محرمیت تھی۔ اور نہ رشتۂ ازواج۔
ابن الملقن رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ آپؐ معصوم ہیں ۔اس لئے آپؐ کا اجنبی عورت کے ساتھ بیٹھنا جائز ہے ؛

باب نمبر ۴۰۹

آپؐ کی یہ خصوصیّت کہ آپؐ جس عورت کا جس مرد سے چاہیں عورت اُس کے والدین کی رضامندی کے بغیر نکاح کردیں !

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے :۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ (۳۶:۳۳)
حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں ہر مؤمن کا دُنیا اور آخرت میں ولی ہوں ؛
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئی۔ اور اُس نے اپنا آپ آپؐ کے حضور میں پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ مجھے کوئی حاجت نہیں ۔ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم۔ اُس کو میرے ساتھ بیاہ دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں جو قرآن کریم یاد ہے اُس کے عوض مہر میں میں نے تمہارا نکاح اُس

عورت سے کردیا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی منگنی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کرنی چاہی ۔ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا ۔ کہ میں زید رضی اللہ عنہ سے نکاح نہیں کروں گی ۔ اُس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

" وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ "

زینب رضی اللہ عنہا نے پوچھا ۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا آپ میرے زید کے ساتھ نکاح پر راضی ہیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ بے شک ۔ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا ۔ کہ میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کروں گی ۔

محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ عبداللہ ذوالبجادین ایک عورت سے شادی کرنا چاہتے تھے ۔ مگر وُہ عورت تیار نہیں ہوتی ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے کہا ۔ کہ پھر بھی وُہ تیار نہیں ہوئی ۔ آپ کو اطلاع ہوئی ۔ تو آپ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ۔ کہ تم فلاں عورت کا ذکر کرتے ہو ۔ اُنہوں نے کہا ۔ کہ بے شک میں اُس کا تذکرہ کرتا ہوں ۔ آپ نے فرمایا ۔ کہ میں نے تمہاری تزویج اس عورت سے کر دی اور وہ عورت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئی ۔

باب نمبر ۴۱۰

رسول اللہؐ اپنی صاحبزادیوں کے سواء کسی بھی صغیرہ لڑکی کا نکاح فرما سکتے ہیں !

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حمزۃ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا مکہ میں تھیں ۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا میں تشریف لائے ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عمرہ کو لے کر آئے ۔ اور آپ سے عرض کی ۔ کہ آپ اُن سے نکاح کر لیجیے ۔ آپ نے فرمایا ۔ یہ میرے دُودھ شریک بھائی کی لڑکی ہے ۔ آپ نے عمرہ کا نکاح سلمۃ بن ابی سلمہ رضی اللہ

عنہ سے کر دیا ہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ صغیرہ یا غیر صغیرہ کے نکاح میں آپؐ ہی ولی ہیں۔ اور عمرہ کے ولی عباس کے بجائے آپؐ ہی ہیں ؛

باب نمبر ۴۱۱

سلمۃ بن ابی سلمۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنا چاہا۔ تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ کہ میرے اولیاء میں سے کوئی شاہد نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اپنے بیٹے سے کہو۔ کہ وُہ تمہاری تزویج کر دے۔ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی تزویج اُن کے بیٹے نے کر دی۔ جو چھوٹے تھے اور بالغ نہیں ہوئے تھے ؛

باب نمبر ۴۱۲

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کا طلاق دینا تین طلاقوں میں منحصر نہیں ہے۔ جیسا کہ آپؐ کی ازواج کی تعداد محصُور نہیں ہے۔ دُوسرا قول یہ ہے۔ کہ آپؐ کے لئے بھی تین طلاقیں ہیں اور اگر آپؐ کسی کو طلاق دے دیں۔ تو مطلقہ بغیر نکاح ثانی کے آپؐ کے لئے حلال ہو گی۔ کیونکہ آپؐ کی ازواج غیر پر حرام ہیں۔ اور دُوسرا قول یہ ہے۔ کہ مطلقہ آپؐ کے لئے جائز نہیں ہے ؛

باب نمبر ۴۱۳

رسول اللہ صلے اللہ وسلّم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپؐ نے اپنی باندی ماریہ کو حرام کر دیا مگر وہ آپ پر حرام نہیں ہوئیں۔ مقاتل نے کہا۔ ماریہ کی تحریم کے بعد آپ پر کفارہ لازم نہیں ہوا۔ اس لئے کہ آپؐ کی مغفرت کی گئی ہے۔ جب کہ اُمت میں سے کوئی شخص اپنی باندی اپنے اُوپر حرام کرے گا تو اُس پر کفارہ لازم ہو گا ؛

باب نمبر ۴۱۴

رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ آپ نے اپنی اُمت کی طرف سے قربانی فرمائی۔ جب کہ کسی اور کے لیئے یہ جائز نہیں۔ کہ وُہ کسی کی طرف سے بغیر اُس کی اُجازت کے قرُبانی کرے ؛

حضرت ابُوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ایک سینگوں والا دُنبہ عیدگاہ میں ذبح کرکے فرمایا۔

" اللّٰھم ھذا عنّی وعن من لم تضح من اُمّتی ۵ "

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ۲ دُو کبشوں کی قربانی کی۔ دونوں میں سے ایک کو ذبح کیا۔ تو فرمایا :۔

" اللھمّ عن محمّد و امّتہ من شہد لک بالتّوحید ولی بالبلاغ ۵ "

علی بن الحُسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ :۔

" لِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا ھُمْ نَاسِکُوْہُ ۵ " (۲۲:۶۷)

کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہر اُمت کے واسطے ہم نے قربانی مقرر کی ہے۔ جسے وُہ قربان کرتے ہیں ۔ ابُورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم قربانی کے لئے دو بینڈھے سیاہ و سفید لیتے۔ اور نماز کے بعد ایک کو ذبح کرکے فرماتے :۔

" اللّٰھمّ ھذا عن اُمّتی جمیعًا من شہد لک بالتّوحید ولی بالبلاغ ۵

پھر دُوسرا بینڈھا ذبح فرماتے۔ تو کہتے :۔ کہ اللّٰھمّ ھذا عن محمّدٍ وّ اٰل محمّد ۵ اُسے مساکین کو کھلاتے۔ اور آپؐ اور آپؐ کے اہل خانہ اس میں سے کھاتے۔ پرسوں اللہ تعالےٰ نے ہمارے قرض کی اور اسباب معیشت کی کفالت کی۔ اور آپؐ کی وجہ سے بنی ہاشم کا کوئی شخص قربانی نہیں کرتا تھا ؛

باب نمبر ۴۱۵

ابن القاص نے کہا ہے۔ کہ آپؐ کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ آپؐ نے طعام الفجأۃ تناول فرمایا ہے۔ جب کہ اُس کے کھانے سے ممانعت بھی فرمائی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ اُمت کے لئے بھی مُباح ہے۔ اور ممانعت ثابت نہیں ہُوئی ؛

باب نمبر ۱۶

ابن سبع نے کہا ہے۔ کہ آپؐ کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ آپؐ کو لوگ گالی دینے والے بُرا کہنے والے اور ہجو کرنے والے کا قتل جائز ہے ؛

باب نمبر ۴۱۷

وُہ کرامات جو ذاتِ اقدس کے ساتھ خاص تھیں۔ آپؐ کی یہ خصُوصیت کہ آپؐ کی میراث تقسیم نہیں ہو تی !

حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ہماری میراث کسی کو نہیں ملے گی۔ ہم نے جو کچھ چھوڑا ہے۔ وُہ صدقہ ہے۔ اُس سے آلِ محمد کھائیں گے اور میں آپؐ کے صدقہ میں کوئی تغیر نہ کروں گا۔ اور وُہی کچھ کرُوں گا۔ جو آپؐ نے کہا تھا ؛

حضرت ابوُہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے وارثین کسی دینار و درہم کو میرے بعد تقسیم نہیں کریں گے۔ میں نے جو کچھ چھوڑا ہے وُہ میری ازواج اور میرے عاملوں کی اجرت ہے۔ اس لئے کہ میرا ترکہ صدقہ ہے ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ تم اُس پر راضی ہو۔ کہ تم میرے لئے ایسے ہو۔ جیسے ہارون علیہ السلام مُوسیٰ علیہ السلام کے لئے۔ مگر یہ ہے۔ کہ میرے بعد نہ نبوّت ہے اور نہ میراث ؛

فَائِدَہ

قاضی عیاض نے حضرت حسن بصری سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ خصوصیت ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی ہے۔ کہ آپؐ کی میراث نہیں ہے۔ جب کہ باقی انبیاء کی میراث اُن کے وارثوں کو ملتی تھی۔ چنانچہ ارشاد ہے ؛۔ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ ۵ (۲۷:۱۶)

اور حضرت زکریا علیہ السّلام کی دعاء ہے :۔ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ ۵ (۱۹:۶)

مگر علماء کا اُس امر پر اتفاق ہے۔ کہ میراث کا نہ ہونا تمام انبیاء کے لئے ہے کیونکہ روایت ہے۔ کہ ہم انبیاء کی میراث نہیں ہوتی۔ اور مذکورہ بالا آیات میں نبوت اور علم کی میراث مراد ہے۔

ابن ماجہ نے ابُو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ :۔

" اِنَّ الْعُلَمَآءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ ۵ "

اِس لئے کہ انبیاء نے میراث میں درہم و دینار نہیں چھوڑا۔ بلکہ علم چھوڑا ہے۔ اور انبیاء کے میراث نہ چھوڑنے میں کئی حکمتیں ہیں۔ ایک یہ کہ انبیاء کا قرابت دار نبی کی موت کی تمنا نہ کرے۔ کیونکہ اگر وُہ ایسا کرے گا۔ تو ہلاک ہوجائے گا۔ دُوسرے یہ کہ انبیاء کی نسبت یہ خیال نہ کیا جائے۔ کہ اُنہیں دُنیا سے کوئی رغبت ہے۔ اور انہوں نے اپنے وارثوں کے لئے دنیا جمع کی ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ انبیاء حیات ہیں۔ امام الحرمین نے فرمایا ہے۔ کہ آپ کے مال پر آپ کی ملک باقی ہے۔ اُسی میں سے آپ کے اہل خانہ پر صرف ہوگا۔ اس لئے حضرت ابُوبکر رضی اللہ عنہ آپؐ کے مال کو آپ کے اہل اور خادموں پر صرف کرتے تھے۔

امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا۔ کہ وفات کے بعد آپ کے مال سے آپ کی ملکیّت ختم ہو گئی۔ اور وُہ مال تمام مسلمانوں کے لئے صدقہ ہے۔ جب کہ اُمت کے افراد کو مرنے کے بعد ثلث مال تصدق کرنا مباح ہے۔

باب نمبر ۴۱۸

آپؐ کی ازواج اُمّہات المؤمنین ہیں!

آپؐ کی ازواج مطہرات اُمّہات المؤمنین ہیں۔ اُن سے نکاح حرام ہے۔ اور اُن کا احترام اور اُن کی اطاعت مؤمنین پر واجب ہے۔ اُن کی جانب دیکھنا بھی حرام نہیں ہے جیسا کہ اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے:۔

"اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّہٰتُہُمْ ط (۶:۳۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ ایک عورت نے اُن کو ماں کہا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ میں مردوں کی ماں ہوں۔ عورتوں کی ماں نہیں ؛

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں تمہارے مردوں اور عورتوں کی ماں ہوں علماء نے کہا ہے۔ کہ مؤمن مرد اور عورتوں کی ازواج النبی مائیں ہیں۔ اس لئے کہ تعظیم واحترام کا پہلو عورتوں میں بھی موجود ہے ؛

امام بغوی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم حرمت اور تعظیم میں تمام مردوں اور عورتوں کے باپ ہیں ؛

باب نمبر ۴۱۹

ازواج مطہرات کو چادروں وغیرہ میں دیکھنا اور ان سے بالمشافہ سوال کرنا حرام ہے!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :- وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط (۵۳:۳۳)

امام رافعی علیہ الرحمتہ اور امام بغوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے۔ کہ ازواج مطہرات سے علاوہ پس پردہ کے کسی اور طرح بات کرے۔ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ اور امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ کہ ازواج مطہرات کو چہرہ اور ہاتھ کے چھپانے کا حکم تھا۔ اور ان پر حجاب کی فرضیت میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور ازواج مطہرات جب گفتگو کے لئے تشریف فرما ہوتیں۔ تو پردے کے پیچھے بیٹھتیں۔ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے جب وفات فرمائی۔ تو اُن کے جسم کے چھپانے کے لیئے اُن کی نعش پر چادر تان دی گئی تھی ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت سوداء اپنی ضرورت کے لیئے باہر نکلیں وُہ جسیم تھیں۔ اور پہچاننے والے کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں۔ حضرت سوداء رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا۔ تو فرمایا۔ کہ اے سوداء رضی اللہ عنہا تم اپنے حال پر غور کرو تم کیسے باہر نکلتی ہو۔ حالانکہ تم ہم سے نہیں چھپ سکتیں۔ سوداء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئیں۔ آپؐ اُس وقت عشاء کا کھانا کھا رہے تھے۔ اور آپؐ کے دست مبارک میں ایک ہڈی تھی۔ سودا رضی اللہ عنہا نے کہا۔ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم مَیں اپنی کسی ضرورت کے لئے باہر نکلی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسا ایسا کہا۔ ابھی آپؐ نے دست مبارک سے ہڈی رکھی بھی نہیں تھی۔ کہ وحی آ گئی۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ کہ تمہیں ضرورت کے لیئے باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے ؛

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نے مجھ کو اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ازواج مطہرات کے ساتھ اپنے سال وفات میں بھیجا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُن کے آگے چلتے تھے۔ اور کسی کو اُن کے قریب جانے دیتے۔ اور نہ دیکھنے دیتے۔ اور میں اُن کے پیچھے چلتا تھا۔ اور جیسا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کرتے۔ ویسا ہی میں بھی کرتا۔ اور ازواج مطہرات ہودجوں میں سوار ہوتیں۔ تو ہم کسی کو اُن کے قریب نہ جانے دیتے ؛

اُم معبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ دَور عُمر رضی اللہ عنہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف ازواج مطہرات کو حج کے لیئے لے کر گئے۔ اُن کے ہودجوں پر سبز چادریں پڑی ہوئی تھیں۔ اور وُہ دیگر عورتوں کے گھیرے میں تھیں۔ آگے حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ اپنے اُونٹ پر جا رہے تھے۔ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ پیچھے آ رہے تھے۔ اور جو کوئی قریب آتا۔ تو دونوں اُن کو دُور کرتے جاتے ؛

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ازواج النبیّ صلے اللہ علیہ وسلّم کے آگے تشریف لے جا رہے تھے۔ اور جو شخص سامنے آتا۔ اُسے دُور ہٹا دیتے تھے ؛

باب نمبر ۴۲۰

آپؐ کے بعد آپؐ کی اَزواج کو گھروں میں بیٹھنا لازم ہے

اور ایک قول کے مطابق وُہ حج اور عُمرہ کے لئے بھی نہیں نکل سکتیں!

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے :۔ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ ط (۳۳:۳۳)

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اپنی ازواج سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔ یہی حج ہے۔ کہ اُس کے بعد سفر کی ممانعت ہوجائے گی کہا گیا ہے۔ کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا حج کے لئے نہیں نکلتی تھیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے بعد ہم کو سواری حرکت نہیں دے گی ؛

ابن سیرین رضی اللہ عنہ روایت ہے۔ کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ میں نے حج کیا۔ اور عمرہ کیا۔ اب میں حکم الٰہی کے مطابق گھر میں بیٹھی رہوں گی ؛ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے اس قول پر عمل کرتی تھیں۔ کہ یہی حج ہے۔ اُس کے بعد سفر کی ممانعت ہوجائے گی۔ اسی لیئے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے وفات تک حج نہیں کیا ؛

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے اپنی ازواج سے فرمایا کہ تم میں سے جو اللہ سے ڈرے گی۔ اور کوئی بُرائی نہیں کرے گی۔ اور اپنے بوریئے پر بیٹھی رہے گی وُہ آخرت میں میری زوجہ ہوگی ؛

ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ازواج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرے سے منع فرما دیا تھا ٭

ابن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ازواج النبی کو حج اور عمرے سے روک دیا تھا۔ اور آخری سال میں انہوں نے اُن کے ساتھ حج کیا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ ازواج نے اُن سے اجازت چاہی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ ویسا کریں۔ انہوں نے ہمیں حج کرایا۔ مگر زینب رضی اللہ عنہا۔ اور سودہ رضی اللہ عنہا نہیں گئیں۔ یہ دونوں وفات رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد گھر سے نہیں نکلیں۔ اور تمام ازواج پردہ کیا کرتی تھیں ٭

سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج معتدات کے معنی میں ہیں۔ اور جب تک وُہ زندہ رہیں۔ وُہ اپنے مکانوں میں ٹھہری رہیں گی۔ کیونکہ وُہ اپنے آپ کی مالک نہیں ہوئیں ٭

باب نمبر ۴۲۱

آپؐ کا بول و براز اور خون طاہر ہے

سلمان فارسی سے روایت ہے۔ کہ وُہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ کہ اُن کے پاس طشت میں کچھ ہے۔ اور وُہ اُسے پی رہے ہیں۔ آپؐ نے اُن سے کہا۔ کہ تم نے خون پی لیا ہے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ میں نے چاہا۔ کہ آپؐ کا خون میرے پیٹ میں رہے۔ تو بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہ لوگوں کی جانب سے تمہارے لیے افسوس ہے اور تمہاری جانب سے لوگوں کو افسوس ہے۔

اے عبداللہ تمہیں آتش دوزخ نہیں چھوٹے گی۔ مگر اتنی جس قدر کہ اللہ نے قسم کھائی ہے۔ "وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا" طٰہٰ (۱۹:۷۱) اور تم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کا اس پر گزر نہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ قریش کے ایک لڑکے نے آپؐ کے پچھنے لگائے۔ پچھنے لگانے کے بعد اُس نے خُود خُون پی لیا۔ آپؐ نے اُس سے پُوچھا۔ تیرا بھلا ہو۔

تُونے خون کا کیا کیا۔ اُس نے عرض کی۔ یا رسُول اللہ! وُہ میرے پیٹ میں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جا تُونے اپنے نفس کو آتشِ دوزخ سے بچالیا۔

اسماء بنت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے پچھنے لگوائے۔ اور اپنا خون میرے بیٹے کو دیا۔ اُس نے پی لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے آپ کو خبر دی۔ تو آپ نے پُوچھا۔ کہ تم نے کیا کیا۔ اُس نے کہا۔ میں نے پسند نہیں کیا۔ کہ آپ کا خون زمین پر گراؤں۔ آپ نے فرمایا۔ تمہیں آتشِ جہنم نہیں چھُوئے گی۔ اور آپ نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیر کر یہ فرمایا۔ ویلٌ للنّاس منك وویلٌ لك من النّاس ۵

سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے پچھنے لگوائے۔ اور مجھ کو فرمایا۔ کہ خون کو زمین میں چھُپا دو۔ میں نے اُسے پی لیا۔ آپ نے پُوچھا۔ تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا۔ میں نے پی لیا۔ آپ نے تبسّم فرمایا۔

حضرت ابُوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ یوم اُحد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے سر مبارک میں زخم لگ گیا۔ میرے والد آئے۔ اور آپ کے خون کو چُوس کر پی لیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جو کوئی شخص ایسا دیکھنا چاہے۔ کہ میرا خون اُس کے خون میں مل گیا ہے۔ وُہ مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ اور اُسے آتشِ دوزخ نہیں چھوئے گی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے پچھنے لگوائے اور مجھ کو خون دیا۔ اور فرمایا۔ کہ اس کو چھُپا دو۔ میں نے اُسے پی لیا۔ میں آپ کے پاس پہنچا۔ تو آپ نے پُوچھا۔ تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا۔ کہ میں نے پی لیا۔

اُم ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک رات ایک مٹی کے برتن (پیالے) میں پیشاب فرمایا۔ مجھے پیاس لگی۔ میں نے اُٹھ کر پی لیا۔ صبح کو اُٹھ کر آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے پیٹ میں کبھی درد نہیں ہو گا۔

حکیمہ بنت امیمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب کیا کرتے تھے۔ اور اُسے اپنے تخت کے نیچے رکھ دیتے تھے۔ ایک رات آپ اُٹھے۔ اور پُوچھا۔ کہ پیالہ کہاں ہے۔ بتایا گیا۔ کہ سرزمین حبشہ سے آنے والی اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ برّہ نے اُسے پی لیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آتشِ دوزخ اُس پر حرام ہو گئی۔

ابُورافع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آپ نے غسل فرمایا۔ میں نے

آپؐ کے غسل کا پانی پی لیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم پر آتشِ دوزخ حرام ہو گئی۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے۔ کہ آپؐ کے موئے مبارک طاہر ہیں۔ اور اُس پر سب کا اتفاق ہے ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے یوم النحر میں اپنے موئے مبارک منڈائے۔ تو فرمایا۔ کہ یہ تقسیم کر دیئے جائیں۔ ابُو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے اپنا حصّہ لے لیا۔ ابن سیرین نے کہا ہے۔ کہ اگر آپؐ کا ایک مُو مبارک میرے پاس ہوتا۔ تو وُہ ساری دنیا سے زیادہ محبُوب ہوتا ؛

باب نمبر ۴۲۲

آپؐ کا بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا ویسا ہی ہے جیسے کھڑے ہو کر پڑھنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔ مَیں آپ کے پاس آیا۔ تو آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ مَیں نے کہا کہ آپؐ نے تو فرمایا ہے۔ کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز کھڑے ہو کر پڑھی جانے والی نماز سے ثواب میں نصف ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ مگر مَیں تم سے کسی کی مثل نہیں ہوں ؛

باب نمبر ۴۲۳

آپؐ کا عمل آپؐ کے لیئے نفل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ کسی نے اُن سے حضوُر صلے اللہ علیہ وسلّم کے روزے کے بارے میں پُوچھا۔ تو اُنہوں نے فرمایا۔ کہ اُن کے عمل کی کیا مثال اُن کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔ اور اُن کا عمل بطور نفل تھا ؛

ابُو امامہ سے اللہ تعالےٰ کے قول نَافِلَةً لَّكَ (۱۷:۷۹) میں روایت ہے کہ نفل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ خاص ہے ؛

مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول نَافِلَةً لَّكَ کے بارے میں منقول ہے۔ کہ نفل آپؐ کے لئے خاص ہے۔ اس لئے کہ آپؐ کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔ اور آپؐ نے جو عمل فرض کے سواء کئے۔ وُہ اس وجہ سے نفل ہے کہ آپؐ کفارۂ ذنوب میں نفل ادا نہیں کرتے ہیں۔ جب کہ لوگ فرض کے علاوہ نفل کو کفارۂ ذنوب کے لئے ادا کرتے ہیں۔ مفسّرین نے فرمایا ہے۔ کہ نفل ثواب فرائض پر زیادتی ہے :: تاکہ فرائض میں جو کمی رہ جائے۔ وُہ تہجد سے پوری ہو جائے گی۔ مگر آپؐ کے فرائض میں کمی کا امکان نہیں ہے۔ کیونکہ آپؐ معصوم ہیں ::

باب نمبر ۴۲۳

"آپؐ کی یہ خصوصیت کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ میں آپؐ مخاطب ہیں۔ اور جس وقت آپؐ کسی نمازی کو بُلائیں۔ تو اُسے نماز میں آنا لازم ہے۔ اور اُس کی نماز باطل نہیں ہوتی ::"

سعید بن المعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے اُن کو پکارا۔ اور وُہ نماز پڑھ رہے تھے۔ وُہ نماز پڑھ کر آپؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے پوچھا۔ میرے بلانے پر تُم کیوں نہیں آئے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ سُبحانہٗ کا فرمان ہے يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ۵ (۲۴:۸)
پھر آپؐ نے فرمایا۔ کہ میں تم کو عظیم سُورت سکھاتا ہوں۔ راوی نے کہا۔ کہ وُہ سُورت اُسے بھُول گئی تھی۔ یا منجانب اللہ بھلا دی گئی۔ اُس نے پُوچھا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم وُہ کونسی سُورت ہے۔ آپؐ نے فرمایا :۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ یہ سُورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے ::

باب نمبر ۴۲۵

"آپؐ کے خطبے کے دَوران اگر کسی نے کلام کیا۔ تو اُس کا جمعہ باطل ہو گیا۔ اور آپؐ کی مجلس سے بغیر آپؐ کی اجازت جانا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْا ۵" (۲۴:۵۹)

مقاتل بن حبان سے مروی ہے۔ کہ جمعہ کے روز جب آپؐ خطبہ شروع فرما دیتے۔ کسی کے لئے آپؐ کی اجازت کے لئے بغیر مسجد سے جانا جائز نہ رہتا۔ اور جب کوئی جانا چاہتا۔ تو آپؐ کی جانب انگلی سے اشارہ کرتا۔ اور آپؐ بغیر کلام فرمائے اُسے اجازت دے دیتے۔ اور اگر آپؐ کے خطبہ کے دوران کوئی کلام کرتا۔ تو اُس کا جمعہ باطل ہو جاتا ہے

باب نمبر ۴۲۶

"آپؐ کے بارے میں جھوٹ بولنے والے کی توبہ کبھی قبول نہیں کی جائے گی اور آپؐ پر جھوٹ بولنے والا کافر ہو جائے گا۔"

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مجھ پر جھوٹ کہنا ایسا نہیں ہے جیسا کسی اور کے بارے میں جھوٹ کہا جائے۔ جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ کہے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

نووی نے کہا ہے۔ کہ آپ پر جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے۔ اور ایسا کرنے والا کافر ہے۔ جوینی نے فرمایا ہے۔ کہ آپؐ پر جھوٹ بولنا کفر ہے۔ خواہ ایسا کرنے والا توبہ کرے۔ امام احمد اور صیرفی کہتے ہیں۔ کہ اُس کی روایت کبھی قبول نہیں کی جائے گی۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس امر کو شرح التقریب اور شرح الفیۃ الحدیث میں بیان کر دیا ہے۔

باب نمبر ۴۲۷

"آپؐ کے سامنے تقدیم۔ آپؐ کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنا، دُور سے آواز دینا، اور حجروں سے پکارنا حرام ہے۔"

ارشاد الٰہی ہے:۔ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔ وَلَوْ

اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۹: ۱-۵﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد الٰہی ۔ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ﴿۲۴: ۶۳﴾ کی تفسیر میں مروی ہے کہ آپ کو یا ابا القاسم کہہ کر آواز دینا منع ہے ۔ اور اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ کے تحت قبر مبارک پر بھی آواز بلند کرنا ممنوع ہے ۔

ابن حمید سے روایت ہے ۔ کہ ابو جعفر المنصور نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مسجد رسول میں مناظرہ کیا ۔ اس وقت ابو جعفر کے سامنے پانچ سو آدمی تلوار لیئے ہوئے کھڑے تھے ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔ امیر المؤمنین اس مسجد میں آواز بلند نہ کیجئے ۔ اس لئے کہ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے ۔ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ ۔

اور فرمایا ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ ۔ اور فرمایا ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ ۔ اور آپ کی عظمت و احترام بعد وفات بھی آپ کی حیات طیبہ کی طرح ہے ۔

باب نمبر ۴۲۸

"آپ کی اہانت کرنے والا کافر اور آپ کو بُرا کہنے والا واجب القتل ہے ۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ ایک شخص نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بُرا کہا ۔ میں نے کہا ۔ اے خلیفہ رسول میں اُس کو قتل کر دوں ۔ آپ نے فرمایا ۔ کہ یہ امر آپ کے بعد کسی کے لئے جائز نہیں ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کو گالی دینے والا قتل کیا جائے گا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے عہد میں ایک نابینا شخص کی اُم ولد تھی ۔ جو دربار رسالت میں گستاخی کی مرتکب ہوئی تھی ۔ اُس پر اُس نابینا

شخص نے اُسے قتل کر دیا۔ اور آپؐ کو اس واقعہ سے باخبر کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ اس اُم ولد کا خون معاف ہے ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک یہودی عورت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہا کرتی تھی۔ ایک شخص نے اُس کو مار ڈالا۔ آپؐ نے اُس کا خون باطل قرار دے دیا ؛

باب نمبر ۴۲۹

"آپؐ سے آپؐ کے اہل بیت اور آپؐ کے صحابہ رضؓ سے محبّت کرنا واجب ہے۔"

اللہ سبحانہٗ نے فرمایا:۔ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ سے اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا تک ؛(۹: ۲۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص اُس وقت مسلمان نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ میں اُس کو اُس کے باپ اُس کے بیٹے اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں ؛

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم قریش کے ایک گروہ سے ملا کرتے تھے۔ وُہ مجھے دیکھ کر اپنی باتیں بند کر دیتے۔ میں نے آپؐ سے ذکر کیا۔ آپؐ نے اللہ کی حمد وثنا کی۔ اور فرمایا۔ کہ لوگ باتیں کرتے ہیں۔ اور میرے اہل بیت کو دیکھتے ہیں۔ تو باتیں بند کر دیتے ہیں۔ کوئی شخص مؤمن نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ وُہ میرے اور اللہ کے واسطے میرے اہل بیت سے محبت نہ رکھے ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے۔ اور انصار سے بُغض نفاق کی علامت ہے ؛

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جو شخص انصار سے بُغض رکھے گا۔ وُہ اللہ کے نزدیک مبغوض ہوگا ؛

باب نمبر ۴۳۰

"آپؐ کی دختر فاطمہ کی اولاد آپؐ کی جانب منسوب ہے"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ہر ایک ماں کے بیٹوں کا عصبہ ہوتا ہے۔ مگر فاطمہؓ کے بیٹوں کا مَیں عصبہ اور ولی ہوں ؛

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ کہ آپؐ نے حضرت حسن کے بارے میں فرمایا۔ کہ میرا یہ بیٹا سیّد ہے۔ اور جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ تو آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ اے علی! تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے۔ اور ایسے ہی آپؐ نے حضرت حُسین کی پیدائش پر حضرت علی سے پوچھا تھا۔ کہ تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے۔

باب نمبر ۴۳۱

آپؐ کی دختران پر نکاح ممنوع ہے!

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مَیں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ بنی ہشام بن مغیرہ اس امر کی اجازت چاہتے ہیں۔ کہ اپنی لڑکی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں۔ میں اُن کو اجازت نہ دوں گا۔ نہ دوں گا۔ نہ دوں گا۔ سوائے اُس کے۔ کہ علی بن ابی طالب میری لڑکی کو طلاق دے دیں ؛

میری بیٹی۔ میرا جگر ہے اور میرا جگر پارہ ہے۔ جو اُسے بات ناپسند ہے۔ وہ مجھے بھی ناپسند ہے۔ اور جو بات اس کے لئے تکلیف دہ ہے۔ وہ بات میرے لئے بھی تکلیف دہ ہے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ بعید نہیں ہے۔ کہ یہ امر آپؐ کے خصائص میں سے ہو۔ کہ آپ کی دختران پر نکاح کرنا ممنوع ہو ؛

علی بن الحسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے

منگنی کرنی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ جائز نہیں ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی بیٹی پر عدوّ اللہ کی بیٹی سے شادی کی جائے ؛

اُبوحنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابُوجہل کی بیٹی کو مانگا۔ آپؐ کو اطلاع ہوئی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ فاطمہ میرا جگر پارہ ہے۔ جو شخص فاطمہ کو ایذاء دے گا۔ وُہ مجھے ایذاء دے گا ؛

عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حسن بن حسن نے کسی کو مسور کے پاس اُن کی بیٹی سے شادی کا پیغام دے کر بھیجا۔ مسور رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے لئے کوئی داماد تم سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت فاطمہ کے بارے میں فرمایا تھا۔ کہ فاطمہ میرا جگر پارہ ہے۔ جو بات فاطمہ کے لئے تکلیف دِہ ہے۔ وُہ میرے لئے بھی تکلیف دِہ ہے اور جو بات فاطمہ کو خوش کرنے والی ہے وہ مجھے بھی خوش کرنے والی ہے حال یہ ہے کہ آپ کے پاس فاطمہ کی بیٹی ہیں۔ اگر مَیں اپنی بیٹی آپؐ کے ساتھ بیاہ دُوں گا۔ تو یہ امر اُن پر گراں ہو گا ؛

باب نمبر ۴۳۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ وُہ شخص دوزخ میں داخل نہ ہو گا۔ جس نے میرے خاندان میں تزوّج کیا یا مَیں نے اُس کے خاندان میں تزوّج کیا۔

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مَیں نے اپنے ربّ سے دُعا کی۔ کہ مَیں اپنی اُمت کے جس خاندان میں شادی کر دں۔ اور جو خاندان میرے یہاں شادی کرے۔ وُہ میرے ساتھ جنت میں ہو۔ اللہ تعالےٰ نے میری یہ دعاء قبول فرمائی ؛

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُم کلثوم رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کی درخواست کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُم کلثوم کی شادی حضرت عُمر رضی اللہ عنہ سے کر دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس آئے۔ اور اُن سے کہا۔ کہ تم لوگ اُم کلثوم بنت فاطمہ سے میری شادی پر مجھے مبارک باد دو۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے روز ہر سبب اور ہر نسب ختم ہو جائے گا۔ مگر میرا سبب اور نسب ختم نہیں ہو گا۔ اس لئے اب روز قیامت میرا بھی تعلّق و نسب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے باقی رہے گا ؛

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ سب تعلق و نسب اور رشتہ دامادی ختم ہو جائیں گے۔ سوائے میرے رشتہ دامادی کے:

باب نمبر ۴۳۳

"آپؐ کی انگشتری مبارک کا نقش کسی اور انگشتری پر حرام ہے"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک انگوٹھی بنوائی۔ اُس پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نقش کیا گیا۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ کہ یہ نقش کوئی اور نہ بنوائے۔

طاؤس سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے انگوٹھی پر محمد رسول اللہ نقش کروایا اور اُس نقش کی دُوسروں کو ممانعت فرما دی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ طلب کرو۔ اور اپنی انگوٹھیوں میں عربی (محمدؐ) کو نقش نہ کرو:

باب نمبر ۴۳۴

"صلوٰۃ خوف آپؐ کی خصوصیت ہے"

امام ابُو یُوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ سبحانہٗ کے اس قول۔ وَاِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ الآیہ (۴:۱۰۲) میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مسلمانوں کے درمیان آپؐ کے ہونے کا ذکر ہے۔ جس کی حکمت یہ ہے۔ کہ سرکار دو عالم کے ساتھ نماز کی فضیلت سے بڑھ کر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اس فضیلت کی بناء پر اس صلوٰۃ میں انفراد نہیں ہے اور کوئی امام آپ کے مقام میں نہیں ہے:

باب نمبر ۳۵۴

"سرکارِ دوعالمؐ ہر گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے معصوم ہیں"

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے۔ لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ط (۲:۴۸)
سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اُس امر پر اجماع اُمت ہے۔ کہ تبلیغ رسالت سے متعلق اُمور کبائر اور وہ صغائر جو شان نبوت کے خلاف ہوں۔ ان تمام گناہوں سے آپؐ معصوم ہیں۔ خواہ یہ عمداً ہوں یا سہواً ہوں۔ البتہ ان صغائر میں اختلاف ہے۔ جو شان نبوّت کے خلاف ہوں۔ اُن تمام گناہوں سے آپؐ معصوم ہیں۔ جو شان نبوت کے خلاف نہیں ہوں۔ معتزلہ اور غیر معتزلہ علماء میں سے کثیر افراد اس کے جواز کے قائل ہیں۔ جبکہ صحیح یہ ہے۔ کہ آپؐ سے ایسی خطائیں بھی سرزد نہیں ہوسکتیں۔ اِس لئے کہ اُمت آپؐ کے ہر قول و فعل کی اقتداء پر مامور ہے۔ اگر انبیاء سے کوئی ناروا فعل صادر ہونا ممکن ہو۔ تو اُس کی اقتداء کا حکم کیوں کر دُرست ہوگا ؟

سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ ط میں حکمت یہ ہے۔ کہ اس میں تمام اخروی نعمتیں بیان کردی گئی ہیں۔ کیونکہ اخروی نعمتوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سلبی ہے۔ جو گناہوں کی مغفرت ہے۔ اور دوسری ثبوتیہ ہے۔ جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ وَیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ (۲:۴۸) میں اسی جانب اشارہ ہے۔ اور دنیا کی تمام نعمتیں بھی دو قسم کی ہیں۔ ایک دینیہ ہے۔ جس کی جانب وَیَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا میں اشارہ ہے۔ اور دوسری دنیوی ہے۔ جو وَیَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا ط (۳:۴۸) میں بیان ہوئی ہے اسی طرح اللہ جل شانہٗ نے نعمتوں کی جملہ انواع آپؐ کو عطا فرما کر اُسے فتح مبین کی غایت بنایا۔ اور اُسے لَكَ کہہ کر آپؐ کے لئے خاص کیا۔ اور اُس کی نسبت خود جل شانہٗ نے اپنی جانب فرمائی۔ اور ارشاد ہوا۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ط (۱:۴۸)

ابن عطیہ نے کہا ہے۔ کہ اُس حکم میں آپ کی بزرگی کا بیان ہے۔ اور آپؐ سے کسی گناہ کا صدور ممکن نہیں ہے۔ اِس لئے کہ آپؐ کی شان میں ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ (۳:۵۳)
اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپؐ کے ہر فعل کو ہر حالت میں واجب الاتباع سمجھتے تھے اور آپؐ کی خلوت کے اُمور کی بھی اتباع کے لئے کوشش کرتے رہتے تھے ؞

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اُن کے دادا نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کہ آپؐ اجازت دیجئے۔ کہ جو امر میں آپؐ سے سنوں۔ اُس کو میں لکھ لوں۔ آپؐ نے فرمایا بے شک لکھو۔ اُنھوں نے پوچھا۔ کہ آپؐ کے رضا اور غضب دونوں صورتوں میں لکھوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں دونوں حالتوں میں لکھو۔ مَیں دونوں میں حق ہی کہتا ہوں ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں حق کے سوا فرماتا ہی نہیں۔ اصحاب نے عرض کی۔ کسی وقت آپ ہم سے ظرافت بھی فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں ظرافت میں بھی یہی کہتا ہوں ؛

باب نمبر ۴۳۶

آپؐ کے خصائص میں سے ایک یہ امر ہے۔ کہ آپؐ مکروہ فعل سے منزہ ہیں۔ ابن السبکی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ چونکہ آپؐ معصُوم ہیں۔ اِس لئے آپؐ کا فعل غیر محرم اور تنزیہ کی بناء پر غیر مکروہ ہے۔ اور اگر آپؐ نے کوئی ایسا فعل کیا ہو۔ جو ہمارے حق میں مکروہ ہے۔ تو اُس کا آپؐ کا کرنا بیان جواز کے لئے ہے۔ جو تبلیغ رسالت کے ضمن میں واجب ہے ؛

باب نمبر ۴۳۷

رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ انبیاء پر جنون طاری نہیں ہوتا۔ بخلاف بے ہوشی کے۔ ابُو حامد نے فرمایا۔ کہ طویل بے ہوشی بھی انبیاء کے لئے نہیں ہے۔ سبکی نے کہا ہے۔ کہ انبیاء کی بے ہوشی عام لوگوں کی بے ہوشی سے مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ بیماریوں کا غلبہ انبیاء کے صرف ظاہری حواس پر ہوتا ہے۔ قلب پہ نہیں ہوتا ہے۔ انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں۔ اور قلب ان کے بیدار رہتے ہیں۔ جب خواب میں انبیاء کے قلوب محفوظ رکھے گئے ہیں۔ تو بدرجۂ اولیٰ بے ہوشی میں بھی اُن کے قلوب کا تحفظ کیا جائے گا۔ انبیاء کے لئے احتلام بھی ممنوع ہے۔ اور انبیاء نابینا بھی نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ نابینا ہونا ایک نقصان ہے۔

حضرت شعیب علیہ السّلام کا نابینا ہونا ثابت نہیں ہے۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر پردہ آگیا تھا۔ جو بعد ازاں زائل ہوگیا تھا ؛

باب نمبر ۴۳۸

"آپؐ کا رؤیاء وحی ہے"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جو تنئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں یا بیداری میں دیکھی وہ حق ہے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالے کے اس قول اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَعَشَرَ کَوْکَبًا (۱۲: ۴) کے ذیل میں منقول ہے۔ کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں ؛

باب نمبر ۴۳۹

خواب میں سرکار دوعالمؐ کی زیارت حق ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے خواب میں دیکھا مجھ کو۔ تحقیق اُس شخص نے مجھے ہی دیکھا۔ اس لئے کہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا ؛

قاضی ابو بکر فرماتے ہیں۔ کہ خواب میں آپؐ کو دیکھنا صحیح ہے۔ اور وُہ اضغاث احلام نہیں ہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے۔ کہ اس حدیث کے معنے یہ ہیں۔ کہ جس نے آپؐ کو خواب میں دیکھا تو فی الحقیقت اُس نے آپؐ کو ہی دیکھا اور شیطان خواب میں آپؐ کی صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مُسلم میں فرمایا ہے۔ کہ کسی شخص نے نبی کریمؐ کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپؐ کسی امرِ مندوب کا حکم فرماتے ہیں۔ اور کسی ممنوع کام سے منع فرماتے ہیں۔ تو اُس کے لئے آپؐ کے اُس حکم پر عمل کرنا مستحب ہے اور فتاویٰ حناطی میں ہے کہ اگر کسی شخص نے آپ کو خواب میں ایسی صفت پر دیکھا جو منقول عنہ کے اور بر نص اور اجماع کے خلاف نہیں ہے تو اُس میں دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے۔ کہ فرمانِ نبویؐ پر عمل کرے۔ اس لئے کہ حکم نبی قیاس پر مقدم ہے۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ عمل نہ کرے۔ اس لئے قیاس دلیل ہے۔ اور خواب

پر بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ خواب کی بناء پر دلیل کو ترک نہیں کیا جائے گا ؛
ابو اسحاق اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ کہ اگر کسی شخص نے نبی کریمؐ کو خواب میں دیکھا۔ اور آپؐ نے کوئی حکم اُس کو فرمایا۔ تو اُس کو آپؐ کے حکم کی تعمیل فرض ہے ۔ اور واجب ہے اور ایک قول یہ ہے۔ کہ واجب نہیں ہے۔ یہی اختلاف فتاوٰی قاضی خان میں اس جزیئے کے بارے میں بھی مذکور ہے۔ کہ اگر شعبان کی تیسویں رات کو کسی نے آپؐ کو خواب میں دیکھا۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ کل رمضان کا دن ہے ۔ تو کیا روزہ واجب ہو گا ۔ قاضی شریح نے روضۃ الاحکام میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کو خواب میں نبی کریمؐ نے فرمایا ۔ کہ فلاں کے ذمے فلاں کا اتنا قرض ہے۔ تو کیا خواب دیکھنے والا اس امر کی گواہی دے گا ۔ اس میں بھی دو صورتیں ہیں ؛

باب نمبر ۴۴۰

دُو دُو کی فضیلت

اللہ سبحانہٗ کا فرمان ہے :- اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (۵۶:۳۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود بھیجے گا ۔ اللہ تعالےٰ اُس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرے گا ؛
ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ تعالےٰ اور اُس کے ملائکہ اُس پر ستر مرتبہ درود بھیجیں گے ؛
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا ۔ کہ آپ کا رب فرماتا ہے ۔ کہ کیا یہ امر آپؐ کو راضی نہ کرے گا ۔ کہ آپؐ کی اُمت میں سے کوئی شخص جب آپؐ پر ایک مرتبہ درود بھیجے ۔ تو مَیں اُس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کروں اور کوئی شخص آپ پر سلام بھیجے ۔ اور مَیں اُس پر دس مرتبہ سلامتی نازل کروں ؛
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ۔ کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے ۔ اور کہا ۔ کہ جو شخص آپؐ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا ۔ اللہ اُس پر دس مرتبہ اپنی

رحمتیں نازل کرے گا۔ اور اُس کے دس درجات بلند فرمائے گا ؛

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جو شخص نبی کریمؐ پر درود بھیجے گا۔ اللہ سبحانہٗ اُس کے لئے اُس کے عوض دس حسنات لکھے گا ؛

عبدالرحمٰن بن عمرو سے روایت ہے۔ کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا۔ اللہ سبحانہٗ اُس کے لئے دس حسنات لکھے گا۔ دس سیئات مٹائے گا۔ اور اُس کے دس درجات بلند کرے گا ؛

سعد بن عمیر نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص ایک بار صدق دل سے مجھ پر درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس درجات بلند کرے گا۔ اور دس حسنات لکھے گا ؛

عامر بن ربیعہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا۔ تو جب تک وُہ درود پڑھتا رہے گا۔ ملائکہ اُس پر رحمتیں نازل کرتے رہیں گے ؛

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وُہ لوگ ہوں گے۔ جو مجھ پر بکثرت درود بھیجتے ہیں۔ حسین بن علی سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بخیل وُہ ہے۔ کہ اُس کے سامنے میرا ذکر ہو۔ اور وُہ درود نہ بھیجے ؛

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا۔ اُس نے جنت کا راستہ خطا کیا ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس مجلس میں لوگ بیٹھیں۔ اور اللہ کا ذکر نہ کریں۔ اور رسُول پر درود نہ بھیجیں ؛ وُہ قوم ظالم ہے۔ اللہ اگر چاہے گا۔ تو اُن پر عذاب بھیجے گا۔ اور اگر چاہے گا۔ تو معاف کر دے گا ؛

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے عرض کی۔ یا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپؐ پر درود بھیجنے کی کثرت کرتا ہوں۔ میں اُس کی کس قدر تعداد رکھوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جتنی تم چاہو۔ میں نے آپ سے عرض کی۔ کہ ربع حصہ۔ آپؐ نے فرمایا۔ جتنا چاہو۔ اگر زیادہ کرو گے۔ تو بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی۔ نصف حصہ۔ آپؐ نے فرمایا۔ جتنا چاہو۔ اگر تم زیادتی کرو گے۔ تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی۔ دو ثلث حصہ۔ آپؐ نے فرمایا۔ جتنا چاہو۔ اگر زیادتی کرو گے۔ تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے کہا کہ میں اپنا سارا وقت آپ پر درود بھیجوں گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اُس

وقت تم کو غم سے کفایت ہو گی۔ اور تمہارے گناہ بخشے جائیں گے ؏

یعقوب بن زید بن طلحہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا۔ اور اُس نے کہا۔ کہ بندگان خدا میں سے جو آپؐ پر ایک بار درُود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے عوض اُس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم میں اپنی دعاؤں کا نصف حصہ آپ کے لئے کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر چاہو تو بڑھا لو۔ اُس نے کہا۔ کہ میں دو ثلث کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر چاہو۔ تو بڑھا لو اسنے کہا میں اپنی دعا کا سارا وقت آپؐ کے لئے کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اُس وقت اللہ تعالےٰ تمہارے دنیا اور آخرت کے غم کی کفایت کرے گا ؏

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے۔ اور کہا۔ اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو۔ جس کے سامنے آپؐ کا ذکر ہوا۔ مگر اُس نے درُود نہیں بھیجا ؏

حسن سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کے لئے یہ بخل کافی ہے۔ کہ میرا ذکر ہو۔ اور کوئی قوم مجھ پر درُود نہ بھیجے ؏

جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہوا۔ اور اُس نے مجھ پر درُود نہیں بھیجا۔ اُس نے جنت کا راستہ خطا کیا ؏

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تم لوگ مجھ پر درُود بھیجو۔ اس لئے کہ تمہارا درُود تمہارے تزکیہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مجھ پر درُود بھیجو۔ اس لئے کہ تمہارا مجھ پر درُود بھیجنا تمہارے واسطے کفارۂ ذنوب ہے ؏

خالد بن طہمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درُود بھیجے گا۔ اُس کی سو حاجتیں روا کی جائیں گی ؏

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اگر کچھ لوگ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ اور مجھ پر درُود نہیں بھیجتے قیامت کے ہول کے وقت انہیں ندامت ہوگی اور وُہ شخص نجات پائے گا۔ جو مجھ پر زیادہ درُود بھیجنے والا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو درُود کے لئے اسی واسطے مخصوص کیا ہے تاکہ اُن کو ثواب عطا کرے ؏

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے ہول اور خوف سے وُہ شخص نجات پائے گا۔ جو مجھ پر زیادہ درُود بھیجنے والا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو درُود کے لئے اسی واسطے مخصوص کیا ہے۔ تاکہ اُن کو ثواب عطا کرے ؛

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم پر درُود بھیجنا ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ اور آپؐ سے محبّت اپنی جان سے افضل ہے ؛

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مجھے شتر سوار کے قدح کی طرح نہ کرو۔ کہ اگر اس کو پینے کی حاجت ہوئی۔ تو پی لیا۔ اور وضوء کی ضرورت ہوئی۔ تو وضوء کر لیا۔ وگرنہ گرا دیا۔ البتہ تم مجھے اوّل، اوسط اور آخر دعا میں یاد کرو ؛

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ہر دُعا کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ دُعا مانگنے والا نبی کریم اور آپؐ کی آل پر درُود بھیجتا ہے۔ جس کے بعد وُہ حجاب دُور ہو جاتا ہے۔ اور دعاء آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ اور اگر اُس نے درُود نہیں پڑھا۔ تو وُہ دعاء واپس آ جاتی ہے ؛

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ دعاء آسمان و زمین کے درمیان معلّق رہتی ہے۔ جب درُود پڑھا جائے۔ تو وُہ دعاء اُوپر جاتی ہے ؛

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس دعاء کے ساتھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم پر درُود نہ بھیجا جائے۔ وُہ آسمان و زمین کے درمیان معلّق رہتی ہے ؛

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ وُہ قیامت کے دن میری شفاعت کا مُستحق ہو گا ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں تم لوگ مجھ پر درود کثرت سے بھیجو۔ جو شخص ایسا کرے گا۔ میں قیامت میں اُس کا گواہ ہوں گا۔ یا یہ فرمایا۔ کہ میں اُس کی شفاعت کروں گا ؛

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث رؤیا میں روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو صراط پر دیکھا۔ کہ وُہ شاخ تر کی طرح لرز رہا ہے تو اُس کے پاس وُہ درُود آیا۔ جو اُس نے مجھ پر بھیجا تھا۔ تو اُس کا وُہ

لرزہ ٹھہر گیا ؛
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ جو شخص کثرت سے مجھ پر درود بھیجے گا۔ وُہ عرش کے سایہ میں ہوگا ؛
ابُوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہر جمعہ کو تم مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ ہر ایک جمعہ کے دن میری اُمت کا درُود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جس شخص نے کثرت سے مجھ پر درُود بھیجا ہو گا۔ وُہ مرتبہ میں مجھ سے قریب ہوگا ؛
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آدم علیہ السلام کے لئے عرش کی ایک فراخ جگہ ہوگی۔ جہاں وُہ دو سبز کپڑے پہنے کھڑے ہوں گے۔ اور لمبے کھجور کے درخت معلوم ہوتے ہوں گے۔ وُہ اپنی اولاد میں سے کچھ کو جنت کی جانب جاتا ہوُا۔ اور کچھ کو دوزخ کی طرف جاتا ہوُا دیکھ رہے ہوں گے۔ یکایک آپ دیکھیں گے۔ کہ اُمت محمدیہ میں سے کوئی شخص دوزخ کی جانب لے جایا جا رہا ہے۔ تو آپ آواز دیں گے۔ یا احمد۔ یا احمد۔ آپ جواب دیں گے لبیک یا ابو البشر۔ آدم علیہ السلام کہیں گے کہ یہ آپ کی اُمت کا آدمی دوزخ لے جایا جا رہا ہے۔ میں اپنی کمر باندھوں گا۔ اور ملائکہ کے پیچھے بسرعت جاؤں گا۔ اور اُن سے ٹھہرنے کیلئے کہونگا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم سخت بات کہنے والے اور سختی کرنے والے ہیں۔ اور ہم حکم رب کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اور جو کام کہہ دیا جاتا ہے وُہ کرتے ہیں۔ آپ اُن سے مایوس ہو کر ریش مبارک بائیں ہاتھ میں لیں گے۔ اور اپنا منہ عرش کی جانب کرکے فرمائیں گے۔ کہ اے میرے رب تونے وعدہ کیا ہے۔ تو میری اُمت کے معاملے میں مجھے رسواء نہیں کرے گا۔ عرش سے آواز آئے گی۔ کہ محمدؐ کی اطاعت کرو۔ اور اُس شخص کو حشر کی جانب واپس کردو۔ میں اپنی کمر سے کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالوں گا۔ وُہ روشن چمکتا ہوُا انگلی کے برابر ہو گا۔ مَیں اُس کو میزان کے داہنے پلڑے میں رکھوں گا۔ اور میں بسم اللہ کہوں گا۔ اور حسنات سیّأت سے بھاری ہو جائیں گے۔ اور آواز آئے گی۔ سعد و سعد جدہ وثقلت موازینہ۔ (یہ سعید ہو گیا اس کی سعی سعید ہو گی اور اس کا وزن بھاری ہو گیا۔) اُس کو جنت کی طرف لے جاؤ۔ وُہ بندہ ان فرشتوں سے کہے گا۔ کہ ٹھہر جاؤ۔ کہ میں اُس بندے سے کہ اپنے رب کے نزدیک کریم ہے۔ پُوچھ لوں۔ وُہ کہے گا۔ کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ

چہرہ مبارک کس قدر اچھا ہے۔ آپؐ کون ہیں۔ آپؐ نے میری لغزشیں معاف کرائیں۔ اور مجھ پر رحم فرمایا۔ میں کہوں گا۔ کہ میں تیرا نبی محمدؐ ہوں۔ اور یہ تیرا درود ہے۔ کہ جو تو مجھ پر بھیجا کرتا تھا۔ اس نے تیری ضرورت کو پورا کر دیا جس کا تو حاجت مند تھا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ جب کوئی وضو سے فارغ ہو کر اشھد ان لآ الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ کہے۔ پھر وہ مجھ پر درود بھیجے۔ تو اس پر رحمت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جو شخص مجھ پر درود کتاب میں پڑھے گا۔ تو جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا۔ ملائکہ اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو وحی کی۔ اے موسیٰ! کیا تم یہ چاہتے ہو۔ کہ روز قیامت تمہیں تشنگی نہ ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ محمدؐ پر بکثرت درود بھیجا کرو۔

ابن ابی الحسن المیمونی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے والد ابو علی الحسن کو اُن کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ اُن کے ہاتھوں کی انگلیوں پر سنہری حروف میں کچھ لکھا ہوا تھا انہوں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے تو اُن کے والد نے بتایا۔ کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی حدیث لکھتے وقت صلے اللہ علیہ وسلّم لکھا کرتا تھا۔ اس کی جزا میں یہ حروف میری انگلیوں پر سونے کے پانی سے لکھے گئے ہیں۔

باب نمبر ۱۴۴

آپؐ کا منصب جلیل اس سے ممتاز ہے۔ کہ کوئی شخص آپؐ کے لئے دعائے رحمت کرے۔

ابن عبدالبر نے کہا ہے۔ کہ ذکر مبارک پر رحمۃ اللہ علیہ کہنا جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ آپؐ نے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فرمایا ہے۔ من ترحم علیّ یا من دعا لی کہیں نہیں فرمایا۔ اگرچہ خود صلوٰۃ کے معنی بھی رحمت کے ہیں۔ مگر تعظیماً آپؐ کے ساتھ لفظ صلوٰۃ کا اختصاص کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری بھی ہے:۔

"لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ط" (۲۴:۶۳)

ابن حجر، قاضی ابوبکر بن العربی، صیدلانی اور ابوالقاسم الانصاری نے ذکر کیا ہے۔ کہ لفظ رحمت صلوٰۃ کی طرف مضاف کرکے کہنا جائز ہے۔ اور محض لفظ رحمت کہنا نہیں ہے ؛
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ کہ رحمت کے لفظ میں ایہام نقص ہے۔ اس لئے یہ آپؐ کے لئے جائز نہیں ہے ؛

باب نمبر ۲۴۴

آپؐ جس شخص پر چاہیں لفظ صلوٰۃ کے ساتھ درود بھیج سکتے ہیں!"

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب کوئی قوم آپؐ کے پاس صدقہ لاتی ۔ تو آپؐ فرماتے :۔ اللھم صل علیھم۔ میرے والد صدقہ لے کر گئے۔ تو آپؐ نے فرمایا :۔ اللھم صل علیٰ آل ابی اوفی ؛
جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میری بیوی نے عرض کیا آپ مجھ پر اور میرے شوہر پر صلوٰۃ بھیجے آپؐ نے فرمایا :۔ صلی اللہ علیک و علیٰ زوجک ؛
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ درود صرف نبی پر پڑھا جائے اور عام مسلمانوں کے لئے استغفار کیا جائے ۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے اصحاب شافعیہ کے نزدیک غیر نبی پر صلوٰۃ کی ابتداء مکروہ ہے ۔ یہ بھی کہا گیا ہے ۔ کہ حرام ہے۔ غائب شخص پر سلام بھیجنا بھی درست نہیں ہے ۔ یعنی علیہ السلام نہ کہا جائے ۔ اور جو مومنین زندہ ہیں یا مردہ ہیں ۔ انہیں بر سبیل خطاب السلام علیک کہا جا سکتا ہے ؛

باب نمبر ۳۴

"آپ کی یہ خصوصیت کہ آپ جس کو چاہیں کسی حکم کے ساتھ خاص فرما دیں۔"

عمارۃ بن خزیمۃ الانصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا۔ آپ نے قیمت ادا کرنے کے لیئے اُسے ساتھ لے لیا۔ آپ تیز چل رہے تھے۔ اور اعرابی آہستہ چل رہا تھا۔ درمیان میں لوگ آئے۔ اور گھوڑے کا بھاؤ کرنے لگے۔ انہیں معلوم نہیں تھا۔ کہ آپ خرید فرما چکے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے اُس کی قیمت آپ کی قیمت سے زیادہ کی تو اعرابی نے آپ کو پکارا کہ اگر آپ خرید رہے ہیں۔ تو لے لیں۔ ورنہ میں کسی اور کو دیئے دیتا ہوں۔ آپ اُس اعرابی کے پاس آئے۔ اور اُس سے کہا۔ کہ میں نے تجھ سے گھوڑا خرید نہیں لیا تھا؟ اعرابی نے کہا۔ واللہ میں نے آپ کو گھوڑا فروخت نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا بلاشبہ میں نے تجھ سے گھوڑا خرید لیا ہے۔ سب لوگ جمع ہو گئے۔ اعرابی نے کہا۔ کہ آپ گواہ لائیے مسلمان اُس اعرابی سے کہتے رہے۔ کہ تجھے ہلاکت ہو۔ آپ ہمیشہ حق بات فرماتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت خزیمہ آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ تُو نے اُس گھوڑے کو فروخت کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ سے پوچھا۔ کہ تم کس طرح گواہی دیتے ہو۔ تو جناب خزیمہ نے کہا۔ کہ میں آپ کی تصدیق کی بناء پر گواہی دیتا ہوں۔ اس پر آپ نے تنہا خزیمہ کی گواہی دو مردوں کے برابر قرار دے دی ؕ

نعمان بن بشیر سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا۔ اعرابی نے بعد میں انکار کیا۔ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ تو نے اس کو فروخت کر دیا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اے خزیمہ ہم نے معاملے کے وقت تم کو گواہ نہیں بنایا تھا۔ پھر تم گواہی کیسے دیتے ہو۔ خزیمہ نے کہا۔ کہ آپ آسمان کی خبر دیتے ہیں۔ تو میں اُس پر آپ کی تصدیق کرتا ہوں۔ تو کیا اِس باب میں آپ کی

تصدیق نہ کروں گا۔ آپؐ نے تنہا خزیمہ کی شہادت کو دو مردوں کی شہادت کے برابر قرار دے دیا۔ سوائے خزیمہ کے اسلام میں اور کوئی شخص نہیں ہے۔ جس کی شہادت دو مردوں کے برابر ہو ؛

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تنہا خزیمہ کی شہادت کافی ہے ؛

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا۔ کہ جو شخص ہماری نماز پڑھے گا۔ اور ہماری قربانی کرے گا۔ اُس نے قربانی کی۔ اور جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے گا۔ تو وہ بکری کا گوشت ہے یہ سُن کر ابُو بردہ بن دینار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ اور عرض کی۔ کہ میں نے تو نماز سے پہلے قربانی کر دی ہے۔ میں نے یہ سمجھا۔ کہ آج کا دن کھانے پینے کا ہے۔ اس لئے میں نے جلد قربانی کی۔ خود کھایا، گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلایا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ یہ قربانی نہیں ہوئی۔ ابُو بردہؓ نے عرض کی۔ کہ میرے پاس اونٹ کا دو ماہہ بچہ ہے جو دو بکریوں سے اچھا ہے۔ کیا اس کی قربانی کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ بے شک۔ مگر تمہارے بعد کسی اور کے لئے ایسی بھیڑ قربانی کے لئے درست نہ ہوگی ؛

اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب یہ آیت يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا تا وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ (۶۰:۱۲) نازل ہوئی۔ تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آل فلاں کو اس حکم سے مستثنیٰ کر دیجئے۔ ان لوگوں نے جاہلیت کے زمانے میں میری مدد کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ لا آل فلاں ؛

امام نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ آپؐ نے اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کو آل فلاں کے باب میں بطور خاص رخصت عطا فرمائی ہے۔ اور شارع کے لئے جائز ہے۔ کہ وہ جس عام حکم کو چاہے خاص کر دے ؛

سہلہ اہلیہ ابُو حذیفہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے عرض کی۔ کہ ابُو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام سالم میرے پاس آتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ تم اس کو اپنا دُودھ پلا دو۔ جب کہ وُہ بڑا تھا۔ اس کے بعد وہ جنگ بدر میں حاضر ہوا سہلہ رضی اللہ عنہا نے اُس کو اپنا دُودھ پلا دیا۔ ؛

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جب جعفر بن ابی طالب شہید ہوئے۔ تو

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کہ تم تین دن سوگ کے کپڑے پہنو۔ پھر جو چاہو۔ کرو ؂

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج نے اُس طرح دوُدھ پلانے سے گریز کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ امر آپؐ کی طرف سے سالم رضی اللہ عنہ کے لئے خاص تھا ؂

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے قبل اُس کے کہ اُن پر صدقہ نکالنا حلال ہو۔ اس کی تعجیل کے بارے میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپؐ نے اس باب میں اُن کو رُخصت دی ؂

حکم بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے قبل اس کے کہ اُن پر صدقہ نکالنا حلال ہو۔ اس کی تعجیل کے بارے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپؐ نے اس باب میں اُن کو رُخصت دی ؂

حکم بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دو سال کے صدقے کے لئے عجلت فرمائی ؂

ابو نعمان الازدی رضی اللہ عنہ سے روائیت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ایک سورۃ قرآن پر نکاح کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ کسی کے واسطے تیرے بعد سورۃ قرآن مہر نہ ہو گی ؂

جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ کہ اُم ایمن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں تو سلام لاعلیکم کہتیں۔ آپؐ نے ان کو السلام کہنے کی اجازت دی۔ ایک روایت ہے کہ اُس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اُم ایمن کی زبان میں لکنت تھی۔

منذر الثوری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت علی اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کے درمیان گفتگو ہوئی۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ جیسی جرأت آپ نے کی ہے۔ وُہ مجھ میں نہیں ہے۔ آپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت رکھے ہیں جب کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے جمع کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قریش کے لوگوں کو بلایا۔ انہوں نے گواہی دی۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے بعد تمہارے (علیؓ) کے لڑکا ہو گا۔ جسے میں نے بطور خاص اپنا نام اور کنیت عطا کی ہے۔ اور میری اُمت میں سے کسی کو میرا نام اور کنیت جمع کرنا جائز نہیں ہے ؂

محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپؐ سے عرض کی تھی۔ کہ یا رسول اللہ آپ

کے بعد میرے کوئی لڑکا ہو گا۔ تو میں اُس کا نام اور کنیت آپ کا نام اور کنیت رکھوں گا۔ آپ نے اجازت دی ⁂

باب نمبر ۴۴۴

آپ جس کے درمیان مواخات یا توارث چاہتے فرما دیتے تھے

علی بن زید رضی عنہ سے حق سبحانہ کے اس قول وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ میں روایت ہے۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے رشتہ مواخات میں منسلک کیا۔ اگر کوئی رحم درمیان میں حائل نہ ہوتا۔ تو لوگ اُن کا حصّہ دیتے۔ کہا گیا ہے۔ کہ یہ ایک گروہ تھا۔ جس کے درمیان آپ نے مؤاخات فرما دی تھی۔ اور بعد ازاں یہ امر جائز نہیں رہا ہے ⁂

باب نمبر ۴۴۵

ہمارے اصحاب نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلّم میں نماز پڑھے۔ تو آپ کی محراب اُس کے حق میں کعبہ کی مثل ہے۔ اور ایسی ہی وہ تمام جگہیں ہیں۔ جہاں آپ نے نماز پڑھی ہے ⁂

باب نمبر ۴۴۶

آپ کی وجہ سے آپ کی ازواج اہل بیت اور اصحاب کو شرف عطا ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ

تَطْهِيْرًا ۔ (۳۳:۳۳)

نیز فرمایا ۔ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۵ (۳۳:۳۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ میرے گھر میں یہ آیت اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ ط نازل ہوئی۔ آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہؓ اور اُن کے دو بیٹوں کو بُلا کر ارشاد فرمایا۔ کہ یہ میرے اہل بیت ہیں ؛

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک فرشتہ آسمان سے اُترا۔ اور اُس نے یہ بشارت دی۔ کہ فاطمہؓ خواتین جنت کی سردار ہیں ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مَیں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ۔ کہ جس وقت قیامت ہوگی۔ تو ایک منادی ندا کرے گا۔ کہ اے لوگو! اپنی آنکھیں چھپالو۔ کہ جنابِ فاطمہ رضی اللہ عنہا گزرتی ہیں۔ اور آپ سبز چادر اوڑھے گزریں گی ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ تمہاری ناراضگی سے اللہ ناراض اور تمہارے خوش ہونے سے خوش ہوتا ہے ؛

حضرت ابُوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خواتین جنت کی سردار ہیں ۔ سوائے مریم علیہا السلام بنت عمران کے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ تم تمام نساء عالمین ، نساء مؤمنین اور اس اُمت کی خواتین کی سردار ہو ؛

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا۔ کہ اِن کو دُودھ پلانے والی اُن کی رضاعت جنت میں پُورا کرے گی ؛

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابراہیم علیہ السلام کی جنت میں دودُھ پلانے والی ہے ۔ اور وُہ اپنی باقی رضاعت کو جنت میں پُورا کریں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام صدیق و شہید ہیں ؛

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ہوئی ۔ تو آپ نے

اُن پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا۔ کہ جنت میں اُن کی دودھ پلانے والی ہے۔ اور اگر ابراہیم علیہ السلام زندہ رہتے تو صدیق اور نبی ہوتے۔ اور اُن کے ماموں نبطی لوگ آزاد ہو جاتے۔ اور کوئی قبطی غلام نہ رہتا ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اگر ابراہیم علیہ السلام زندہ رہتے۔ تو صدیق اور نبی ہوتے ؛

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ مگر دو خالہ زاد بھائیوں کے سردار نہیں ہیں[1] ؛

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ جناب حسن علیہ السلام اور جناب حسین علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کشتی لڑی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے۔ اے حسن جلدی کرو۔ فاطمہ کہنے لگیں۔ کہ آپ حسن کی اعانت کر رہے ہیں۔ گویا حسن آپ کو حسین سے زیادہ پسند ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جبرائیلؑ حضرت حسین کی اعانت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور میں حسن کی اعانت کرتا ہوں ؛

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے پاس دو تعویذ تھے اُن تعویذوں میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پر تھے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ افضل النساء اہل جنت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، اور حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا ہیں ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے بنی عبد المطلب میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ چاہا ہے۔ کہ تم لوگوں میں جو قائم ہے۔ اللہ اُس کو اُس کے قول پر قائم رکھے۔ اور جو گمراہ ہے۔ اُسے ہدایت دے۔ اور جو جاہل ہے اُسے علم دے اور تمہیں بہادر سخی اور رحم کرنے والا بنا دے۔ اگر کسی شخص نے رکن اور مقام کے درمیان دونوں قدم برابر رکھے۔ اور اس نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا۔ مگر اُس نے اہل بیت سے نفرت رکھی۔ وہ دوزخ میں داخل ہوگا ؛

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ

[1] حضرت یحییٰ علیہ السلام و حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ہم اہل بیت سے جو شخص بُغض رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں داخل کرے گا ۞

حضرت ابُوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تم لوگوں میں میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح کی سی ہے۔ جو شخص اُس میں سوار ہو گیا۔ نجات پائی۔ اور جو اُس سے رہ گیا۔ وہ غرق ہو گیا ۞

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مَیں تم لوگوں میں دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں اور وہ دو بھاری چیزیں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت ہیں ۞

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ستارے اہل زمین کے واسطے غرق ہونے سے امان میں ہیں۔ اور میرے اہل بیت میری اُمت کے اختلاف کے واسطے امان ہیں۔ جس وقت میرے اہل بیت سے کوئی گروہ خلاف کرے گا۔ وہ مختلف ہو کر گروہ شیطان بن جائے گا ۞

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے رب نے میرے اہل بیت کے بارے میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ اُن میں سے جو لوگ توحید کے ساتھ میری رسالت کے پہنچانے کا اقرار کریں گے۔ اللہ تعالےٰ اُن کو عذاب نہ دے گا ۞

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ سیّد الشہداء حمزہ ہیں ۞

حضرت عُروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جنت کے جوانوں کے سردار ابُوسفیان بن الحارث رضی اللہ عنہ ہیں ۞

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ہر شخص اپنے بھائی کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ مگر بنی ہاشم کسی کے لئے کھڑے نہیں ہوتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تم لوگ کسی کے واسطے کھڑے نہ ہو۔ مگر حسن علیہ السّلام اور حسین علیہ السّلام اور اُن کی اولاد کے واسطے ۞

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تم لوگ کسی کے واسطے کھڑے نہ ہو۔ اور میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو قسم ہے اُس ذات کی۔ کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کسی کے پاس اُحد کے برابر بھی سونا ہو۔ اور وہ

اُس کو اللہ کے راستے میں خرچ کرے۔ اور محتاجوں اور مساکین اور یتامیٰ پر خرچ کرے تو ان کی کسی ایک فضیلت کو نہ پائے گا اور نہ آدھی فضیلت کو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میرے اصحاب میری اُمت میں ستاروں کے مانند ہیں۔ ستاروں سے لوگوں کو راستے کا علم ہوتا۔ اور ستاروں کے غروب ہو جانے کے بعد آدمی حیران رہ جاتے ہیں ؛

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میرے اصحاب ستاروں کی مثل ہیں۔ جن سے آدمیوں کو راستے کی ہدایت ہوتی ہے۔ جس اصحابی کے قول پر عمل کرو گے۔ ہدایت پاؤ گے ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میرے اصحاب کی مثال نمک کی سی ہے۔ کھانا بغیر نمک کے درست نہیں ہوتا ؛

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے اصحاب سے جو لغزش ہو گی۔ اُن کے اُن سابقہ اعمال کی بناء پر جو میرے ساتھ انہوں نے کئے ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ بخش دے گا۔ اس لغزش پر جب ایک قوم میرے بعد عمل کرے گی۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے اصہار اور انصار کو تم لوگ بُرا نہ کہو۔ جو شخص میرے اصہار اور انصار میں مجھ کو محفوظ رکھے گا۔ اُس کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک محافظ ہو گا۔ اور جو شخص میرے اصہار اور انصار میں محفوظ نہیں رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو چھوڑ دے گا۔ اور قریب ہے۔ کہ اُس کو دوزخ کے عذاب میں مبتلا کر دے ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ کوئی نبی نہیں ہے۔ مگر اُس کی نظیر میری اُمت میں ہے۔ ابُو بکر رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظیر ہیں۔ عُمر رضی اللہ عنہ موسیٰ علیہ السلام کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میری نظیر ہیں۔ اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام کو دیکھنا چاہے۔ وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے ؛

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

کہ میرے اصحاب میں سے جو کوئی کسی شہر میں وفات پائے گا۔ وُہ اس شہر کے لوگوں کا روز قیامت قائد امام اور اُن کا نُور ہو گا ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میرے اصحاب میں سے جو شخص کسی شہر میں وفات پائے گا۔ وُہ اُن کے لئے نُور ہو گا۔ اور اُن کا امام ہوگا ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ وُہ نماز جنازہ میں اہل بدر پر چھ تکبیریں کہتے تھے۔ اور اصحاب پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ اور باقی لوگوں پر چار تکبیریں کہتے تھے ؛

حسن بن سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قریش کو وُہ شئے عطا کی گئی ہے۔ جو اور لوگوں کو نہیں دی گئی ؛

باب نمبر ۴۴۷

علمائے کرام کا اس امر پر اجماع ہے۔ کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے تمام اصحاب عادل ہیں۔ خیر القرون قرنی۔ یہ فرمان نبوت ہے۔

نیز علماء کرام نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص ایک لحظہ کے لئے بھی آپؐ کے ساتھ رہا ہو۔ وُہ صحابی ہے۔ بخلاف تابعی کے کہ اس میں صحابی کے ساتھ طول صحبت لازمی ہے۔ اور آپؐ کے خصائص میں سے یہ امر ہے۔ کہ آپؐ کی حدیث شریف کے حاملین کے چہرے تروتازہ رہتے ہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے۔ کہ محدثین کے چہروں کی تازگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُس قول شریف کی بناء پر ہے۔:

" نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاها واداها الی من لم یسمعها۔"

علمائے حدیث حفاظ اور امیر المؤمنین کے لقب کے ساتھ مختص ہوتے ہیں۔ خطیب نے کہا ہے۔ کہ حافظ وُہ لقب ہے۔ کہ جس کے ساتھ محدثین مختص ہوتے ہیں ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے یہ دعاء مانگی۔ اللّٰھمّ ارحم خلفائی۔ کسی نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم آپؐ کے خلیفہ کون ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرے خلیفہ وُہ ہوں گے۔ جو میرے بعد آئیں گے۔ اور میری حدیث اور سنّت سکھائیں گے ؛

باب نمبر ۴۹۹

"وُہ معجزات جو آپؐ کی وفات کے موقعہ پر ظاہر ہُوئے۔ آپؐ نے اپنی وفات کی خبر دی ہے۔"

واثلہ بن الاسقع سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم ہمارے پاس مکان سے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ کیا تم یہ خیال کرتے ہو۔ کہ میں تم لوگوں کے آخر میں وفات پاؤں گا۔ میں تم سے پہلے وفات پانے والا ہوں۔ اور میرے بعد تم ایک دُوسرے کو ہلاک کرو گے ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرماتے۔ سال وفات میں آپؐ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ جبرئیل علیہ السلام ہر رمضان میں آپؐ کو قرآن کریم کا دور کراتے مگر سال وفات میں دُو مرتبہ دور کرایا ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رازمیں باتیں کیں۔ اور یہ فرمایا۔ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ ہر ایک سال ایک بار قرآن شریف کا دور کرتے اور اس سال دُومرتبہ دور کیا۔ میرا خیال ہے۔ کہ میری اجل قریب آگئی ہے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی اس بیماری میں بُلایا۔ جس میں آپؐ نے وفات پائی۔ اُن سے راز داری سے کچھ باتیں کیں۔ وُہ رونے لگیں۔ پھر اُنہیں بُلایا۔ پھر اسی طرح راز داری سے باتیں کیں۔ وُہ ہنسنے لگیں۔ مَیں نے اُس بات کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انہوں نے کہا کہ آپؐ نے پہلے مجھے اپنی وفات کی خبر دی۔ پھر آپؐ نے بتایا۔ کہ میں سب سے پہلے آپ سے ملنے والی ہوں ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اپنی بیماری میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بُلایا۔ اور اُن سے سرگوشی کی۔ وُہ رونے لگیں۔ پھر آپؐ نے سرگوشی کی۔

تو وُہ ہنسنے لگیں۔ میں نے اُن سے پوچھا۔ تو انہوں نے پوچھا۔ کہ آپؐ نے پہلی مرتبہ مجھے خبر دی۔ کہ جبرائیل علیہ السلام آپؐ کو ہر سال ایک مرتبہ قرآن شریف کا دور کراتے تھے اس سال دو مرتبہ دور کرایا اور یہ خبر دی ہے۔ کہ ہر بعد والا نبی اپنے سے پہلے نبی سے آدھی عمر زندہ رہا ہے۔ اور فرمایا۔ کہ میری بیٹی! مصیبت میں کوئی عورت تم سے بڑھ کر نہیں ہے۔ مگر تمہیں صبر میں بھی عظیم ہونا چاہیئے۔ اور پھر آپؐ نے فرمایا۔ کہ میں سب سے پہلے آپؐ سے ملنے والی ہوں۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ کہ تم اہل جنت کی خواتین کی سردار ہو۔ مگر مریم بنت عمران علیہا السلام مُستثنیٰ ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (سورۃ) نازل ہوئی۔ آپؐ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ مجھے میری وفات کی خبر مل گئی ہے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سُنا۔ تو آپ رونے لگیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم صبر کرو۔ تم میرے پاس سب سے پہلے پہنچنے والی ہو۔ اُس پر وُہ ہنس پڑیں ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اُن سے اللہ تعالےٰ کے قول۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ آپؐ کی رحلت کی اطلاع ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ واللہ جو تم سمجھتے ہو۔ وہی میں بھی سمجھتا ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے خطبہ کے دوران فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا کے درمیان اور اس شئے کے درمیان جو اس کے رب کے پاس ہے اختیار دیا۔ اس بندے نے جو شئے اللہ کے پاس ہے۔ اس کو اختیار کر لیا۔ یہ سُنکر حضرت ابُو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ ہمیں اُن کے رونے پر تعجب ہوُا۔ بعد ازاں معلوم ہوُا۔ کہ جس بندے کو اختیار دیا گیا۔ وُہ خود رسول اللہ ہیں۔ اور ابُو بکر صدیق رضی اللہ عنہ زیادہ واقف حقیقت تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے ابُو بکر نہ رو۔ مجھے اپنے مال اور اپنی جان سے سب سے زیادہ فائدہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پہنچایا۔ اگر میں کوئی خلیل بناتا۔ تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ مگر میرے اور ان کے درمیان اسلامی اخوت ہے۔ مسجد میں کوئی دروازہ باقی نہ چھوڑا جائے۔ سوائے باب "ابُو بکر رضی اللہ عنہ" کے ؛

حضرت ابو یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے خطبہ کے دوران فرمایا کہ ایک بندے کو اللہ تعالےٰ نے دُنیا میں رہنے اور اللہ تعالےٰ سے ملاقات کے درمیان اختیار دیا اُس نے اپنے رب کی ملاقات کو اختیار کیا۔ یہ سُنکر حضرت ابُو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ اور

کہنے لگے کہ ہم اپنے مال اور اولاد آپؐ پر فدا کردیں گے ۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سر پر پٹی باندھے مکان سے باہر تشریف لائے ۔ اور منبر پر چڑھے ۔ اور فرمایا ۔ کہ قسم ہے اُس ذات کی ۔ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ۔ کہ میں اس گھڑی حوض پر کھڑا ہوں ۔ اللہ تعالےٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا گیا ۔ تو اُس نے آخرت کو اختیار کرلیا ۔ یہ سُنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے ۔ اور کہنے لگے ۔ کہ ہم اپنے والدین، اپنی جانیں اور اپنے مال آپؐ پر قربان کرتے ہیں ۔

حضرت ابو موہیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے مجھے درمیان شب میں بیدار کیا ۔ اور فرمایا ۔ کہ مجھے حکم ہؤا ۔ کہ اہل بقیع کے لئے دعائے مغفرت کروں ۔ میں آپؐ کے ساتھ بقیع میں آیا ۔ آپؐ نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی ۔ اور فرمایا ۔ کہ تم لوگوں کو مبارک ہو ۔ کہ تم نے حالت امن میں زندگی گزاری ہے ۔ مگر اب پے در پے فتنے آنے والے ہیں ۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا ۔ اے موہیبہ مجھے دنیا کے خزانوں اور دنیا کی زندگی اور جنت اور رب کی ملاقات کے درمیان اختیار دیا گیا ۔ تو میں نے رب کی ملاقات کو اختیار کیا ۔ اُس کے بعد آپؐ بقیع سے واپس آگئے ۔ اور صبح سے آپؐ کا مرض الموت شروع ہؤا ۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ مجھے رُعب کے ساتھ نصرت دی گئی ۔ اور مجھے خزانے عطا کئے گئے ۔ اور اس امر کا اختیار دیا گیا ۔ کہ میں اُمت کی ہونے والی فتوحات دیکھوں ۔ یا یہ کہ میں جلد اپنے رب سے جا ملوں ۔ میں نے جلد ملاقات رب کو اختیار کیا ۔

سالم بن ابو الجعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کہ مجھے خواب میں دنیا کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں ۔ پھر مجھے ایک اچھے راستے پر لے گئے ۔ اور تمہیں دنیا میں چھوڑ گئے ۔ تو تم لال پیلا اور سفید حلوا کھاؤ ۔

حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ ایک روز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم مکان سے باہر تشریف لائے ۔ آپؐ نے اہل احد پر نماز جنازہ پڑھی ۔ پھر منبر پر آئے ۔ اور فرمایا ۔ کہ میں تمہارا فرط ہوں ۔ اور تم لوگوں پر گواہ ہوں ۔ اور میں واللہ اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں ۔ اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں ۔ مجھے اس امر کا خوف نہیں ہے ۔ کہ تم میرے بعد شرک کرو گے ۔ البتہ مجھے

یہ خوف ہے۔ کہ دنیا میں منہمک ہو جاؤ گے ۔

یحییٰ بن جعدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اے فاطمہ! ہر نبی نے اپنے پہلے نبی سے نصف عمر پائی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چالیس سال عمر پائی۔ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے مطالب عالیہ میں بیان کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چالیس۴۰ سال عمر نبوت کی تھی ۔

حضرت ابراہیم النخعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ ہر نبی اپنے سے پہلے نبی سے نصف عمر زندہ رہتا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں چالیس سال رہے تھے۔

حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے۔ کہ جو نبی بھی آیا ہے۔ پہلے نبی سے اُس کی نصف عمر ہوئی ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم میرے حجرے کے پاس آتے۔ تو ایک ایسا کلمہ فرماتے تھے۔ جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی تھیں۔ ایک دن آپ میرے حجرے کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے کوئی بات نہیں فرمائی۔ میں نے اپنے سر پر پٹی باندھ لی۔ اور میں اپنے بستر پر لیٹ رہی۔ آپؐ نے فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کیا ہوا۔ پٹی کیوں باندھی ہے۔ میں نے کہا۔ میرے سر میں درد ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ وارا ساہ۔ اور کہا۔ کہ میرے بھی سر میں درد ہے۔ اور یہ اُس وقت ہوا۔ جب جبرئیل علیہ السلام نے آپؐ کو یہ خبر دی تھی۔ کہ آپؐ انتقال فرمانے والے ہیں ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ زمین نہایت مضبوط اور لمبی رسیوں سے آسمان کی جانب کھینچی جا رہی ہے۔ میں نے اُس بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ تمہارے بھتیجے کی وفات ہے ۔

باب نمبر ۴۴۹

"آپؐ نے وفات کے دن اور جگہ کی خبر دی"۔

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ دوشنبہ کا روزہ نہ چھوڑو۔ اس لئے کہ میں دوشنبہ کے روز پیدا ہوُا۔ دوشنبہ کے روز وحی بھیجی گئی۔ دوشنبہ کو میں نے ہجرت کی۔ اور دوشنبہ کو میری وفات ہو گی ؎

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ تمہارے نبی دوشنبہ کو پیدا ہوئے۔ دوشنبہ کو نبی بنائے گئے۔ دوشنبہ کے دن ہجرت کے لئے روانہ ہوئے۔ مدینہ میں دوشنبہ کو پہنچے دوشنبہ کے روز مکہ فتح کیا۔ اور دوشنبہ کے روز انتقال فرمایا ؎

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ میری ہجرت اور خواب کی جگہ ہے ؎

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مدینہ میرا مقام ہجرت، میری جائے وفات اور میرا مقام حشر ہے ؎

باب نمبر ۴۵۰

"آپؐ کو نبوت اور اس کے ساتھ شہادت کی فضیلت دی گئی۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں فرمایا۔ کہ میں ہمیشہ اس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں۔ جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اُس وقت میرے دل کی ابہری رگ زہر سے کٹ رہی ہے ؎

حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس گئی۔ اور میں نے عرض کی۔ کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ میرا خیال ہے۔ کہ جو کھانا آپؐ نے خیبر میں کھایا تھا۔ تو اس کا یہ اثر ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اسی وقت ابہری رگ منقطع ہو رہی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ اُم بشر رضی اللہ عنہا آپؐ کے مرض الموت میں آئیں۔ اور آپؐ کے جسم پر ہاتھ پھیرا۔ اور کہا۔ جیسا آپؐ کو بخار ہے۔ ایسا کسی کو نہیں دیکھا آپ نے فرمایا جیسے ہمارا زیادہ ہے۔ ایسے ہی ہماری ابتلاء بھی سخت ہے۔ آپؐ نے پُوچھا لوگ کیا بیماری بتاتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ آپؐ کو ذات الجنب ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔

ذات الجنب نہیں ہے۔ میرا مرض اس نوالے کی بنا پر ہے۔ جس کو میں نے خیبر میں کھایا تھا۔ ہمیشہ مجھے اُس سے تکلیف ہوتی رہی۔ اور اب میری رگ دل کے انقطاع کا وقت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اسی مرض میں شہادت پائی ؛

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر میں نو مرتبہ یہ قسم کھاؤں۔ کہ آپؐ شہید ہوئے ہیں۔ تو یہ اس سے بہتر ہے۔ کہ میں ایک مرتبہ یہ کہوں۔ کہ آپ نے شہادت نہیں پائی۔ اِس لئے کہ آپؐ نبی اور شہید تھے ؛

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے کہا۔ کہ ہمارا خیال ہے۔ کہ آپؐ کو ذات الجنب ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ ذات الجنب کو مجھ پر مسلط کرنے والا نہیں ہے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ کسی نے آپؐ سے کہا۔ کہ آپؐ کو ذات الجنب ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ذات الجنب شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ مجھ پر مسلط نہیں فرمائے گا ؛

باب نمبر ۴۵۱

مرض الموت کے واقعات

فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

کہ میرے سر کو باندھ دو۔ شائد میں مسجد میں جا سکوں۔ میں نے آپؐ کے سر مبارک پر پٹی باندھی۔ آپؐ قدم مبارک بمشکل اُٹھاتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اما بعد کہہ کر فرمایا۔ کہ میرے جانے کا وقت آ گیا ہے۔ جس شخص کی پیٹھ پر میں نے مارا ہے۔ وُہ اپنا بدلہ مجھ سے لے لے۔ اور جس شخص کا مَیں نے کوئی مال لیا ہو۔ وُہ اپنا مال لے لے۔ اور جس شخص کو میں نے بُرا کہا ہو۔ وُہ مجھے بُرا کہہ لے۔ اور کوئی یہ نہ سوچے۔ کہ آپؐ سے انتقام لینے سے مجھے کینہ کا خوف ہے۔ اس لئے کہ کینہ اور دشمنی میری شان سے نہیں ہے اور نہ یہ میرا اخلاق ہے۔ جو شخص اپنے نفس کی کوئی بات جانتا ہو۔ وُہ بتا دے۔ میں اُس کے لئے دعاء کرتا ہوں۔ ایک شخص کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم میں منافق بخیل، جھوٹا اور زیادہ سونے والا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اے میرے اللہ! تو اسے ایمان اور صدق نصیب کر۔ اس کی نیند اور بخل کو دُور کر دے۔ اور اُسے بہادر بھی بنا دے۔

فضل رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ اس دعاء کے بعد میں نے اُس شخص کو دیکھا۔ کہ وُہ شخص سب سے زیادہ سخی، جنگوں میں بہادر اور بہت کم سونے والا تھا۔ ایک عورت کھڑی ہوئی۔ اُس نے اپنی اُنگلی سے اپنی زبان کی جانب اشارہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ۔ مَیں وُہیں آتا ہوں۔ آپؐ اُس کے پاس گئے۔ ایک شاخ اُس کے سر پر رکھی۔ اور اُس کے لئے دعا کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ اس عورت کے حق میں آپؐ کی دعاء قبول ہوئی۔ اور وُہ بعد میں مجھ سے کہا کرتی تھی۔ کہ عائشہ" رضی اللہ عنہا" نماز اچھی طرح پڑھا کرو ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روائیت ہے۔ کہ مَیں نے آپؐ سے زیادہ شدید مرض کسی کا نہیں دیکھا ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روائیت ہے۔ کہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا آپؐ کو شدید بخار تھا۔ میں نے عرض کی۔ کہ آپؐ کو شدید بخار ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ مجھ پر دو آدمیوں جتنی بخار کی سختی ہے۔ میں نے عرض کی۔ کہ پھر آپؐ کا اجر بھی دُگنا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا۔ بے شک ۔

حضرت ابُوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روائیت ہے۔ کہ ہم لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایسے حال میں آئے۔ کہ آپؐ کو سخت بخار تھا۔ جس کی شدت کی وجہ سے ہم آپؐ کو ہاتھ

تک نہ لگا سکتے تھے۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے سُبحان اللہ کہا۔ آپ نے فرمایا۔ انبیاء پر ابتلاء زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اور اسی لحاظ سے اجر بھی مضاعف ہوتا ہے۔ ایک نبی کو چیچڑی چمٹ گئی۔ اور اسی میں اُن کا انتقال ہو گیا۔ اور ایک نبی کے پاس سوائے ایک کمبل کے اور کوئی کپڑا نہ تھا؛

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا۔ آپؐ کو بخار تھا۔ اور آپؐ کے بخار کی شدّت کپڑوں پر سے محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ایسا بخار میں نے کبھی کسی کا نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ انبیاء کرام پر عام لوگوں سے زیادہ ابتلاء ہوتا ہے۔ اور اُن کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے؛

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم سخت بیمار ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ ابُو بکر کو کہو۔ کہ وُہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ کہ ابُو بکر نرم دل ہیں۔ جب وُہ آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے۔ تو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ابو بکر کو کہو کہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہی بات دوبارہ کہی۔ آپؐ نے بھی اپنی بات کہی۔ اور فرمایا۔؛

"انکن صواحب یوسف۔ تم تو یوسفؑ کی صواحب ہو۔

حضرت ابُو بکر رضی اللہ عنہ نے آپؐ کی حیات میں نماز پڑھائی؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ میں نے بار بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کی تردید اس خیال سے کی تھی۔ کہ لوگ آپؐ کی جگہ پر کسی کا کھڑا ہونا پسند نہیں کریں گے۔ بلکہ اس کو بدنامی خیال کریں گے۔ اس لئے میں نے چاہا۔ کہ آپؐ ابُو بکر کی بجائے کسی اور کو حکم دے دیں؛

محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے مرض الموت میں ابُو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کے لئے فرمایا۔ حضرت ابُو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ آپؐ کو اپنی بیماری میں تخفیف محسوس ہوئی۔ آپؐ باہر تشریف لائے۔ اور دست مبارک اُن کے دونوں کے شانوں کے درمیان رکھا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ آپؐ کے تشریف لانے پر ہٹ گئے۔ آپ اُن کے داہنی طرف بیٹھ گئے۔ اور آپؐ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ اور فرمایا۔ کہ ہر نبی نے وفات سے قبل اپنے اُمتی کے پیچھے نماز پڑھی ہے؛

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ وہ وقت نزاع آپؐ کے پاس تھے۔ شداد رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ کہ مجھ پر دنیا تنگ ہو گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تمہیں کوئی ضرر نہیں ہے ملک شام اور بیت المقدس فتح ہوں گے۔ اور تمہارے بیٹے تمہارے بعد اھل شام کے امام ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

عمر بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ سب سے پہلے آپؐ نے چہار شنبہ کے روز اپنی بیماری کا اظہار فرمایا۔ آپؐ کل تیرہ روز بیمار رہے ؛

باب نمبر ۵۲۶

احتضار موت کے وقت کے واقعات و معجزات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اپنے زمانۂ صحت میں فرمایا تھا۔ کہ ہر نبی وفات سے پہلے جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے۔ پھر اُس نبی کو اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپؐ کو مرض الموت لاحق ہوا تو آپؐ کا سر مبارک میری آغوش میں تھا۔ آپؐ بے ہوش ہو گئے۔ پھر آپؐ کو افاقہ ہوا۔ تو آپؐ نے سر مبارک اُٹھایا اور نگاہ چھت کی طرف اُٹھائی۔ اور فرمایا :۔

"اللّٰھم الرّفیق الاعلیٰ"

اُس وقت میں نے سمجھا۔ کہ جو بات آپؐ نے پہلے فرمائی تھی۔ وُہ یہ تھی ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ ہم لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ آپؐ کو وفات سے قبل دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔ چنانچہ مرض الموت میں جب آپؐ کا گلا بیٹھ گیا۔ تو آپؐ نے یہ آیت پڑھی :۔ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (۴:۶۹) ط اُس سے ہم نے سمجھا۔ کہ آپؐ کو اختیار دے دیا گیا ہے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے ہوش ہو گئے آپؐ میری آغوش میں تھے۔ اور میں چہرۂ انور پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔ اور آپؐ کے لئے شفاء کی دعاء مانگ رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں شفاء نہیں مانگتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ سے "الرفیق الاعلیٰ الاسعد مع جبرئیل ومیکائیل واسرافیل" کا سوال کرتا ہوں :۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ ہر نبی کو اس کا ثواب دکھایا جاتا ہے۔ اور اُسے اختیار دیا جاتا ہے۔ میں نے آپؐ کی اس بات کو یاد رکھا ہُوا تھا۔ میں آپؐ کو سہارا دیئے ہوئے تھی۔ میں نے آپؐ کو دیکھنا چاہا۔ تو گردن ایک طرف کو جھک گئی۔ میں نے سوچا۔ کہ شاید آپؐ قضا فرما گئے۔ پھر میں نے آپؐ کی طرف دیکھا۔ آپؐ ذرا اُونچے ہوئے۔ اور فرمایا :۔

"مع الرفیق الاعلیٰ فی الجنۃ"

حضرت ابُو الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ کو جب کوئی بیماری ہوتی۔ آپؐ اللہ تعالےٰ سے عافیت چاہتے۔ یہاں تک کہ مرض الموت آگیا۔ تو آپؐ نے شفاء کے لئے دعاء نہیں مانگی۔ اور اپنے آپ سے فرمایا۔ اے نفس تجھے کیا ہو گیا۔ تو ہر ایک جائے پناہ کے ساتھ پناہ ڈھونڈتا ہے۔ راوی نے کہا۔ کہ آپؐ کے مرض میں آپؐ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے۔ اور کہا۔ کہ آپؐ کا رب آپؐ کو سلام کہتا ہے۔ اور اپنی رحمت بھیجتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ اگر آپؐ چاہیں۔ تو میں آپؐ کو شفا دُوں۔ اور اگر آپؐ چاہیں۔ تو آپؐ کو وفات دُوں۔ اور آپؐ کی مغفرت کروں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میرے رب کو اختیار ہے۔ جو چاہے کرے :۔

حضرت جعفر بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ابھی تین دن باقی تھے۔ اُس کے قبل حضرت جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے پاس نازل ہوتے۔ اور کہا۔ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ نے مجھ کو آپؐ کے پاس اکرام اور آپؐ کی تفضیل کی وجہ سے خاص طور پر بھیجا ہے۔ اور پوچھا ہے۔ کہ آپؐ اپنے آپؐ کو کیسا پاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں اپنے آپؐ کو مغموم پاتا ہوں۔ اور مکروب پاتا ہوں۔ دوسرے روز بھی جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے پاس آئے۔ اور پہلے روز کی طرح کہا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ میں اپنے آپ کو مغموم اور مکروب پاتا ہوں۔ تیسرے روز جبرئیل علیہ السلام آئے۔

تو ان کے ساتھ ملک الموت تھے۔ اور ایک فرشتہ تھا۔ جو ہوا میں رہتا ہے۔ جو کبھی آسمان پر نہیں چڑھا۔ اور کبھی زمین پر نہیں اُترا۔ اُس کا نام اسماعیل ہے۔ وُہ ستر ہزار فرشتوں پر نگران ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک فرشتہ ستر ہزار فرشتوں پر نگران ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا۔ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے مجھے آپؐ کے اکرام اور تفضیل کے لئے بھیجا ہے۔ اور پوچھا ہے۔ کہ آپؐ اپنے کو کیوں کر پاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میں اپنے آپ کو مغموم و مکروب پاتا ہوں۔ پھر ملک الموت نے اجازت چاہی۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا۔ کہ یہ ملک الموت ہیں۔ انہوں نے آپؐ سے پہلے کسی سے اجازت نہیں چاہی۔ اور آپؐ کے بعد نہیں چاہیں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ انہیں اجازت دے دو۔ ملک الموت اندر آئے۔ اور آپؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کی۔ کہ میرے رب نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ اگر آپؐ اجازت دیں۔ تو میں آپ کی روح قبض کروں ورنہ نہ کروں۔ حضور نے فرمایا: اے ملک الموت کیا تم یہ کرو گے؟ ملک الموت نے کہا ہاں مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ اس وقت جبرئیل نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کی لقا کا مشتاق ہے حضور نے فرمایا اے ملک الموت! جس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو۔ اس پر جبرئیل نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ میرا زمین پر آنے کا آخری موقع ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے وفات پائی۔ اہل بیت کے پاس کوئی آیا۔ جیسے محسوس تو کرتے تھے۔ مگر دیکھتے نہ تھے۔ اُس نے السلام علیکم یا اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، کہہ کر کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ہلاک ہونے والے کا خلف ہے۔ ہر مصیبت پر صبر ہے۔ اور ہر مرنے والے کی طرف سے ایک چیز کا پانا ہے۔ اللہ تعالےٰ پر بھروسا رکھو۔ اُسی سے اُمید رکھو۔ مصیبت زدہ تو وُہ ہے۔ جسے ثواب سے محروم کر دیا گیا ہو۔ آپؐ کے لئے ثواب ہے اسلئے مصیبت زدہ نہیں ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؐ کے پاس ملک الموت آیا۔ آپؐ کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آغوش میں تھا۔ ملک الموت نے اجازت چاہی۔ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، کہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا۔ کہ تم چلے جاؤ۔ اُس وقت ہم تمہاری طرف متوجہ نہیں ہو سکتے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابوالحسن رضی اللہ عنہ یہ ملک الموت ہیں۔ اور ادب کے ساتھ داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ملک الموت نے داخل ہو کر کہا۔ کہ آپؐ کا رب آپؐ کو سلام کہتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ آپؐ سے پہلے ملک الموت نے کسی کے اہل بیت کو سلام نہیں کیا۔ اور نہ آپؐ کے بعد کسی کے اہل بیت کو سلام کریں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جب آپؐ کی وفات کا وقت آیا۔ آپؐ اپنا دست مبارک دراز کرتے اور کہتے۔ اے جبرئیل علیہ السلام تم کہاں ہو۔ اور پھر دست مبارک کھینچ لیتے۔ اور پھر دراز کرتے۔ اور پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام لبیک لبیک کہتے تھے۔ اور یہ آواز میرے سواء کسی نے نہیں سُنی ؀

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ کعب الاحبار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آئے۔ اور انہوں نے فرمایا۔ امیرالمؤمنین۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر میں کیا بات کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ آپؐ کی آخری بات الصّلوٰۃ الصّلوٰۃ تھی۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ انبیاء کا آخری وقت ایسا ہی ہوتا ہے ؀

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس وقت آپؐ کی وفات کا وقت آیا۔ تو آپؐ کی آخری وصیت الصّلوٰۃ الصّلوٰۃ تھی۔ اور یہ وصیت تھی۔ کہ باندی اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اُن کلمات سے سینۂ مبارک میں غرغر ہوتی تھی۔ اور صاف بات زبان پر نہ آتی تھی ؀

باب نمبر ۴۵۳

رُوح مُبارک قبض ہونے کے واقعات و معجزات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے دل اور میرے سینے کے درمیان قبض کئے گئے۔ جس وقت روح مبارک نکلی۔ میں نے اس سے زیادہ طیب کوئی خوشبو نہیں پائی ؀

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت ابُو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا۔ اور کہا۔ کہ آپؐ کتنے پاکیزہ زندگی میں تھے۔ اور کتنے پاکیزہ موت کی حالت میں ہیں ؀

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جس روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نے وفات پائی ۔ میں نے اپنا ہاتھ آپؐ کے سینۂ مبارک پر رکھا ۔ کئی جمعہ تک کھانا کھاتے ہوئے اور وضو کرتے ہوئے مجھے مشک کی خوشبُو محسوس ہوتی رہی ؂

حضرت واقدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی وفات میں لوگوں نے شک کیا ۔ کسی نے کہا ۔ آپؐ وفات پا چکے ہیں ۔ اور کسی نے کہا ۔ نہیں ۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھا ۔ اور کہا ۔ کہ آپؐ وفات پا چکے ہیں ۔ کیونکہ ختم نبوت اُٹھا لی گئی ہے ؂

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی وفات ہوئی ۔ ملک الموت آسمان پر روتے ہوئے گئے ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ۔ میں نے کسی کو آسمان میں وا محمداہ کہتے ہوئے سُنا ؂

باب نمبر ۴۵۴

" اہل کتاب نے آپؐ کی وفات کی خبریں دی ہیں "

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ مَیں یمن میں تھا ۔ اہل یمن کے دو عمر رسیدہ افراد سے ملاقات ہوئی ۔ میں نے اُن سے آپؐ کے بارے میں گفتگو کی ۔ اُنہوں نے کہا ۔ کہ اگر تم سچ کہہ رہے ہو ۔ تو وُہ تین روز ہوئے ۔ وفات پا چکے ہیں ۔ وُہ دونوں میرے ساتھ آئے ۔ اور جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے ۔ تو ہمیں اطلاع ملی ۔ کہ آپؐ وفات پا چکے ہیں ؂

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ یہود کا ایک عالم یمن میں ملا ۔ اس نے کہا ۔ کہ اگر تمہارا صاحب نبی تھا ۔ تو اُس نے دوشنبہ کے روز وفات پائی ؂

حضرت کعب بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس میں حیرہ کے سفیروں کے ساتھ آیا ۔ آپؐ نے ہم لوگوں کے رُوبرو اسلام پیش کیا ۔ ہم لوگ مسلمان ہو گئے ۔ اور حیرہ واپس آگئے ۔ کچھ ہی عرصہ بعد آپؐ کی وفات کی خبر آئی ۔ میرے قبیلے کے لوگ مرتد ہو گئے ۔ اور کہنے لگے ۔ کہ اگر آپؐ نبی ہوتے ۔ تو وفات نہ پاتے ۔ میں نے کہا ۔ کہ پہلے بھی تو انبیاء آئے ہیں ۔ اور انہوں نے بھی تو وفات پائی ہے ۔ میں مدینہ آیا ۔ اور راستے میں ایک راہب سے ملاقات ہوئی ۔ اس نے اپنی کتاب نکالی ۔

اور اُس میں آپؐ کا وصف دیکھا۔ اور اُس میں آپؐ کی وفات کی خبر کا وہی وقت پایا جب کہ آپؐ نے وفات کی تھی۔ میری بصیرت اس واقعہ سے زیادہ ہو گئی۔ اور یہ واقعہ میں نے آ کر حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سُنایا ؏

حضرت واقدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ عمان پر عامل تھے۔ اُن کے پاس ایک یہودی آیا۔ اُس نے کہا۔ کہ آپؐ مجھے خبر دیجئے۔ کہ آپؐ کو کس نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا۔ کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے بھیجا۔ اُس نے کہا۔ کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ وُہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ہیں۔ آپ نے کہا۔ ہاں۔ اُس نے کہا۔ کہ اگر آپ سچ کہتے ہیں۔ تو اُس رسول کی آج رحلت ہو گئی ہے پھر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آپؐ کی وفات کی خبر پہنچی ؏

حارث بن عبداللہ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے مجھے یمن کی جانب بھیجا۔ اگر مجھے یہ گمان ہوتا۔ کہ آپؐ کی وفات ہو جائے گی۔ تو میں آپؐ کو چھوڑ کر نہ جاتا۔ ایک یہودی عالم میرے پاس آیا۔ اور اُس نے کہا۔ کہ آپؐ کی وفات ہو گئی ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا۔ کہ کب وفات پائی۔ اُس نے کہا۔ کہ آج کے دن۔ اگر میرے پاس کوئی ہتھیار ہوتا۔ تو میں اُس سے قتال کرتا۔ کچھ دن بعد میرے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خط آیا۔ اور اُنہوں نے مجھے آپؐ کی وفات کی اطلاع دی۔ میں نے اُسے بُلایا۔ اور اُس سے پوچھا۔ کہ تمہیں آپؐ کی وفات کا کیسے علم ہؤا۔ اُس نے کہا۔ کہ ہم آپ کا احوال کتاب میں پاتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ کہ آپؐ کے بعد ہم کیوں کر ہوں گے۔ اس نے کہا۔ کہ تمہارا غلبہ پینتیس سال تک رہے گا ؏

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں اسلام کے ارادے سے گھر سے نکلا میں نے صاحب قربات الحمیری سے مُلاقات کی۔ اُس نے مجھے بتایا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلّم وفات پا چکے ہیں۔

حضرت ابوذویب ہذلی سے مروی ہے۔ کہ ہم کو یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم علیل ہیں قبیلے والوں کے دل میں اندیشہ پیدا ہو گیا۔ میں رات بھر بیدار رہا۔ اور صبح کے قریب سویا۔ تو ہاتف نے پُکارا ؏

خطب اجل اناخ فی الاسلام ؏ بین النخیل ومقعد الآطام !

قبض النبیّ محمّد فعیوننا ؏ تذری الدموع علیه بالتسجام

میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ میں نے آسمان پر سعد الذابح کے سوائے کوئی ستارہ نہیں دیکھا۔ میں نے سمجھ لیا۔ کہ آپؐ کی وفات ہو گئی ہے۔ میں مدینہ پہنچا۔ اہل مدینہ اسی طرح رو رہے تھے جیسے حجاج لا الٰہ اللہ کہہ کر زاری کرتے ہیں مجھے بتایا گیا۔ کہ آپؐ کا انتقال ہو چکا ہے ؏

باب نمبر ۴۵۵

غسل کے وقت ظاہر ہونے والے واقعات و معجزات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جب لوگوں نے آپؐ کے غسل کا ارادہ کیا۔ تو کہنے لگے۔ کہ کیا ہم آپؐ کے کپڑے اُتاریں جیسے کہ ہم اپنے مردوں کے اتارتے ہیں جب اس بات پر اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو سُلا دیا۔ اور انہیں آواز آئی۔ کہ آپؐ کو لباس کے ساتھ غسل دیا جائے ؂

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب آپؐ کو غسل دیا جانے لگا۔ تو یہ آواز آئی۔ کہ آپؐ کا قمیص نہ اُتارو ؂

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب لوگ غسل دے رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ اور اُن میں اختلاف ہو گیا۔ کسی آواز دینے والے نے آواز دی۔ کہ اس طرح غسل دو۔ کہ قمیص جسم مبارک پر رہے ؂

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور وہ پانی بہاتے اور کہتے جاتے تھے میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ تو آپؐ تو زندگی اور موت دونوں میں طیّب و طاہر تھے ؂

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کو غسل دے رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ آپؐ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کو غسل دیا۔ جو شئے میت سے برآمد ہوتی ہے وہ آپؐ کے نہ تھی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ آپؐ زندگی اور موت کی حالت میں کتنے پاکیزہ رہے ؂

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے سوا آپؐ کو کوئی غسل نہ دے۔ اس لئے کہ میرے پوشیدہ جسم کو دیکھنے والا اندھا ہو جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میرے ساتھ آپؐ کو تیس افراد غسل دے رہے تھے ؂

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم غسل میں آپؐ کے اعضاء اُٹھانے کا ارادہ کرتے تو وُہ خود بخود اُٹھ جاتے۔ اور ہم آپؐ کا ستر دھونے لگے۔ تو آواز آئی۔ کہ اپنے نبی کا جسم نہ کھولو۔

علیا ابن احمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ دونوں آپؐ کو غسل دے رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ندا کی گئی۔ کہ تم اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا لو:

عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپؐ کو غسل دیا تو کہنے لگے۔ کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ آپؐ زندگی کی حالت میں پاک تھے۔ آپؐ موت کی حالت میں بھی پاک ہیں۔ راوی نے کہا۔ کہ ایسی طیب خوشبو مہکی۔ جس کی مثل کسی نے محسوس نہیں کی:

عبدالواحد بن ابی عون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جس وقت میں وفات پاؤں۔ تم مجھے غسل دینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ کہ میں نے کبھی کسی میت کو غسل نہیں دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم غسل کو آسان پاؤ گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ جب میں نے آپؐ کو غسل دیا۔ تو آپؐ کے اعضاء بہت آسانی سے اُٹھ جاتے تھے۔ اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ آپ کی بغل پکڑے ہوئے تھے۔ تو وہ کہہ رہے تھے۔ اے علی رضی اللہ عنہ، جلدی کرو۔ میری پیٹھ ٹوٹنے لگی ہے:

باب نمبر ۵۶۴

آپؐ پر بغیر امام اور بغیر دعائے جنازہ کے نماز ہوئی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب آپؐ کی وفات ہوئی۔ لوگ آپؐ کے پاس آئے۔ انہوں نے بغیر جماعت آپؐ پر نماز پڑھی۔ بعدازاں عورتیں آئیں۔ انہوں نے نماز پڑھی۔ اور کسی جماعت کی امامت نہیں کی گئی:

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب آپؐ کو کفن میں لپیٹ کر قبر کے کنارے رکھ دیا گیا۔ لوگ آتے اور نماز پڑھتے۔ اور کوئی اُن کی امامت نہ کرتا:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب آپؐ کی بیماری شدید ہو گئی۔ تو ہم نے آپؐ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپؐ کو کون غسل دے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میرے اہل بیت کے سب سے قریب لوگ کثیر ملائکہ کے ساتھ غسل دیں گے۔ ہم نے پوچھا۔ کہ

کہ آپؐ کی نماز کون پڑھائے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ جب تم مجھے غسل دے کر حنوط لگا کر کفن پہنا چکو۔ تو مجھ کو میرے اُس تخت پر رکھ دینا۔ اور تخت کو قبر کے کنارے رکھ دینا۔ پھر کچھ دیر کے لئے تم وہاں سے ہٹ جانا۔ کیونکہ پہلے جبرائیل علیہ السلام نماز پڑھیں گے۔ پھر اسرافیل علیہ السلام پھر میکائیل علیہ السلام، پھر ملک الموت ملائکہ کے لشکر کے ساتھ نماز پڑھیں گے اُس کے بعد میرے اہل بیت مجھ پر نماز پڑھیں۔ پھر تمام لوگ نماز پڑھیں گے۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ قبر مبارک میں آپؐ کو کون اُتارے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میرے اہل بیت۔ اور ملائکہ کثیر جو تمہیں دیکھتے ہوں گے۔ مگر تم اُنہیں نہیں دیکھو گے ؛

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب آپؐ تخت پر رکھے گئے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ کوئی آپؐ کی امامت نہ کرے۔ اس لئے کہ آپؐ زندگی اور موت میں امام ہیں۔ چنانچہ لوگ بغیر امام کے نماز پڑھتے رہے۔ تکبیر کہہ کر لوگ یہ کہتے تھے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَشْهَدُ أَنَّ قَدْ بَلَّغَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ وَنَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى أَعَزَّ اللّٰهُ دِيْنَهُ وَنَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَتَمَّتْ كَلِمَتُهُ۔ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَتَّبِعُ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ وَثَبِّتْنَا بَعْدَهُ وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ ؛

اُس دعا کو سُنکر سب آمین کہتے رہے۔ یہاں تک کہ تمام مردوں نے نماز پڑھی۔ پھر عورتوں نے پڑھی۔ پھر لڑکوں نے پڑھی ؛

ابو حازم المدنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی وفات ہوئی۔ پہلے مہاجرین نے نماز پڑھی۔ پھر انصار نے پڑھی۔ پھر اہل مدینہ نماز پڑھ کر آئے۔ پھر عورتیں نماز پڑھنے گئیں۔ اور اُنہوں نے بے صبری اور آہ و بکا کی اس دوران ایک آواز آئی کہ ہر مرنیوالے کے معاملے میں صبر ہے۔ اور ہر مصیبت کا اجر ہے۔ اور ہر فوت ہونے والی شئے کا خلف ہے مصیبت زدہ وہ ہے۔ جسے ثواب سے محروم کر دیا گیا ہو ؛

باب نمبر ۵٧ ۴

"رسول اللہؐ کی تدفین میں تاخیر، جہاں وفات فرمائی وہیں آپؐ مدفون ہوئے قبر مبارک میں فرش کیا گیا۔ اور دفن کے وقت کے معجزات۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے دوشنبہ کے روز وفات پائی۔ اور شب جمعہ کو دفن کئے گئے ؛

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے دوشنبہ کے روز وفات پائی۔ آپؐ بقیہ اس روز اور شب اور اگلے روز تک رکھے۔ اور پھر رات میں دفن کئے گئے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم اپنے تخت پر اس وقت سے کہ آفتاب دوشنبہ کے دن مائل بہ زوال تھا۔ سہ شنبہ کے دن غروب آفتاب تک رکھے رہے۔ لوگ نماز پڑھتے رہے اور آپؐ کا تخت قبر مبارک کے کنارے رکھا ہوا تھا ؛

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اُن سے کسی نے پُوچھا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے دوشنبہ کے روز وفات پائی۔ اور آپؐ دوشنبہ اور سہ شنبہ کے روز ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ چار شنبہ کے دن دفن کئے گئے ؛

ابراہیم بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اُن سے کسی نے پُوچھا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کتنے دن پڑے رہے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ تین دن ؛

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے وفات پائی۔ آپؐ تین دن رکھے رہے۔ اور لوگ بغیر امام آپؐ پر نماز پڑھتے رہے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ لوگوں میں اختلاف ہُوا۔ کہ آپؐ کو مسجد میں دفن کیا جائے۔ یا بقیع میں۔ حضرت ابُوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تھا۔ کہ جس نبی کی جس جگہ وفات ہوتی ہے۔ وُہ وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے جہاں وفات پائی تھی۔ وُہیں قبر کھودی گئی۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جو نبی جس جگہ وفات پاتا ہے۔ وُہیں دفن کیا جاتا ہے ؛

حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ وُہ اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہا کرتے تھے۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے وفات پائی۔ حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ اور باہر تشریف لے گئے۔ کسی نے آپ سے پوچھا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم وفات پا گئے۔ آپ نے فرمایا۔ بے شک۔ اُنھوں نے پوچھا۔ کہ نماز کس طرح پڑھیں۔ اُنھوں نے کہا۔ کہ نماز کے لئے جماعت در جماعت آتے رہو۔ اور نماز پڑھتے رہو۔ لوگوں نے پوچھا۔ آپؐ دفن کہاں جائیں گے۔ حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپؐ وہیں دفن ہوں گے جہاں رُوح مبارک قبض کی گئی ہے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ آپؐ کی تدفین میں اصحاب میں اختلاف ہُوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ خدا کے نزدیک نبی کے لئے وہی جگہ مناسب ہے۔ جہاں اُس نے وفات پائی ہے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب قبر مبارک تیار کرنے کا ارادہ ہُوا۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو مردوں کو ابُوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور ابُوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ ابُوعبیدہ رضی اللہ عنہ شق والی قبر بناتا تھا اور ابوطلحہؓ لحد۔ حضرت عباس نے دعاء کی۔ اے میرے اللہ تو اپنے رسول کے واسطے بہتر کر۔ چنانچہ حضرت ابُوطلحہ رضی اللہ عنہ پایا گیا اور اُس نے آپؐ کے لئے لحد تیار کی ؛

حضرت ابُوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی قبر کے بارے میں اختلاف ہُوا۔ کہ لحد بنائی جائے۔ یا شق بنائے۔ اصحاب نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابُوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بُلانے بھیجا۔ کہ جو پہلے مل جائے۔ وُہ اپنے طریقے پر قبر بنا دے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آیا۔ اور اُس نے کہا۔ کہ آپؐ لحد کو پسند فرماتے تھے ؛

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ تین چاند میرے حجرے میں اُترے ہیں۔ میں نے اُس خواب کو حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے کہا۔ کہ تمہارے گھر میں تین ایسے اشخاص دفن ہوں گے۔ جو اہل زمین میں افضل ہوں گے جب آپ کی وفات ہوئی۔ اور آپ دفن ہوئے۔ تو حضرت ابُو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا تمہارا چاند کتنا اچھا ہے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی قبر مبارک میں سُرخ قطیفہ[1] بچھایا گیا۔ حضرت وکیع رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ کہ یہ آپ کی خصُوصیت ہے ؛

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرا قطیفہ میری لحد میں بچھا دینا۔ اس لیئے کہ زمین انبیاء کے جسم کو نہیں چھوتی ؛

ابن سعید رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔ کہ جوں ہی ہم نے آپ کو مٹی میں اُتارا۔ ہم نے اپنے دلوں کی حالت بدلی ہوئی محسوس کی ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے وفات پائی۔ مدینہ منورہ کی ہر شئے تاریک ہو گئی۔ اور ابھی ہم نے اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی نہیں جھاڑی تھی۔ کہ ہم نے اپنے دل بدلے ہوئے پائے ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس روز آپ نے وفات پائی۔ میں نے اُس سے زیادہ بُرا دن کوئی نہیں دیکھا ؛

---

[1] روئیں دار کپڑا

باب نمبر ۴۵۸

آپؐ کی تعزیت کے معجزات!

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے وفات پائی ۔ ملائکہ نے اہل بیت کی تعزیت کی ۔ اہل بیت ملائکہ کو دیکھتے نہ تھے ۔ اُن کو محسوس کرتے تھے ۔ ملائکہ نے السّلام علیکم اہل البیت ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ کہا ۔ اور کہا ۔ کہ ہر مصیبت پر صبر ہے ہر مرنے والے کا خلف ہے ۔ اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھو ۔ اور اُسی سے اُمید رکھو ۔ محروم وُہ ہے جسے ثواب سے محروم کر دیا گیا ہو ؁

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے اصحاب نے آپؐ کو چاروں طرف سے گھیر لیا ۔ ایک شخص آیا ۔ جس کے ڈاڑھی میں سپید اور سرخ بال تھے ۔ اور وُہ صبیح اور جسیم تھا ۔ وُہ رویا ۔ اور پھر اصحاب سے کہا ۔ کہ ہر مصیبت پر صبر ہے ۔ اور ہر ایک مرنے والے کا عوض اور ہر ایک ہلاک ہونے والے کا خلف ہے ۔ اللہ ہی سے دعاء کرو ۔ مصیبت زدہ وُہ ہے ۔ جو ثواب سے محروم کر دیا گیا ہو ۔ جب وُہ واپس گیا ۔ تو اصحاب نے ایک دُوسرے سے پوچھا ۔ کہ تم اُس شخص کو پہچانتے ہو ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ۔ کہ ہم پہچانتے ہیں ۔ یہ آپؐ کے بھائی خضر علیہ السّلام ہیں ؁

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ جب آپؐ کی وفات ہوئی ۔ کوئی آنے والا آیا ۔ کہ لوگ اُس کو محسوس کرتے تھے ۔ مگر دیکھتے نہیں تھے ۔ اس نے السلامُ علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ کہا ۔ اور یہ کہا ۔ کہ ہر مصیبت پر صبر ہے ۔ ہر مرنے والے کا خلف ہے ۔ اور فوت ہونے والی شئے کا معاوضہ ہے ۔ تم اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھو ۔ اور اُسی سے اُمید قائم رکھو ۔ محروم وُہ ہے ۔ جو ثواب سے محروم رہ گیا ہو ۔ بعد ازاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا ۔ کہ یہ حضرت خضر علیہ السّلام تھے ؁

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے وفات پائی ۔ اہل بیت نے فریاد کی ۔ اور دروازہ پر ایک آواز آئی ۔ اور اُس نے کہا ؏

السلام علیکم یا اھل البیت کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ ۵

ہر جانے والے کا خلف ہے۔ اور ہر خوف سے نجات ہے۔ تم اللہ پر اُمید اور اعتماد رکھو۔ مصیبت زدہ وُہ ہے جسے ثواب سے محروم کردیا گیا ہو۔ اس کی یہ بات سُن کر اہل بیت نے رونا موقوف کردیا۔ مگر یہ کہنے والے کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اہل بیت پھر رونے لگے۔ پھر کسی نے آواز دی۔ اے اہل بیت تم خدا کو یاد کرو۔ اور ہر حال میں اس کی حمد کرو۔ تاکہ مخلصین میں سے ہو جاؤ۔ ہر مصیبت پر صبر ہے۔ اور ہر ہلاکت کا عوض ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھو۔ مصیبت زدہ وُہ ہے۔ جو ثواب سے محروم کر دیا گیا ہو۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام تھے۔ آپؐ کی وفات میں شریک ہوئے ہیں۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میرے بعض لوگ بعض کی تعزیت کریں گے۔ لوگ کہتے تھے۔ کہ اس ارشاد کا کیا مطلب ہے آپؐ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپس میں ایک دُوسرے سے تعزیت کی۔

باب نمبر ۵۹ ؎

"قبر مُبارک پر نماز پڑھنا حرام ہے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اپنے مرض الموت میں ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالےٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے۔ اُنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو آپؐ قبر مبارک کے بلند بنانے کا حکم فرماتے۔ مگر اس خطرے کے پیش نظر کہ قبر مسجد بنالی جائے اُسے بلند کرنے کے لئے نہیں فرمایا ؏

باب نمبر ۶۰ ؎

جسدِ اطہر قبر مُبارک میں محفُوظ ہے۔"

حضرت اوس بن اوس الثقفی سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ افضل دن جمعہ ہے۔ اس روز مجھ پر درُود کثرت سے بھیجا کرو۔ تمہارے درُود میرے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اصحاب نے عرض کیا۔ کہ اُس وقت تک جسم اطہر محفوظ ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ جل شانہٗ نے زمین پر حرام کر دیا ہے۔ کہ وُہ انبیاء کے اجسام کھائے ؏

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جس شخص سے روُح القدس نے کلام کیا ہو۔ زمین اُس کا جسم کھانے کی مجاز نہیں ہے ؏

حضرت ابُو العالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انبیاء علیہم السّلام کے اجسام کو زمین خراب نہیں کرتی ؏

باب نمبر ۴۶۱

"آپؐ قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قبر مبارک پر ایک فرشتہ مُتعیّن ہے جو سلام پہنچاتا ہے۔ اور آپؐ اُس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔"

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر دُرُود بھیجے گا۔ میں اُس کو خود سنوں گا۔ اور جو مجھ سے دُور ہو گا۔ وُہ میرے پاس پہنچا دیا جائے گا ؂

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا ایک فرشتہ ہے۔ جسے تمام مخلوق کی سماعتیں حاصل ہیں۔ وُہ میری قبر پر قائم رہے گا اور جو شخص مجھ پر دُرُود بھیجے گا۔ وُہ اُسے مجھ تک پہنچائے گا ؂

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تم جہاں بھی ہو۔ مجھ پر دُرُود و سلام بھیجتے رہو۔ تمہارا دُرُود و سلام مجھے پہنچتا رہے گا ؂

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے بہت سے فرشتے رُوئے زمین پر سیاحت کرتے ہیں۔ اور میری اُمت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں ؂

قاضی اسماعیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر دُرُود بھیجتا ہے۔ ایک فرشتہ وُہ دُرُود آپؐ کے پاس پہنچا دیتا ہے ؂

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جو شخص جُمعہ کے دن اور جُمعہ کی رات میں مجھ پر سو مرتبہ دُرُود بھیجے گا۔ اللہ تعالےٰ اُس کی ضرورتیں پُوری کرے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس حاجتیں دنیا کی۔ ایک فرشتہ اللہ جل شانہٗ نے مقرر کیا ہے۔ کہ اُس درود کو میرے پاس پہنچائے۔ میرا علم میری موت کے

بعد بھی ایسا ہی ہے۔ جیسا تمہارا زندگی میں ہے ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا۔ کہ قسم ہے۔ اُس ذات کی۔ کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام میری قبر پر کھڑے ہو کر یا مُحمّد کہیں گے۔ تو میں جواب دُونگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی اُمت سے جو شخص آپؐ کو درُود یا سلام بھیجتا ہے۔ تو آپؐ کو یہ خبر پہنچائی جاتی ہے ؛

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری روح لوٹا دیتا ہے۔ اور میں اُس سلام کا جواب دیتا ہوں ؛

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ واقعہ حرہ کے دنوں میں مسجدِ رسول" صلے اللہ علیہ وسلّم" میں آتا۔ تو قبر مبارک سے آذان کی آواز آتی ؛

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں واقعہ حرہ کے دنوں میں قبر مبارک سے اذان اور اقامت کی آواز سُنتا تھا ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور وہیں نماز پڑھتے ہیں ؛

باب نمبر ۶۲۴

قاضی اسماعیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ میری زندگی تمہارے لئے خیر ہے۔ اور میری موت تمہارے لئے خیر ہے۔ تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ جو عمل نیک ہو گا۔ میں اُس پر اللہ تعالےٰ کی حمد کروں گا۔ اور جو بُرا ہو گا۔ اُس پر خدا سے مغفرت چاہوں گا ؛

باب نمبر ۴۶۳

حضرت شبل بن العلاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ جب میری وفات ہو۔ تو تم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ (۱۵۶:۲) کہنا۔ کہ یہ کلمہ مُصیبت کا بدل ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا۔ کیا آپؐ کی وفات کی جو مُصیبت ہوگی۔ اُس کا بھی بدل ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس کا بھی بدل ہے ؂

عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی مُصیبت میں مبتلا ہو۔ تو وُہ میری مُصیبت یاد کرے اس لئے کہ میری مُصیبت اعظم المصائب ہے ؂

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے پردہ اُٹھایا۔ اور لوگوں کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے نماز پڑھتے دیکھا۔ آپؐ خوش ہوئے اور فرمایا۔ کہ نبی کی وفات سے قبل اُس کی اُمت کا ایک فرد اُس کی امامت کرتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! میرے بعد جب کسی کو کوئی مصیبت پہنچے۔ وُہ میری اس مُصیبت کو یاد کر کے صبر کرے۔ کیونکہ میرے بعد میری اُمت کے کسی فرد کو میری مصیبت سے زیادہ مصیبت نہیں پہنچے گی۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات کو یاد کیا۔ اور فرمایا۔ کہ اس ابتلاء کے بعد جب ہم نے اپنی کسی مصیبت کو سامنے رکھا۔ تو ہماری مُصیبت، ہمیں کمتر معلوم ہوئی ؂

باب نمبر ۴۶۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جب میرے والد بیمار ہوئے۔ تو انہوں نے وصیت کی۔ کہ انہیں وفات کے بعد قبر شریف پر لے جائیں۔ اور یہ عرض کریں۔ کہ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا آپؐ کے پاس دفن کئے جائیں۔ اگر اجازت ملے۔ تو دفن کر دینا۔ اور اگر اجازت نہ ملے۔ تو بقیع لے جانا۔ غرض وفات کے بعد انہیں قبر مبارک کے پاس لے جایا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ انہیں قبر رسول کے پاس دفن کیا جائے۔ آواز آئی انہیں عزت و کرامت کے ساتھ اندر لے آؤ مگر ہم نے کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو انہوں نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا۔ اور مجھ سے کہا۔ کہ جب میں مرجاؤں۔ تو مجھے اس ہاتھ سے غسل دینا۔ جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے۔ اور مجھے حنوط لگا کر قبر مبارک پر لے جانا۔ اور آپؐ سے اجازت چاہنا۔ اگر دروازہ کھل جائے تو مجھے وہاں دفن کر دینا۔ ورنہ مسلمانوں کے قبرستان لے جانا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غسل دیا گیا۔ کفن پہنایا گیا۔ اور میں نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اجازت چاہتے ہیں۔ میں نے دیکھا۔ کہ دروازہ کھل گیا۔ اور کسی نے کہا۔ ؛ ادخلوا الحبیب الی حبیبہ فان الحبیب الی الحبیب مشتاق ۔ حبیب کو اس کے پاس لے آؤ۔ کیونکہ حبیب حبیب کا مشتاق ہے

باب نمبر ۴۶۵

وہ معجزات جو آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے اصحابؓ کے غزوات وغیرہ میں ظاہر ہوئے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں علاء بن الحضرمی کے ساتھ گیا۔ میں

نے اُن کی بہت سی خصلتیں دیکھیں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ ان میں سے کون سی خصلت زیادہ تعجب انگیز ہے۔ ہم دریا کے کنارے پہنچے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دریا میں گھُس جاؤ۔ چنانچہ ہم اللہ تعالےٰ کا نام لے کر دریا کے پار اُتر گئے۔ اور پانی سے صرف ہمارے اونٹوں کے تلوے تر ہوئے۔ واپسی میں ہم ایسی ریگستانی زمین سے گزرے۔ جہاں پانی کا نام ونشان تک نہ تھا۔ اُنہوں نے دو رکعت پڑھ کر دعا مانگی۔ ہم نے دیکھا۔ کہ ابر ایک سپر کے مثل موجود ہے۔ اور اس ابر نے مشک کے بڑے دہانے کھول دیئے۔ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کا وہیں انتقال ہوگیا۔ ہم نے اُن کو وُہیں دفن کر دیا۔ تھوڑی دُور گئے۔ تو ہمیں خیال آیا۔ کہ کہیں انہیں کوئی درندہ نہ کھالے۔ ہم پلٹ کے آئے۔ تو وہ قبر میں موجود نہیں تھے۔

ابن سعد نے اس طرح نقل کیا ہے کہ میں نے العلا کو گھوڑے پر دریا عبور کرتے دیکھا اور دوسری روایت اس طرح ہے کہ العلاء نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور مسلمانوں کے لیے ریت کے نیچے سے پانی ابل پڑا اور سب سیراب ہوئے اور سفر شروع کر دیا۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اپنا سامان اس جگہ بھول گیا وہ واپس آیا اور اپنا سامان لے لیا مگر پانی موجود نہ تھا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ وہ فوت ہوئے تو ہم سب پانی کے علاقہ میں نہ تھے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ابر بھیجا وہ ہم پر برسا۔ اور ہم نے ان کو غسل دے کر دفن کر دیا۔ جب ہم واپس آئے تو ان کی قبر کی جگہ ہم نے نہ پائی۔

حضرت ابن الرقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب سعد نہر شیر پر پہنچے۔ تو انہوں نے کشتیاں طلب کیں۔ مگر کوئی کشتی نہ ملی۔ صفر کے مہینے کے چند روز تک یہ لوگ ٹھہرے رہے۔ اسی اثناء میں نہر میں پانی چڑھ گیا۔ سعد نے خواب میں دیکھا۔ کہ مسلمانوں کے گھوڑے اُس نہر میں سے پار اُتر گئے۔ حالانکہ دجلہ میں خوب طوفان تھا۔ انہوں نے خواب کی تعبیر میں نہر عبور کرنے کا ارادہ کیا۔ سعد نے حکم دیا دریا میں گھس جاؤ اور کہو۔

"نستعین باللہ ونتوکل علیہ۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پھر سب لوگ دجلہ میں اُتر گئے۔ اور موجوں پر سوار ہو گئے۔ اور آپس میں باتیں کرتے جاتے تھے۔ اہل فارس نے اس پر بہت تعجب کیا اور اہل فارس نے بڑے بڑے مالوں کو جمع کرنے میں جلدی دکھائی۔ فارس میں مسلمان ۱۷ھ میں داخل ہوئے۔ اور کسریٰ اور شیریں کے مکانوں میں جو مال و خزانہ تھا اُس پر قابض ہوگئے۔

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہم نے دجلہ کو گھوڑوں اور چارپایوں سے ڈھانپ لیا تھا۔ یہاں تک کہ دونوں کناروں تک پانی نظر نہیں آتا تھا۔ ہم اہل فارس کی طرف نکلے۔ تو ہمارے گھوڑوں کی ایالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اور وہ ہنہنا رہے تھے۔ فارسی یہ منظر دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اہل فارس کی طرف کوئی شئے نہیں گئی۔ مگر ایک پیالہ جو پُرانی رسی سے بندھا تھا۔ وُہ رسی ٹوٹ گئی۔ اور پیالہ پانی میں بہ گیا۔ موجیں اُس کو بہا کر دوبارہ

لائیں اور کنارے پر ڈال دیا اور اُس کے مالک نے اسے لے لیا۔

حضرت ابوبکر بن حفص بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سلمان فارسی سعد کو پانی میں لے گئے۔ سعد نے کہا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولینصرن اللہ ولیہ ولیظھرن دینہ ولیھزمن عدوہ ۵ سلمان نے سعد سے کہا۔ کہ اسلام اس امر کا سزاوار ہے۔ دریا بھی مسلمانوں کا اس طرح مطیع ہو گیا۔ جیسے خشکی مطیع ہو گئی۔ مسلمانوں نے پانی کو ڈھانپ لیا۔ اور مسلمان دریا میں باتیں کرتے ہوئے پار ہو گئے۔ کوئی نہیں ڈوبا ؛

حضرت عمیر الصایدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ لوگ دجلہ میں گھس گئے۔ اور آپس میں مل گئے۔ سلمان سعد کے ساتھ تھے۔ اور انہیں لے جا رہے تھے۔ سعد نے کہا۔ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۵ (۹۶:۶)

راوی نے کہا۔ کہ میرا گھوڑا سیدھا جا رہا تھا۔ جب تھک جاتا۔ تو ایک ٹیلہ رونما ہو جاتا۔ اور وُہ اس پر آرام کر لیتا ؛

مدائن میں اُس سے زیادہ تعجب انگیز کوئی واقعہ نہ ہو گا۔ اس لئے اُس دن کو یوم جراثیم کہتے ہیں۔ کہ جو شخص تھک جاتا۔ اس کے لئے ایک ٹیلہ پیدا ہو جاتا۔ جس پر وُہ آرام کر لیتا ؛

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہم دجلہ میں گھسے۔ اُس کا پانی چڑھ رہا تھا۔ گھوڑے سوار ٹھہر جاتا۔ تو دریا کا پانی اُس کے تنگ تک نہ پہنچتا ؛

حضرت حبیب بن صہبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب مسلمانوں نے یوم المدائن میں دجلہ عبور کیا۔ تو اہل فارس نے کہا۔ کہ یہ تو جن ہیں انسان نہیں ہیں ؛

حضرت سلیمان بن المغیرہ سے روایت ہے۔ کہ ابُومسلم الخولانی دجلہ کی طرف ایسے حال میں آئے کہ دجلہ پانی کے زور سے لکڑیاں پھینک رہا تھا۔ اور ابُومسلم پانی پر چلنے لگے۔ ایک روایت میں ہے کہ ابُومسلم کنارے پر کھڑے ہو گئے۔ حمد الٰہی کی۔ اور کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ بنی اسرائیل کو دریا میں لے گیا۔ پھر آپ نے گھوڑے کو ڈانٹا۔ گھوڑا اُن کو لے کر پانی میں اُتر گیا۔ اور سب لوگ اُن کے پیچھے دریا عبور کر گئے۔ پھر آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ تمہاری کوئی چیز تو گم نہیں ہوئی ہے۔ تاکہ ہم اللہ تعالےٰ سے دُعا کریں۔ کہ وُہ اُس کو واپس کر دے ؛

حضرت ابُوالسفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ خالد بن الولید حیرہ پہنچے۔ تو اُن سے لوگوں نے کہا۔ کہ زہر سے ڈرتے رہو۔ کہیں عجمی لوگ نہ پلا دیں۔ حضرت خالد نے کہا۔ کہ میرے پاس زہر لاؤ۔

اُنھوں نے بسم اللہ کہہ کر پی لیا۔ اور انہیں کوئی اثر نہیں ہوُا۔ ایک روایت ہے۔ کہ اہل حیرہ نے اُنکے پاس عبدالمسیح کو بھیجا۔ جس کے پاس زہر قاتل تھا۔ خالد نے یہ دُعاء پڑھی :۔

بسم اللہ وباللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ داء ۔ اور زہر کھا لیا۔ اس زہر کا اُن پر کوئی اثر نہیں ہوُا۔ عبدالمسیح نے اپنی قوم سے کہ اُن لوگوں سے صُلح کر لو ۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ خالد بن الولید کے پاس ایک شخص آیا۔ اُس کے پاس شراب تھی۔ خالد نے دعاء کی ۔ اللّٰھم اجعلہ عسلاً ۔ وُہ شراب شہد بن گئی۔ ابن ابی الدنیا کی ایک روایت میں ہے۔ کہ ایک شخص شراب لے کر گزرا۔ حضرت خالد نے اُس سے پوچھا۔ کہ یہ کیا ہے۔ اُس نے کہا۔ یہ سرکہ ہے۔ خالد نے کہا۔ اے خدا اس کو سرکہ بنا دے۔ لوگوں نے دیکھا کہ وُہ سرکہ بن گئی ۔

حضرت محارب بن وثار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کو عراق بھیجا۔ وُہ حلوان پہنچے تو عصر کا وقت آگیا۔ سعدؓ نے اپنے مؤذن نضلہ کو اذان کا حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی۔ نضلہ رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ تو پہاڑ سے آواز آئی۔ کبرت کبیرًا یا نضلہ رضی اللہ عنہ۔ پھر نضلہ رضی اللہ عنہ نے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، کہا۔ تیر آواز آئی۔ کہ کلمۂ اخلاص ہے۔ حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ اشہد ان محمد رسول اللہ۔ آواز آئی۔ بعث النبیؐ۔ نضلہ رضی اللہ عنہ نے حی علی الصّلوٰۃ کہا۔ اس جواب دینے والے نے کہا۔ کلمۃ مقبولہ۔ حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے حی علی الفلاح کہا۔ اُس نے کہا۔ البقا لامۃ محمد۔ حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ اُس نے کبرت کبیرًا کہا۔ حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ اُس نے کہا۔ کلمہ حق حرمت علی النار۔ حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے اُسے مخاطب کر کے اے شخص تو ہمیں اپنا چہرہ دکھا۔ پہاڑ پھٹ گیا۔ اور اُس میں سے ایک شخص سفید سر و ریش ظاہر ہوُا۔ نضلہ رضی اللہ عنہ نے اُسے مخاطب کر کے کہا۔ کہ میں ذو یب وصی عبد صالح عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے میرے لئے طول عمر کی دعاء کی تھی۔ اور آسمان سے نازل ہونے تک مجھے اُس پہاڑ میں سکونت پذیر کیا ہے نبی کریم کہاں ہیں۔ ہم نے کہا۔ کہ وُہ رحلت فرما گئے۔ وُہ سُنکر دیر تک روتا رہا۔ پھر اُس نے پوچھا۔ کہ آپؐ کا جانشین کون ہوُا۔ ہم نے کہا۔ ابُوبکرؓ اُسنے کہا کہاں ہیں ہم نے بتایا۔ کہ وُہ بھی رحلت کر گئے۔ اُس نے پوچھا۔ کہ اُن

کے بعد کون امیر ہوُا۔ ہم نے کہا عمر رضی اللہ عنہ اس نے کہا ان سے کہہ دو کہ قول و فعل میں استقامت رکھیں۔ حضرت سعدؓ نے یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ کہ تم نے صحیح تحریر کیا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا تھا۔ کہ اُس پہاڑ میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا ایک وصی ہے ؛

حارث بن عبداللہ الازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ یرموک پہنچے۔ تو اُن کے پاس صاحب لشکر رُوم نے جرجیر نامی ایک شخص کو بھیجا۔ اُس نے کہا۔ کہ میں ماہان کا سفیر ہوں۔ وُہ کہتا ہے۔ کہ میرے پاس کوئی سمجھ دار آدمی بھیجیں۔ کہ جو ہم اُس سے پوچھیں۔ وُہ جواب دے سکے۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے خالد کو ماہان کے پاس بھیجا۔ خالد نے کہا۔ کہ صبح کو جاؤں گا۔ نماز کا وقت ہو گیا۔ مسلمان نماز پڑھنے لگے۔ وُہ رومی مسلمانوں کو نماز پڑھتے۔ اور دُعاء مانگتے دیکھنے لگے۔ اُس نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کہ تم اس دین میں کب داخل ہوئے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ کچھ اُوپر بیس سال ہوُئے ہیں۔ ہم میں وُہ بھی ہیں۔ جو آپؐ کے سامنے مسلمان ہوئے ہیں۔ اُس نے پوچھا۔ کیا تمہارے رسول نے کسی اور نبی کے آنے کی خبر دی ہے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نہیں بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو بشارت دی ہے۔ رومی نے یہ سُنکر کہا۔ کہ وانا علیٰ ذٰلک من الشاھدین ؀

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہم کو اُس نبی کی خبر دی ہے۔ جو اُونٹ پر سوار ہو گا۔ اور وُہ نبی یقیناً وہی ہیں۔ تمہارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا۔ اللہ سُبحانہٗ کا ارشاد ہے :۔

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ؀ (۳، ۵۹)

اور اللہ سُبحانہٗ کا ارشاد ہے :۔ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ ؀ (۴، ۱۷۱)

ترجمان نے رُومی زبان میں اُن آیات کا مطلب اُسے بتایا۔ تو اُس نے کہا۔ کہ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہی صفات ہیں۔ اور آپ کے نبی وہی ہیں۔ جن کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہے۔ پھر وُہ رُومی مُسلمان ہو گیا ؛

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مَیں مسلمانوں کے لشکر کا امیر بن کر سکندریہ گیا۔ سکندریہ کے سربراہ نے میرے پاس ایک سفیر بھیجا۔ کہ ہمارے پاس گفتگو کے لئے کسی کو بھیجو۔ میں خود اس سے گفتگو کے لئے گیا۔ میں نے اُس سے کہا۔ کہ ہم لوگ عرب ہیں۔ اور اہل بیت اللہ ہیں۔ ہم لوگ مُردار کھاتے اور لوٹ مار کرتے تھے۔ ایک شخص ظاہر ہُوا۔ اس نے کہا۔ کہ میں رسول خدا ہوں۔ اس لئے ہمیں ایسی باتوں کا حکم کیا۔ کہ جو ہم پہلے سے نہیں جانتے تھے۔ اور جس دین پر ہمارے باپ دادا تھے۔ اُس سے ہمیں منع کیا۔ ہم نے اس کو ہلکا سمجھا۔ اور جنگ کی، اور بُرا کہا۔ اور اس کی تکذیب کی۔ یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔ ایمان لائے۔ اور وعدہ کیا۔ کہ جس سے وہ جنگ کرے گا۔ اس سے وُہ جنگ کریں گے ہمارے درمیان جنگ ہوئی۔ وُہ جنگ میں ہم پر غالب آگیا۔ اُس نے سُنکر کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے دُرست فرمایا۔ ہمارے انبیاء علیہم السّلام بھی یہی تعلیم لائے تھے۔ ہم اپنے انبیاء علیہم السّلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ کچھ لوگ ظاہر ہُوئے۔ اور وُہ اپنے نفس کی خواہشوں پر چلنے لگے۔ تم بھی جب تک اپنے نبی کی تعلیم پر چلتے رہو گے۔ کوئی قوم تم پر غلبہ نہ پا سکے گی۔ لیکن اگر تم نفس کی خواہشوں پر چلنے لگو گے۔ تو تم قوت و تعداد میں ہم سے زیادہ نہ ہو گے ؀

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب قحط ہوتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس کے وسیلہ سے اللہ سے دُعا مانگتے اور یہ کہتے :-

"اللّٰھمّ انّا کنّا نتوسّل الیک بنبیّنا فتسقینا وانا نتوسّل الیک الیوم بعمّ بنبیک فاسقنا" اور بارش ہو جاتی تھی ؀

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے بارش کی دعا مانگی۔ اور کہا :-

اللّٰھمّ ھٰذا عمّ نبیّک نتوجہ الیک بہ فاسقنا " کچھ ہی عرصہ بعد بارش ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے لوگو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو والد کا مرتبہ دیتے تھے۔ اور اُن کی بہت تعظیم فرماتے تھے۔ تم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپؐ کی اقتداء کرو۔ اور ضرورت کے موقعہ پر اُنہیں وسیلہ بناؤ ؀

حضرت ثابت البنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زمین میں جو اُن کا نگران تھا وُہ ان کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ تمہاری زمین خشک ہو گئی ہے۔ حضرت

انس رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ اور دُعا کی۔ ابر آیا۔ اور خوب برسا۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں سے کسی کو بھیجا۔ کہ دیکھو زمین پر پانی برسا ہے۔ انہوں نے دیکھا۔ کہ اُن کی زمین پر بارش ہو رہی ہے ؂

حضرت نافع مولی ابن عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا۔ کہ اے ساریۃ بن زنیم پہاڑ کی پناہ لو۔ اور اُس پر چڑھ جاؤ۔ جس نے بھیڑیئے سے بکریوں کو چرایا۔ اس نے ظلم کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے کر فارغ ہوئے۔ لوگوں کو علم نہیں ہوا۔ کہ آپؐ نے خطبہ میں کیا بات کہی۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ آئے۔ تو انہوں نے کہا۔ امیر المؤمنین۔ ہم دشمن کے نرغہ میں تھے کیونکہ وہ بلند قلعہ میں تھا۔ اور ہم نشیبی زمین میں تھے۔ ہم نے جمعہ کے وقت آواز سُنی۔ کہ "یا ساریۃ بن زنیم الجبل" یہ سُنکر میں نے اپنے لشکر کو پہاڑ پر چڑھا دیا۔ کچھ ہی وقت گزرنے کے بعد اللہ نے ہمیں فتح دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا۔ کہ یہ کیا بات تھی۔ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ یہ جملہ خود بخود میری زبان پر آگیا تھا ؂

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جہجاہ الغفاری نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خطبہ کے دوران عصا لے لیا۔ اور اُسے توڑ ڈالا۔ اُس کے ہاتھ میں آکلہ کا مرض ہوگیا۔ اور وُہ اُسی سے مر گیا ؂

حضرت فلیح بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جہجاہ الغفاری نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکڑی لے لی۔ اُسے اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا۔ اُس کے گھٹنے میں ایسی بیماری ہوئی۔ کہ وُہ سال کے اندر اندر مر گیا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے۔ جہجاہ الغفاری نے ان سے لکڑی چھینی۔ اور اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ ڈالی۔ جس سے اُس کے گھٹنے میں آکلہ کی بیماری ہو گئی ؂

حضرت حبیب بن سلمہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ وُہ ایک لشکر کے امیر بن کر گئے انہوں نے کہا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا۔ کہ جو قوم مل کر دعا مانگے۔ اور سب آمین کہیں۔ وُہ دعا قبول کی جاتی ہے۔ اُنہوں نے حمد و ثنا ۔ اور یہ دعا مانگی۔

اللّٰھمّ احقن دماءنا واجعل اجورنا اجور الشھداء ط اس اثنا میں کہ وہ مقابلے

پر تھے اچانک دشمن کا ابر اتر کر آیا۔ اور اُن کے خیمے میں داخل ہو گیا ؛

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اُنہوں نے ایک قلعہ پر مقابلہ کے دَوران لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کہا۔ اور وُہ قلعہ پھٹ گیا ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت ابُو طلحہ رضی اللہ عنہ ایک غزوہ میں گئے اور سمندری سفر میں اُن کا انتقال ہو گیا۔ سات دن بعد جزیرہ آیا۔ ان سات دنوں میں ان کے جسم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور انہیں اس جزیرے میں دفن کر دیا گیا ؛

حضرت ابن عجلان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بنی عذرہ میں شادی کی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے بستر پر سانپ دیکھا۔ اس عورت نے کہا۔ جب سے کہ میں اپنے گھر میں تھی یہ سانپ میرا پیچھا کر رہا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا۔ سُن لے یہ میری بیوی ہے۔ میں نے اس سے اپنے مال کے بدلے میں شادی کی ہے۔ اور یہ عورت میرے لئے حلال ہے۔ تو چلا جا۔ اگر پھر تو آئے گا۔ تو میں تجھے قتل کر دوں گا۔ وُہ سانپ چلا گیا۔ اور دوبارہ نہیں آیا ؛

حضرت ربیع بنت معوّذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں قیلولہ کر رہی تھی۔ اور میں نے اپنا لحاف اُوپر ڈال لیا تھا۔ ایک اسود آیا۔ اور مجھے دبوچنے لگا۔ اسی اثناء میں آسمان سے ایک زرد رنگ صحیفہ آیا۔ اور اُس اسود کے پاس گرا۔ اُس نے اُس کو پڑھا۔ اُس میں لکھا ہُوا تھا:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

من ربّ لکین الیٰ لکین اما بعد فدع امتی بنت عبدی الصالح فانی لم اجعل لك علیھا سبیلاً ۝

اُس اسود نے میرے چٹکی لی۔ اور کہا۔ کہ اب تو مرنے کے لائق ہے۔ ربیعؓ کے چٹکی کا نشان مرتے دم تک رہا ؛

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ عفراء کی بیٹی اپنے بستر پر چت لیٹی ہوئی تھی۔ ایک زنگی اُس کے سینے پر آ بیٹھا۔ اور اپنا ہاتھ اُس کے حلق پر رکھ دیا۔ اور بنت عفراء نے دیکھا۔ کہ ایک زرد رنگ صحیفہ آسمان سے گر رہا ہے۔ وُہ آ کر اُن کے سینے پر گرا۔ زنگی نے اُسے پڑھا۔ اُس میں لکھا ہُوا تھا:۔

"من رب لکین الیٰ لکین اجتنب ابنتہ العبد الصالح فانہ لا

سبیل لك علیہا ؎

وُہ زنگی کھڑا ہوگیا۔ اور اُس نے اپنا ہاتھ میرے گھٹنے پر مارا۔ اور وُہ سیاہ ہوگیا ؛

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب عمرۃ بنت عبدالرحمٰن کی وفات کا وقت آیا۔ اُن کے پاس حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ جیسے تابعین آئے۔ اُنہوں نے چھت پر ایک کالا اژدہا دیکھا۔ وُہ نیچے گرا۔ اُس میں سے ایک سفید جھلی نکلی۔ جس میں لکھا ہوُا تھا۔: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من رب کعب الیٰ کعب لیس لك علیٰ نبات الصالحین سبیل ؎ جب اُس نے یہ لکھا ہوُا پڑھا۔ تو وُہ دوبارہ اُوپر چڑھ گیا ؛

حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس زمزم کے قریب بیٹھا ہوُا۔ ایک سانپ آیا۔ اُس نے کعبہ کے اطراف طواف کیا۔ مقام ابراہیم کے گرد دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے کہلا کر بھیجا۔ کہ تیری عبادت تو ہو گئی۔ مگر ہمارے غلام ہیں ہمیں خطرہ ہے کہ وُہ تجھے ہلاک نہ کر دیں۔ یہ سُنکر وُہ کوہان کی طرح اُٹھا۔ اور آسمان پر چلا گیا ؛

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مسجد حرام میں تھے۔ کہ ایک کوڑیالا سانپ آیا۔ اُس نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر وُہ مقام ابراہیم میں آیا گویا نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا۔ کہ تمہاری عبادت پوری ہو گئی ہے۔ مگر مجھے شہر کے کم عقل لوگوں کی طرف سے اندیشہ ہے کہ تجھے ہلاک نہ کر دیں۔ یہ سُنکر وُہ سانپ لپٹا اور آسمان پر چلا گیا۔

باب نمبر ۴۶۶

"وہ معجزہ جو آپؐ کے عہد سے لے کر اب تک باقی ہے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص کا حج مقبول ہوتا ہے۔ اُس کی کنکریاں آسمان پر اُٹھا لی جاتی ہیں ؛

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کنکریوں کے بارے میں پوچھا۔ جو حجاج مارتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جو حج مقبول ہوتا ہے۔ تو کنکریاں اُٹھا لی جاتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو کنکریوں کے پہاڑ بن جاتے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اُن سے کسی نے کنکریوں کے بارے میں پُوچھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ جو قبول ہوتی ہیں۔ وُہ اٹھا لی جاتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو کنکریوں کے پہاڑ بن جاتے ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے۔ کہ جو کنکریاں مقبول ہوتی ہیں۔ وُہ اُٹھا لی جاتی ہیں۔ اور جو مقبول نہ ہوں۔ وُہ چھوڑ دی جاتی ہیں۔ حضرت ابُو نعیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ یہ وُہ آیت بیّنہ ہے جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صحت کی شہادت دیتی ہے۔ کہ اس شریعت نے حج فرض قرار دیا ہے ؛

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ ونبیّہٖ سیّد الانبیاء وسند الاصفیاء خاتم المرسلین وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین ۵

(تمّت بالخیر)

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا صدق اللہ العظیم

جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں دیں

اُسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو (القرآن الحکیم)

عربی اردو

اشعۃ اللمعات

شرح مشکوٰۃ

تصنیف منیف:-

عارف باللہ شیخ محقق حضرت مولینا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و حواشی

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ناشر

فرید بک سٹال، ۳۸- اردو بازار ◎ لاہور (پاکستان)

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی (کرنا) چاہتا ہے اسے دین کی فقہ (سمجھ) عطا فرماتا ہے

مکمل

(حصہ اوّل تا نہم)

خلیلِ ملّت حضرت علّامہ مفتی محمد خلیل خان برکاتی قدس سرہٗ

الناشر

فرید بک سٹال

۳۸۔ اُردو بازار، لاہور ۲ فون نمبر ۳۱۲۱۷۳

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

تصوّف کی بنیادی اور مشہور عالم کتاب

کشف المحجوب

مصنفہ

حجۃ الکاملین امام الواصلین حضرت ابوالحسن سیّد علی ہجویری

المعروف داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

سلیس مستند عالمانہ ترجمہ از

سیّد محمد فاروق القادری ایم اے

مقدمہ

میاں محمد سلیم صاحب حمّاد دربار داتا صاحب لاہور

علماء، مشائخ، محققین اور عوام کے لئے عالمانہ، عارفانہ، محققانہ، سلیس شگفتہ اور پیرا بندی کے حُسن میں ڈھلا ہوا شایانِ شان ترجمہ۔ اس کے علاوہ ضروری مقامات پر تشریحی نوٹس، آیاتِ کریمہ کے حوالہ جات اور مستند مقدمہ کے سبب کتاب کی اہمیت و افادیت دو چند ہے۔

فرید بُک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

صفحات ۷۶۸